

مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هَذِي كَأَفْوَاغَيْهِ إِلَّا أَوْثَرُوا الْجَدَلَ  
(جامع ترمذی)

# دستِ وگزر بیان

جلد دوم

رضا خانیہ کے علمی و ادبی سفر

مولانا ابوالوہاب عثمانی

پروفیسر

مُنیر احمد نسیم

پروفیسر، جامعہ اسلامیہ، لاہور



هدیه محبت

۱۲

ازاد محترم

تحقیق اسلام حضرت

دینا احمد خان نقاش دی

دار اقباله

قسمت الیوم تمام

۲۰۱۴/۰۶/۱۲

مَا ضَلَّ قَوْمٌ يَغْدِرُ كَأَنَّا عَلَيْنَا إِلَّا أَوْثَرُ الْجَدَلِ

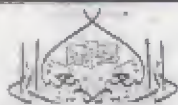
(جامع ترمذی)

# دستِ گریباں

(رضا خانپور کی)

خانہ جنگی

مؤلف: منظر اہلسنہ مولانا ابوالحسن علی دہلوی



مکتبہ دکان نمبر ۱۵۵ بازار اقصیٰ سٹریٹ، پشاور، پاکستان



نام کتاب

دست گریباں

مؤلف

مولانا ابوالحسن علی Nadwi

ناشر

محمد مسروران

تعداد

۱۱۰۰

قیمت

۵۵۰ روپے

اشاعت اول

مئی ۲۰۱۴ء

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت کوئی شخص اس کتاب کا شرعی

اجازت کے بغیر نہ خارج کر سکتا ہے ورنہ توبہ کر سکتا ہے

اور نہ ہی اس کے بھیجے یا پھر آکر ان کو اس کتاب کا حوالہ دے بغیر نقل کر سکتا ہے۔

مکتبہ کاہنت



مکتبہ دکان نمبر ۱۱، سیدنا محمد بن عبد اللہ، راولپنڈی، پاکستان



میں انقلاب پسندوں کی اک قلیل سے ہوں  
جو حق پر ڈٹ گیا اس لشکر قلیل سے ہوں  
میں یوں ہی دست گریباں نہیں زمانے سے  
میں جس جگہ پر کھڑا ہوں کسی دلیل سے ہوں





## دست و گریبان

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
۱	برہنہ بیت اور نقد میں رہنا	۸
۲	مذکورہ کتاب مجبوری اور تصدیق کے تحت رہنا	۲۳
۳	مذکورہ کتاب لازمی برہنہ کی تصدیقات اور کتابیات	۲۳
۴	تخلیق حتمی بات اور برہنہ کی کتاب و مشائخ	۲۵
۵	اشارت مبالغہ کی کتاب کا ذکر مقید نہایت و رسالت	۴۴
۶	مذہب اور ایمان کے لئے کوہ و شرک و غرور کی کتاب کی یہ کتاب ہے	۱۱۸
۷	بحث ایمان اور طالب اور مخیر اور طالب	۱۲۳
۸	چراغ الہی کی مشعل میں اتحاد و جماعت کے لئے برہنہ کی کتاب	۱۳۰
۹	مختصر است اور برہنہ کی کتاب کرام	۱۲۳
۱۰	مولانا کا نام رسول صیدی اور مخیر اور طالب	۱۸۱
۱۱	مذہب فیصلہ حضرت ذہب کوئی مخیر کی زندگی	۱۹۱
۱۲	مذہب فیصلہ رسول برہنہ کی کتاب کی کتاب میں	۲۰۵
۱۳	فرق ظاہر و باطن کا ذکر یہ کتابت تعارف	۲۵۱
۱۴	مسند ایمان الہی طالب	۲۵۲
۱۵	برہنہ کی کتاب کو ہر کتابی	۲۸۲
۱۶	دعوت اسلامی اور برہنہ	۲۹۲
۱۷	حق نبی کو یا سنو اور یہ ہو ۲۲۲	۳۰۴
۱۸	مسند انصاف اور مجربہ میں نبی اور مسلمان کا یہ	۳۱۲
۱۹	مولانا کا نام اور امام لایق نبی اور علامہ کا نام کتاب دوم سے کوہ و شرک و غرور	۳۲۱
۲۰	مشائخ جو اشارت ہیں اور امام مہر مہر میں شہادہ و گریبان کا بحث قرآن و حدیث	۳۳۷
۲۱	برہنہ کی کتاب کی اس کتاب میں یہ کتاب ہے	۳۴۳

## تقریر

حضرت مولانا مفتی احمد اختر صاحب مکتبہ (بہار)

مناظر اسلام سر مایہ اہلسنت میں ان مناظر کے شہسوار حضرت علامہ ابو ایوب قادری مدظلہ کی تصنیف کردہ دست و گریبان کتاب کہ دیکھنے کا شرف نصیب ہوا ہے کہ دل کو از مدہ سرت ہوئی کہ حضرت موصوف نے انکار میں دلیلی علی وراثت کو شہسوار چونکہ انکار میں دلیان باطلہ کی نہ کوئی کے لیے تحریری و تقریری انداز میں کام کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی کے پاس پہلے گئے۔ ان تعالیٰ ان کی قوم کو جنت الفردوس کا وعدہ فرماتے۔ آمین ثم آمین

میں سمجھتا ہوں دست و گریبان نامی کتاب کو مشائخ و برہنہ کی کرامت کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا یا مستحق الفین نے نبی کے ایما پر علماء کو یہ نام دے کے لیے طرح طرح کے الزامات اور بہتان وغیرہ لکاتے رہے بلکہ عین شریعت میں بھی جا کر ان کے خلاف مخیر کی مہم جو چلائی تھی۔ آج اس مخیر کی زندگی خود بخود گئے مشائخ و برہنہ کے خوف میں نے مخیر کی قبی ان کی روحانی اولاد آج ایک دوسرے کے دست و گریبان ہوئے نظر آ رہے ہیں اور ایک دوسرے کی مخیر کر رہے ہیں یہ کافیات فعل ہے۔ علامہ ابو ایوب قادری نے دست و گریبان لکھ کر قرض چکا دیا ہے اور تمام اہلسنت پر احسان سے کاہنی صاحب کا تمام احباب سے اتنا ماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کتاب کو گھر پر رکھیں اور ان کے غریب اور غلامی۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

## عرضِ مؤلف

بسمِ تعالیٰ

بند و عاجز کی اس عنوان پر پہلے بھی ایک عدد کتاب آچکی ہے یہ اس کی دوسری جلد ہے ہم نے اس کی تیاری میں اپنے اکابر کی بالخصوص مستکم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس عثمان صاحب حفظہ اللہ کی کتب سے اور رئیس المتأخرین حضرت الامام مولانا منیر احمد اختر صاحب کی توجہات اور افادات سے کافی فائدہ اٹھایا ہے اللہ ہمارے اسلاف و اکابر کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔

اس دعا ازمن و از جملہ جہاں آمین باد

محمد ابوالیوب قادری

حضرت سیدنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرکز تیار فرمائے جہاں آپ نے اسلام کی کھیتی کو میرا ب فرمایا اور مرکزِ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کو موقع پر فرمایا تھا "جاء الحق وزهق الباطل" یعنی حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ اس کا مطلب علماء نے یوں لکھا ہے "سدا لا یعود" کہ اب باطل لوٹ کر نہ آئیگا۔ معلوم ہوا کہ باطل کا دور دراز اب نہ ہوگا مسلم شریف میں روایت ہے کہ "لا یزال اهل العرب ظاہراً علی الحق حتی تقوم الساعة" (انوار شریعت ۲ ص ۲۶) یعنی اہل عرب ہمیشہ دین پر رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ مگر فاضل بریلوی نے ان کو بدنام کرتے کیستے وہابی اور جمہوری کیا کچھ ان پر الزامات لگاتے۔ اب سنئے کہ کیسے یہ لوگ آپ علیہ السلام کے فرمان کے خلاف ان عربین والوں کو گالیاں دیتے ہیں۔

## تقریر

مولانا محمد الیاس عثمان صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اعدا بعداً  
دنیا میں جاہلیت کا مکتا اور اس پر کار بند رہنا اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، راہِ راست پر چلتے رہنا جہاں خداوند تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے وہاں آخرتِ سعادت کا عظیم سبب بھی ہے۔ خداوندِ انسان اگر روایت کے نور سے گمراہی کے اندھیرے میں جھٹک جائے تو کافری و نامراد کی اس کا مقدار بن جاتی ہے۔ گمراہی کا پھلا زینہ اور ازال سبب آپس کا وہ مذہب و عقائد ہے جو شخص عدم تحقیق، خواہشاتِ نفسانی اور ذاتی اغراض و مقاصد پر مبنی ہو۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے:-  
ما ضل قوم بعدہدی کاہو علیہ الا اولو الجدل۔ (ماہج الزمذی: سورۃ الزمر)  
کہ تو مکی جاہلیت پانے کے بعد اس وقت تک گمراہ نہیں ہوتی جب تک اس میں جھگڑا نہیں شروع ہو جاتا۔ اہل بدعت کا بھی آج بھی دھیرہ ہے۔ قرآن و سنت کے نور سے محروم، خود رانی کے نقشے میں مست اور بدعات و رسومات کی دلدل میں گھٹنے یہ حضرات کچھ ایسی ہی کشمکش میں سرگرداں ہیں۔ بعض اہل بدعت ایک عمل کو درست قرار دیتے ہیں تو دوسرے اسی کو غلط کہہ رہے ہیں۔ ایک مبتدع ایک بات کو سننِ کبر کہہ رہا ہے تو دوسرا اسے سننِ باطل سے تعبیر کرتا نظر آتا ہے۔ کوئی بات کہتا ہے تو کوئی "مکشی" گردانتا ہے۔ ایک کے فتویٰ سے دوسرا قانع اور کسی کے فتویٰ سے کوئی واہد اسلام سے خارج قرار پاتا ہے۔ باقی بدعت و گمراہی کا یہ عالم ہے کہ..... الامان والنجیہ۔  
ضرورت اس بات کی تھی کہ ان کے ایسی اختلافات کا عوام کے سامنے لایا جائے تاکہ واضح ہو کہ حدیث مبارکہ کی روایت میں باقی اختلافات کا شکار یہ فرقہ ہایت کی راہ پر نہیں بلکہ گمراہی کی راہ پر چل رہا ہے اور "مٹھے مٹھے" لہوہ میں "زہر" لئے پھرتا ہے۔  
اللہ جو اخیر مظاہر فرمائے جو یہ مولانا ابوالیوب قادری سرکوک انھوں نے ذرِ غرِ کتاب "دست و گریبان" میں بڑی حق رنجی اور محنت سے مبتدعین کی اس کارستانی کو خود ان کی کتب سے واضح فرمایا۔ مولانا موسوی محمد انصاری و تحریر میں ایک منفرد مقام کے مالک ہیں اور اہل بدعت کا خوب بازو دہیٹے رہے ہیں۔

و ماسے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف موسوی کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کے ذریعے عوام الناس کو اہل بدعت کی گمراہی سے آگاہ ہو کر ان سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خیراتہ میں

محمد الیاس عثمان

آمین بھادائیں الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



# دستی گریہاں

## مسئلہ اول

(ریٹوریت اور نقد میں حریم)

مؤلف: منظر اجنت مولانا ابوالحسن علی



## بریلویت اور تقدیسِ حرمین

بریلوی علماء و ائمہ حرمین کو اور علماء دیوبند کو کافر قرار دیتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیتے ہیں پہلے فاضل بریلوی کی ایک تحریر پڑھ لیں۔

اور اب سرگوشی نجدی عربوں کو تاجید کرتے ہیں بلکہ ان سے بغض رکھتے ہیں خصوصاً اہل حرمین خصوصاً ان دونوں حرم کے علماء سے عداوت رکھتے ہیں اس لیے کہ بکثرت ان کے فتاویٰ ان کی سفاہت، تذلیل اور تحقیر اور تذلیل کے بارے میں صادر ہوئے یہاں تک کہ نجدیوں کے بعض جرات مندوں نے حکم لکھا کہ حرمین دار الحرب ہو گئے، والعیاذ باللہ تعالیٰ اور باقی نجدی اگرچہ اس کی تصریح ذکر میں پھر بھی ان کو یہ قول لازم ہے کہ اس سے جائز فرمائیں اس لیے کہ ان کے فریب غیبی پر تمام اہل حرمین مشرک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے کیسے اندھے ہو گئے۔

(المعتد المستعد ص ۲۱۳)

## بریلوی علماء کا ائمہ حرمین کو کافر و مسرہ قسار دینا

مفتی غلام محمد شرقیوری لکھتے ہیں:

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی عبدالوہاب نجدی اور دیگر عبارات کفریہ کے قائلین کو لپٹا پٹھا و اما سنے ہیں اور ان کو کافر نہیں مانتے لہذا امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کافر ٹھہرنے مرتد ٹھہرے اور جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے اور ایسے اماموں کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے اور ان کا بیحد مرد ہے۔

(سماہ فرقت کے ہاتھ کاؤتخ میا ہوا جانور حال ہے ص ۲۲)

قارئین بریلوی مصنف نے کس بے دردی سے ائمہ حرمین کو کافر و مرتد قرار دے کر ان کے ہاتھ کے ذبیحہ کو بھی ناجائز اور مرد قرار دے دیا ہے۔ یقیناً فاضل موسوف کو فاضل بریلوی کی روحانی نسل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرقہ بریلوی کے شرور سے تمام ملت اسلامیہ کی حفاظت فرمائے۔

## حرمین طہیین میں شیطان نے لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کیا

تاج الشریعہ محمد اختر رضا خان لکھتے ہیں:

بالکل اسی طرح شیطان نے حرمین طہیین یا عرب شریف میں داخل ہو کر وہاں سینکڑوں ہزاروں لاکھوں کو اپنا ہم نوا و ہم خیال تو بنالیا مگر شیطان کو منہ کی کھائی پڑی کہ اپنی نگرانی اور دور دورہ کے ارادہ میں ظالم و نامراد ہاک وہاں کے سارے لوگ اس کے مطیع اور محکوم نہ ہوئے اور نہ قیامت تک ہوں گے لیکن بہر حال شیطان کے یہ جو ہزاروں لاکھوں ہم نوا و ہم خیال ہیں ان پر اس پر کامل طور پر پکا ہے۔

(فتاویٰ بریلوی شریف ص ۲۳۰)

قارئین فاضل بریلوی نے دو لفظ استعمال فرمائے تھے کہ نجدی عربوں اور حرمین کے علماء سے نفرت کرتے ہیں۔ تو مذکورہ بالا عبارت بریلوی مذہب کے تاج الشریعہ اختر خان بریلوی کی ہے جس نے لاکھوں عربوں کو خواہ عرب میں رہتے ہوں یا حرمین کے ائمہ ہوں شیطان کے ہم نوا اور ہم خیال قرار دیا ہے۔

## ائمہ حرمین کو وہابی قسار دینا

بریلوی مالم شیخ الحدیث فیض احمد اوسی لکھتے ہیں:

امام حرم (ملک معظمہ اور مدینہ منورہ) ہمارے دور میں وہابی عقائد سے مشغول ہیں اس لیے بے رے عقیدے والے کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی۔ (امام حرم اور ہم ص ۶) موسوف صاحب آکے لکھتے ہیں:

حرمین شریفین پر نجدیوں، وہابیوں کا قبضہ ہے اور وہابی نجدی اپنے عقائد پر نہ صرف خود کار بند ہیں بلکہ ذرا پر ابھی کسی میں اپنے عقائد کے خلاف پاتے ہیں تو اس کی جان کے دشمن بن جاتے ہیں۔ (امام حرم اور ہم ص ۸)

امام سر میں کافر و مسرہ اور ان کے پیچھے نماز ناجائز ہے

سب سے پہلے فاضل بریلوی کا بابیہ کے بارے میں فتویٰ ہے کہ اس کے بعد مزید اعتبارات پر یہ قارئین کیے جاتے ہیں۔

فاضل بریلوی رقمطراز ہیں:

وہابی مرتد ہیں اور مرتد کے پیچھے نماز باطل محض، جیسے کہ کافر و مشرک کے پیچھے۔

(فتاویٰ رضویہ ۷/۱۵۷)

شیخ الحدیث فیض احمد اویسی بریلوی لکھتے ہیں:

جب سے وہابی عقائد کے اثر میں طہیین میں نماز پڑھانے شروع ہوئے ہیں اس وقت سے تا حال عدم جواز کا فتویٰ جوں کا توں ہے کبھی ریال کی لٹا لٹھریوں کی دھمکیوں سے چپک کا تصور تک نہ آنے دیا۔

مجدد اعظم امام رضا بریلوی، قبلہ عالم سید پیر علی شاہ صاحب کو لا دی، حضرت پیر سید جماعت علی شاہ اور محدث اعظم علامہ سردار احمد لاکھ پور اور حضرت محدث سید ابو البرکات لاہوری رحمہم اللہ تعالیٰ سے لے کر آج تک وہ خود اور ان کے پیروکار غیر سنی محدثوں کے پیچھے نماز میں نہیں پڑھتے اور نہ ہی ہیں ان کے دھمکیوں کا جواب بلکہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تصنیفیں ہیں۔ (امام حرم اور ہم جس ۲۳)

مفتی صاحب موصوف ایک اور جگہ پر لکھتے ہیں:

امام حرم (سکندریہ وغیرہ) چونکہ محمد بن عبد الوہاب محدثی کے نہ صرف پیروکار بلکہ حاشیہ دار ہیں اس لیے ان کے برے عقائد کی وجہ سے نماز ناجائز ہے جس نے قبول کر پڑھ لی اسے اعادہ ضروری ہے۔ (امام حرم اور ہم جس ۳۶)

مولوی حشمت علی رضوی لکھتے ہیں:

مسجد حرم شریف کا امام غیر مقلد رکھا گیا ہے "ولا حول ولا قوة الا باللہ العلیٰ العظیم"۔

(سوانح شیر بیضہ سنت جس ۱۸۳)

سر میں مشرک نفس میں بریلوی علم الہک جماعت کا اہتمام کرنا

مفتی حشمت علی بریلوی کی سوانح میں لکھا ہے:

ہماری قیام گاہ کے سامنے ایک میدان تھا وہاں ہم لوگ بوقت نماز جماعت سے ادا کرتے تھے حضرت توری اذان دیتے اذان کے بعد بلند آواز سے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور دیگر خطابات سے صلوٰۃ پکارتے پھر امامت بھی حضرت ہی فرماتے ایک روز کسی نے بولا یا کہ یہاں پہلے قبرستان تھا اس کے بعد سے حضرت نے وہاں نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔ اب ہم لوگ مسجد حرام شریف میں نماز پڑھنے لگے۔ پانچوں وقت اپنی علیحدہ جماعت کرتے ایک صاحب کو قبل جماعت ۱۰ روزہ شریف پڑھنا دیتے وہ اذان دیتا اس کے بعد حضرت کی اقتدا میں حرم شریف میں باقاعدہ جماعت ہوتی۔ (سوانح شیر بیضہ سنت جس ۲۸۰)

آگے لکھا ہے:

مذہب شریف میں باقاعدہ حرم شریف میں علیحدہ جماعت کے ساتھ نماز ہوتی تھی ایک بار وہاں کے محمدی مسکریوں نے پوچھا آپ جماعت سے نماز کیوں نہیں پڑھتے حضرت نے فرمایا میں اہلسنت کا مفتی ہوں اور لاؤڈ سپیکر کے خلاف میرا فتویٰ ہے۔ بعد میں حضرت نے فرمایا اگر میں دوسرے طریقہ سے جواب دیتا تو چونکہ ہم حضرت مولانا سیاح الدین صاحب قبلہ کے مہمان ہیں یہ ہمارے جانے کے بعد حضرت سے سختی کرتے اس لیے میں نے دوسری طرح سے جواب دیا تاکہ حضرت مجاہد فی صاحب قبلہ کو ہماری وجہ سے تکلیف نہ ہو۔

(سوانح شیر بیضہ سنت جس ۲۸۰)

ایک اور مقام پر یوں لکھا ہے:

دونوں حرم شریف میں اپنی نمازیں جماعت کر کے علیحدہ ادا فرماتے رہے اور دوسرے حاجیوں کو بھی تا سید قربانی کہ جماعت کا ثواب لینے جا رہے ہوں ان



نہدیوں کے چھپے ہماری نمازیں نہیں ہوتیں اور اگر مسلمان سمجھ کر نماز ان کے چھپے پڑھو گے تو ایمان سے ہاتھ دھوٹا پڑے گا۔

(سوانح شیریں سنت، ص ۲۸۵)

### حج کے ساقط ہونے کا فتویٰ بریلوی علماء کے قتل سے

مولانا ابوالحسن رضا خان کے اجتماع سے چھپنے والی کتاب تحریر الخیر میں لکھا ہے: روشن نسویم اور واضح جلیہ جلیہ سے یہ امر ظاہر و باہر ہو گیا کہ جب تک نجدی لعین علیہ ماعلیہ کا فتنہ حجاز مقدس میں ہے اس وقت تک حج یا ادا سے حج فرض نہیں۔

(تحریر الخیر، ص ۲۱)

اوپر معلوم ہو چکا کہ فرضیت حج یا لزوم ادا ساقط ہے کتاہ تو جب ہو کہ ان پر واجب بھی ہو۔

(تحریر الخیر، ص ۲۱)

اسی کتاب میں لکھا ہے:

اپنے مسلمان بھائیوں سے گزارش۔ گرامی برادران۔ یہ تو آفتابِ نصرتِ انہاری طرح ہر ذی عقل پر روشن و آشکارا ہو گیا کہ ان دنوں آپ پر حج فرض نہیں یا ادا لازم نہیں تاخیر روا ہے اور یہ ہر مسلمان باقائے ہے اور اپنے بچے دل سے مانتا ہے کہ نجدی علیہ ماعلیہ کے اخراج کی ہر ممکن سعی کرنا اس کا فرض ہے اور یہ بھی ذی عقل پر واضح ہے کہ اگر حجاج نہ جائیں تو اسے تارے نظر آجائیں۔ نجدی سخت نقصان عمیم اٹھائیں۔ ان کے پاؤں اکھڑ جائیں۔ (تحریر الخیر، ص ۲۳)

### اس کتاب کو ترتیب دینے والے اور تصدیق کرنے والے علماء کرام

اس کتاب کو لکھنے والے الفخیر مطلق رضا نوری القادری ہیں۔ جو یقیناً بریلوی مذہب میں ایک حق الاملاہ کی شخصیت سے کم نہیں۔ تاہم دیگر چند علماء کی تقاریر اور تصدیقات نے اس کتاب کو مزید مستحکم اور مضبوط کر دیا ہے۔ چند حضرات کے نام ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) الفخیر حامد رضا الرضوی القادری (۲) مولوی رحمہ اللہ بریلوی شریف (۳) عبید الرحمن

مولوی ثمت علی قادری (۳) الفخیر تھس علی رضوی بریلوی (۵) سید محمد شرف الدین اشرف اشرفی (۶) محمد ابراہیم رضا قادری بریلوی شریف (۷) محمد قفر الدین قادری بریلوی (۸) محمد میاں القادری برکاتی (۹) ابوالحسنات سید محمد احمد قادری (۱۰) ابوالحسن علی خلیفہ مسجد وزیر خان مذکور بالا علماء کے علاوہ چالیس عدد علماء کی تصدیقات اس کتاب میں موجود ہیں۔

### بریلوی علماء کے لیے لمحہ رشک

علماء بریلوی امر حرمین کو اور علمائے دیوبند کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کے چھپے نماز پڑھنے کو حرام قرار دیتے تھے اور حج کے فریضہ کو ختم قرار دیتے ہیں بلکہ وہ شخص جو امر حرمین کو کافر کہے اور ان کو مسلمان سمجھ کر نماز پڑھے ان کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔

اب تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ عرب سے محبت رکھنے کے متعلق کیا ارشاد گرائی ہے۔

فاضل بریلوی سے سوال ہوا کہ عرب کے ساتھ محبت رکھنے کا حکم حدیث میں ہے؟

ارشاد: ہاں حدیث میں ہے۔

من احب العرب احبني ومن البغض العرب بغضت البغضني  
دوسری حدیث میں ہے۔

حب العرب بايمان وليغضب بفتناق۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

احبو العرب ثلاث لاني عربي والقمران عربي ولسان اهل البيت عربي  
(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم ص ۳۸۲ مشرق بک کارنل لاہور)

فاضل بریلوی کے والد صاحب لکھتے ہیں اکابر علماء مفتی المسلمان تصریح فرماتے ہیں کہ اہل عرب کی تعظیم و اہبات سے ہے اور ان پر ملین و تشیع نادر اگرچہ صریح فتن و فحور بلکہ بدعت و بد مذہبی ان سے مشابہہ کرے کہ ان باتوں سے شرف جو اہل ملک جبار سیدالار اہل ہلال و صلی ان علیہ وسلم اہل نہیں ہوتا اور تو کیا جانتا ہے کہ اللہ نے ان میں کیا دیکھ لیا ہے کہ انہیں اپنے



اور اپنے صیب کے سایہ میں جگہ بخشی اور تجھے مدد با مہل دور پھینک دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک تو میں عربی ہوں دوسرے قرآن عربی، تیسرے اہل جنت کی زبان عربی اور فرماتے ہیں من لو اہل عرب کو دوست رکھتا ہے وہ میری محبت کے سبب انہیں دوست رکھتا ہے اور جو اہل عرب کو دشمن رکھتا ہے وہ میرے بغض کے باعث ان سے عداوت رکھتا ہے۔ رواد الطبرانی اور فرماتے ہیں جو میری عورت اور انصار اور اہل کائنات پیچھے نہ و تین سبب میں سے ایک وجہ ہے یا تو منافق ہے یا لوطہ ازنا یا جیش کافکہ۔ (جو اہل البیان ص ۱۶۰)

مفتی نظام الدین ملتانی صاحب لکھتے ہیں لا يزال اہل العرب ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعة یعنی عرب کے لوگ ہمیشہ دین حق پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ قیامت ہو جاوے گی یہ حدیث مسلم میں موجود ہے پس ثابت ہوا کہ عرب و تہذیب اور مذہب طیبہ ایمان کا گھر ہے اور بفضل تعالیٰ ہمیشہ رہے گا۔ (انوار شریعت ج ۲ ص ۲۶)

فاضل بریلوی کے والد گرامی لکھتے ہیں۔ خدا یا! جن شہروں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور جس جگہ ایمان و اسلام شروع ہوا ہے قرآن نازل ہوا، جبرائیل علیہ السلام اور ملائکہ کرام رات دن آتے رہے مقرر اسلام اور ایمان کا گھر ہے۔ ایمان اور حیا کے فرشتوں نے تمام سرزمین سے اسے اپنی سکونت کے لئے پسند کیا اور دامن ایمان وہاں رہے گا اور کفر و شرک کو دخل نہ ہوگا۔ اور جن لوگوں کی حضور اعلیٰ عالم سے پہلے شفاعت کر دی گئی اور انہیں اپنا جہاں دیا اور امت کو ان کی پاس داری اور حفظ مراتب کا حکم دیا۔ اور جو جگہ آپ کی دار ہجرت اور مسجید و مبعوث ہے، اور جن کی نسبت ارشاد ہوا کہ (جو ان کی حرمت و پابندی نہ کرے گا وہ دوزخیوں کا چپ لہو ہے گا، اور جو ان کے ساتھ برائی کا قدم کرے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے گھل جائے گا) اور جس شہر کی نسبت فرمایا کہ (وہ جنت کو اپنے میں نہیں رکھتا ہے، اس طرح دور کرتا ہے جس طرح لوہا کی بھی لٹوے کا میل دور کرتی ہے۔)

ایسے شہروں اور لوگوں سے کس طرح عقیدت نہ رکھیں؟ (اصول ارشاد ص ۱۹۹، ۲۰۰) دوسری دیدار اہل البیروتی لکھتے ہیں۔ عبد اللہ ابن مسعودؓ سے فرمایا انہوں نے فتح مکہ کے دن مکہ معظمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں تشریف لائے کہ عبد شریف کے گرد مشرکوں نے تین سو سالہ بیت قائم کر رکھے تھے (اسی طرح سے کہ ان کے پاؤں کو سیدہ بکھا کر زمین سے وصل کر دیا تھا) اور آپ کے دست مبارک میں جو چھتری تھی اس سے آپ بتوں کے کوچہ مارتے ہاتے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے آسمان حق اور گھل گیا باطل، بے شک باطل (یعنی کفر و شرک و بدعت) ہو گیا گیا گزرا۔ اور انہیں ظاہر ہو کر رہے گا باطل اور زود کر آئے گا۔ (ہامیر و وام) (رسائل میلاد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ص ۹۱)

مولوی کریم حقانی صاحب لکھتے ہیں۔ یہ ایہ میں آیا ہے۔

يجوز للعجس في النصف الاخير من الليل التواثر شابل الحسرين (الہدایہ اولین باب الاذان ج ۱ ص ۹۰ مکتبہ رحمانیہ افراسفر خونی سڑیٹ اردو بازار لاہور)

یعنی ہاتھ ہے اذان دینا واسطے نماز فجر کے بیچ نصف شب اخیر کے واسطے مقرر کرنے اہل حرمین کے ابو یوسف اور شافعی نے اس کو جائز رکھا ہے اور "تفسیر الرحمن" میں مالک محمد بن احمد بن زید بن ثابت سے روایت کرتا ہے قال اذا مرا بیت اہل المدینۃ اجتمعوا علی شجرہ واحدۃ انفسہ ترجمہ: اس عبارت کا یہ ہے جس وقت کہ دیکھے تو اہل مدینہ کو جمع ہونے اور ایک شجرے کے پاس جان تو کہ وہ منت ہے۔ بموجب اس مقولے کے اور بموجب مصرع خدا کے وجود ظہور بدعت کامل حرمین سے بالکل منقوع ہے۔ (چوں کہ خداز کعبہ پر خیزد کجا ماند مسلمان) (چوں کہ خداز کعبہ پر خیزد کجا ماند مسلمان)

مراد اہل حرمین سے اشراف مکہ مبارک اور شرفائے مدینہ منورہ ہیں عوام الناس

(تحقیقی رسائل میلاد مسطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۲۹۶)

قاضی کرم الدین دہر آت نہیں لکھتے ہیں:

بہر حال ارض سے مراد زمینی شام (بیت المقدس) ہو یا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی زمین اس کی وراثت ہمیشہ سے اہلسنت والجماعت مسلمانوں کے ہاتھ میں رہی ہے اور



تاقیامت رسے کی اور یہی شہادت الہی عبادہ سالحون ہے۔ (آفتاب ہدایت ص ۸۲)  
آگے لکھتے ہیں:

ارش پاک بیت المقدس، مکہ معظمہ، مدینہ منورہ میں سوائے مسلمانان اہل سنت و الجماعت مقلدین ائمہ کرام کے دوسرا کوئی فرقہ حکومت نہیں کر سکتا۔ (آفتاب ہدایت ص ۸۳)  
فاضل بریلوی لکھتے ہیں: حرمین شریفین کے علماء کو یہ حق کہنے والے کے پیچھے نماز باغز نہیں۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۱۲۱)  
مولوی نظام الدین ملتانی لکھتے ہیں:

مشکوٰۃ شریف میں ہے۔ ”و عن عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدين ليأمر الى الحجاز وكما تأمر الى التالى جحرها“

روایت ہے عربین موت نے کہا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین سمت آنے کا طرف حجاز کے بعض مکہ اور مدینہ متعلقات ان کے جیسے کہ سمت آتا ہے۔ سانپ اپنی بل کی طرف، آخر حدیث تک۔ الحاصل جب حجاز کی طرف دین سمت آتا ثابت ہوا تو لا محالہ دین دی ہے جو حرمین شریفین اور ان کے متعلقات میں عروج ہے اور معمول یہ ہے کہ بوقت فدا اہل زبان و کثرت ادیان حجاز کے باشندوں کا دین ہی برحق ہے اور معلوم ہوا کہ حرمین شریفین میں قدیم سے قدیم دین مقلدین مذاہب اربعہ کا ہی پلا آتا ہے جس کی طرف اشارہ حدیث ہے اور جس مقلدین مذاہب اربعہ کا رہندہ ہیں اور انکی دین خدا کے خود یک پندیدہ اور برگزیدہ ہے اور لفظ دین بمعنی اہل الدین عند اللہ لا اسلام کوئی دین اسلام مراد ہے جو حجاز میں قائم ہے۔ صحیح مسلم میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ تحقیق شیطان نادمیہ ہو گا اس بات سے کہ عبادت کریں لوگ اس کی جزیہ و عرب میں (انوار شریعت جلد ۲ ص ۲۶)

اب آپ بتائیے کہ احادیث اور بریلوی اکابر تو حرمین شریفین والے حضرات سے محبت رکھنے کا حکم دیں جبکہ بریلوی کا ایک بہت بڑا طبقہ ان کو کافر ہے ایمان کسٹخ وغیرہ کہتے ہیں۔ تو یہ بریلوی اکابر جو حرمین شریفین کے حق میں ووٹ دے رہے تھے وہ سب کے سب

ان فتاویٰ حیات کی زد میں آئے جو اکابر بریلوی نے حرمین کے ائمہ اور علماء پر ضد انکی طرف سے انتقام ہے کہ جو فتوے حرمین والوں پر لگائے وہ خود ان کے اکابر پر ہا لگے۔

فلان با من مکر فلان لا القوم الخاسرون

علمائے اہل سنت دیوبند والے عرصہ دراز تک گنبد خضریٰ کے سامنے تلے بیٹھ کر قرآن و حدیث کا درس دیتے رہے ہیں جو حال باری و ساری ہے اور انہیں حرمین کو کافر قرار دینا اور مرتد اور باہلی قرار دینا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو باطل قرار دینا بلکہ ان کو مسلمان سمجھنے والوں کو کافر قرار دینا بریلویوں کے حصہ میں آیا۔ یہی وجہ ہے کہ کثیر تعداد میں علمائے اہلسنت دیوبند والے حرمین شریفین میں موجود جنت العلنی اور جنت البقیع میں دفن ہیں۔ تقریباً ۶۵۰۰ علمائے اہلسنت دیوبند والے جنت البقیع میں اور ۳۵۰۰ علمائے اہلسنت دیوبند والے جنت العلنی میں دفن ہیں۔ بریلوی علماء کے کہنے علماء دفن ہیں۔ بریلوی حضرات تو نورانی صاحب کی موت پر عرب علماء اور حکومت کی منت سماجت کرتے رہے مگر ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ کیونکہ نورانی صاحب کا تو زندگی میں ہی حرمین شریفین میں داخلے پر پابندی عائد کی گئی تھی۔

بریلوی علماء کی حسد میں شہرہ نفسین میں داخلے پر پابندی

حکومت سعودی عرب نے کا عدم جمعیت علماء پاکستان کے ۲۱ ممتاز علماء کے سعودی عرب میں داخلہ پر پابندی لگا دی۔ اور ان کی تصاویر تجدہ انیورٹ پر آویزاں کر دی۔

ماہنامہ رضاء مصطفیٰ نے اس خبر کو ان الفاظ میں قبول کیا۔

جمعیت علماء پاکستان کے ۲۱ مقتدر رہنماؤں کے سعودی عرب میں داخلہ پر پابندی عائد کر دی گئی ہے ان رہنماؤں میں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبد الستار خان نیازی، مہیاں جمیل احمد شریقیوری، شاہ فرید الحق، علامہ میہ احمد سعید کالجی، اور مولانا منظور احمد فیضی شامل ہیں۔

(ماہنامہ رضاء مصطفیٰ گزیر النوالہ پاکستان شمارہ نمبر ۱، جلد نمبر ۲۸)

مولوی اختر رضا خان بریلوی کی مکہ مکرمہ میں گرفتاری



روزنامہ نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی:

بھارت کے معروف عالم دین مولانا اختر رضا خان بریلوی کو ملک میں گرفتار کر لیا گیا ہے وہ حج کرنے سعودی عرب گئے تھے اختر رضا خان ملک اور مدینہ کو مکمل شہر قرار دینے کا مطالبہ کرنے والے مسلمانوں میں شامل ہیں۔ سعودی سفارت خانہ نے ان کی گرفتاری سے لاطمی غماہر کی ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ ستمبر ۱۹۸۶ء، جلد نمبر ۳۶، شمارہ نمبر ۳۳۹)

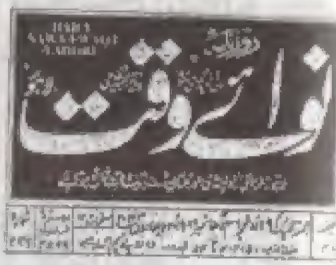
قارئین کرام جب اختر رضا خان بریلوی کو گرفتار کیا گیا تو پاکستان میں ان کی گرفتاری کے خلاف بھرپور احتجاج کیا گیا اس کی مزید تفصیل کسی صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

کنز الایمان پر پابندی اور فاضل بریلوی اور نعیم الدین مراد آبادی کو مشرک قرار دینا

حکومت سعودیہ کی وزارت حج و اوقاف نے کنز الایمان و خزان العرفان پر پابندی لگاتے ہوئے مذکورہ بالا دونوں حضرات کو مشرک اور بدعتی قرار دیا اور سعودی حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ کنز الایمان و خزان العرفان کے نسخے کسی جگہ سے مل جائیں تو ان کو ضبط کر لیا جائے یا برباد یا جائے۔

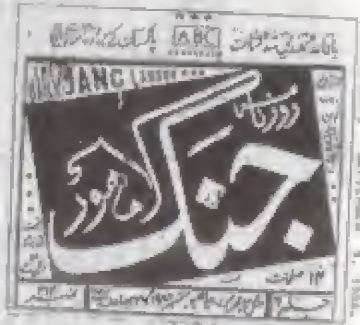
قارئین ہم نے صرف چند حوالہ جات حرمین اور عربوں کی دشمنی اور عداوت پر مبنی پیش کیے ہیں اللہ تعالیٰ نے بطور سزا کے ان کے خلاف یہ حکمنامہ سعودی عرب کے علماء سے جاری کروایا۔

اگلے صفحات میں تمام عکسی حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔ گرفتاری اور اس پر احتجاج ہونا۔ فاضل بریلوی اور نعیم الدین مراد آبادی کو مشرک قرار دینا اور بریلویت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے پر مشکل عکس یہ قارئین کیسے جانتے ہیں۔



پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک مذہبی شخصیت کو ایسی سختی سے دبانے کی کوشش کی جائے گی۔ اختر رضا خان بریلوی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ خبر شائع ہونے کے بعد ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔

مولانا اختر رضا خان کنز میں گرفتار  
مولانا اختر رضا خان بریلوی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ خبر شائع ہونے کے بعد ملک بھر میں احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔



مولانا اختر رضا خان بریلوی کی گرفتاری کو مخالفین نے شدید مذمت کی ہے۔ ان کے مطابق یہ ایک مذہبی شخصیت کو ایسی سختی سے دبانے کی کوشش ہے جس کی کوئی مثال نہیں ملے گی۔









## اتحاد بین المسلمین کے داعی

### پیر کرم شاہ بھیروی اور مقدمہ تحذیر الناس

اس بد آشوب زمانہ میں جب کہ مذہب مقدس بد ہر طرف سے ناپاک حملے ہو رہے ہیں ملت اسلامیہ اور ملک پاکستان کے تحفظ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ مسلمان اب خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ حفاظت اسلام کو اپنی حقیقی نصب العین قرار دیں۔ ہونا تو یہی چاہیے مگر افسوس اور بد قسمتی آج کے اس دور میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں جن کے پاس کوئی حلال ذریعہ معاش نہیں اور وہی خدا کی روز قیامت پر بھروسہ ہے ان کی روزی یہی ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑائیں اور فتنہ جھگڑوں میں مبتلا کریں۔

اس وقت سب سے خطرناک فتنہ "فتنہ بکھیر امت" ہے۔ جس کا صحیح مصداق ملت برطانیہ کے علماء و مفتیان کرام و مشائخ عظام ہیں۔ یہ فرق احمد رضا خان بریلوی آنجنابی کا پیروکار ہے ان دنوں اس فرق کی طبع کاروں کا اڑ عوام بد آشوب بد رہا ہے اور ان کے ہتھکنڈے فتنہ بکھیر امت کے اعتبار سے آج دنیا میں بے نظیر ثابت ہو رہے ہیں۔

### مولانا امام احمد رضا انسان کا فتویٰ

مولانا احمد رضا خان ۱۳۲۳ھ میں ایک بکھیری فتویٰ لکھا تھا جس میں حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر معاذ اللہ انکار ختم نبوت کا الزام لگایا تھا اور حرام الخوہن کے نام سے چھاپ کر شائع کیا۔ اس میں علماء اسلام کے بارے میں لکھا کہ یہ قطعی کافر و اترہ اسلام سے خارج ہیں اور جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔







نقل خط پیر محمد کرم شاہ صاحب

[illegible][illegible][illegible][illegible]

والمعروفين وعلمهم  
فمن كان منكم غافلاً فليكن منكم  
موتراً

اور نہ ہی اپنے محبوب کو ہر مسئلہ کا حل دے گا۔ بلکہ اسے تعلیم دے گا کہ وہ خود اپنے مسائل کا حل تلاش کرے۔

مستحق المهر كرم شاه من علماء اللاذقية الشريفة

سجاد و شبنم حمید - شایع سرگودھا  
۱۳۹۳ھ / ۲۰۷۲ء

اپنا سنا میرے ہی ہاتھ میں لگاتا ہے۔

لورکیم شاه، من علامہ الشریف جبریل

۶۔ نہ اکھڑے صبح غم نہ ہی اس سے فخر نہ ہوتے آیت ہے کہ ہر ایک کی عزت

پیشوایان و قتلہ شدہ ہندوؤں کی قبریں، جہاں، قتلہ سرگودھا  
۲۱۹۷

2011年11月



### نقل خط پیر محمد کرم شاہ الازہری

پیر محمد کرم شاہ بھروی نے مولانا حافظ الحاج کامل الدین رواقی کے نام ایک خط لکھا۔ میری خواہش ہے کہ وہ خط یہ قارئین کو دیا جائے۔ سو دو ورقوں پر مشتمل پیر محمد کرم شاہ الازہری کا خط پیش خدمت ہے۔ اس پر پیر صاحب موصوف کے دستخط موجود ہیں۔ پیر صاحب دستخط فرمانے کے باوجود یہ فقرہ دو بار لکھا ہے کہ یہ دستخط میرے ہی ہیں اور ساتھ ہی مہر بھی لگائی ہے۔ ممکن ہے بعض حضرات اس خط کو با آسانی نہ پڑھ سکیں اس لیے نئی کتابت بھی پیش خدمت ہے۔ قارئین اس خط کو متعدد بار پڑھیں تاکہ ہر بار نیا لطف اور سرور حاصل ہو۔

### ملکی خط کے اس خط پر تبصرہ

پیر کرم شاہ موصوف لکھتے ہیں:  
حضرت قاسم العلوم کی تصنیف الطیف مستطی بہ تجرید الناس کو متعدد بار غور اور تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف اور سرور حاصل ہوا۔ (مقدمہ تجرید الناس ص ۳۲)  
یعنی یہ مؤلف جو پیر صاحب موصوف کا ہے وہ ہر سری مطالعہ سے نہیں قانع ہوا بلکہ بار بار تامل اور سوچ و بچار کے بعد حاصل ہوا ہے۔ اس لیے یہ لکھتے ہیں  
حضرت مولانا قدس سرہ کی یہ نادر تحقیق کئی شہرہ مشہور کے لیے سرمہ بھیرت کا کام دے سکتی ہے۔ (مقدمہ تجرید الناس ص ۳۲)

### لکھ عوام پر فستویٰ اور پیر صاحب کا دفاع کرنا

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی نے لکھ عوام استعمال فرمایا تھا جس پر بریلوی آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں اور اپنی عوام کو یہ باور کراتے ہیں کہ نانوتوی نے سب سلف صالحین کو عوام کہا اور یہ بھی گستاخی ہے پیر صاحب موصوف اس اعتراض کے جواب میں یوں گویا ہوا کہ انہی میں:  
عوام کے نزدیک تو ختم نبوت کا انتہائی مفہوم ہے کہ حضور پر نور ملی ان علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور بے شک یہ درست ہے اس میں کسی

کو کلام نہیں اور کسی کو مجال شک ہے۔ لیکن اس کے علاوہ ختم نبوت کا دوسرا مضمون بھی ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

گویا عوام کی قاصر نگاہیں صرف انجام کار حضور کی غایت کو سمجھ سکیں لیکن مقبولان بارگاہِ مہدیہ کو اچھی طرح معلوم ہے حضور مہدٰی اومال دونوں سلسلہ نبوت کے خاتم ہیں۔ (مقدمہ تجرید الناس ص ۳۳)

پیر صاحب لائق تحسین ہے کہ عوام اور مقبولان بارگاہِ مہدیہ کا فرق کرتے ہوئے مولانا قاسم کو مقبولان بارگاہِ مہدیہ میں شمار کیا ہے۔

### پیر کرم شاہ کا مسرزائیل کی جھسپو پر تردید کرنا

آئے روز بریلوی کہتے ہیں کہ قادیانی حضرت مولانا نانوتوی کی عبارت کو اپنی باطل عقیدہ کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔  
پیر کرم شاہ رقمطراز ہیں:

ختم نبوت کا یہ عدم تحریر مفہوم جو مہدٰی اور مال ابتدا اور انتہا کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے اگر امت مرزائیہ کی ٹپنی طرح سے بلند ہو تو اس میں کسی کا کیا قصور۔ (مقدمہ تجرید الناس ص ۳۳)

واوہ پیر کرم شاہ کتنی عمدہ اور سلیک بات لکھ گئے۔ پیر صاحب نے جہاں مرزائیل سے یہ انہماک چھین لیے اسی طرح بریلویوں سے بھی چھین لیے ہیں اب ملت بریلویت کے علماء کی ٹپنی طرح سے یہ بات بلند ہو تو اس میں مولانا نانوتوی کا کیا قصور۔ مارا قصور تو ان کا ہے جن لوگوں اس عبارت کو کلامِ مقبولہ پر بنایا ہے۔

### اللہ بالفرض پر محققانہ بحث

لکھتے ہیں: اور اگر بالفرض جیسے الفاظ سے صرف دو لوگ جن کے پیش نظر تلاش حق اور بیان حق ہے وہ تو مولانا کے مفہوم کلام کو سمجھنے کے لیے ان قواعد کو پیش نظر رکھیں

کہ کہ یہاں تفسیر فرخید ہے اور تفسیر فرخید اور ہوتا ہے اور تفسیر حقیقیہ اور ہوتا ہے۔

(تحدیر الناس میری نظر میں ص ۵۱)

واقعتاً ہر صاحب کی انفرادیت ہی تھی مولانا کے سامنے اس مسئلہ میں طلب حق اور حاش

تھا جس کا وہ اظہار کئے بغیر درہ سکے۔ فلفلہ العبد علی ذالک

تحدیر الناس میری نظر میں اور تفسیر الامت پیسہ کرم شاہ الازہری

قارئین آپ نے متعدد بار پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری بحیروی کا خط پڑھا ہو گا یقیناً آپ کو بھی ہر بار نیا لطف اور نیا سرور حاصل ہوا ہو گا۔ جیسے کہ راقم الحروف کے بھی یہی تاثرات ہیں۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری صاحب لائق تحسین ہیں کہ انہوں نے سابقہ خط میں مولانا احمد رضا خان صاحب کی کھل کر مخالفت کرتے ہوئے تحدیر الناس کو متعدد بار پڑھتے ہوئے مولانا قاسم نانوتوی کو خراج عقیدت پیش کیا اور ہر اعتبار سے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تائید اور توثیق فرمائی۔

پھر چند سالوں بعد ایک ہمد اور کتاب لکھی جس میں کھل کر مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تردید فرمائی۔ خان صاحب موسوف نے مولانا قاسم نانوتوی کو ختم نبوت فرمائی کا منکر ٹھہرایا تھا اس پیر کرم شاہ نے یکسر خان صاحب بریلوی کی مخالفت کی۔ اس پر اہلسنت و یوہدہ پیر کرم شاہ صاحب کو داؤد بے بغیر نہیں رو سکتے ہیں۔

پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں:

مندرجہ ذیل اقتباسات پڑھنے کے بعد یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے۔ (تحدیر الناس میری نظر میں ص ۵۸)

پیسہ کرم شاہ بحیروی صاحب کا خط لکھنے کا خارجی سبب

ہر صاحب موسوف اس خط کا خارجی سبب لکھتے ہیں جو انہوں نے مولانا کامل الدین کو لکھا

تھا۔ چنانچہ رقمطراز ہیں:

ان دنوں مرزائیت پر جناب کا علم تھا۔ ان کے ہاتھ میں مؤثر ترین ہتھیار محمدیہ الناس کی چند عبارات تھیں جن کو وہ اپنے نامہ مقاصد کے لیے توڑ مروڑ کے پیش

کرتے اور اس سے اپنے باطل مذہب کو تقویت پہنچاتے تھے میں نے ضروری

سمجھا کہ ان سے اس ہتھیار کو چھین لیا جائے یا کم از کم زور کر دیا جائے تاکہ وہ

مسلمانوں کے متابع ایمان کو لوٹ لینے کی جو سازشیں کر رہے ہیں ان میں وہ

ناست و غاسر ہو جائیں۔ (تحدیر الناس میری نظر میں ص ۹)

پیسہ کرم شاہ کے عدم رجوع پر شواہد

قارئین بعض حضرات شاید آپ کو یہ دھوکا دیں کہ پیر کرم شاہ نے رجوع کر لیا تھا۔ یہ بات سراسر دھوکا اور جھوٹ ہے۔ اس پر کافی شواہد اور قرائن موجود ہیں۔

پیر صاحب موسوف از خود رقمطراز ہیں:

یہ فقیر اپنی گونا گوں مصروفیتوں اور ناتوازیوں کے باعث یہ مقالہ تحریر کرنے کے

لیے وقت نہ مل سکا اگر تحدیر الناس کے اس جدید ایڈیشن کے مقدمے کے دو

جلد پڑھتا۔ (تحدیر الناس میری نظر میں ص ۵۶)

وہ دو جلد کون سے تھے قارئین وہ بھی پیر صاحب کی زبانی نہیں۔

نامہ ذاکر صاحب لکھتے ہیں اسے بار بار مطالعہ کریں اور مولانا احمد رضا خان کے

علم و دیانت کی دوا دیں خان صاحب نے جس جمل و خیانت کا لباس پہن

کر انکار ختم نبوت کا الزام لگایا ہے۔ (تحدیر الناس میری نظر میں ص ۵۶)

مزید لکھتے ہیں:

کیا امل تحقیق کا قلم اختلاف رائے کا اظہار کرتے وقت اس حد تک ہلک جاتا ہے

اور ہلک جاتا ہے کہ منہ والوں کو قے آنے لگتی ہے۔

(تحدیر الناس میری نظر میں ص ۵۷)

قارئین کے لیے ملحوظ

پیر صاحب ذاکر صاحب کے وہ الفاظ "جمل اور خیانت" جو انہوں نے خاص بریلوی

کے لیے لکھے ہیں اس قدر ناراض ہیں مگر جو کچھ فاضل بریلوی علمائے اہلسنت کے بارے میں



لکھا ہے الامان والنجیہ احکام شریعت اور بھان اسوہ رحیمیں تو آسانی کے ساتھ قارئین فیصلہ کر سکتے ہیں۔

### عبدِ ربِ جوع پر مستزید شواہد اور ثبوت

مولانا محمد بارون رشید صاحب رقمطراز ہیں:

محمدؐ پر الناس میری نظر میں کی اس عبارت کو بعض حضرات ربِ جوع کا نام دیتے ہیں مالا لکہ یہ ربِ جوع نہیں بلکہ خدا کا نام ہے۔

(تحقیقی جائزہ مع اہم فتاویٰ ص ۲۳)

مولانا موصوف بہر قسم کے ربیوی ہیں وہ لکھتے ہیں:

حضرت علامہ سید محمد عرفان شاہ شہیدی مدظلہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بھگتی شریف میں پیرِ کرم شاہ صاحب سے ان مسائل پر لکھو ہوئی اور پیر صاحب کو ربِ جوع کا کہا مگر پیر صاحب نے ماننے سے انکار کر دیا۔

(تحقیقی جائزہ مع اہم فتاویٰ ص ۲۸)

موصوف آگے لکھتے ہیں:

مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے بتایا کہ جب محمدؐ پر الناس و کرم شاہ کا مسئلہ ابتدا میں تھا۔ میں نے پیر صاحب سے کہا کہ اہل سنت کے لیے یہ بڑی مصیبت ہے آپ اس بارے میں کچھ کر سکتے ہیں۔ پیر کرم شاہ صاحب دو تین منٹ خاموش رہے اور آخر کار وہاں سے چل دیے۔ مولانا کا کھٹ اقبال مدنی۔ (نوٹ: یہی واقعہ علامہ شرف صاحب نے ایک خط میں لکھا جو محفوظ ہے)

(تحقیقی جائزہ مع اہم فتاویٰ ص ۲۹)

مفتی احمد علی مدظلہ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا:

آپ نے ہمیشہ کفر و شرک کے فتوؤں سے گریز کیا غور و فکر کے بعد جس بات کو حق سمجھا اس پر ڈٹ گئے۔ ان دنوں محمدؐ پر الناس میری نظر میں تحریر کی گئی اور اس

پر فریقین کے علماء میں بڑی لنگھو ہو رہی تھی۔ مولانا عبدالحزب صاحب نے عرض کی کہ

علامہ محمدؐ پر الناس میری نظر میں بہت نادر ہے میں آپ اس پر نظر ثانی فرماتیں

پیر صاحب نے فرمایا میں نے جو کچھ صحیح سمجھا لکھ دیا۔ (تحقیقی جائزہ مع اہم فتاویٰ ص ۳۰)

### پروفیسر حافظ احمد بخش اور سید امین الحسنات کے لیے لمحہ فکریہ

پروفیسر حافظ احمد بخش صاحب لائق تحسین ہیں۔ جنہوں نے پیر کرم شاہ لاہوری کی حمایت میں قلم اٹھایا اور جمال کرم تین بلوچوں ان کی کاوش کا نتیجہ میں جس میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد امربنی و محسن کے حالات زندگی جمع فرماتے پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب نے جمال کرم پر اپنی تقریر طریقت فرمائی۔

لا محال امر ہے کہ پیر محمد امین الحسنات اور پروفیسر حافظ احمد بخش درمیان پیر کرم شاہ کو عالم باعمل بلکہ ایک عظیم دانشور مذہبی رہنما اقیسب محمد ث اور کامل درجہ کے مسلمان سمجھتے ہیں۔ لہذا یہ دو حضرات اور دارالعلوم محمدیہ نوشہرہ کے اساتذہ و مدرّسین بھی اس فتویٰ مخفی کی زد میں ہیں۔

### بریلوی علماء کا بے جا دواؤں

جس وقت پیر محمد کرم شاہ نے محمدؐ پر الناس کی حمایت میں قلم اٹھایا۔ بریلوی علماء نے پیر کرم شاہ کی مخالفت کے لیے کمر بستہ ہو گئے۔ بریلوی علماء نے یہ بجانب لیا تھا کہ اگر مولانا احمد رضا خان کی حقیقت اب اگر ہوگی تو ہمارا کاروبار زندگی ختم ہو جائے گا۔

بریلوی عالم محمد بارون صاحب لکھتے ہیں:

مدرسہ محمدیہ نوشہرہ کے جنم بخش کرم شاہ صاحب نے اہلسنت و جماعت کے

اس اجتماعی و قطعی فیصلے سے بدولی کر کے اعتراضی روش اپنائی اور دیوبندی امام

قاسم نانوتوی کی سرخ کمریہ عبارت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

(تحقیقی جائزہ مع اہم فتاویٰ ص ۵)

یہی پیر کرم شاہ صاحب نے محمدؐ پر الناس پر جو تبصرہ فرمایا اس سے فاضل بریلوی کی

قیامت اور جہالت پر خوب روشنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو عطا فرمائے۔

### مولانا احمد رضا خان کی پچاس سالہ محنت

موادِ اعظمِ اہلسنت والجماعت کو دو دھکوتے کرنے کا سہرا فاضل بریلوی کے سر پہ ہے۔ آپ نے امتِ مسلمہ کو دو مصلوں میں تقسیم کرنے کے لیے پچاس سال محنت کی۔ آپ ہی کے عقیدت مند نے سوانحِ اعلیٰ حضرت میں لکھا:

مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس سال مسلسل اس جدوجہد میں منہمک رہے یہاں تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔

### اہلسنت والجماعت کے دو دھکوتے

اہلسنت والجماعت کے دو دھکوتے ہونے پر کون مسلمان ہے جس کا دل نہ دکھتا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس امت کو جوڑا تھا مولانا احمد رضا خان نے اسے توڑ دیا۔ پیرِ کرم شاہ صاحب ایک اسی باقی تفریق پر اظہارِ افسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس بات ہی اور داعیِ انتشار کا الزام کہ پہلو اہل السنۃ والجماعۃ کا آپس میں اختلاف ہے جس نے انہیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ (مقدمہ تفسیر ضیاء القرآن)

### پیرِ محمد کرم شاہ کو کافر قرار دینے کی وجوہات

گزشتہ صفحات میں پیر صاحب کے ملفوظات آپ نے بڑھ لیے۔ پیر صاحب موصوف نے فاضل بریلوی کو بالکل رد کرتے ہوئے تمام المرئین میں موجود خیانتوں پر فون کے آنسو روتے ہوئے مولانا قاسم نانوتوی کی کتاب تہذیبِ اناس کے مضامین کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اتنی عقیدت ہوتی ہے کہ تہذیبِ اناس کے مضامین کو اپنا عقیدہ کہا۔ اس جرم کی پاداش میں بریلوی علماء کا پورا جھیل متحرک ہوا۔ بدقسمتی سے بہت سے علماء نے یہاں تک کہ بریلی شریف کے دارالافتاء کے مفتیان نے بھی پیر صاحب موصوف کو کافر قرار دیا۔ محفیز کے چند اقتباسات وحشِ خدمت ہیں۔ غور سے پڑھیں۔

بریلوی علماء و مفتیان اور مشائخ کا پیر صاحب کو کافر اور گستاخ قرار دینا

### فیصلہ شرعیہ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف محلہ سوداگران

پیر محمد کرم شاہ الازہری کے بارے میں بریلی شریف کے مرکزی دارالافتاء نے خارج از اسلام قرار دیا۔ چنانچہ فیصلہ ان الفاظ میں دیا گیا ہے۔

لہذا صورتِ مسئلہ میں شخص مذکور خارج از اسلام ہے

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوداگران

بریلی شریف ۲۹ رمضان الحشر ۱۴۲۷ھ

اس فتویٰ پر درج ذیل علماء کے دستخط اور تائیدات ہیں:

(۱) الفقیہ محمد اختر رضا خان (۲) مفتی قاضی عبدالرحیم ہستوی

(۳) مفتی محمد یونس اویسی (۴) مولانا محمد ناعظم علی قادری

(۵) مولانا محمد کوثر علی رضوی (۶) مفتی محمد عبداللطیف قادری گوبرانوال

(۷) مفتی راشد محمود رضوی لاہور (۸) مفتی محمد عابد جلالی لاہور

(ملی جناب میں ۲۵۳-۲۵۲)

### فیصلہ شرعیہ جامعہ منظمہ اسلام بریلی شریف پیر پل بھارت

شخص مذکور فی السوال اپنی کفری کجواں تہذیب کچھ جان بوجھ کر کس شک فی کفر وہ مذابغہ کفر کے تحت قصداً یقیناً خارج از اسلام مرتد ہے۔

اس شخص نے جو اللہ رب العزت سبح و قدوس عود بل کو معاذ اللہ (حرمِ قریف) کہا یقیناً اس نے اللہ جل شانہ کی توہین کی تو شخص مذکور جانتا کہ کافر و مرتد ہے اور پھر یہ کہ اس ملعون نے اللہ کے محبوب عجلال و جلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کافر و مرتد نہ جانا اور مناف صاف کہہ دیا کہ (گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا) اب کوئی ملعون شیطان کا چیلہ یعنی چاہے منہ بھر بھر کے گستاخی رسول



کرے اسے کافر کہا جائے معاذ اللہ رب العالمین۔ اس ملعون جہنمی کے نزدیک وہ مسلمان ہی رہے گا۔ بہر حال شخص مذکور کی اسوال اپنی کفریات کے سبب خارج از اسلام ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے اور جو شخص اس ملعون کے کفریات جانتے ہوئے اسے مسلمان جانے لگا بلکہ اس ملعون کے کفر و مذاب میں کوئی شک کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں رہے گا۔ اس نبی جہنمی ملعون کی کفری بیگم اس کے ہوتے ہوئے اس کی طلاق نکاح کے متعلق گفتگو کا مباح ہے

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ  
خادم دارالافتاء بمنظر اسلام بریلی شریف  
۳ ربیع الثور شریف ۱۴۲۴ھ

### تصدیقات

- (۱) فقیر قادری محمد غفران علی صدیقی (۲) محمد عبد الحیث دارالعلوم ہامدہ فیصلہ لاہور
  - (۳) عبد المصطفیٰ سعید حبیب الرحمن شاہ (۴) محمد یعقوب شاہ
  - (۵) فقیر محمد شریف ہامدہ رضویہ جھنگ (۶) ابو الحنفی غلام مرتضیٰ ساقی
  - (۷) محمد عبد الشکور ہزاروی (۸) محمد نعیم اختر نقشبندی
  - (۹) محمد عبد الرشید رضوی جہنم ہامدہ قطیفہ رضویہ جھنگ
  - (۱۰) محمد منیف قریشی ہامدہ رضویہ فیماہ العلوم پبڈی
  - (۱۱) ابو العطاء محمد الیاس ہامدہ غوثیہ رضویہ
  - (۱۲) محمد کاشف اقبال مدنی ہامدہ غوثیہ رضویہ سمندری
  - (۱۳) محمد نور عالم قادری دارالافتاء ہامدہ چشتیہ فیصل آباد
- (علی محاسب جس ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۵۵، ۲۵۳)

فتویٰ شارح بخاری نائب حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی  
پیر کرم شاہ ہوں یا ان سے بھی بڑا ہوں اگر اپنی مصلحتوں کے پیش نظر دونوں ہاتھ  
میں لاد رکھتا چاہتے ہیں تو اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ (علی محاسب جس ۲۵۸)

محمد نعیم خادم دارالافتاء

ہامدہ اشرفیہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ

مصنف محمد یر الناس کا کافر ہونا آفتاب سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہو گیا لہذا اس  
سنی حقی مولوی کا حکم معدوم ہو گیا جو اس کو بزرگ اور قاتل تعریف سمجھے اور قول  
کفری کی تائید و حمایت کرے اور اس پر دغا ظاہر کرے وہ خود کافر ہے۔

(علی محاسب جس ۲۶۳)

کتبہ العبد محمد اجمل غفرلہ الاول  
ہامدہ بلدہ رساجمل العلوم  
فی بکرہ سنہ ۱۴۲۹ھ

فتاویٰ اجملیہ ج ۱ جس ۵۰۰-۲۴۹

فتویٰ علامہ المصطفیٰ اعظمی امجدی دارالافتاء دارالعلوم صادق الاسلام کراچی

اور جو بھی اس عبارت کی تاویل کرے یا اس کے قائل کو مسلمان گمان کرے یا  
تخلیف کرنے میں پس و پیش سے کام لے وہ شخص بھی مرتد و بے دین ہے۔  
آگے لکھتے ہیں:

پیر جی (پیر کرم شاہ) کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو معاذ  
اللہ ظالم اور مذاق کرنے والا قرار دیا جو اللہ تعالیٰ کی شان میں مرتج کسائی  
ہے۔ لیکن پیر جی نے اللہ تعالیٰ کو ظلم پر قادر اور اس کا کرنے والا قرار دے دیا

ہے۔ پہلی دروغ گوئی دیوبندیوں کو اہل سنت کے گروہ میں شمار کیا۔ اور ہم اس کی طرف کذب یا ظلم کی نسبت نہیں کرتے اور اگر کوئی کرے تو اس کو مرتد و بے دین گردانتے ہیں۔ جبکہ دیوبند اللہ رب کی طرف کذب کی اور موصوف تو ظلم کی نسبت کر چکے ہیں۔ (علی محاسب ص ۲۶۹)

مزید ملفوظات بھی پڑھیے۔

پسیدہ کرم شاہ نے حرام الحرمین کے فتویٰ کو لغو اور باطل قرار دے دیا  
موصوف رقمطراز ہیں:

یا پھر ہمارے جید اور معتمد علماء و فقہاء و علماء نے ان کی تکفیر یہ گمانی کی بنیاد پر فرمائی بالفاظ دیگر وہ کافر نہ تھے ذاتی بغض و عناد کی بنیاد پر تکفیر کی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جنہوں نے تکفیر کی تھی انہیں پر کفر لانا یعنی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ (علی محاسب ص ۲۶۹)

پڑھتے حساب اور شہر ماساب

قارئین پیر کرم شاہ الازہری کو جو کچھ ایماناً حرام الحرمین میں اس سے کہ تو انفاذی ہوں گے کافر مرتد گستاخ، خارج از اسلام ملعون، جہنمی، شیطان کا بیٹا، نبیوت پھر اس کا نتیجہ خودی نکالا کہ پیر کرم شاہ کے نزدیک حرام الحرمین پر تصدیق کرنے والے خود کافریں۔ فی الواقع اگر بھی نتیجہ نکلتا ہے تو شاید کوئی یہ یوں بھی مسلمان نہ رہے۔

صدر الشریعہ مفتی اعظم پاکستان اعلیٰ بریلوی پیر کرم شاہ پر رستے ہوئے لکھتے ہیں:  
اسی طرح کرم شاہ صاحب کو جو شخص خنزیر کہے یا بدتر از بول کہے یا دیوبندیوں یا کفار بدالوار کا بیگن کہے یا جہل مرکب کہے یا پاگل دیوانہ کہتا نہایت شیطان کا وسیلہ و پیٹا کہے تو اسے گستاخ کرم شاہ کہنے کا درگزر نہ کیا۔ (علی محاسب ص ۲۷۳)

آگے لکھتے ہیں:

موصوف کتاب فتح پر الناس اور اس کے مصنف قاسم نانوتوی کی تعریف کرتے

ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسکیت فتح پر الناس کو متعدد بار غور اور تامل سے پڑھا ہر بار نیا لطیف و سرور حاصل ہوا۔ اور پنجاب نے قاسم نانوتوی کو پاکان امت میں شمار کیا اور دیوبندی مولوی محمود الحسن کو شیخ الہند قرار دیا۔ (علی محاسب ص ۲۷۳)

مزید آگے ان الفاظ میں جو ہر افغانی فرماتے ہیں:

لہذا یہ شخص (پیر کرم شاہ) کسی طرح مسلمان نہیں ہو سکتا بلکہ جو بھی اس کے کافر ہونے میں شک کرے کافر ہے۔ (علی محاسب ص ۲۷۳)

علامہ مفتی ابراہیم احمد امجدی برکاتی مرکزی دارالافتاء ارشد العلوم بھارت  
لہذا جو شخص ان کفریات پر راضی ہوا انہیں پڑھ کر مرتد ہو (یعنی فتح پر الناس کو) وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ (علی محاسب ص ۲۸۳)

فتویٰ دارالافتاء امجدی بھارت

ان استکبار میں جنس کرم شاہ بھارتی سے متعلق جو باتیں ذکر کی گئی ہیں ان پر علمائے حق اہلسنت والجماعہ پر فتویٰ بالخصوص مرکز اہلسنت بریلی شریف کافتویٰ صحتی برحق ہے۔

تصدیقات

(۱) جمیل احمد صدیقی خادمہ تدوین و افتاء مرکزی جامعہ محمدیہ نور یہ رضویہ بنگالی شریف  
(۲) پروفیسر محمد انوار عثمانی کوٹ رادو حاشن۔ (علی محاسب ص ۲۸۵)

فتویٰ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کافتویٰ برحق ہے یہ صرف آپ کی کائناتیں بلکہ عرب و عجم کے تمام علماء کرام کافتویٰ ہے اور شخص مذکور (پیر کرم شاہ) اسی زمرے میں آتا ہے۔

اللہ تعالیٰ علم سے پاک ہے متعدد آیات قرآنیہ اس کی شاہد ہیں اللہ تعالیٰ کو ستم



قرین کہتا کفر ہے گستاخِ رسول کو کافر قرار دینا بھی کفر ہے۔ خلاق مثلاً ہے اجماع  
است ہے اور اجماع امت کا منکر کراہ و بد دین ہے۔ (علمی محاسب جس ۲۸۷)  
کتبہ فقیر ابو الصالح محمد بخش رضوی  
جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد  
تصدیق: محمد فیض احمد اویسی

### فتویٰ جامعہ نعیمیہ لاہور

نقل کردہ عبارت سے ظاہر ہے کہ متحدہ الناس کے مسند کے کفر میں شک ہی  
نہیں بلکہ اس کے کفر کی تائید کی گئی ہے مگر کیا کہ اس کے کفر کو کفر ہی نہیں مانا تو یہ بھی  
اس کے حکم میں من شک فی کفر وہذا ہے فقہ کفر میں داخل ہے۔ (علمی محاسب جس ۲۹۰)  
کتبہ محمد حبیب رضا

دارالعلوم عثمانیہ دارالافتاء  
تصدیق: صاحبزادہ محمد غوث رضوی سجادہ نشین آستان عالیہ مسند رضوی شریف

### فتویٰ از اسلام مفتی فضل احمد چشتی لاہوری

بند و ناچیز اپنے مشائخ کرام کے فتاویٰ شریف کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہے لہذا  
جو شخص بھی ناواقف علیہ مامیہ کی تفسیر اور تاویل کو کفر نہ کہے وہ بھی بلاشبہ اس کے  
ساتھ کا ہے اور مشائخ کے فتویٰ کی زد میں ضرور ہے تو کرم شاہ کا ناواقف مشرب ہونا  
لاریب ہے۔ یہ کلام بے نظام کہ گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) کافر  
کہنے کا ذکر گویا سراج کفر ہے بلکہ بدترین کفر ہے۔ (علمی محاسب جس ۹۳-۹۲)

### ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری کافستری

جا شہدہ (چیر کرم شاہ) کتاب حرام الخمرین شریفین اور السورم الہندیہ میں مسند روح  
توی کا مسداق ہے۔ (یعنی کافر و گستاخ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر

اور گستاخ ہے۔ از ناقل)

مفتی جمیل احمد رضوی دارالافتاء جامعہ ربیعی شریف شیخ پور کافستری  
جو شخص حرام الخمرین کے فتویٰ سے متفق نہیں ہم اسے قطعاً سنی نہیں مانتے خواہ  
وہ خود سادہ پیر و مفسر قرآن و تفسیر الامت جیسے القایات لائبریری ہو۔ کرم شاہ کے  
متعلق شروع ہی سے ہمارے شبہات تھے لیکن مفتی پر و پیگڑ اتھا کہ انہوں نے  
رجوع کر لیا ہے جبکہ اس کی وفات کے بعد جمال کرم کی طہارت اور ضیاء القرآن  
کی اشاعت سے ثابت ہو رہا ہے کہ رجوع نہیں بلکہ فضول و جھوٹ پر مبنی خلاف  
حقیقت شور و مل تھا۔ ساتھ دل سوزی سے ان کے چنے امین الحسنات کے طرز و  
عمل سے بھی تعویض ہے وہ اپنے والد اور اپنے متعلق واضح کریں متنازع  
مبارات سے رجوع کریں یا اہلسنت سے خارج ہونے کا اعلان کریں۔ بصورت  
دیگر اہلسنت شرعی فیصلہ کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔ (علمی محاسب جس ۲۹۷)

### علمائے نیپال کا شرعی فیصلہ

علماء کرام و مفتیان مقام لے کرم شاہ از ہری پاکستان کی گستاخانہ عبارات کی وجہ  
سے اس کو نارن از اسلام کافر قرار دیا۔

### تصدیقات

مفتی محمد عابد جلالی کی زیر صدارت اجلاس میں درج ذیل علماء نے اس مذکورہ بالا فیصلہ  
پر دستخط فرمائے۔ ۱۶ عدد نیپالی علماء مفتیان کی تصدیق اس فتویٰ پر موجود ہیں۔  
(علمی محاسب جس ۱-۹۹۹)

نوٹ: علمی محاسب کے فتویٰ بات کے چیدہ چیدہ مقامات کے فوائد سے نکلنے کے لیے  
اقتباسات پیش کیے گئے ہیں۔ قارئین اس کو نوٹ فرمائیں۔

مولانا احمد رضا خان کے اصولِ مخفیہ

(۱) محسوس کے عقائد کو کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو امام و مدرس بنانا محسوس بخشنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔  
(فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۳)

(۲) مشرک کی نماز و دعا کے لیے اشتہار چھاپنے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔  
(فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۸)

(۳) کافر کے لیے دس گنا مغفرت و فاتحہ خوانی کفر خالص و تکذیبِ قرآن ہے۔  
(فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۸)

(۴) کافر کو تعظیماً اسلام کرنے والا کافر ہے۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۹)

(۵) غیر کافر کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۹)

(۶) ایک مشرک کی پابندی نہ کرنے والا زندہ نہیں ہے۔ (فہارس فتاویٰ رضویہ ص ۶۲۸)

اگر فاضلِ بریلوی کے اصولِ مخفیہ جمع کیے جائیں تو ملتا ہے سو سے بھی زائد حوالہ جات اس پر مل جاتیں۔ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہہ دیا جاتا ہے۔

پیر کرم شاہ کے مؤیدین و مسد قسین فستوی کفر کی زد میں

بریلوی مکلفین کے حوالہ جات آپ بڑھ چکے کہ جو پیر کرم شاہ کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ اب جن لوگوں نے پیر صاحب کو مسلمان تسلیم کیا ہے اور پیر صاحب کے ساتھ ارجحال کے بعد ان کے لیے دس گنا مغفرت کی یا فاتحہ خوانی کی اور بہت سے علماء اور عوام تو ان کے جنازہ میں بھی شریک ہوئی ہوگی۔ یا کم از کم زندگی میں تعظیماً اسلام کرتے رہے۔ وہ سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اب ملتا ہے دنیا میں سو اسے مکلفین پیر کرم شاہ کے کوئی بریلوی بھی اصرار ہو گا جو بالواسطہ یا بلاواسطہ اس فتویٰ کفر کی زد میں نہ ہو۔

اگلے صفحات میں پیر کرم شاہ صاحب کے مصدقین نے جو تبصرہ کیا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

# دستِ گریبان



(پیر کرم شاہ الازہری کی تصدیقات اور تائیدات)

مؤلف: منظرِ اہلسنّت مولانا ابوالحسن علی قادری



## پیر محمد کرم شاہ الازہری کی تصدیقات اور تائیدات کرنے والی سیاسی و مذہبی شخصیات

میال محمد نواز شریف وزیر اعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان  
آپ سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم، دلی کامل، عالم باعمل تھے۔ آپ میری  
ہمتیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں۔ امت مسلمہ اپنے ایک نمونہ اور روحانی  
پیشوا سے محروم ہو گئی۔ (جمال کرم ۱۱/۱۳)

میال محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب  
حضرت جنس کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ملت اسلامیہ کو ناقابل  
تلافی نقصان پہنچا ہے۔ قبلہ پیر صاحب نے ساری زندگی عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
میں بسر کی آپ کی ساری زندگی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل نمونہ تھی قصیدہ  
ضیاء القرآن سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور  
دیگر کتب آپ کا لازوال کارنامہ ہیں۔ (جمال کرم ۱۱/۱۳)

دکیم سجاد چیسٹر مین سینٹ  
پیر محمد کرم شاہ الازہری کی وفات سے پاکستان ایک عظیم عالم دین، ممتاز دانشور،  
رکاز اور ماہر قانون دان سے محروم ہو گیا۔ (جمال کرم ۱۱/۱۳)

ڈاکٹر جمیل میال سپریم کورٹ اسلام آباد  
مرحوم قمر عالم دین، مفسر قرآن و محدث اور روحانی پیشوا تھے۔ (جمال کرم ۱۱/۱۳)  
پیر محمد کرم شاہ الازہری کی وفات سے زمانہ یکساں روزگار سے محروم ہو گیا اللہ کریم

نے آپ کو بے حد و بے حساب علم عطا فرمایا۔ (جمالِ کرم ۱۱۸/۳)

### قاسمی حین احمد امیر جماعت اسلامی

پیر محمد کرم شاہ الازہری بیسے بطل بلیل کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے میرے پاس سرمایہ علم نہیں۔۔۔ ان کا پیر و جنگ کرنا ہوا شفاف اور نورانی تھا ان کے اندر کی روشنی ان کے چہرے کے اندر بھٹک رہی تھی۔ جنرل ضیاء الحق نے ایک مرتبہ کہا تھا کون کہتا ہے کہ پاکستان غریب ہے جبکہ ہمارے پاس پیر محمد کرم شاہ الازہری ایسی شخصیت موجود ہے۔

### پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل ہاشمی علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

حضرت محمد کرم شاہ الازہری کی رحلت ایک عہدِ عشقِ محبت کا رستہ جو بنانا ہے۔ حضور پیر صاحب سے میری رفاقت ۳۰ سال پر محیط ہے۔ عشقِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ پاؤں میں جوتے کی موجودگی کے وقت ذکر اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کرتے تھے بلکہ استاد کراس پیار سے نام کا ذکر کرتے۔

(جمالِ کرم ۱۲۱/۳)

### پیر سید نصیر الدین گولڑوی حیدرہ نشین گولڑہ شریف

کستوری وہ جوتی ہے جو خود خوشبود سے نہ کہ عطار کو کہنا پڑے کہ اس کی خوشبو سونگھو۔۔۔ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو دیکھ کر پانچ سو سال پرانی شخصیات یاد آجاتی ہیں پیر صاحب کی ہستی تمام عجب فکر کے لیے مستند حیثیت کی حامل تھی آپ کے مخالفین بھی آپ کی علمی برتری اور فضیلت کا اعتراف جیسے بغیر نہیں دے سکتے۔

(جمالِ کرم ۱۲۲/۳)

### پیر سید عبداللہ بن حیدرہ نشین نیرپاں شریف

آپ ان مہربان الہی میں سے ہیں جو دلوں میں مٹنا کی طرح محفوظ رہتے ہیں آپ

کی محفل پر فرشتوں کا تقدس ٹار ہوتا تھا آپ مویہ من اٹھ تھے۔

(جمالِ کرم ۱۲۳/۳)

### سنگر گوش غزنالی زمان صاحب سید سعید کاشمی صاحب

حضرت پیر محمد کرم الازہری فقید المثال، عالمِ ثبیل، مفسر قرآن اور پیرِ طریقت تھے۔ آپ کی زندگی ہمارے لیے مینارِ نور، محفلِ رشد و ہدایت اور منبعِ علم و حکمت ہے۔ آپ کے فیض کی بارش برستی رہے گی۔ (جمالِ کرم ۱۲۳/۳)

### خواجہ حمید الدین سیالوی استاد عالیہ سیال شریف

حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر لمحہ راہِ حق کی جاودہ پیمائی کرنے والوں کے لیے روشن مثال رہا ہے۔ آپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی رہائے خدا اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزار دی۔ (جمالِ کرم ۱۲۳/۳)

### پیر سید منور حسین شاہ جماعتی سرپرست اعلیٰ سرگراہ منت برطانیہ

حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری اپنی دنیاوی زندگی کی تکمیل کے بعد برزخی زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اختیار فرما چکے ہیں ان کے وصال سے عوامِ اہلسنت میں ایک گہرا دکھ محسوس کیا جا رہا ہے آپ کی علمی کاوشیں ہمیشہ ملت کو یاد رہیں گی۔ (جمالِ کرم ۱۲۵/۳)

### پیر زادہ امجد حسین شاہ پرنسپل جامعہ کریمہ برطانیہ

آپ اپنے طلباء اور نو جوانوں میں حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جوت جگا کر پاتے تھے۔ تغیرِ منیاء القرآن اور سیرتِ منیاء الہی آپ کے عشقِ کاملہ بولتا ثبوت ہیں۔ (جمالِ کرم ۱۲۵/۳)



### منشی محمد خان قادری امیر عالمی دعوت اسلامیہ

پیر محمد کرم شاہ الازہری ملت اسلامیہ کا ابراہارخ تھے جس کی روشنی جاوید محسوس کی جاتی رہے گی۔ ان کے قائم کردہ مدارس اور ان کی تصنیفات آنے والی نسلوں کے لیے عظیم راہنما کا کردار ادا کریں گی۔ حضرت پیر محمد کرم شاہ عالم و معرفت کا سنگم تھے۔ (جمال کرم ۱۳۰۷ء)

### منشی خان محمد قادری پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ لاہور

آپ ہمیشہ اہل سنت کی اجتماعیت کے لیے بے قرار رہے اور اس کے اتحاد کی علامت تھے۔ آپ بچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (جمال کرم ۱۳۰۷ء)

### سلیم قادری قاسم سنی تحریک

جنس پیر محمد کرم شاہ الازہری اسلام اور پاکستان کا عظیم سرمایہ تھے ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ آپ کی رحلت سے پیدا ہونے والا علامہ یوں بعد بھی بمشکل پورا ہوگا۔ آپ اہل سنت کی پیکار تھے۔ (جمال کرم ۱۳۰۸ء)

### سلطان فیاض الحسن قادری استاد عالیہ حضرت سلطان باہو

پیر محمد کرم شاہ الازہری اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے۔ جدید و بنی تعلیم کے بانی اور روحانیت کا سرچشمہ تھے۔ پیر صاحب کی خدمات تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ پیر صاحب کی رحلت سے عالم اسلام خصوصاً پاکستان ایک جید عالم سے محروم ہو گیا۔ (جمال کرم ۱۳۰۸ء)

### شاہ احمد نورانی کاتب نامہ سنجہ ارتحال کے موقع پر

علامہ امین الحسنات شاہ صاحب کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کے والد ماجد فخر الاماثل، شیخ طریقت، رہبر شریعت، حضرت علامہ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ کے وصال پر ملال کی خبر سن کر مجھے ہی نہیں

بلکہ ہر سنی مسلمان کو از مد رنج ہوا۔ حضرت نور اللہ مرقدہ عارف بان شیخ طریقت عالم باعمل اور عظیم مقرر تھے۔ آپ کی تصنیفات اور خدمات دین دہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔ (جمال کرم ۱۳۰۷ء)

### پروفیسر ڈاکٹر محمد اسرار قادری بانی تحریک مسیحیہ منہاج القرآن

حضرت ضیاء الامت پیر صاحب قبلہ صرف ایک عظیم علمی اور روحانی شخصیت تھے بلکہ ان کا وجود مسعود امت مسلمہ کے لیے عظیم سرمایہ تھا۔

تحریک منہاج القرآن پر بھی ان کی بے پناہ شفقت اور سرپرستی پہلے دن سے ہی شامل تھی۔ (جمال کرم ۱۳۰۷ء)

### شہرک غم مسماں سبزاوہ صاحبی محمد فضل کریم فیصل آباد

مرحوم ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، مصنف سب دینیہ، وفاتی شرعی عدالت اور پیریم کورٹ، شریعت اعلیٰ کے جج تھے۔ مولانا مرحوم زندگی بھر اتحاد بین المسلمین کے فروغ اور اشاعت اسلام اور دعوت و تبلیغ میں مصروف رہے۔ (جمال کرم ۱۳۰۵ء)

### محمد مفتاح سائیش قصوری مسرید کے

حضرت محمد کرم شاہ صاحب الازہری یقیناً ان مقبولان پارکاو میں سے تھے جنہیں محبوبیت کا مقام حاصل ہے۔ (جمال کرم ۱۳۰۹ء)

## مصدقین اور مویدین کے لیے لمحہ فکریہ

مولانا احمد رضا خان نے مسلمانان ہند کو دو ٹوکوں میں تقسیم کرنے کے لیے جو واردات کی اور ہندوستان کے اہل سنت والجماعت کو دیوبندی و بریلوی دو جماعتوں میں تقسیم کر دیا تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان نے اس تکفیری واردات میں جو اختیار استعمال کیے ان کا پردہ چاک کرنے کے لیے تین بزرگ پہلے آگے بڑھے۔ انہوں نے بڑی جرأت سے خان صاحب کے خلاف قلم اٹھایا اور انہیں محرم اور فحاش قرار دیا۔

- (۱) عمدۃ المجالدین مولانا شبلی احمد سہارنپوری
- (۲) شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی صدر مدرس دیوبند
- (۳) سلطان المناظرین مولانا سید مرتضیٰ چاند پوری

چوتھی شخصیت موجودہ دور میں پیر کرم شاہ صاحب الازہری ہیں جنہوں نے بے خوف و خطر حرام الخمرین کی تردید فرمائی اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کو پاکان امت اور مقبولان بارگاہِ محمدیت قرار دیا اور صاف الفاظ میں خان صاحب بریلوی کی تردید کرتے ہوئے مولانا محمد قاسم نانوتوی کو ختم نبوت کا نہ صرف قائل بلکہ اس ضمن میں آپ کا شمار مقبولان بارگاہِ محمدیت میں سے کیا جیسا کہ کسی خط سے بالکل ظاہر ہے۔

فاریکین آپ نے پیر صاحب کو جو انتہا بات ملے وہ پڑھ لیے ہیں: کافر کہتا ہے، دائرہ اسلام سے خارج، ملعون، جہنمی، معتزل، شبیث، اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر، معاذ اللہ۔ اب مصدقین اور مویدین کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ سب ان فتاویٰ کو یکسر رد کر دیں تاکہ فتنہ تکفیر کا خواب بھی شر مند تعبیر نہ ہو سکے۔

## مسئلہ ختم نبوت ایک نئے تناظر میں

اسلام میں بہت سے گمراہ اسلامی فرقے پیدا ہوئے مگر ختم نبوت علی الذل علیہ وسلم اور جہاد فتح الکفار جیسے بنیادی مسائل پر سب متفق رہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں جہاں انگریزوں نے اسلام کے خلاف اور بے شمار سازشیں کیں وہاں برصغیر پاک و ہند میں متفق علیہ مسائل کو متنازعہ بنانے کی سعی لاماصل کی۔ مسلمانوں میں سے ایک ایسے ایمان فروش کا انتخاب کیا جس نے بے پناہ دولت اور دیگر مالی منفعت کے پیش نظر ایک زندقہ کا کردار ادا کیا۔

غلام احمد مرزا قادیانی کے نبوت، بلکہ دعویٰ مجددیت اور مہدیت کے اعلان کے ساتھ ہی تمام اسلامی ممالک میں باعموم اور ہندوستان میں بالخصوص اس کا شدید رد عمل ہوا۔ پورے عالم اسلام کے علمائے کرام نے کامل تحقیق کے بعد مرزا قادیانی اور اس کی ہم خیال جماعت کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا اور مرزا قادیانی کو بالاطلاق کافر و مرتد قرار دیا۔

مسلمانان ہند نے ان فتاویٰ پر اکتفا نہ کیا بلکہ انگریز دور کی عدالت مجاز ڈسٹرکٹ جج بہاولپور سے باوجود حکومت وقت کے شدید دباؤ کے ڈگری ہاں مضمون مائل کرنے میں کامیابی حاصل کی کہ بروئے شرح محمدی مرزا غلام احمد اور اس کے پیروکار کافر اور خارج از اسلام ہیں۔

### حق و باطل کا معرکہ الآراء مقدمہ سبزواریہ بہاولپور

اس معرکہ الآراء مقدمہ سبزواریہ میں جناب جج محمد امیر خان بی اسے اہل اہل بی ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے مرزائیت کو مرتد قرار دے کر امت مسلمہ کا کٹھن مرزا احمد سے لٹھ فرمایا۔ اہل اسلام کی جانب سے علامہ العصریدہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری، عالم شبلی، فاضل شبلی مفتی محمد شفیع صاحب، حضرت مولانا محمد غلام گھولوی صاحب، رئیس المناظرین سید محمد مرتضیٰ حسن چاند پوری اور شہرہ آفاق متاخر ابو الوفا، صاحب دیوبند، حضرت مولانا نجم الدین صاحب اور مولانا محمد حسین صاحب رحمہم اللہ نے نفس نفیس عدالت میں حاضر ہو کر مرزا قادیانی کے کفر و ارتداد کو روز روشن کی طرح آشکارا کیا۔



آیت ختم نبوت کے ضمن میں فاضل بنج خان محمد اکبر کا تاریخی فیصلہ  
فاضل بنج خان محمد اکبر خان نے جو تاریخی فیصلہ لکھا اس کے صرف دو اقتبارات یہ  
قارئین کیے جاتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ خاتم کا معنی مہر و دیگر علمائے بھی کیے ہیں اور حال ہی میں جو  
قرآن مجید کا ترجمہ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی کا شائع ہوا ہے اس میں بھی  
خاتم کے معنی درج ہیں اور خاتم النبیین کے معنی انہوں نے یہ لکھے ہیں کہ مہر ہیں  
تمام نبیوں پر اور میری رائے میں یہی معنی درست معلوم ہوتے ہیں۔ اس پر  
مدعا علیہ (قادیانی) کا اعتراض کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا  
کہاں سے اخذ کیا جاسکتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے ایک تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا احادیث سے  
اور امت کے اجماعی عقیدہ سے اخذ کیا جائے گا امت آج تک آپ کو آخری نبی  
سمجھتی آئی مسمیٰ نے اس عقیدہ کی تکلیف نہیں کی۔

(مقدمہ مرزا ابیہ بہادر پور ۵/۳۱۹۲)

ایک اور جگہ فاضل بنج رقمطراز ہیں:

آخر کچھ تو یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آخر النبیین نہیں کہا بلکہ خاتم النبیین کہا اس  
میں اول تو کوئی بھی نہیں پایا جاتا کیونکہ آخر النبیین کا لفظ خاتم النبیین کے مقابلہ میں  
زیادہ فصیح معلوم نہیں ہوتا اور قرآن مجید میں ایسا کوئی لفظ استعمال نہیں ہوا جو غیر فصیح  
ہو۔ دوسرا اللہ تعالیٰ کو چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دونوں فضیلتیں یعنی آپ کا آخر  
ہونا اور افضل رکھنا یا مقصود تھیں اس لیے خاتم النبیین کا لفظ استعمال فرمایا۔

(مقدمہ مرزا ابیہ بہادر پور ۸/۳۱۹۲)

## حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ ختم نبوت

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رقمطراز ہیں:  
ہوا اگر المطلق اور عموم ہے جب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے درجہ تسلیم لازم  
خاتمیت زمانی بدلائل التزائی ضرورت ثابت ہے اور تصریحات نبوی مثل است فی  
سنتہ لہا زون من سوس الا انہ لانی بعثی او کمال جو بظاہر بظہر منہ کو اس لفظ  
خاتم النبیین سے ماخوذ ہے اس باب میں کافی بیونکہ یہ مضمون درجہ تو آخر کو پہنچ گیا  
جہاں اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔ (تحدیر الناس ص ۵۶)

قارئین فیصلہ مقدم بہادر پور کی عبارت اور حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی عبارت  
نور سے مدھیے آیا ایک جیسی ہیں یا کچھ فرق ہے۔ خصوصاً یہ یوں علماء تصحب کا چمٹا اتار کر ان  
دونوں عبارتوں کو شامل اور غور سے پڑھیں اور پھر کوئی مناسب الفاظ ضرور لکھیں۔

فیصلہ مقدم بہادر پور کی تصدیق اور تائید کرنے والے بریلوی علماء و اکابرین  
فاضل بنج محمد اکبر خان نے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی پھر پور تائید فرمائی ہے جو  
اب الی علم سے مخفی نہیں ہوگی۔ پھر اگر اس کی تائید میں بریلوی اکابرین اور علماء بھی ہوں تو صدی  
بھر سے پٹنے والا اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔ مگر ہمیں معلوم ہے کہ یہ لوگ بھی اجماع امت کے لیے  
تیار نہ ہوں گے کیونکہ ان کا مشفقہ امت مسلمہ کو توڑنا ہے تاکہ جو اب ذیل میں ان صرف  
بریلوی علماء کی فہرست پیش کرتے ہیں جنہوں نے خان اکبر خان کے فیصلے کی توثیق کی ہے۔

سید احمد سعید کاسمی کی طرف سے اس فیصلہ کا ثبوت مقدم

موسون صاحب رقمطراز ہیں:

ختم نبوت کا مسئلہ ضروریات دین سے ہے انہوں نے اس مسئلے کو لوگوں نے

انقلابی مسئلہ قرار دے کر اس میں بحث و تحقیق شروع کر دی ہے۔ جس سے گمراہی کا دورانہ مکمل ہوا اور فتنہ ارتداد اور پکوکو حیلہ اس ماحول میں اہل علم کی خدمات یقیناً قابل قدر ہیں لیکن محترم جج اکبر صاحب رحمۃ اللہ کا ارادہ اس سلسلہ میں بے حد قابل تائید ہے اور اسلامی تاریخ میں آپ زمر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱۱/۷/۷۷ء)

### سید محمود احمد رشتوی کی طرف سے اس فیصلہ کا خیر مقدم

فیصلہ مقدمہ بہاولپور مسلمانوں کے لیے روشنی کا مینار ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی تصور ہے اور بے شک جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ ارتداد اسلام سے خارج ہے۔ ملت اسلامیہ کو اس فتنہ عظیم سے بچانا اسلام کی عظیم خدمت ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱۱/۷/۷۷ء)

### مفتی محمد حسین نجیب آبادی کی طرف سے اس فیصلہ کا خیر مقدم

تمام علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کو جائز قرار نہیں دیا جاسکتا اور دعویٰ کرنے والا ارتداد اسلام سے خارج ہے۔ پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے مسلمانوں سے علیحدہ جماعت میں اس کی پوری روئید اور جسٹس محمد اکبر خان صاحب سالیح ریاست بہاولپور کے مفصل و مدلل فیصلہ میں موجود ہے۔ یہ فیصلہ عوام و خواص مسلمین کے لیے مشعل راہ ہے۔

(فیصلہ مقدمہ بہاولپور، ۱۱/۷/۷۷ء)

اب بریلوی علماء ان تین صاحبان کے خلاف بھی اپنا قلم اٹھائیں کیونکہ بریلوی اصول و ضوابط کی روشنی میں یہ مذکورہ بالا تین شخصیات دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتی ہیں۔

فاضل جج محمد اکبر خان اور محدث العصر مولانا انور شاہ کشمیری جنت میں مولانا رکن الدین بریلوی کی تائید کردہ کتاب مقامیں الہامیہ کے مقدمہ میں ایک

خواب لکھا ہے۔ قارئین وہ پڑھیں تاکہ آپ کے ایمان میں اضافہ ہو۔

میر سراج الدین صاحب مرحوم ریٹائرڈ چیف جسٹس کے صاحبزادے ہیں۔ بڑے متقی بہتیز گاریں اور آج کل ہجرت فرما کر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں باب جبریل کے بالمقابل ایک مدرسہ میں غلو تفسیریں انہوں نے جج محمد اکبر خان صاحب مرحوم کو ایک خواب میں بھشت میں دیکھا ہے پہلے ان کو بالیٹان محلات دکھائے گئے اس کے بعد ایک نہایت ہی خوبصورت محل میں ایک تخت پر جسٹس محمد اکبر بیٹھے دکھائے گئے۔ جب میر عبدالحکیم نے ان سے سوال کیا کہ یہ بلند درجات آپ کو کیسے نصیب ہوئے تو جج محمد اکبر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جواب دیا کہ یہ انعامات مجھے ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں اس خدمت کے عوض ملے ہیں جو حق تعالیٰ نے مجھ سے فیصلہ بہاولپور کی صورت میں لی۔

ایک اور روایا صداقت میں میر عبدالحکیم صاحب نے جج محمد اکبر صاحب علیہ الرحمہ کے ہمراہ دو اور بزرگوں کو بارگاہ رسالت میں نہایت بلند ورجہ پر قائل دیکھ کر جج صاحب سے یہ پوچھا کہ یہ دونوں حضرات کون ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ فیصلہ مقدمہ بہاولپور میں میر سے معاون ہیں۔ میر صاحب کا خیال ہے کہ وہ حضرات مولانا انور شاہ کشمیری اور ان کے رفیق کاریں۔

وہ مولانا انور شاہ کشمیری جنہوں نے ایک دن جوش میں آکر کمرہ عدالت میں قادیانیوں سے فرمایا اگر تم چاہو تو میں اللہ کے فضل سے ابھی تمہیں مرزا قادیانی دوزخ میں بھتا ہوا دکھا سکتا ہوں۔ یہ لکھن کر حاضرین کانپ رہے تھے اور کسی قادیانی کو مزید کلام کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ (مقامیں الہامیہ ص ۵۳)

### اس فیصلہ کی مسز قادیانی کی قانون ساز قومی اسمبلی میں

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ پارلیمانی ریکارڈ اوپن کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک قومی تاریخی و متاخر ہے جس کا سہرا قائد جمعیت علماء اسلام شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی



محمود رحمہ اللہ علیہ کے سر پر ہے۔ جن کی قائدانہ صلاحیتوں سے اسمبلی کے اراکان میں قدرت حق نے اسلام کو فتح اور تقاد یا نیت کو شکست دی۔ جنہوں نے قومی اسمبلی میں آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرتب کردہ وقت کو بڑھا۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی قیادت میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رحمہ اللہ علیہ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ علیہ کے نام سر فہرست ہیں۔ بریلوی علماء میں شاہ احمد نورانی اور عبدالحسین اذہری کے علاوہ اور بھی مکاسب فکر کے علماء ان کے ساتھ تھے۔ حکومت پاکستان نے یہ مشکل کارروائی انٹرنیٹ پر بھی دی ہے۔

الغرض فیصلہ مقدمہ مرزا ایہ بہاولپور کو اس قانون ساز قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ جو شمیر کے طور پر چھاپ کر حکومت نے خود اس کو انٹرنیٹ پر بھی دیا ہے اور مولانا وسایا کی محنت و کاوش سے وہ سارا مواد پانچ بلڈوں میں چھپ چکا ہے یہ مکمل فیصلہ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ کی بلڈ نمبر ۳ میں بھی چھپ چکا ہے۔ قارئین وہاں سے مکمل فیصلہ بڑھ سکتے ہیں۔

### بریلویوں کے جھوٹے کا پل کھل گیا

بریلوی عام طور پر کہا کرتے تھے کہ مولانا شاہ احمد نورانی نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا جب مرزا انار نے جتہ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی کتاب تحفہ یر الناس کی عبارت اجراء نبوت میں پیش کی تو مولانا شاہ احمد نورانی نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم مولانا قاسم نانوتوی کو بھی کافر کہتے ہیں۔ میں نے پانچ بلڈوں پر مشکل تمام رپورٹ کو بالاستغیاب دیکھ لیا ہے مجھے اس رپورٹ میں یہ واقعہ نہیں ملا۔ لہذا یہ ملت بریلوی کا جھوٹ پکڑا گیا۔ اگر کوئی صاحب یہ واقعہ حکومت کی مصدقہ رپورٹ سے دکھادے تو ہم اپنی بات سے رجوع کر لیں گے۔

ہے منجر الشیء لما نہ تلوار ان سے  
ہے بازو میرت آدمائے ہوشیہ صبیح

عقیدہ ختم نبوت اور بریلوی مسئلہ عمر اچھسروی لاہور

مولوی عمر اچھروی لکھتے ہیں:

اور احناف کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم النہیں ہونے کے بعد کسی نبی فرض کرنا بھی کفر ہے۔ (مقیاس حقیقت ص ۱۹۸)  
قارئین آپ نے مولوی عمر اچھروی کا ملفوظ کو اس لیابہ ولانا احمد رضا خان اس تقریب کی زد میں آ رہے ہیں۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

علاوہ ازیں میں کہتا ہوں کہ مذکورہ حدیث نبوت کا حکم بیان کر رہی ہے۔ یہ بات ہمیں تسلیم نہیں بلکہ حدیث مذکورہ (اگر ابراہیم زندہ رہتا تو مسلح قہقبر ہوتا۔ از ناقل) حضرت کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خبر دے رہی ہے کہ ان میں انبیاء کرام جیسے ضائع و اوصاف تھے کہ اگر ہمارے لیے نبوت ختم نہ ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل شخص سے نبی ہوتے نہ کہ بطور استحقاق نبی بنتے۔ تو حدیث مذکور کی دلالت وہی ہے جو لوگوں کا بعد نبی لکھان عمرہ الحدیث کی دلالت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۱۱/۶۷۳)

قارئین انسان فرمائیں کہ مولوی عمر اچھروی کی زد میں جناب احمد رضا خان آ رہے ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر فیصلہ فرمائیں۔ یہ بات تو فاضل بریلوی ہی کی ہے کہ "کو" فرض کرنے کے لیے آتا ہے۔ (ملخصاً ان جھوٹ سے پاک ہے)

تو اس حدیث کو فاضل بریلوی نے تسلیم کر لیا تو اس میں بھی تو "کالہ" ہے جس کا معنی فاضل بریلوی نے "اکبر" کیا ہے۔ تو نبوت کو فرض کر کے فاضل بریلوی مولوی محمد اچھروی کی زد میں آگئے قارئین فاضل صاحب کی ایک اور عبارت بھی زیر نظر رہے۔  
فاضل صاحب لکھتے ہیں:

لا تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون كذابون منهم مسيلمة والنس و الخنزار

(فتاویٰ رضویہ ۱۱/۶۷۳)

مسلم اور غشی سے تو ملت بریلویت کے لوگ آگاہ ہوں گے البتہ مختار پر ایک حد و مضمون ضرور لکھا جائے کہ اس مختار سے مراد ذات واحد ہے یا کوئی اور شخصیت بھی مراد ہو سکتی ہے۔



## عقیدہ ختم نبوت اور علمائے سرین

المبہد کا طویل اقتباس پیش خدمت ہے:

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے میرا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے محمد ان کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور یہی ثابت ہے بکثرت مدثر سے جو معینہ تو آخر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سوا مٹا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے یوں کہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے جسے صریح کا۔ بلکہ ہمارے شیخ و مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی وقت فکر سے عجیب و غریب مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے اس رسالہ تنہد الناس میں بیان فرمایا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت وقوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت یا اعتبار زمانہ ہے وہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کرام کی نبوت کے زمانے سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں۔

اور دوسری نوع خاتمیت یا اعتبار ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و ختم ہوئی اور میرا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یا اعتبار زمانہ کی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات جو مکہ ہر دو شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں پلتا جب آپ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام اصول و اسلام کی نبوت بالعرض اس سے سارے انبیاء کی نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے واسطے سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کا واسطہ ہیں۔ پس آپ خاتم النبیین ہیں ذاتاً بھی اور زمانہ بھی۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانے سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور نہایت رفعت اور استیاد رہے کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کی جامعیت و فضل کل حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا ملاحظہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے متقدمین اور انبیاء متحررین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھومنا ہاں ہندوستان کے بدھتوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔ (المبہد ص ۳۸-۳۵)

عقیدہ ختم نبوت اور الدفائس بریلوی مولانا مفتی علی حسن  
مولانا مفتی علی خان لکھتے ہیں:

اور جو اس لفظ کو بموجب قرأت حاسم رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاتم النبیین صحیح تا بد میں تو ایک اور خاصہ آپ کا ثابت ہو چکا ہے کہ سوائے آپ کے یہ حسب بھی کسی اور کو حاصل نہ ہو امیر کے اعتبار سے بڑھتا ہے اور آپ کے سبب سے پیغمبروں کا اعتبار زیادہ ہوا اور میر سے زینت ہوتی ہے اور آپ انبیاء کی زینت ہیں۔

(سردار اعلیٰ بہار لکھنؤ ص ۲۵۱)

خاتم النبیین کا جو معنی والد فاضل بریلوی نے لکھا ہے کہ آپ کے سوا یہ مرتبہ نبی اور نبی کو نہیں ملا انبیاء کا اعتبار زیادہ ہوا۔ آپ انبیاء کی زینت ہیں۔ اب بریلوی علماء اور مشائخ والد اعلیٰ حضرت پر وارد ہونے والے اس اعتراض کا کلی بخشش اور قابل اطمینان جواب اپنے اصول و ضوابط کی رو سے سرور دیں۔ درود والد فاضل بریلوی فتویٰ کفر کی زد میں آچکے ہیں کہ بریلوی حضرات کا تو فیصلہ یہی ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی کے علاوہ کوئی اور کرنا کفر و ارتداد ہے۔ (مترجمت اورچہ یا اس)



عقیدہ ختم نبوت اور مسیحیوں اور پیروں جماعت علی شاہ  
پیر جماعت علی شاہ کے بیٹے میثم حسین شاہ جماعتی تھے ہیں واضح رہے اس کتاب :  
مقدمہ پیر کریم شاہ نے لکھا ہے۔

جن اوصاف حمیدہ و اخلاق جمیلہ شامل حرفہ فاضلہ برگزیدہ مکرم اخلاق سے انبیاء  
گرام نہائی تھے وہ سب کے سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں۔ اور  
آپ ہر طرح سے کامل اور مکمل ہیں۔ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں کہ نبوت آپ کے  
ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچ گئی۔ (افضل الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۳۰)  
انہوں نے بھی اور معنی بیان کیے ہیں لہذا یہ بھی فتویٰ بخیر کی زد میں۔

خواجہ قمر الدین سیالوی کی حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی زبردست تائید کرنا

حضرت مولانا الحان خواجہ قمر الدین سیالوی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ حجۃ  
الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ علیہ نے جو کچھ ختم نبوت کے حوالہ سے لکھا اس کی  
حضرت خواجہ صاحب موصوف نے زبردست تائید فرمائی چنانچہ حضرت خواجہ صاحب رقمطراز ہیں:  
میں نے محمد یر الناس کو دیکھا مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں  
مجھے غرض ہے کہ میری حدیث کی سند میں ان کا نام موجود ہے ناظم التبیان کا معنی بیان  
کرتے ہوئے جہاں تک مولانا کا دماغ پہنچا ہے وہاں تک معترضین کی سمجھ نہیں  
گئی۔ قضیہ فرسیہ کو قضیہ حقیقیہ سمجھ لیا گیا ہے۔ (ذخول کی آواز ص ۱۱۶)

خواجہ قمر الدین سیالوی ایک نئے سنہ طہری روشنی میں

بریلوی علماء مذکورہ بالا حوالہ کو جعلی سمجھتے ہیں مگر کیا فائدہ ہوا۔ ان حضرات نے اس حوالہ کو  
جعلی قرار دیا ہے اور ایک اور خط پیر صاحب سے منسوب مان کر اس خط کو صحیح قرار دیا۔ اس کی  
عبارت پہلے قارئین پڑھ لیں پھر تبصرہ کی انتظار فرمائیں۔

کچھ عرصہ ہو اخیر کے پاس ایک مسلمان بچہ نکلا کہ یہ کہتا ہے کہ ناظم التبیان کے معنی آخری نبی

یہ بھی لے جائیں بلکہ یہ معنی بھی کر لے جائیں کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار  
فخوس سے شمس ہیں تو نہایت مناسب ہو گا کہ یہ پڑھ لیں کہ کیا یہ کہتا ہے یا نہ  
جواب میں لکھا کہ اس قول پڑھنے کو کافر نہ کہا جائے گا۔ (ختم نبوت اور محمد یر الناس ص ۳۳۳)

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کی طرف منسوب جعلی خط اور ایک جھوٹ کا انکشاف

مولانا کامل الدین رواقاوی نے حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی کے حوالہ سے جو لکھا وہ  
قارئین نے پڑھ لیا ہو گا جسے تبسم صاحب نے جعلی قرار دیا ہے۔ (ختم نبوت اور محمد یر الناس ص  
۳۳۵) فی الواقع جو خط تبسم صاحب نے دریافت فرمایا ہے اس کے بارے میں یقین کامل  
ہے کہ وہ بالکل جھوٹا اور جعلی بنایا گیا ہے۔ اس کے جعلی ہونے کی دلیل یہ ہے کہ عابی مرید احمد  
پنشنی سیالوی بریلوی حضرات کی مستند شخصیت ہیں، انہوں نے لکھا ہے:

حضور شیخ الاسلام سیالوی نے ایک مرتبہ کسی دیوبندی مولوی کے سامنے مولوی محمد

قاسم نانوتوی کی کتاب محمد یر الناس کے بارے میں چند الفاظ فرمائے اسے

خانوادہ دیوبند نے بڑے پیمانے پر شائع کیا۔ (فوز المصالح ۱۳/۵۵۲)

ختم نبوت اور محمد یر الناس صفحہ ۳۳۵ پر یہ جعلی خط بھی جو اسی صفحہ پر ہم لکھتے ہیں موجود  
ہے۔ اس پر خواجہ صاحب کے دستخط دیکھ لیں اور خواجہ صاحب کے اصلی دستخط بھی دیکھ لیں اگر آپ  
کے پاس یہ ہوں تو ہم پیش کر دیں گے یہ اس خط کے جعلی ہونے کی دوسری دلیل ہے۔

تبسم صاحب کی ساری کالیک اور جھوٹ اور اس کا رد

تبسم صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ خواجہ قمر الدین سیالوی کی سند علم دیوبند کی طرف نہیں ہے  
اس پر تبسم صاحب نے بڑے عجیب و غریب انکشافات فرمائے ہیں۔ اگر تین کارنگ یہ پڑھ لیتے تو  
تایید اسنے اور اسیاہ کرنے کی نوبت نہ آتی۔

مجاہزہ خواجہ انوار احمد صاحب گوی رقمطراز ہیں:

مولانا امیری کا تعلق علماء کے معروف سلسلہ خیر آبادی سے تھا جنہوں نے

انگریزوں کے خلاف زبردست جدوجہد کی تھی آپ دیوبند سے فارغ التحصیل اور

حضرت خواجہ نسیار الدین ثالث سیالوی کے سرید تھے۔ (حز کارنگویہ ۳۲۶/۱)  
کیوں بخاری صاحب جب دارالعلوم دیوبند کے فاضل ہیں تو سند میں مولانا قاسم نانوتوی  
کا نام آیا یا نہیں۔ جب ان کی سند میں مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کا نام ہے تو خواجہ قمر الدین  
سیالوی کی سند میں بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔

### ختم نبوت کا مفہوم بریلوی علماء کے نزدیک

ڈاکٹر آصف اشرف بھلائی لکھتے ہیں:

جس طرح ختم نبوت اجماعی عقیدہ ہے ایسے ہی اس کے معنی پر بھی اجماع ہے کہ  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ کے لحاظ سے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا مگر بانی دارالعلوم دیوبند محمد قاسم نانوتوی نے ختم  
نبوت سے متعلق امت کے اجماعی فکر کے برعکس ختم نبوت کی پچھلا دشریح کی جس  
پر مجدد دین و ملت امام اہل سنت حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ تعالیٰ  
نے اپنی دینی و مرداری کے لحاظ سے شیخ دیوبند کی اس گستاخانہ عبارت کا شرعی حکم  
دیا اور اس کی تکفیر کی۔ (ختم نبوت اور تجدید الناس ص ۹)

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ:

نبوت کی ذاتی اور عرضی کی طرف تقسیم ظاہر باطل ہے۔ (ختم نبوت اور تجدید الناس ص ۷۷)  
علامہ پیر محمد چشتی بریلوی لکھتے ہیں:

اگر ہم کفر تاویل کی صورت میں بھی ہوتا ہے جیسے ختم نبوت زمانی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اجماعی قوانین اور ضرورت دینی والے عقیدہ سے متعلق آیت کریمہ کو خاتم النبیین یعنی  
افضل الانبیاء اور متصف بوقت نبوت بالذات کے مفہوم میں تاویل کر کے ختم نبوت  
زمانی والے عقیدہ کو جہلاً لا خیال قرار دینے میں ہوتا ہے۔ (اصول تکفیر ص ۲۳۸)  
آگے لکھتے ہیں:

اگر ہم کفر میں متکلم کو اپنے کلام کے کفر ہونے کا علم ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ اصل کفر یہ ہے کہ

### المسجد کی توثیق کرنے والے متعدد بریلوی علماء کرام

بریلوی مذہب کی عظیم شخصیت مولانا عبدالحکیم شرف قادری لکھتے ہیں:

علمائے دیوبند کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ المسجد علی المقعد ترحیب دیا  
جس میں کمال چابکدستی سے یہ ظاہر کیا گیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہل سنت و  
جماعت کے ہیں۔ (حسام الحرمین اردو ص ۸)

معلوم ہوا کہ اس کتاب میں جو عقائد اور باتیں ہیں وہ بریلوی مسلک کی روشنی میں بھی درست ہیں۔

مولانا عبد الستار خان نیازی بریلوی لکھتے ہیں:

المسجد علی المقعد مصنف مولانا ثلیل احمد آجلمووی کی جو اہلی حضرت مولانا احمد رضا  
خان کی تصنیفات الدولہ المکیہ کے جواب میں شائع ہوئی جس میں انہوں نے  
اپنے عقائد و نظریات کی وضاحت کی ہے ایک نہایت مفید کتاب ہے۔  
(احمد بن المسلمین ص ۱۱۵)

### بریلوی مذہب کے اصول تکفیر کی زد میں آنے والے علماء کرام

قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں پڑھ لیا۔ اگر بریلوی اصول تکفیر کو درست مان لیا ہے تو  
صرف حق الاسلام مولانا قاسم نانوتوی دارالاسلام سے خارج قرار پاتے ہیں بلکہ پاکستان کی قانون ساز  
اسمبلی کے مجمع محمد بن احمد برہاویہ کے جج محمد اکبر خان رحمہ اللہ علیہ اور اس مقدمہ کی توثیق کرنے  
والے جید بریلوی علماء کرام محمد احمد سعید کاشمی، محمد محمود احمد رضوی، مفتی محمد یحییٰ اور دیگر اس مقدمہ  
فیصل برہاویہ کی تائید اور توثیق کرنے والے علماء بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔

مزید قاض بریلوی کے والد گرامی مفتی علی خان خواجہ قمر الدین سیالوی اور المسجد کی تائید  
کی تصدیق کرنے والے متعدد علماء حرمین و عرب بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔  
قارئین فتویٰ کفر کی زد میں بہت سے اکابرین آ رہے ہیں۔ لہذا بریلوی علماء تفصیلی فہرست شائع  
کر رہے کہ کون کون دائرہ اسلام سے خارج ہیں تاکہ حق و باطل واضح ہو سکے۔ المسجد کی تصدیق  
کرنے والوں کے نام ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔



### علماء مکہ شریف

- 1۔ شیخ محمد سعید سمیع الشافعی امام و خطیب مسجد حرام شریف
- 2۔ شیخ احمد رشید حنفی
- 3۔ شیخ نجیب الدین مہاجر مکی حنفی
- 4۔ شیخ محمد مدین افغانی مکی
- 5۔ شیخ محمد عابد مفتی المالکیہ
- 6۔ شیخ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف

### علماء مدینہ شریف

- 1۔ شیخ السید احمد برزنجی شافعی سائنس مفتی آستانہ نبویہ
- 2۔ شیخ رسولی عمر مدرس مدرسۃ الشفاء
- 3۔ شیخ ملا محمد خان المدرس فی الحرم النبوی
- 4۔ شیخ راہی فیض الکریم غلیل بن ابراہیم خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
- 5۔ شیخ السید احمد اجڑی شافعی المالکیہ بالحرم النبوی الشریف
- 6۔ شیخ عمر بن محمد ان المحرمی خادم العلم بالمسجد النبوی الشریف
- 7۔ شیخ محمد العزیز الوزير التونسی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
- 8۔ شیخ محمد زکی البرزنجی خادم العلم بالمسجد النبوی
- 9۔ شیخ محمد السوی النجاری
- 10۔ شیخ احمد بن مامون البغیشی من مشاہیر العرب
- 11۔ شیخ موسیٰ کاظم بن محمد خادم العلم والمدرس باب الاسلام

- 12۔ شیخ احمد بن محمد خیر الحاج العباسی خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
  - 13۔ شیخ ابن نعمان محمد منصور خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
  - 14۔ شیخ معصوم احمد مدینہ خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
  - 15۔ شیخ عبد اللہ القادری بن محمد بن دودہ العری ولی من علماء العرب
  - 16۔ شیخ یاسین غفرلہ
- یہ دو حضرات دمشق کے علماء میں سے ہیں۔ شیخ یاسین اور شیخ توفیق
- 17۔ شیخ محمد توفیق
  - 18۔ شیخ ملا عبد الرحمن المدرس بالحرم النبوی الشریف
  - 19۔ شیخ محمود عبد الجواد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
  - 20۔ شیخ احمد سبالی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
  - 21۔ شیخ محمد حسن سندی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
  - 22۔ شیخ احمد بن احمد اسعد خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
  - 23۔ شیخ عبد اللہ خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
  - 24۔ شیخ محمد بن عمر الفارابی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
  - 25۔ شیخ احمد بن محمد السبلی خادم العلم بالحرم الشریف النبوی

### علماء سرگودھا

- 1۔ شیخ سلیم البشری شیخ الازہر
- 2۔ شیخ محمد ابراہیم اقلانی ازہر
- 3۔ شیخ سلمان العہد ازہر
- 4۔ مولانا السید محمد ابوالخیر الشیر بان بن عبد بن احمد بن عبد الباقی بن

عمر مہدین الدمشقی یہ فتاویٰ شامی کے مصنف کے نواسہ ہیں۔

5۔ شیخ المصطفیٰ بن احمد الشافعی

6۔ شیخ محمود رشید العطار طلیغ رشید بدرالدین محدث شامی

7۔ شیخ محمد ابوشامی حموی دمشقی

8۔ شیخ محمد سعید الحموی دمشقی

9۔ شیخ علی بن محمد الدلال الحموی دمشقی

10۔ شیخ محمد ادیب الحورانی

11۔ شیخ عبد القادر

12۔ شیخ محمد سعید دمشقی

13۔ شیخ محمد سعید الطفی حنفی دمشقی

14۔ شیخ حضرت قاری بن محمد دمشقی

15۔ شیخ مصطفیٰ الحداد

یہ جرین شریف و ازہر دمشقی کے 46 جید علماء کے نام آپ نے ملاحظہ کئے۔ جنہوں نے السید کی تصدیق کی۔

## دستگیریاں

### مسئلہ چہارم

(تحفظ ختم نبوت اور بریلوی علماء و مشائخ)

منقولہ منظر احسن سے مولانا ابوالحسن علی قادری



## تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور بریلوی علماء و مشائخ

عقیدہ ختم نبوت کے لیے دو شخصیات بریلوی علماء میں پیش پیش ہیں۔ ان دونوں علماء کی مبارکات پر یہ قارئین کی جاتی ہیں۔

مشہور گستاخ بریلوی مناظر علامہ اشرف سیالوی رقمطراز ہیں:

کیا عالم بالادہلی نبوت اس عالم آب و گل میں مؤثر تھی؟ اگر مؤثر تھی تو دوسرے انبیاء علیہم السلام کے ادعائے نبوت کا کیا جواز ہے کیا ان کو برحق نبی اور حقیقی نبی مانا جائے یا نمود بان حق مدعی یا مجازی نبی تسلیم کیا جائے اگر وہ مؤثر تھی یعنی آپ عالم اجسام کے لیے بالفعل نبی تھے اور ہاں ہم ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم و بیش انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لاسکتے ہیں اور دعوائے نبوت درمالت بھی کر سکتے ہیں تو کیا مرزا قادیانی جیسے کذابوں کے لیے یہ کہنا درست نہیں ہو گا کہ اتنی تعداد میں انبیاء کی آمد اگر ختم نبوت کے منافی نہیں ہے تو صرف میری نبوت کیوں ختم نبوت کے منافی ہے اور کیا قاسم نانوتوی داسے قول کی قوی اور مضبوط بنیاد فراہم نہیں ہو جائے گی جبکہ اس کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ (نظر یہ جس ۱۱)

ایک اور بریلوی عالم مولانا سید علی سیالوی لکھتے ہیں:

(۱۲) تحقیقات: جب لوگ مذہبی چالباڑوں کی چالباڑی کا شکار ہو رہے تھے اور جس راستے پر چل رہے تھے وہ منقریب ہی انہیں قادیانیت کی گود میں لے جانے والا تھا تو اس وقت امام احمد رضا بریلوی کے افکار اور سیدی محدث اعظم پاکستان کی فراست کے پاسان حضرت شیخ الحدیث نے ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ۱۵ صفحات کی یہ کتاب لکھی اور ایسی لکھی کہ علم کے دریایا بہادے مستقبل قریب میں انشاء اللہ یہ کتاب ہر غاص و عام کی دینی ضرورت بنتی نظر آتی ہے۔ (جہۃ الاسلام نمبر جس ۲۶۲)

تجزیاتیات میں لکھا ہے:

اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی تو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے مستثنت تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ بیسویں ہزار انبیاء کیسے مبعوث ہو سکتے۔

اس طرح پھر نانو توئی کا کلام لکھیک ہو جائے گا کہ آپ خاتم بمعنی اصل نبی ہیں اور دوسرے انبیاء آپ کے تابع ہیں لہذا اگر بعد از زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آجائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تحقیقات ص ۳۰۰)

### فستوی تکفیر کی زندگی میں آنے والے بریلوی علماء و اکابرین

قارئین! آپ نے تین عد و عبارات پڑھ لی ہیں کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں بالفعل نبی یا بصورت دیگر ختم نبوت سے مستثنت مانا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی پر کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا۔ دشمن کی زبان سے تائید حضرت نانوتوی لائق قابل تحسین ہے۔

الفضل بآشہدات بعدا لعداء

اب اس فتویٰ کی زندگی میں کون کون آتے ہیں خود ایک بریلوی محقق مفتی ذریعہ احمد سیالوی کی زبانی سہ امت فرمائیں۔ شیخ الحدیث مفتی ذریعہ احمد سیالوی اثرات سیالوی کو خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

کچھ عرصہ چھوڑ کر گزشتہ ساری زندگی جب اپنا نظریہ اور عقیدہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عالم اجسام میں قبل از بعثت بھی بالفعل نبی (معنی مصطفیٰ) تھے تو اس وقت ائمہ و علماء اعلام مابعد تو درکنار حضرات صحابہ کرام کا عقیدہ بھی یہی بتاتے تھے اور احادیث مبارکہ سے اس پر مہر تصدیق حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت کرتے تھے اور اب جب آپ کا نظریہ بدلا ہے تو دعویٰ کر دیا کہ آپ قبل از بعثت بالفعل نبی نہیں تھے بلکہ اس عقیدہ والے جاہل، نادان، عقل و فہم دانش و بینش سے عاری اور خالی ہیں۔ دین و مذہب اور منصب نبوت کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء کرنے والے قرار دے۔

(تحقیقات ص ۱۰۱-۱۰۲ اثبات ثانی) (نبوت مصطفیٰ ص ۳-۴-۵-۲۰۵)

آگے لکھتے ہیں:

اہل علم پر ہرگز سختی نہیں کر گزشتہ مفتی زندگی میں مسئلہ نبوت میں ان کا قول شریف اور عقیدہ مبارکہ قوی تھا جو غیر القرون سے بطریقہ توارث ان کے مشائخ اور اساتذہ تک پہنچا تھا اور ان نفوس قدسہ سے انہوں نے انہ کیا تھا تو لامحالہ اب ان کے خلاف علمائے شرع کا اجماع بتانا علماء شرع پر بلاشبہ افتراء اور بہتان ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۲۰۶)

قارئین! مذکورہ بالا دونوں عبارات سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ سیالوی صاحب کی زندگی کے ابتدائی دور میں عقیدہ اور تھا اور آخری ایام میں عقیدہ بدل گیا بعینہ ابراہیم تو مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب میں بھی پایا جاتا ہے۔ شروع زندگی والا عقیدہ اور اور آخری زندگی والا عقیدہ و اور۔ دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ سیالوی کے جو ہم عقیدہ نہیں وہ سب اجماع کے منکر جاہل، نادان، دین و مذہب اور منصب نبوت کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء کرنے والے ہیں۔ کہنے والے نے کیا خوب کہا

سہ اس گمراہ کو لکھتے تھے گمراہ کے جبراع سے

مفتی ذریعہ احمد سیالوی ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

صاحب تحقیقات نے خود اعتراف کیا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ارواح میں بالفعل نبی تسلیم کرنے کے باوجود عالم اجسام میں قبل بعثت نبی ہونے کی نفی کرنے کا نظریہ اور عقیدہ پہلے علمائے اسلام میں سے کسی کا بھی نہیں بلکہ فاضل محقق کی اپنی اختراع ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۲۰۸)

قارئین! آپ نے ایک بریلوی محقق کی تحریر پڑھ لی کہ سیالوی صاحب کا اعتراف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الارواح میں بالفعل نبی ہیں اور یہ علماء اسلام کا عقیدہ ہے۔ تو اب حضرت مولانا قاسم نانوتوی پر اعتراض ختم ہو گیا۔ قارئین! واضح رہے کہ مفتی ذریعہ کی کتاب نبوت مصطفیٰ عقیدہ و جمہور اکابر علماء کے امت پر متحدہ بریلوی اکابرین کی تصدیقات بھی موجود ہیں۔



حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی تائید اور تصدیق کرنے والے سلسلہ گذرین امت اور بریلوی علماء  
قارئین کرام ہم صرف ان علماء کی فہرست پیش کرنے لگے ہیں جو حجۃ الاسلام مولانا قاسم  
نانوتوی کی عقیدہ و مکتبہ نبوت میں تائید فرما رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ فہرست بریلوی عالم مفتی عبد  
المجید خان سعیدی کی کتاب تجہیبات بحواب تحقیقات سے اختصاراً نقل کی ہے۔ مفتی صاحب کی  
کتاب پڑھیں۔ چنانچہ مفتی عبدالمجید خان سعید لکھتے ہیں:

قبل تحقیق آدم علیہ السلام بالفعل نبی ہونے پر تصریحات اکابر علماء اسلام نیز علماء  
و ہامیہ دیوبند یہ غیر مقلدین نیز سرگودھی صاحب سے نبوت۔ (تجہیبات ص ۱۸۳)

علامہ سبکی رحمہ اللہ علیہ	علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ علیہ
علامہ سید احمد علی بن شامی رحمہ اللہ علیہ	علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ علیہ
علامہ مناوی رحمہ اللہ علیہ	علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ علیہ
علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ علیہ	علامہ سید میر غنی رحمہ اللہ علیہ
شیخ عبدالحق شاہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہ	حجۃ الاسلام امام خوالی رحمہ اللہ علیہ
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	علامہ فضل حق شیر آبادی
علامہ نور بخش تولگی	پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی
پیر سید شریف جربانی	شہزادہ اہل سنت حضرت مفتی اعظم
صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب	تلمیذ صدر الشریعہ مفتی بلال الدین امجدی
علامہ سید محمود احمد رضوی	شیخ انور خان علامہ منظور احمد ستی
مفتی اسلام سید سعادت علی کاظمی	سید محمد سعید الحسن شاہ
قاضی عبدالواقد بھٹراوی	پیر محمد کرم شاہ الازہری
مفتی احمد یار خان بھٹی	محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد
شیخ الحدیث غلام جیلانی میرٹھی	خواجہ دوست محمد قدحہ حاروی
بحر العلوم علامہ عبدالحق	علامہ شاہ تراب الحق قادری

قارئین بریلوی محقق شیخ الحدیث نے ان تمام علماء مذکورہ بالا عنوان کے پیش نظر اپنے  
عقیدہ اور نظریہ کی تائید میں پیش کیا ہے۔ جو درحقیقت حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تصدیق  
اور تائید کرنے والے ہیں۔ کیونکہ میاوی صاحب کا حوالہ "نظریہ" کے حوالے سے آپ پڑھ چکے  
ہیں کہ اگر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم ارواح میں بالفعل نبی مان لیا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا  
قاسم نانوتوی قابل اعتراض نہیں ٹھہرتے۔

جمہورِ علمائے امت کا عقیدہ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کرنا

قارئین آپ حضرات نے اشرف میاوی کی عبارت پڑھ لی ہوگی کہ اگر حضور سید المرسلین صلی  
اللہ علیہ وسلم عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی بات درست ثابت  
ہو جاتی ہے اور حضرت نانوتوی پر اعتراض وارد نہیں ہوگا۔ اب ایک بریلوی مذہب کے شیخ  
الحدیث مفتی ذریعہ میاوی کی عبارت پر یہ قارئین کی جاتی ہے۔ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

باجماع اہل السنۃ والجماعۃ شرعاً و عقلاً اگر ذوال نبوت ناممکن اور محال ہے اور جمہور  
علمائے امت کے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی صحت نبی و آدم  
بین المرقح والجد اور اس مضمون والی دیگر احادیث مبارکہ اپنے حقیقی معنی پر محمول  
ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سے عالم ارواح میں بالفعل نبوت عطا کی گئی ہے  
تب سے ابد الابد تک بالفعل نبی (یعنی مصلح) ہیں۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۱۹۸)

قارئین کرام آپ مفتی میاوی صاحب کی مذکورہ بالا عبارت پر غور فرمائیں کہ ساری امت کا  
اجماع ہے کہ آپ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے تو مفتی صاحب موصوف کی رو سے تو جمہور  
علمائے اسلام نے حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کر دی۔ قارئین پر واضح رہے کہ مفتی ذریعہ  
احمد میاوی صاحب نے پیر مہر علی شاہ صاحب اور فاضل بریلوی کا بھی یہی عقیدہ بیان فرمایا ہے  
اور موصوف کی کتاب پر جید بریلوی علماء کی تقاریر بھی موجود ہیں۔ ان میں سے چند شخصیات کے  
نام ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

(۱) مفتی عبدالرشید بھنگوی

(۲) شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد یار صاحب اوکاڑہ

(۳) علامہ سید شاہ تراب الحق قادری

(۴) محقق العصر علامہ مفتی محمد خان قادری

(۵) مولانا محمد شریف رشوی بکری

(۶) سناغر بریلوی مفتی محمد شوکت علی سیالوی

مزید بارہ مددِ علماء کی تائیدات اور تقاریر بھی موجود ہیں۔

نیز اہلسنت کے لیے خوشی کا مقام ہے کہ بریلوی مفتی و شیخ الحدیث نے اپنے موقف کی تائید میں عملدِ صحابہ تمام تابعین، تلمذِ محدثین کو اپنے عقیدہ کی ترجمانی میں پیش کیا ہے جو دراصل حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی زبردست تصدیق اور تائید ہے۔

چنانچہ مفتی عبدالحمید خان سعیدی لکھتے ہیں:

تمام اجدادِ صحابہ کرام جیسے حضرت فاروق اعظم، حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمر فارح بن ساریہ اور حضرت میسرہ وغیرہم رضی اللہ عنہم نیز وہ تمام تابعین اور اتباع اور مابعدِ حم نیز وہ تلمذِ محدثین جنہوں نے اپنی اسناد سے ان امارت (سنتِ نبویہ و آدم بن ارون والحمد) کو اپنی اپنی کتب میں روایت کیا ہے۔ اسولی طور پر سب اس کے قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے مقدم ہے اور آپ تخلیقِ آدم سے پہلے بھی بافضل نبی تھے۔ (تجلیات، ص ۱۸۴)

بزرگانِ دیوبند سے نبوت اور حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی

قارئین کرام! ہم صرف مفتی عبدالحمید سعیدی کے نقل کردہ حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں کہ علمائے دیوبند خصوصاً حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد بنگلوی، مولانا اشرف علی تھانوی صاحب، شیخ الحدیث مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا نور شاہ کشمیری، مولانا حسین احمد مدنی وغیرہم علمائے اہلسنت کا یہی عقیدہ تھا جس کے تفصیلی حوالہ جات مفتی عبدالحمید خان سعیدی نے

اپنی کتابِ تنبیہات پر نقل فرماتے ہیں۔ جس پر ہم مفتی عبدالحمید خان سعیدی کے بے ہمشکر ہیں۔

چنانچہ مفتی عبدالحمید خان سعیدی حضرت نانوتوی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

ہائی فکر و دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب مدیث تھکت نبیاً و آدم بین العباد والصلین۔ ”بھی اسی کی جانب مشیر ہے (تحدیر الناس ص ۷ طبع رحمہ دیوبند) نیز نانوتوی صاحب نے مدیث لولا کہ لما علقت الافا ک کو صحیح مانا ہے۔

(آب حیات، ص ۸۶، طبع قدیمی دہلی) (تنبیہات، ص ۲۱۴)

قارئین آپ از خود فیصلہ فرمائیں کہ حجۃ تحقیقات اور نظریہ سیالوی کے حوالے سے تو یہ تمام مسئلہ اکابرین اہلسنت اور بریلوی علماء کرام حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ اب علامہ اشرف سیالوی اور علامہ نصیر الدین سیالوی جو بریلوی مذہب کی مسئلہ شخصیات ہیں اور بہت سے بریلوی اکابرین کی تائیدات بھی ان کو حاصل ہیں، کے قائم کردہ اصول و ضوابط کی روشنی میں حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ فذلہ الحمد

حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کی تائید خود سیالوی صاحب کے قلم سے قارئین آپ حجۃ تحقیقات کے حوالے سے یہ جملہ حقائق دیکھیں کہ اگر آقا و عالم رب سے پہلے تم نبوت سے متصف ہیں تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کا کلام تحدیر الناس قابلِ اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ چنانچہ بریلوی محقق دوران مفتی عبدالحمید خان سعیدی رقمطراز ہیں:

مسندِ بڑا کے حوالے سے سرگودھی صاحب (سیالوی صاحب، از مولا) اب سے کچھ عرصہ پہلے تک پوری زحمتی جس امر کے قائل رہے اور تحریرِ تقریر آڑی شدہ کے ساتھ اس کا پرچا کرتے رہے اور اس پر زور دیتے رہے اور متکبرین پر برقِ مخالفت میں کران کا رد فرماتے رہے کہ یہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے کوئی زمانہ غالی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت یا معاوت سے پچیس سال قبل ہی دنیا میں آئے تھے۔ پچیس سال بعد نبی سے نہیں بلکہ نبی و



بول ہوئے کا اظہار فرمایا۔ (تجہبات، ص ۳۳)

ایک اور مقام پر مفتی صاحب موصوف اشرف سیالوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:  
روزِ روضہ کی طرح واضح ہو اگر حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوالہریرہ سے قبل خارج میں متحقق تھی۔ اور وصفِ نبوت بلکہ خاتم النبیین والے وصف سے موصوف تھی اگرچہ وجودِ معصوم کے لحاظ سے ظہور بعد میں ہوا۔ (تجہبات، ص ۵۰)

مفتی صاحب موصوف اشرف سیالوی صاحب کا پہلا نظریہ درست تھا تو ان کے یہ ایام کفر میں گزر رہے ہیں اور اگر ان کا دوسرا نظریہ صحیح ہے تو ان کی زندگی کا سابقہ جیسا کہ کفر پر گذرنا۔ (تجہبات، ص ۳۵)

قارئین آپ نے سیالوی صاحب کا نظریہ مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کی روش سے پڑھ لیا ہے اور اس پر سیالوی صاحب مفتی عبدالحجید خان سعیدی کا تبصرہ بھی پڑھ لیا اب اگر سیالوی صاحب کا دوسرا نظریہ تسلیم کر لیا جائے تو حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی پر اعتراض از خود رفع ہو جاتا ہے اور امر مقصود پس یہی ہے۔ سیالوی صاحب مسلمان ہیں یا کافر مذکورہ بالا عبارت سے قارئین از خود نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں۔

تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور مشہور بریلوی عالم اشرف سیالوی صاحب  
سیالوی صاحب رقمطراز ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول نبی ہوں گے یا نہیں؟ بصورتِ اولیٰ آپ کی امتیازی شان خاتم النبیین ختم ہو جائے گی اور اگر یہی نہیں ہوں گے تو عیسا کی نبوت سلب ہو چکی ہوگی؟ نعوذ باللہ اگر زمین والوں کے ایک دور کا نبی دوسرے زمانے میں ان کے پاس تشریف لائے تو اس کا ان کے لیے باقاعدہ نبی ہونا لازم اور ضروری نہیں ہے۔ (نظریہ، ص ۷۱)

اس عبارت پر ایک بریلوی محقق زمان کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔

ایا حکم اور سید زوری ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد بدستور نبی اور رسول ہونا تسلیم کرنا جو کہ اسلام میں قطعاً اور ضروریات دین سے ہے صاحبِ نظریہ کے نزدیک نزول کے بعد ان کا نبی نہ ہونا قطعی اور ضروری ہے۔ (تصريحات، ص ۹۶)

ایک اور جگہ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:  
باجماع علماء امت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد ایک لکھ کے لیے بھی ان کے نبی ہونے کی نفی کرنا اسلام کے ایک قطعی اور ضروری امر کا انکار ہونے کی وجہ سے کفر ہے۔ (تصريحات، ص ۱۰۷)

### انسل بریلوی کا عقیدہ ختم نبوت

مفتی عبدالحجید خان سعیدی فاضل بریلوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:  
جب آقا زمان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے بدستور منصبِ نبی نبوت و رسالت پر ہوں گے۔ (حجلی التیقین، ص ۱۵)۔ (تصريحات، ص ۱۱۱)

قارئین اگر سیالوی صاحب کی یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اگر بعد از نزول نبی اور رسول مان لیا جائے تو ختم نبوت کا انکار ہو جائے گا جبکہ فاضل بریلوی کا یہی عقیدہ ہے جو مفتی صاحب نے بیان کیا ہے۔ تو فاضل بریلوی منکر ختم نبوت قرار پائے گا اگر تسلیم نہ کیا جائے تو ضروریات دین اور قطعیات کا منکر سیالوی صاحب کو قرار دیا جائے۔

بریلوی علماء و محققین مس کفر میں کفر یعنی قوی کفر مدعیان کی وجہ سے بدستور ہے۔

# وسنتی گریہاں

## مسئلہ پنجم

(اشرف بیالوی صاحب کا انکار عقیدہ نبوت و رسالت)

مؤلف: منظر اہلسنت مولانا ابوالحسن علی قادری



## اشرف سیالوی صاحب کا انکار

### عقیدہ نبوت و رسالت

اشرف سیالوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ صرف پیدائشی نبوت کے منکر ہیں بلکہ پیدائش سے پہلے بھی آپ کی نبوت و رسالت کے منکر ہیں۔ پوری تفصیل تحقیقات نامی کتاب میں درج ہیں۔ چند اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) یہ دعویٰ کرنا کہ نبی پیدا ہوتے ہی نبی ہوتا ہے بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی

جیسے سید اکبر حسین نے دعویٰ کیا ہے اہل اسلام کے اجماع کے خلاف ہے۔

(تحقیقات ص ۳۳۱)

(۲) سرکار علیہ السلام کو چالیس سال بعد نبوت ملنے پر اجماع ہے۔

(تحقیقات ص ۳۶۹)

(۳) غار حرا سے قبل رسول ہونے کا اثبات سراسر دعوائی اور محکم ہے۔

(تحقیقات ص ۳۷۷)

(۴) آدم علیہ السلام کے روح اور جسم کی تخلیق اور آپ کے جوہر نوری اور حقیقت

محمدی کی تخلیق کے درمیان ہزاروں سال بلکہ لاکھوں سال کا فاصلہ ہے۔ اگر عالم

ارواح میں تخلیق پانے کے باوجود ہزاروں سال بلکہ لاکھوں سال غلطی کے نبوت

میں تاخیر اور التواء ہے اور سراسر محکم ہے یہی کہ فعل الحکیم لا یخلق من الخمر تو

جسمانی تخلیق کے چالیس سال بعد اس اعجاز و کرامت اور شرف فضل کی تاجیر و

التواء میں بھی محکم اور مصلحت نامہ کاملہ ہے لہذا اس کو کثاٹی اور بے ادبی نہیں مانا

(تحقیقات ص ۳۷۹)

سراسر دعوائی اور بیہ زوری ہے۔

اشرف صاحب یہ کہتا چاہتے ہیں کہ میں صرف پیدائشی نبوت کا منکر نہیں بلکہ پیدائش سے

پہلے بھی سرکار علیہ السلام کی رسالت کا منکر ہوں۔ لہذا مجھے کافر اور کشتا زہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن

سیالوی صاحب قہروری دیر کے لیے اگر سوچتے تو یہ دوا یا ہرگز نہ کرتے کہ مجھے کافر نہ کہ مجھے کشتا زہ نہ کہ  
کہ میرا خطاب تو ان لوگوں کو ہے جن کا مصلحت یہی امت مسلمہ کو کافر قرار دینا ہے پھر ان کا سیالوی صاحب کا  
بھی یہی کاروبار ہا کر اپنے عقیدہ کے خلاف خواہ کوئی بھی ہو اسے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔

سیالوی صاحب کے مخالفانہ قطعاً کافر اور دائرہ اسلام سے خارج

ابوالحسنات اشرف سیالوی نے جو نبوت و رسالت کے انکار کا عقیدہ اختیار کیا جنہوں نے  
اس عقیدہ کو تسلیم نہ کیا ان کو قطعی کافر قرار دیا خود بریلوی علماء کی تحریرات اس پر کافی دوائی ہیں۔

مفتی نذیر احمد سیالوی بریلوی لکھتے ہیں:

اس نظریہ اور عقیدہ کے حاملین اور معتقدین کی قطعی تکفیر کر دی۔ اور یہ نہ سوچا کہ

اس تکفیر کی زد میں اپنے مشائخ اور اساتذہ سمیت خیر القرون تک آ رہے ہیں اور

مزید وہ سنگینی ہے جس کو کھنسنے کی سکت نہیں اور گزشتہ ساری زندگی اپنی بھی اس میں

شامل ہو رہی ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۲۸۵)

پندرہ عدد علماء کی تقریظات اور تائیدات اس کتاب میں موجود ہیں۔

(۱) مناقرہ بریلوی شوکت سیالوی، شاہ تراب الحق قادری اور مفتی محمد خان قادری اور دیگر

بارہ عدد علماء بریلوی کے نام بھی شامل ہیں۔

نذیر سیالوی میں تو کھنسنے کی سکت نہیں مگر ہم لکھ دیتے ہیں۔ جناب نکلت کیوں نہیں منکر

نبوت و رسالت اور پوری امت مسلمہ کو کافر قرار دینے والے کے خلاف اور ان کی سنگینوں پر نہ

لکھنا اس کے درپردہ مقاصد ہیں۔ فاضل بریلوی کے شن قند تکفیر امت کو سیالوی صاحب نے

خوب ابا کر کیا ہے۔ آپ صاف اسے کافر کہنے کی جرات کیوں نہیں کرتے۔

بھی آپ لکھتے ہیں:

قبل از بحث صرف ولی تسلیم کرنا ضروری قطعیات کا انکار ہے۔

(نبوت مصطفیٰ ص ۹۷)

بھی آپ کہتے ہیں:

اس لیے ایک لمحہ کے لیے یہ سوچا بھی نہیں جاسکتا کہ یہ تحقیقات نامی کتاب جو تحقیق کے نام پر سراسر سرگور اور فریب اور تحقیق کے ساتھ بدترین مزاح اور استہزاء ہے یہ رئیس المحققین و المدرسین امام المناظرین محمد الاذہبی فخر الاماثل کی درحقیقت تصنیف و تالیف ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۲۵۵)

بھی آپ لکھتے ہیں:

اس عظیم فتنہ کی روک تھام کی ذمہ داری بھی اس ذات والا پرمانہ ہوتی ہے جن کی طرف کتاب مذکور منسوب ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۳۳۳)

بھی آپ لکھتے ہیں:

عوام الناس اور نام کے علماء اور کثیر طلباء جو اس کو پڑھ کر اس کے مطابق عقیدہ و نظریہ اختیار کر لیں گے ان کا کیا ہے گا۔ وہ کیا جائیں محدثین کی اصطلاح کو دور تو یہ تیس سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے منکری نہیں گے۔ (نبوت مصطفیٰ ص ۳۴۲)

جناب سیالوی صاحب ہم آپ کو یقین دلواتے ہیں تحقیقات اشرف سیالوی کی کتاب ہے اگر ہماری بات پر یقین نہ آئے تو ان کے بیٹے جناب غلام نصیر الدین سیالوی سے آپ پوچھ سکتے ہیں۔ اتنی آسانی سے آپ کی جان بھی نہیں چھوٹے گی۔ اس کتاب پڑھ کر بڑے بڑے اکابرین کی تصدیقات و درج میں ان کا کیا ہے گا اور ایک حد و خواب بھی درج ہے جس میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب کو پڑھنے کی تلقین فرمائی، معاذ اللہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تحقیقات کی تصدیق فرمانا

اللہ بخش نامی ایک شخص سیالوی صاحب کو اس کی کتاب تحقیقات پر مبارکباد دینا چاہتا تھا لیکن اس کے پاس انعام تھے تو اس کی بخشش کے دوران اسے خواب آگیا۔ لکھتے ہیں:

میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ یہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بلوہ فرمائیں اور مجھے کہہ دے

میں اللہ بخش تم کیوں تہذیب میں پڑے ہوئے ہو محمد اشرف سیالوی کی کتاب تحقیقات پر مبارکباد کیوں نہیں دیتے۔ (تحقیقات ص ۵۲)

جناب ذریعہ حسن سیالوی صاحب کاتبہ یقین آگیا ہوگا کہ تحقیقات کتاب سیالوی صاحب نے خود بھی ہے۔

نہ تہم جہد منہ لیس دہی نہ ہم فرما دیوں کہ جسے

نہ کہولیں رائہ سر بسنے نہ دیوں رسوا تہاں لھو تہیں

مفتی ذریعہ حسن سیالوی کے لیے لمحہ فکریہ

مفتی صاحب خود ہی فیصلہ فرمادیں کون سا عقیدہ درست ہے۔ انکار نبوت والا یا اثبات نبوت والا یا صاف لفظوں میں سیالوی صاحب کی تکفیر کیجیے جس طرح خود سیالوی صاحب نے صاحبزادہ پیر نصیر الدین کو لاوی کو گستاخ، وہابی، کافر، ملحد کہہ کر اپنی جان بخشی کر دالی ہے۔ دورہ آپ پڑھی کوئی صاحب فتویٰ کفر مان کر دے گا۔

اشرف سیالوی کے فتویٰ کفر کی زد میں آنے والے بریلوی علماء اکابرین

اشرف سیالوی نے اپنے عقیدے کو تسلیم نہ کرنے والوں کو جن کتابیات سے فوازا ہے وہ کارائین لے پڑھ لیے ہیں۔

صاحبزادہ سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

بعض حضرات ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نیا مسئلہ چھپرہ خروا خواہ فتنہ پیدا کیا گیا ہے اس بارے میں گزارش ہے کہ جس مسئلہ پر تقریباً چھ قرآنی آیات موجود ہوں اور پانچ امارت صحیحہ موجود ہوں اور اجماع امت ہو تو اس کو فتنہ کہنا بھائے خود بہت بڑا فتنہ ہے۔ (تجزیہ تحقیقات ص ۳۹۹)

آگے لکھتے ہیں:

اس مسئلہ کے بارے میں اجماع امت تقریباً دس صحابہ کے اقوال۔

(تجزیہ تحقیقات ص ۴۰۰)

صاحبزادہ صاحب قاضین پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:



ہمارے مخالفین، ہماری ان دلائل شرعیہ پر ایمان لانے کے یہودیوں کا قول پیش کرتے ہیں اور یہودیوں کے قول پر یہودی ایمان لاتے ہو۔

میاہوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

حضرت سید یا غوث پاک کا انگریز منظور پر خواب: شمس العارفین علیہ الرحمہ کا انگریز ... اٹلی  
حضرت علیہ الرحمہ کا ارشاد: ”منور پر یہ مہر لٹی ٹاٹا علیہ الرحمہ کا ارشاد ... (تحقیقات ص ۹)

گویا یہ تمام حضرات سالوی صاحب کے موبی بن میں الہذا اب ہم جو فہرست ملاحظین کی پیش کر آئے ہیں وہ سب گستاخ اور دغا پرداز اسلام سے خارج قرار پائیں گے۔

قبل از بعثت نبوت کے قائلین

قارئین محترم! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ فریق اول میں سے ہر شخص اپنی مطالبہ کرتا ہوا تھا۔ آتا ہے کہ کسی مسئلہ بزرگ یا اکابرین کے ارشاد و نصیحت کے جانیں تو ہم شخصیت کی پیروی کے بجائے حق کی پیروی کریں گے۔ اور بعض یہ بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ اہل علم میں سے کسی کا موقف یہ نہیں ہے بلکہ اہم اپنی دانست کے مطابق ان تمام اکابرین اور جمہور معتمد و متفقین و متقیان عظام کے نام تحریر کرتے ہیں جن کا موقف یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ قبل از بعثت نبوت کے مقام پر اہل حق تبارک و تعالیٰ کے اقوال کتاب "نبوت مصطفیٰ ﷺ" میں موجود ہیں، مزید مہارت و حکمت کے تحت آئیں گی اور جو علم یا فضل باری تعالیٰ موجود ہیں، ان سے رابطہ کر کے ان کا موقف پوچھا جاسکتا ہے۔

- 1- امام ابو بکر بن حسین آجری (المتوفی ۳۶۰ھ)
- 2- امام تقی الدین عسکری (المتوفی ۵۶۵ھ)
- 3- امام تاج الدین عسکری (المتوفی ۷۷۱ھ)
- 4- امام جلال الدین سیونی (المتوفی ۹۱۱ھ)
- 5- علامہ احمد بن محمد قطانی (المتوفی ۹۱۱ھ)
- 6- علامہ محمد بن یوسف شافعی (المتوفی ۹۴۲ھ)

- 7۔ علامہ علی قاری (المتوفی ۱۰۱۳ھ)
- 8۔ امام ابن رجب حنبلی (المتوفی ۷۹۵ھ)
- 9۔ امام ابوشکور سہلی
- 10۔ شیخ مصطفیٰ بن بابلی (المتوفی ۱۰۶۹ھ)
- 11۔ سیدی محمد ابی اسعود دمشقی (المتوفی ۹۸۲ھ)
- 12۔ علامہ عمر بن نجیم مصری (المتوفی ۱۰۰۵ھ)
- 13۔ علامہ علی قاری (المتوفی ۱۰۱۳ھ)
- 14۔ علامہ سید لطاوی (المتوفی ۱۲۳۱ھ)
- 15۔ علامہ شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ)
- 16۔ علامہ یوسف نبھانی (المتوفی ۱۳۵۰ھ)
- 17۔ امام فخر الدین رازی (المتوفی ۶۰۶ھ)
- 18۔ علامہ آلوسی عثمینی (المتوفی ۱۲۷۰ھ)
- 19۔ علامہ اسماعیل حقانی (المتوفی ۱۱۱۳ھ)
- 20۔ علامہ فاسی (المتوفی ۱۵۵۲ھ)
- 21۔ علامہ حسن تہجدی
- 22۔ رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خاں (المتوفی ۱۲۹۷ھ)
- 23۔ امام احمد رضا خاں (المتوفی ۱۳۳۰ھ)
- 24۔ ترجمہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں
- 25۔ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں
- 26۔ صدر الشریعہ مولانا محمد علی اعظمی
- 27۔ علامہ عبد السلام قادیانی
- 28۔ علامہ برہان الدین الحق جبل پوری

- 29۔ علامہ محمد رضا خان صاحب قادری
- 30۔ محدث اعظم پاکستان
- 31۔ مفتی اجمل سبکی
- 32۔ امام الحق علامہ سید غلام حیدر میرٹھی
- 33۔ مفتی احمد یار خاں ممبئی
- 34۔ علامہ احمد سعید کاشمی
- 35۔ علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری
- 36۔ علامہ محمود احمد رضوی
- 37۔ علامہ جلال الدین احمد امجدی
- 38۔ مفتی شریف الحق امجدی
- 39۔ نائب محدث اعظم شیخ الحدیث ابو محمد محمد عبدالرشید سمندری
- 40۔ علامہ نور بخش قوٹلی
- 41۔ مفتی آگرہ محمد عبداللطیف
- 42۔ مفتی غلام فرید ہزاروی
- 43۔ علامہ فیض احمد اویسی
- 44۔ شیخ الحدیث عبدالکیم شرف قادری
- 45۔ مفتی غلام سرور قادری (راقم الحروف کی ملاقات مع محترم مجاہد اہل سنت فرمان قادری صاحب)
- 46۔ شیخ الحدیث علامہ عبدالرشید جھنگوی
- 47۔ علامہ صوفی اللہ داتا
- 48۔ شیخ الحدیث علامہ شریف رضوی
- 49۔ شیخ الحدیث مفتی عبداللطیف جلالی (آپ نے مفتی جلال الدین امجدی کے فتویٰ کی

- تصدیق فرمائی ہے۔ یہ فتویٰ حصہ اول میں ملاحظہ فرمائیں۔)
- 50۔ شیخ الحدیث علامہ محمد عرفان مشہدی
- 51۔ شیخ الحدیث علامہ عبدالقادر صاحب صدیقی
- 52۔ شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی
- 53۔ مفتی احمد یار صاحب (اشرف المدارس، اوکاڑہ)
- 54۔ مفتی انوار حق
- 55۔ مفتی مظہر اللہ سیالوی
- 56۔ مفتی نعیم اختر نقشبندی (کاموٹی)
- 57۔ مفتی عبدالحمید جلالی
- 58۔ مفتی جمیل احمد صدیقی
- 59۔ مفتی نذیر احمد سیالوی
- 60۔ مفتی شافعی
- 61۔ مفتی محمد عابد جلالی
- 62۔ مفتی تنویر (جامع نظامیہ)
- 63۔ مفتی ہاشم (جامعہ نعیمیہ)
- 64۔ مفتی عمران (جامعہ نعیمیہ)
- 65۔ مفتی ہاشم عطاری
- 66۔ مفتی راشد محمود رضوی
- 67۔ مفتی عبدالحمید سعیدی
- 68۔ مفتی محمد خاں قادری
- 69۔ علامہ کاشف اقبال مدنی
- 70۔ علامہ غلام مرتضیٰ سائقی



71۔ علامہ سائنس بخش نیر

72۔ علامہ طاہر قہم

73۔ علامہ عمیر بیٹ

74۔ علامہ شوکت سیالوی

75۔ علامہ قاضی محمد عظیم نقشبندی (کھوٹی رو)

76۔ مفتی طارق محمود نقشبندی (راول پنڈی)

اہم نوٹ: یاد رہے کہ ہم نے یہ ترتیب محقق کی علمی قابلیت و لیاقت کی برتری کے لحاظ سے نہیں دی۔

لیجئے ایک بیان ہم نے چہتر (۷۶) اکابرین و معاصرین کے اسما نقل کر دیے ہیں فیصلہ اب آپ کے ہاتھ ہے۔

### مسند نبوت عند الشیخین

سیدہ اسعد مشہور بریلی متاخر کو اگرچہ تحقیقات پر تقریر لکھنے کا موقع نہ مل سکا البتہ دورانِ تحریر سیالوی صاحب کے عقیدہ کی توثیق ضرور فرمائی۔  
مفتی عبد المجید سعیدی ربیوی رقمطراز ہیں:

مولانا محمد سعید اسعد صاحب (نجاه للہ تعالیٰ من الفتنہ العادۃ) آفت فیصل آباد نے جلد خام میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر شریف کے پچیس سال سے پہلے معاذ اللہ نبی نہیں تھے۔۔۔ جبکہ صحیح حقیقت ان پر ان کے شیخ (مولانا تحقیقات) کی برکت سے اب کھلی ہے کہ یہ نظریہ درست نہیں۔  
(مسند نبوت عند الشیخین، صفحہ ۱)

مشہور مسند سید اسعد کا سیالوی صاحب کی زبردست تائید کہ  
مفتی عبد المجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

مولانا نے ملتان کے بیان میں نہایت ہی خطرناک طرز پر اپنے سامعین کو

مخاطب کر کے ان سے سوال کیا کہ بتاؤ کہ اگر حضور کو پہلے سے نبی مان لیا جائے تو ختم نبوت کا کیا مطلب ہو گا یعنی آپ خاتم النبیین کیونکر ہوں سکیں گے۔

(مسند نبوت عند الشیخین، صفحہ ۲۵)

نتیجہ تحقیقات میں بھی اس سے ملتی جلتی عبارت موجود ہے۔

اگر سرکار علیہ السلام کو سب سے پہلے نبوت ملی ہے تو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متعین تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ پچیس ہزار اخیانہ بعد میں کیسے مبعوث ہو سکتے۔

اس طرح تو پھر ثانوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ بعد از زمانہ نبوی کوئی اور نبی آجائے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔  
(نتیجہ تحقیقات، ص ۳۹۳)

مفتی عبد المجید سعیدی کے دے الفاظ میں صاحب تحقیقات کو کافر کہنا سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

ان کا جانا اور اس کے توسط سے مولانا تادراست اور مزید عقیدہ کفر یہ ثانویہ بتا رہے ہیں۔  
(مسند نبوت عند الشیخین، صفحہ ۳۰)

سعیدی صاحب سیالوی صاحب اور ان کے پیروں نے سچ کہا مگر آپ اس پر کتنا وقار رکھتے ہیں اس کے درہدہ کیا مقام تھے اس سے ہر وہ ہم اتحادیتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ سیالوی صاحب کی نسبت برطوبت کی طرف سے اس لیے دے الفاظ میں تردید کی ہے ورنہ اگر کوئی سنی عالم اس طرح لکھتا جس طرح ربیوی عالم نے لکھا ہے تو جانے سعیدی صاحب کیا کچھ مان کو کہتے۔  
سعیدی صاحب کی افکار کے لیے عرض ہے کہ کتاب تحقیقات پر علامہ علی امجد سند بیوی، مفتی عبد الرشید رشوی کے علاوہ متعدد علماء کرام کی تقریظات بھی موجود ہیں۔

الفضل لما شہدت بہ الا عداۃ

فضیلت تو وہی ہے جس کا اقرار دشمن بھی کریں

### ابوالحسنات اشرف علی مسکن شان رسالت

مفتی محمد حسین شائق بریلوی لکھتے ہیں:

علامہ سلوی کو کیا ہو گیا؟ کہ وہ عمر کے آخری حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی نفی کر کے منکرین شان رسالت میں شامل ہو رہے تھے۔ (تجلیاتِ علمی ص ۸۷)

### مفتی محمد حسین شائق کا اشرف سیالوی کو کافر قرار دینا

سلوی صاحب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ جملہ آپ پائیس سال کی عمر سے پہلے نبی و رسول نہ تھے استعمال کرنے سے پہلے ہزار بار سوچیں اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور للعالمین نذیر اور غور کریں۔ یہ آپ کی رسالت مامد کا بیان ہے اور آپ کی رسالت محکمین جن و انس کو شامل ہے یہاں کہ فہم اس کے ساتھ فائق ہیں۔ حتیٰ کہ علماء نے رسالت مامد کے منکر کو کافر قرار دیا ہے۔ (تجلیاتِ علمی ص ۸۹)

### اشرف سیالوی کی زبردست گرفت

قاری محمد یوسف بریلوی اسی کتاب پر تقریر لکھی ہے۔ موصوف لکھتے ہیں: در روزنامائی تقریب کتاب تحقیقات منانے والوں کو اس بحث کی ضرورت تھی جو معرکہ اکابرین دیوبند سے نہ مادامہ کہ وہ معرکہ اشرف العلماء نے انجام دیا کیونکہ انہیں کتاب تحقیقات مبصر آگئی۔ (تجلیاتِ علمی ص ۲۷)

جناب یوسف صاحب ہمارے ہاتھ صرف تحقیقات ہی نہیں تحقیق نام کی کتاب بھی لگ چکی ہے۔ تحقیق نامی کتاب کا صفحہ ۲۲ بھی پڑھ لیں۔

### شکر ید شریف اور اشرف سیالوی

شکر ید شریف کے جبر طریقت فخر السادات سید دانشا جہن منقولہ نے تحقیقات کا رد منقولہ

سورت میں کیا ہے اب ذیل میں شکر ید والوں کے تاثرات درج کیے جاتے ہیں۔

### اشرف سیالوی لہادہ شریعت میں چھپا ہوا بد ذات قرار دینا

مشہور و معروف گدی نشین شکر ید شریف والے لکھتے ہیں:

کرے شاہد کو جو نہ تسلیم ہے لہادہ شریعت میں چھپا بد ذات

### اشرف سیالوی کو اٹلیس کا ساتھی قرار دینا

مذرت علمی لے ڈوبی ہے بہتوں کو اٹلیس سے ہوتی ہے جس کی شروعات

### اشرف سیالوی کو نسا رنجوں کا باشندہ قرار دینا

کھل گیا بحث کا ایک نیا باب نہ کم نہیں پہلے سے غار جوں کی ہنوات

### اشرف سیالوی کو کشتہ علم نے بگاڑ دیا

خواجہ حمید الدین سیالوی لکھتے ہیں:

محمد اشرف نام کا ایک آدمی ادھر سیال شریف رہتا تھا، یہاں سے کہیں چلا گیا پتہ نہیں کہاں گیا ہے کشتہ علم نے بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔ (تحقیقاتِ علمی ص ۱۶)

### عقیدہ علمائے دیوبند کی تائید زبان بریلوی

مفتی محمد شائق بریلوی لکھتے ہیں:

افسوس صد افسوس دیوبندی مکتبہ فکر کا مولوی آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبوت بمع احکام تخلیق آدم سے پہلے تسلیم کرتا ہے اور یہی حدیث ترمذی کا منہم کھتا ہے مگر بریلوی عالم بلکہ اشرف العلماء کا فہم اس حقیقت کے ادراک سے غالی ہو چکا (تحقیقاتِ علمی ص ۲۲۰) قاصر ہو۔



## اشرف سیالوی اشرف علی تھانوی کی طرح متنازع

منفی موصوف لکھتے ہیں:

مجھے یقین ہے کہ اگر قوبہ کے بغیر اشرف العلماء کا انتقال ہو گیا تو صبح قیامت تک اشرف علی تھانوی کی طرح متنازع رہیں گے۔ (تحقیقات علمی ص ۲۳۲)  
یہ منہج صاحب کی ویسے بڑھک ہے ورنہ الحمد للہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کا ہمارے ہاں بڑا مقام ہے۔

## تحقیقات نامی کتاب کو جعلی قسار دینا

منہجی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

معاذ اللہ منہج معاذ اللہ من تلافی الخرافات التي في التحقيقات الجعلية

## تحقیقات علمی کے مصنف کا عجیب و غریب خواب

منہجی صاحب موصوف رقمطراز ہیں:

ایک رات خواب میں ایک خوش پوش سفید ریش بزرگ سے ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا "عمہ اشرف کا نظریہ باطل ہے جو اب گھبرا اٹھا، اللہ آپ پر اللہ کا فضل ہوگا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پر ہم ہوگی۔" (تحقیقات علمی ص ۳۶)

## گھبرا آگ لگ گئی گھر کے پیرائے سے

قارئین یہ ایک اور خواب آپ نے بڑھایا فیصلہ آپ پر ہے تحقیقات نامی کتاب کی تصدیق حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں اور تحقیقات علمی کی توہین ایک نامعلوم سفید پوش بزرگ۔ بہر حال اس مقدمہ کا مل کوئی بریلوی صاحب تحقیق ضرور پیش کرے گا۔

## منہجی محمود شائع کتاب کی حدیث میں

منہجی محمود شائع کی کچھ عبارات سے کام لیا بریلوی کی حدیث میں پیش کرتے ہیں پھر دیکھتے ہیں۔ علامہ بریلوی منہجی صاحب موصوف پر کیا فتویٰ لکاتے ہیں۔

(۱) مجھے اپنی عمر کی قسم۔ (تجلیات علمی ص ۳۶)

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان۔

(تحقیقات علمی ص ۱۱۳)

(۳) آیت کا ظاہر ولایت کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی سے قبل ایمان کے ساتھ متعین نہ تھے۔

(تجلیات علمی ص ۱۳۱)

(۴) قرآنی الفاظ کے مطابق مومن نہ تھے جو مومن نہ ہو وہ ولی کیسے ہوتا ہے؟

(تجلیات علمی ص ۳۶)

(۵) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ازل میں میری محبت سے بنے ہوئے تھے۔ (تجلیات علمی ص ۱۵۹)

## اشرف سیالوی کا ذکر پاک کی توہین کرنا

منہجی محمود شائع بریلوی رقمطراز ہیں:

علامہ سیالوی نے پنجاب میں رائج ذکر پاک

حق لا اله الا الله یا محمد سرور صل علی

کے بارے میں فتویٰ دیا کہ ذکر خلاف شرع ہے اس فتویٰ میں یہ بھی

بھی مذکور ہے کہ یا معاملة "یا محمد سرور صل علی" کا تو یہ کلمات نہیں ہیں۔

(تحقیقات علمی ص ۲۹۵)

منہجی موصوف اس فتویٰ کی اثبات کرنے والے خود ہیں سے مخاطب ہو کر لکھتے ہیں:

آپ علامہ سیالوی سے کہیں کہ وہ اپنے فتویٰ سے فوراً رجوع کا اعلان کرے اور توہین

آمیز مقدمہ سے قوبہ کرے۔ (تحقیقات علمی ص ۲۹۵)

## درد اور انہی کو گستاخ کبیر و قسار دینا

منہجی افتخار احمد نعیمی لکھتے ہیں:

درد اور انہی صرف نماز میں پڑھنے کے لیے ہے بیرون نماز یہ درد و شریف

ناقص ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور سلام کے بغیر درد و شریف بڑھنا حکم

قرآن کے خلاف ہے اس لیے مکروہ تحریمی ہے اور ہر مکروہ تحریمی گناہ کبیرہ ہوتا ہے۔  
(تجلیات ۲۱۰)  
ایک محقق بریلوی سیالوی صاحب نے ذکر پاک کی توہین کی اور دوسرے محقق بریلوی نے درود اور انہی نماز کے علاوہ پڑھنے کو گناہ کبیرہ قرار دیا۔ (معاذ اللہ)  
پیر مہر علی شاہ صاحب کے فتویٰ کی رو سے اشرف سیالوی گستاخ رسول سے  
سیالوی صاحب کی کتاب تحقیقات کے رد میں پروفیسر عرفان قادری بریلوی نے ایک  
کتاب لکھی جس کا نام ہے نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر معظہ رکھا۔  
عرفان قادری صاحب نے پیر مہر علی شاہ کے فتویٰ کے حوالے سے سیالوی صاحب کو گستاخ  
رسول قرار دیا ہے۔

قادری صاحب موصوف لکھتے ہیں:  
اس عبارت میں پیر صاحب نے واضح طور پر جہد منور پر مخالفت کے اخلاق کو سخت  
کستائی اور بے ادبی اور قائل کو واجب القتل قرار دیا ہے۔ (مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ)  
اشرف سیالوی اور سرزاق سیالوی

قادری صاحب موصوف نے پیر مہر علی شاہ کا فتویٰ سینہ شہیدانی سے نقل کیا ہے جو دراصل  
مرزا قادیانی کے بارے میں ہے۔  
پیر مہر علی شاہ صاحب لکھتے ہیں:

قادری صاحب کا لکھنا اس جہد کثیف کے ساتھ نہیں گئے تھے سخت کستائی اور بے  
ادبی ہے۔ (سینہ شہیدانی، ج ۳۱) (نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ، ج ۳۹)  
اشرف سیالوی نے یہی لکھ "مخالفت" حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لکھا، عرفان  
قادری صاحب موصوف تحقیقات صفحہ ۶۰ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔  
اس لیے اس کی مخالفت کو بار بار کے شیخ صدر اور چلکشی وغیرہ کے ذریعہ سے جب  
لپیٹ کر دیا گیا۔ (نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ، ج ۲ ص ۳۵)

لہذا مرزا قادیانی اور اشرف سیالوی دونوں گستاخ قرار پائے۔  
اشرف سیالوی اپنے فتویٰ کی رو سے گستاخ  
پروفیسر عرفان قادری نے اولاً سیالوی صاحب کی ایک عدد عبارت پر گرفت کی اور یوں  
خطاب کیا:

تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف کو کسی بے شعور و بے عقل شخص کے وصف کا  
عین قرار دینا یا اس سے تشبیہ دینا بدرجہ اولیٰ ثابت ہو سکتا ہے لہذا حضرت اس  
عبارت کے متعلق ذرا اظہار خیال فرمائیں؟  
پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔  
(نبوت مصطفیٰ ہر آن، ج ۲، ہر لکھ، ج ۵۲)

قادری صاحب موصوف نے سیالوی صاحب کی کوثر الخیرات کے حوالے سے ایک عبارت  
نقل کی جو سیالوی صاحب نے حضرت تھانوی کے رد میں لکھی۔  
حضرت لکھتے ہیں:

یہ سوال وہاں سے تشبیہ دینا صحیح ہے ادنیٰ و کستائی نہیں ہے؟  
(نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ)  
ان دونوں عبارتوں کو ملانے سے قیجہ یہی نکلتا ہے کہ سیالوی صاحب اپنے فتویٰ کی رو  
سے بے ادب اور گستاخ ہیں۔

اشرف سیالوی کی شان رسالت میں سنگین مبارحیت اور کستائی  
پروفیسر عرفان قادری لکھتے ہیں:

لیکن نوہ ساختہ علمیت کے نام معقول نقطہ میں مدہوش آپ عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے خلاف ایک سنگین مبارحیت کا ارتکاب کر گئے لہذا انہی اہل جلالہ کے  
حضور ربہم جوہل اور اس کتا ناد عبارت سے رجوع کریں۔  
(نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ، ج ۲ ص ۶۳)



سوالی صاحب نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو جہل وغیرہ کفار سے تشبیہ دی اس پر بریلوی علماء اشرف سوالی پر برس پڑے۔

اشرف سوالی نے ضلالت کا ترجمہ حائل کرنے کو پسند کیا

ابھی تک مغفرت ذنب کی بحث باقی تھی ہم نے ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے جو یقیناً بریلوی علماء کے لیے حیران کن ہوگی قرآن میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَوَجَدُكَ كَضَالًّا خَافِيًا

ترجمہ کنو الایمان کو اردو کا قرآن کہنے والوں کے لیے لکھو فکر یہ ہے کیونکہ پروفیسر نے جو انکشاف کیا ہے وہ قابل غور ہے۔

پروفیسر عرفان قادری بریلوی لکھتے ہیں:

منصور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ "حائل" کا استعمال اور مولانا کا بالخصوص اس قول کو پسند کرنا بھی ایک تشویشناک امر ہے۔ (نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ جس ۷۳)

دائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

سلام نصیر الدین سوالی کو زندہ بلیق قسار دینا

پروفیسر عرفان قادری نے صاحبزادہ غلام نصیر الدین سوالی جو سوالی صاحب کاوتا ہے کو زندہ بلیق قرار دیا ہے۔

پروفیسر صاحب موسوف لکھتے ہیں:

اس زندہ بلیق مضمون نگار نے نہ صرف خواہ بختیار لاکانی کی بلکہ اکثر خطا و کرام کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جڑوی فضیلت دی ہے۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ جس ۷۵، حصہ اول)

سلام نصیر الدین سوالی کو کافر قسار دینا

موسوف سوالی صاحب کا رد کرتے لکھتے ہیں:

ناظرین کرام ما تو میں عبارت میں کیا گیا استدلال غیرت ترین ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ پر معاذ اللہ جڑوی فضیلت دینے کی ذلیل ترین ہمارت کی گئی ہے۔ لہذا اس عبارت کے کفر ہونے میں کوئی شک نہیں۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ جس ۷۵، حصہ اول)

ناظرین کرام باپ اور بیٹا دونوں کافر و مرتد گستاخ و زندہ بلیق قرار پائے۔ ہم پروفیسر عرفان قادری کے تہذیب سے شکوہ ہیں اور رد میں گئے۔

پروفیسر مسرفان قادری اور سلام مسرفی ساقی علماء بخیر کی عدالت میں

پروفیسر عرفان قادری کی عبارت بریلوی علماء کی عدالت میں فتویٰ کے لیے پیش عدت ہے۔ ساقی صاحب نے چونکہ اس کتاب پر تقریر لکھی ہے اس لیے ان کا بھی تو آخروں بتا ہے کہ ان کو بھی بریلوی علماء کوئی قدر امتیاز عطا فرمائیں۔

موسوف صاحب قادری لکھتے ہیں:

ہم چالیس سال قبل اور اللہ تعالیٰ کے وسیع قلبی اللہ کو نبی مانتے ہیں نہ کہ

(نبوت مصطفیٰ ہر آن، ہر لکھ جس ۱۳۶، حصہ اول)

شیفین پروفیسر اور ساقی صاحبان مکرر رسالت قرار پاتے ہیں یا انہیں فیصلہ انصاف پسند بریلوی علماء کی عدالت میں پیش عدت ہے۔ یہ بات بریلوی اصول و ضوابط سے ملتی جاتی

مسٹر کریم تحقیقات کا حکم سوالی صاحب کے نزدیک

سوالی صاحب نے اپنے دوائے دلوں کو تین کتابات سے نوازا ہے ان کا شمار ہم خود ایک بریلوی محقق عالم مفتی عبد المجید خان سعیدی بریلوی کے حوالہ سے پیش کرتے ہیں جو انہوں نے تحقیقات کے حوالہ سے لکھے ہیں۔ اگر یہ کتابات کسی کو کم محسوس ہوں تو مزید تحقیق فرما

کرتھیت پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

مفتی عبدالحجید صاحب کے نقل کردہ الفاظ:

ذیل و رواد علم کے جموئے دعوہ اور مکمل بر سینے علم و دانش سے خالی دامن، نا  
بکھر نہ سے جاہل، فائز عقل، کم فہم، زمرہ عقلاء سے خارج، مقول و اذہان کو چھٹی  
وے رکھنے والے، سنت کے جموئے مدنی، گمراہ، اصول شریعت سے ناواقف و  
لاعلم، سنی مذاہب پر پٹنے والے، بارگاہ مصطفوی کے بے ادب، گستاخ، بغض و عناد  
والے، معاندین، شکوک و شبہات کا شکار ہونے والے، جہالت سے بھر پور،  
دھوکے باز۔ (تجربات ص ۵۵)

سرفہرمان شاہ مشہدی اور کاشف اقبال مدنی دونوں کے لیے لکھے ہوئے

عرفان شاہ مشہدی اور کاشف اقبال مدنی دونوں نے نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لمحہ پر اپنی  
تقریریں لکھی ہیں۔ سیالوی صاحب نے اپنے مخالفین کو جو گالیاں سنائی ہیں وہ دونوں ان گالیوں  
کے اولین مصداق قرار پاتے اور بے ادب اور گستاخ بھی۔

سرفہرمان مشہدی اور اقبال مدنی فاضل بریلوی کے عقیدہ کی رو سے کافر

سیالوی صاحب کے نزدیک فاضل بریلوی کا عقیدہ بھی وہی ہے جو سیالوی صاحب کا  
ہے۔ سیالوی صاحب کی کتاب تجلیات کے صفحہ ۹۷ کی عبارت اس بات کی ترمیمی کرتی ہے جو  
سیالوی صاحب فاضل بریلوی کے ہم عقیدہ ہونے کے لیے لکھی گئی اور کاشف اقبال مدنی  
دونوں کا عقیدہ وہ نہیں جو فاضل بریلوی کا ہے۔

بریلوی علماء نے صاف لکھا ہے جو فاضل بریلوی کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔

مولانا حشمت علی کی ترتیب سے چھپنے والی کتاب السواریم الہند یہ میں لکھا ہے:

یہ بات کہ جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر جانتے ہیں یہ درست

ہے۔ (السواریم الہند ص ۱۳۸)

والدہ علی حضرت مفتی علی خان کا تعاقب

یہ وہ فیہر عرفان سیالوی صاحب کے خلاف لفظ "جاہل" کے ضمن میں تقریباً صفحہ ۷۰ پر  
مبارت لا کر خوب خبر لی ہے۔ جبکہ یہی لفظ فاضل بریلوی کے والد مفتی علی خان کا بھی نقل کیا ہے۔  
مولانا موصوف نقل کرتے ہیں:

حضرت کے نزدیک ذول وقی سے پہلے احکام شریعت سے جہالت اور دین حق  
کی طلب اور تلاش منافی مرتبہ نبوت نہیں۔

(نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لمحہ ص ۸۳، حصہ دوم)

سرفہرمان مشہدی صاحب اور کاشف اقبال صاحب اگر اس تعاقب سے متفق ہیں تو ٹھیک  
اور مناسب وقت کا انتخاب فرمائیں۔

اشرف سیالوی کو یزدی قسداوردی

مفتی عبدالحجید خان سعیدی نے اپنی کتاب تجربات میں مفتی احمد حسن دہلوی کا ایک واقعہ  
نقل کیا ہے جو انہوں نے خود سیالوی صاحب کی زبان سے سنا۔  
مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

یزدہ (اشرف سیالوی) از ناقل (یہ بھی یہ سلا کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ سید الشہداء امام  
اہل حق نواسہ رسول حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ معاذ اللہ ان پر یہ کی بیعت کے لیے  
تیار ہو گئے تھے جو یزدیوں کا باطل فخر یہ ہے۔ (تجربات ص ۱۷۱)

مولانا شعیب بریلوی و ہاشم کے نقش قدم پر

مفتی عبدالحجید خان سعیدی لکھتے ہیں:

خاصیت و ہابیہ کا طرز استدلال اپناتے ہوئے ہذا کے حوالہ سے ماضی میں جتنے مفتی  
الفاظ و ہابیہ اور ہدیہ کے زبان و قلم سے سنے اور پڑھے جاتے تھے وہ سب  
مولوی شعیب مدحور نے یک دہیے اور اپنے قلم سے قلم سے لکھ حتیٰ کہ اس از جمل



اجمع شخص نے یہ عالم علی اللہ علیہ وسلم کے متعلق العیاذ باللہ جاننا وغیرہ کے بارے میں  
افتادہ بلا تردد و بلا حرج نقل کر دیے۔ (تجلیات ص ۱۲)

### سیالوی صاحب کو ملنے والے القابات۔ تمغہ مہات

سیالوی صاحب نے از خود اپنی ذات کو ملنے والے القابات کا اقرار کیا ہے۔ کیا القابات  
ملنے منتی عبد المجید خان سعیدی نے ہماری آسانی کے لیے تحقیقات کے حوالہ جمع کر دیے ہیں۔  
منتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

خود موصوف صاحب نے فرمایا کہ انہیں منکر نبوت و رسالت قرار دے کر سابقہ  
تمغہ و ترک کر کے وہابیہ والا نظریہ اپنانے والا، ضال، مضل، گمراہ، بے دین،  
نارح از اہل سنت، منافق، کافر۔ (تجلیات ص ۶۵)

نوٹ پاک: خواجہ شمس الدین سیالوی، پیر مہر علی شاہ اور فاضل بریلوی ان القابات کی زد میں  
سابقہ سیالوی صرف ملوی یا موصوف صاحب نے اپنے علماء کی ایک طویل فہرست پیش کی  
ہے۔ مذکورہ بالا پاروں شخصیات کو بھی اپنا ہم عقیدہ قرار دیا ہے۔ (تحقیقات ص ۹)

### محباب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی فستوی تکفیر کی زد میں

علامہ غلام محمد بند سیالوی لکھتے ہیں:

بہت سے محباب کرام علیہم الرضوان کا بھی یہی عقیدہ و نظریہ منقول ہے تو گویا اس  
فتویٰ کی زد میں وہ سارے اکابرین ملت و اہلین امت بھی آجائیں گے۔  
(تحقیقات ص ۳۲)

عبد المجید خان سعیدی نے اہلسنت کے اکابرین کے عقائد کو بڑے مکمل ذوق سے لکھا  
ہے اور خود اقرار کیا کہ ہمارا عقیدہ بھی وہی ہے جو اکابرین اہلسنت و اہل بدعت ہے۔

جن حضرات اہلسنت کو اپنی تائید میں پیش کیا ان کے اسمائے کرام درج ذیل ہیں:  
مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا غلیل احمد سہارنپوری، شیخ

الحمد ریٹ مولانا زکریا سہارنپوری، حجت الاسلام قاسم خان قوی رحمہ اللہ، مولانا انور  
شاہ کشمیری، سید اسماعیل دہلوی شیبہ بھی ان میں شامل ہیں۔

(تجلیات ص ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷)

سید کریم شاہ، الازہری اور غسانی زمان سرسٹ کا غسی فتویٰ تکفیر کی زد میں  
منتی عبد المجید خان سعیدی نے پیر کریم شاہ الازہری اور اپنے مرشد برحق علامہ کاظمی کو بھی  
اپنا ہم عقیدہ تسلیم کیا ہے۔ (تجلیات ص ۲۰۷)

لہذا سیالوی صاحب نے اپنے مخالفین کو جن قاعدہ ہائے بات سے نواز امتحان کے حوالہ مذکورہ  
بالذیل شخصیات بھی ہونی چاہئیں کیونکہ یہ دونوں حضرات محکم بریلویت میں شمار کی جاتی ہیں۔

### شیخ اقصیٰ ان مسلام فضی یادوں کے دریچے میں

ہمارا ذوق یہی ہے کہ مذہب بریلوی کا کوئی فرد باقی نہ رہے جن کو ہم اپنے اس اختلاف  
کے تنازع میں شامل نہ کریں۔ آخر فضی صاحب بھی بہت بڑے عالم تھے ان کو بھی نہ مات کا  
معاوضہ ملنا چاہیے تو بھی سیالوی صاحب کے مخالفین میں شمار ہوتے ہیں۔ تفصیل کے لیے  
تجلیات کا مطالعہ فرمائیں۔ (تجلیات ص ۲۱۰)

### مسابح تحقیقات و تحقیق علامہ اشرف سیالوی کا ذاتی و شخصی تعارف

علامہ صاحب ۱۹۳۰ء میں خوشے والا تحصیل بنوں ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ مولانا  
موصوف کے آباؤ اجداد کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد عالم فاضل  
کا کوٹس کیا خواجہ قمر الدین سیالوی کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور ساجد اور خواجہ قمر الدین سیالوی  
نے مولوی صاحب کے بارے میں عجیب و غریب انکشاف کیا ہے وہ یہ قارئین کیا جانتا ہے۔  
چنانچہ خواجہ محمد حمید الدین سیالوی لکھتے ہیں:

محمد اشرف نام کا ایک آدمی (خیال شریف) رہتا تھا۔ یہاں سے ہمیں چاہی  
پتہ نہیں کہاں کیا ہے کثرت علم نے بگاڑ دیا ہے۔ (تجلیات ص ۱۸)

برلوی طبع میں مناظرہ جھنگ کے عنوان مشہور ہوئے اور مناظرہ جھنگ میں سیالوی صاحب کو دن کو آسمان کے تار سے نظر آنے لگے تھے۔ انتہائی پریشانی کے عالم میں حضرت مولانا قنوجی شہید رحمہ اللہ علیہ کے ایک سوال کا بھی جواب نہ دے سکا۔ بالآخر شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ جس کا اقرار خود برلوی علماء نے بھی کیا ہے۔

چنانچہ پیر نصیر الدین کو لڑوی کو لڑہ شریف لکھتے ہیں:

اسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف بھی ہیں۔ جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا اسات گھنٹے باری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ تو اس کو صفائی بخش کر رکے اور وہی اسے ثابت فرما سکے

میرا انداز نصیر جبریں سے لہے جدا

سب میں نام و ناموں ملے سب سے اللہ بہتر ہاں

(المیزان الغیب ص ۹۳)

قارئین پیر صاحب نے سیالوی صاحب کو واضح الفاظ میں ناکامیاب اور شکست خوردہ قرار دیا ہے۔ مناظرہ جھنگ پر تفصیلی نوٹ پڑھنے کے لیے مناظرہ جھنگ نمبر کا مطالعہ فرمائیں اور مناظرہ جھنگ پر انتہائی مختصر تبصرہ آنے والے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس مضمون کو ترتیب دینے والے حافظ محمد اسلم صاحب ہیں۔

”مناظرہ جھنگ“ پر ایک نظر (از حافظ محمد اسلم)

27 اگست 1979ء میں بدنام ناول والا ہنگامہ ”گستاخ رسول“ کون ہے؟“ پر مناظرہ ہوا۔ علمائے اہلسنت کی طرف سے مناظرہ اہلسنت حضرت مولانا قنوجی شہید اور علمائے بریلوی کی طرف سے مناظرہ مولوی اشرف سیالوی صاحب تھے۔ سات گھنٹے کے ہونے والے اس مناظرے میں کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟ اس کا خلاصہ ہم بریلویوں کے مکتب فریدیہ مایہ وال سے چھاپی گئی کتاب ”مناظرہ جھنگ“ کو سامنے رکھ کر آپ کے سامنے پیش

کرتے ہیں۔

(۱) کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

”گستاخ رسول کون؟“ کے موضوع پر ہونے والے سات گھنٹے کے مناظرے میں سیالوی صاحب بریلویوں کی گستاخانہ عبارات کا جواب دینے میں بری طرح ناکام رہے۔ اس کا ثبوت قلم کیا جاتا ہے:-

(۱) (الف) تھانوی کو پانچے کہتے پڑنازل ہونے والے قرآن پر ایمان لے آئے تاکہ ظالمان مصطفیٰ تمہیں کچھ نہ کہیں (مقیاس حقیقت)۔

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلاس اور عمل میں فرق آگیا اور وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے۔ (مقیاس حقیقت)۔

جب یہ گستاخانہ عبارات قلم کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 133) تو سیالوی صاحب جب جواب دینے سے عاجز آ گئے تو آخر کار سیالوی صاحب نے اپنے مولوی کو غیر معتبر مان کر جان چھڑانے کی کوشش کی کہ مولوی عمر اچھرہ دی تو میرا ہم عصر ہے اور اس سے بریلوی مسلک کا تشکیک نہیں (مناظرہ جھنگ ص 211)۔ جنگ مولوی عمر اچھرہ دی کو بریلوی شیخ الحدیث مہد اکھلم شرف قادری نے اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت)

(۲) پیر جماعت علی شاہ کی سورت نبی علیہ السلام کی تصویر تھی (انوار رسالت)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت قلم کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 144) تو سیالوی صاحب جب اس کا جواب دینے سے بھی عاجز رہے تو ان سے بھی جان چھڑاتے ہی بی بی اور پیر جماعت علی شاہ کے ٹیڈہ جانی اللہ و حایا صاحب کا ”کسی مرید“ کہہ کر غیر معتبر اور غیر مستند قرار دے دیا۔ (مناظرہ جھنگ ص 152)۔ سیالوی صاحب ایہ ”کسی مرید“ نہیں بلکہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کا ٹیڈہ مجاز ہے۔ عوام کو دھوکہ دے رہے ہو ”کسی مرید“ کہہ کر۔

☆ کیا پیر جماعت علی شاہ کا ٹیڈہ غیر معتبر ہے؟

☆ کیا پیر جماعت علی شاہ غیر معتبر لوگوں کو عذرت دیتے تھے؟



کیا خوب!! جب جواب آیا تو پیر جماعت علی شام کا غیظ بھی معتبر نہیں۔

(۳) بریلویوں کے پیر عین محمد بن پیر عین (ہفت انقلاب)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 201) تو سیالوی صاحب نے پیر غلام جہانیاں صاحب آف ڈیرہ غازی خان کو بھی بریلوی شخص میں ماسٹرنے سے انکار کر دیا اور ان سے برأت کا اظہار کیا (سناظرہ جھنگ صفحہ 221)

(۴) الت: محشر میں باز یہ کا جھنڈا نبی اکرم ﷺ سے بھی بلند ہو گا (فوائد فریدہ)۔

(ب) باز یہ عرش و کرسی اور لوح قلم ہیں۔ باز یہ جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل ہیں اور باز یہ موسیٰ و ہارون ہیں (فوائد فریدہ)۔

(ج) لا الہ الا اللہ شخصی رسول اللہ (فوائد فریدہ)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 223-224) تو سیالوی صاحب نے فوائد فریدہ یہ کو اپنی کتاب ماسٹرنے سے انکار کر دیا اور یہ عبارت جو بریلویوں کے شہنشاہ ولایت شہباز فریقہ حضرت خواجہ غلام فرید کی طرف منسوب کی ہوئی ہیں۔ سیالوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرتے سے انکار کر دیا کو یا خواجہ صاحب کو بھی ماسٹرنے سے انکار کر گئے۔ (مناظرہ جھنگ)

قارئین کرام! جبکہ بریلویوں کے جوئی کے عالم ابولکیم سعدیق فانی نے فوائد فریدہ یہ کو اپنی کتاب بھی مانا اور اس کتاب پر ہونے والے اعتراضات کو بھی تسلیم کیا اور خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرنے کی بھی کوشش کی (آئینہ امانت ص 44) یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آسمت جہاڑی کے حکم سے لکھی گئی ہے تو قارئین کرام! پتہ چلا کہ جب سیالوی صاحب مناظرے میں جواب دیتے ہیں تو عموماً جو باتیں تھے تو بڑی آسانی سے اپنے بڑے بڑے بریلوی اکابر کا انکار کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے شہنشاہ ولایت کا بھی انکار کر گئے۔ سیالوی صاحب کے علم کا پوچھنا تو نہیں سے کیا جاتا ہے۔

(۵) (الت) حضرت آدم علیہ السلام شرمگنا سے پریشان ہو کر غلبل تھے (اوراق غم)

(ب) امام الانبیاء علیہ السلام کی نبوت کو وفات کے بعد زوال آ گیا (اوراق غم)

(ج) فاضل بریلوی ایسے شخص کو کافر نہیں کہتا جو اپنے پیر کو نبی مانتا تھا اور اپنے پیر پر دلی نازل ہونا مانتا تھا اور اپنے پیر کے نام پر اللہ صلی علیہ پڑھتا تھا (الکوہیہ الشہادیہ و تمہید ایمان)۔

(د) حضور علیہ السلام کی تمام وفات چاہے وہ ختم نبوت کی مسرت ہو یا بے معصومیت کی مسرت ہو، غوث اعظم میں پائی جاتی ہیں (فناوی افریقہ) جب غیث اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت سیالوی مولوی احمد رضا خاں کی گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئیں۔ (دیکھئے سناظرہ جھنگ ص 214-213) تو سیالوی صاحب جان بوجھ کر ان کا جواب اپنے سے بھگتے رہے اور فضول بحث میں وقت ضائع کرتے رہے اور ان اعتراضات کو مناظرے میں چھوڑا تک نہیں۔ آخر رکھتے تو ہے جس کی پردہ داری ہے؟ گھر آ کر جاشے میں اور جہ میں جواب دینے کی ناکام کوشش آخریوں کی گئی؟ مناظرے میں جواب نہ آیا تو گھر میں اپنے کی کوشش۔ کیا خوب!! سیالوی صاحب گھر میں جواب دے کر بھلا کیسے کامیاب قرار آئے؟

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے تبلیغ کافریت و انجیل نہ دیں گے اور آپ فیل ہو گئے (انوار شریعت جلد دوم) جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 131) تو قارئین کرام! سیالوی صاحب نے پہلے تو کہا کہ انی عادت کے مطابق انوار شریعت کے مرتب مفتی محمد اعلیٰ قادری علوی رضوی کو مالا محمد (علم اور) موسیٰ محمد اسلام کہہ کر معتبر ماسٹرنے سے انکار کیا (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 146)۔ مالا محمد اعلیٰ محمد اسلام قادری علوی رضوی کی تقریفاً "اتمد یقات لدفع التلمیذات" میں موجود ہے۔ اس کتاب میں سوا سو سے زائد مقتیان بریلوی کی افکار ہیں۔ یہ کتاب مفتی محمود ساقی اور کرمل انور دہانی کے خلاف لکھی گئی ہے اور اپنی وی مفتی محمد اسلام قادری صاحب سے جنہوں نے جید بریلوی مولوی نور محمد قادری کے مواعظ کو بھی جلدوں میں مرتب کیا ہے "مواعظ رضویہ" کے نام سے کیا



نوب کہ مفتی محمد اسلم قادری کو آپ نہیں جانتے۔ سیالوی صاحب کے علمائے اور علم کا یہ حال ہے؟  
 لیکن جب سیالوی صاحب اس کتاخانہ مبارک کے سامنے بالکل شخص گئے اور ان کو جان چھڑانی  
 مشکل لگی تو آخر کار اس عبارت کو کتاخانہ مبارک مان کر بریلوی کے کتاخ کو چھڑ مہر بہت کر دی  
 (مناظرہ جھنگ ص 202) یہ تو بات تھی مناظرے کی۔ سیالوی صاحب بعد میں گھر میں بیٹھ کر ماشی  
 میں بریلوی مناظرہ کو کافر بھی لکھ گئے۔ (مناظرہ جھنگ ص 166)۔ قارئین کرام! سیالوی صاحب کی  
 اس عبارت پر بھی غور دو، انہیں جو کہ انہوں نے "مناظرہ جھنگ" کے شروع میں بطور تشبیہ نقل کی  
 ہے کہ: "جو عبارات پیش کی گئیں وہ بھی محض اپنی ماشی آرائی سے کتاخانہ بنانے کی سعی الا حاصل کی  
 گئی ورنہ اصل عبارات میں کوئی ایسا ساری یا ضعیف و مفہوم نہ تھا جیسے کہ مناظرہ کی تفصیلات  
 سے ناظرین کو اندازہ ہو گا۔" (تشبیہ مناظرہ جھنگ ص 35-36)۔ سیالوی صاحب کا یہ غیہ جھوٹ  
 قارئین آپ کے سامنے ہے کیونکہ خود اوپر تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ عبارت کتاخانہ ہے پھر بھی محض  
 جھوٹ اور جھٹ دھری سے کہا کہ کوئی کتاخانہ عبارت پیش نہ کی جا سکی تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے  
 بھلا؟ "اتحادی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اوزار۔ قارئین کرام! سیالوی صاحب نے تو  
 اپنی غلطی کمزوری کی وجہ سے بریلوی مناظرہ اسلام نظام الدین ملتانی بریلوی کا وقار نہ کر سکے اور  
 ان کو کافر لکھ دیا۔ جبکہ بریلوی مسلک کے چوٹی کے عالم مولوی ابوبکر محمد بن عینی غانی صاحب کے  
 سامنے جب یہ اعتراض آیا تو انہوں نے سیالوی صاحب کی طرح اپنی غلطی کمزوری کی وجہ سے وقار  
 اس عبارت کو کتاخانہ مانا اور نہ بریلوی مناظرہ کو کافر کہا بلکہ ان کا وقار کرنے کی کوشش کی اور  
 ان کو مسلمان کہا ہے۔ (آئینہ اہلسنت ص 394) یاد رہے کہ یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی  
 کے حکم سے لکھی گئی ہے تو ان کی ہی شمار کی جائے گی۔ اب فیصلہ بریلوی حضرات کے ہاتھ میں  
 ہے کہ ایک طرف اشرف سیالوی صاحب ہیں جو بریلوی مناظرہ کو کتاخ اور کافر کہتے ہیں۔ دوسری  
 طرف ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب ہیں جو بریلوی مناظرہ کو مسلمان مانتے ہیں۔ اب سچا کون  
 ہے؟ اشرف سیالوی یا ڈاکٹر اشرف آصف جلالی جس کا بریلوی مسلک میں بڑا نام ہے؟  
 (ب) (البتہ) نبی اکرم ﷺ کو شکاری کی طرح کافروں کو دھوکہ دیتے تھے (جاواالحسن)

(ب) نبی اکرم ﷺ نے کافروں کو جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا کہ میری پاس خزانے نہیں ہیں  
 (معاذ اللہ) (جاواالحسن)۔ جب یہ کتاخانہ مبارک سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے  
 مناظرہ جھنگ ص 49-47) تو سیالوی صاحب جب مناظرے میں ان کتاخانہ عبارت کا جواب  
 دینے میں ناکام رہے تو کبھی ماشی میں اس طرح جواب دینے کی ناکام اور جالاندہ کوشش کی کہ:  
 "مولانا صاحب (مفتی نواز شہید۔ اسلم) اس کی وضاحت فرما سکیں گے کہ دھوکہ دینا شرعاً حرام  
 ہے۔" (ماشی مناظرہ جھنگ ص 48)۔ سیالوی صاحب ڈرافٹل بریلوی کے ملفوظات ہی بڑھ  
 لے ہوئے تو ایسا جالاندہ جواب کبھی نہ دیتے۔ ڈرافٹل بریلوی لکھتے ہیں کہ: "دھوکہ دینا شرعاً حرام  
 نہیں فرمائی اور حدیث میں ہے "من غش علی من" وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے  
 (ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 411 مطبوعہ مکتبۃ بک کلاں لاہور) اسی عبارت کا کبھی ماشی پر  
 یوں جواب دینے کی ناکام کوشش کی کہ نبی اکرم ﷺ کو بری تشبیہ دینے میں تو یقین نہیں کیونکہ  
 مثال میں ساری صفات اس میں نہیں مانی جاتی کسی ایک بات میں تشبیہ ہوتی ہے (ماشی  
 مناظرہ جھنگ ص 52) تو سیالوی صاحب نے یہ مانا کہ نبی اکرم ﷺ کو شکاری دھوکہ دیتے  
 والے شخص سے تشبیہ دینے میں تو یقین نہیں اور نبی اکرم ﷺ کو دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دینا  
 حرام نہیں۔  
 لیجئے اس کے جواب میں ہم بریلوی مسلک کے گھر کی گواہی دیتے ہیں۔ بریلوی کو کب  
 نوسانی اوکاڑوی بریلوی لکھتے ہیں کہ "آپ ایسی تشبیہات اور وہ الفاظ استعمال نہ کریں جو کسی طور پر  
 مناسب نہ ہوں۔" (دوبند سے بریلوی ص 38)۔ اگے لکھتے ہیں کہ: "نبی پاک ﷺ سے بڑھ کر  
 مخلوق کوئی نہیں۔ ان کے لئے کوئی مفتی اور عالم یا نہ اور نامناسب یا بری تشبیہ کسی طور پر  
 درست نہیں۔" (دوبند سے بریلوی ص 40) فقیر نور العرفان سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 48  
 ماشی نمبر 6 میں مفتی صاحب خود لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔  
 قارئین کرام! آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شکاری دھوکہ دیتے والے شخص  
 سے تشبیہ یا مثال دینا ٹھیک ہے یا غلط؟



قارئین کرام! یہی وہ پہلی گستاخانہ عبارت جس کا جواب میاوی صاحب اپنا چہرہ زور لگانے کے باوجود دے سکے۔ آخر کار بریلوی مسلک کے سپاہیوں نے کونجی یہ کو ایسی دینی بڑی کو میاوی صاحب کا نام ہے۔ گولڑہ شریف کے سپاہیوں نے نصیر الدین نصیر گولڑی صاحب لکھتے ہیں کہ: "اور اسی موضوع پر میاوی صاحب ایک مدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف ہیں جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا۔ مات گھٹنے باری رہنے والے اس مناظرے میں میاوی صاحب قہداس کی معافی بخش کر سکے اور دانت ثابت فرما سکے۔" (محمد الغیب علی ازالہ الریب ص 92) ملاحظہ امانت علی معیہ فی نے اپنی کتاب میں یہ صاحب کو مدید اور مستند عالم مانا ہے۔ (حیات غزالی فرماں ص 6) اس کتاب پر ڈاکٹر سر فراز بھی بہرہ و فیصلہ مزید ملاحظہ کاغذی اور مفتی محمد صدیق ہزاروی کی تقاریر کا موجود ہیں۔

یوں قارئین کرام! کیا آپ اب بھی سمجھتے ہیں کہ میاوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟ جبکہ سارے براہین و دلائل ان کے خلاف ہیں۔ آپ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ نہیں! ہرگز نہیں۔ "مناظرہ جھنگ" نامی کتاب میں آپ کو میاوی صاحب کے یہ الفاظ واضح طور پر نظر آئیں گے کہ چونکہ میری تقریر کا وقت ختم ہو گیا تھا تو اس کا جواب میں مناظرے میں دے دے گا اب اس کا جواب بطور بحث میں گھر بیٹھ کر دیتا ہوں۔ اور قارئین کرام! آپ کو جبکہ میاوی صاحب کا حاشیہ لگا ہوا نظر آئے گا تو اس بات کا ثبوت ہے کہ میاوی صاحب مناظرے میں جواب دے سکے اب بیٹھ کر حاشیے میں دل کی لہر اس نال رہے ہیں۔ مگر ہائے میاوی صاحب! اگر اکیلے ہی مناظرہ کر رہے ہیں حاشیہ پر کیا خوب!!

(۱) اور یہ عقدہ بھی بریلوی ہی مل کر کہ میاوی صاحب کے معاون مناظرہ و فیصلہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے مناظرہ جھنگ کے بعد مولانا محمد تقی شبیر رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آکر معافی کیوں مانگی کہ حضرت ہمیں معاف کر دیں کہ ہم نے آپ سے مناظرہ کیا؟ (شرع الفضل المودعی از مفتی غلام سرور قادری بریلوی لاہوری)

(۲) کیا میاوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام! جو مناظرہ محض اپنی کلمی اور جواب دہ آنے کی صورت میں اپنے ہی علماء اور شب سے مناظرے میں برأت کا اظہار کرتا رہے اور ان کو ماسنے سے انکار کر کے، اہل فرائض اختیار کرے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ مناظرہ کامیاب رہا؟ آپ یقیناً بھی کہیں گے کہ نہیں اور ہرگز نہیں تو اشرف میاوی صاحب کی مولوی عمر امیر وی سے برأت "بریلوی مناظرہ اسلام نظام الدین ملتانی کو کافر گستاخ، مفتی محمد اسلم قادری ملوی سے برأت اور فوانہ فرید سے برأت کا اظہار آپ مذکورہ بالا عبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا اور اہل علماء مولوی الحاج میں اہل علماء صاحب بریلوی جو کہ وہ شہاب طاہر کے مصنف ہے جس کی بریلوی علماء کی تشہیر کرتے ہیں۔ جب ان کی بات کی گئی تو میاوی صاحب نے ان سے بھی برکت کا اعلان کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 245)۔ آگے میاوی صاحب نے مولانا ڈاکٹر صاحب سے بھی اعلان برأت کر دیا اور جمعیت علماء پاکستان کے بریلوی مولوی عبدالستار نیازی سے بھی اظہار برأت کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 245)۔ کیا میاوی صاحب ان انھوں شخصوں کے باوجود بھی کامیاب رہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

(۳) کیا میاوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام! کسی بھی مناظرے کے فیصلے کا دار و مدار مصنفین اور فیصلے کرنے والے جج صاحبان پر ہوتا ہے اور اگر مصنفین کسی ایک فریق کی طرف داری یا جانبداری کریں تو یقیناً وہ فیصلہ بھی قابل قبول نہیں ہوتا اور جو فیصلے منہ شخص اس فیصلے کو صحیح تسلیم کرتا ہے تو مناظرہ امانت نے بھی مصنفین کی طرف داری دیکھنے کے بعد مصنفین کے طرف دارانہ فیصلے کو ماسنے سے انکار کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 146)۔ مصنفین کی طرف داری ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مناظرہ امانت جب بریلوی مسلک کے ایک ذمہ دار عالم قاضی عبدالغنی کو کب "مصنف" ملامت پور دیا؟ کا حوالہ پیش کرنے لگے تو "ممد مصنف بہرہ و فیصلہ مفتی الدین انجم" نے نوک دیا کہ: "قاضی عبدالغنی کو کب کا حوالہ دیں دوسری طرف کا ایک استاد اور پھر تھا اس سے بریلوی مسلک کا شخص قائم نہیں ہوا۔" (مناظرہ جھنگ ص 267)

قارئین کرام! طو فرمائیں کہ منصف کو یہی کس نے دیا کہ بریلوی مسلک کے شخص کا تعین کریں۔ مگر منصف صاحب کا یہ کہنا محض طرفداری پر مبنی تھا۔ کیونکہ "یومِ رضا" پر پڑے جانے والے مقالات ہی اس کتاب میں ہیں جو جید علماء کے تھے اور اس پر تصدیقات بھی جید علماء کی ہیں تو یہ منصف کا نوکنا جانبداری نہیں تو کیا تھا؟

(۲) مناظرِ اہلسنت جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کے ٹیلفون حجابی اللہ و حمایا صاحب کی کتاب انوار رسالت کا حوالہ پیش کر رہے تھے تو صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب نے لوک دیا کہ: "مستند کتابوں کا حوالہ پیش کریں۔"

مناظرِ اہلسنت: "کیا یہ بریلوی کی کتاب نہیں ہے۔"  
منصف جناب انجم صاحب: "جو بات ہو۔ آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔"  
قارئین کرام! یہ طرفداری نہیں تو اور کیا ہے؟

(۳) صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب علمائے اہلسنت والجماعت علمائے دیوبند سے کہنے لگے کہ: "جب مانتے ہو کہ گستاخی رسول اللہ ﷺ کفر ہے تو اس پر اڑے ہوئے کیوں ہو؟ اور محض لفظوں میں اجماع پیدا کر کے لوگوں کے دماغ خراب کر رہے ہو۔ کیا مدار اس قائم کرنے اور طلباء کو پڑھانے کا تھا کہ اسے ماننے کی مقصد ہے ان کے ذہنوں میں صرف یہی چیزیں ڈالتے ہو اس وقت مالِ اسلام تم سے کیا نکالنا کرتا ہے۔ ملکِ پاکستان کس امر کا متقاضی ہے اور غیر تمہارے متعلق کیا سوچتے ہیں مگر تم صرف لفظی بحثوں پر لا رہے ہو؟" مناظرہ جھنگ (ص 195)

قارئین کرام! جو منصف پہلی کسی فریق کو گستاخ سمجھتا ہو اور کہتا ہو تو اس منصف سے حق کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے۔ وہ منصف طرفداری نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا۔

(۴) اس کے علاوہ منصفین مناظرِ اہلسنت کی تقریر کے دوران بار بار میسر رہے جو کہ ان کی طرف داری کا پکا اور ٹھوس ثبوت ہے (ماضیہ مناظرہ جھنگ 268)۔ یہ طرفداری نہیں تو پھر جانے طرف داری کس نیچی چیز کا نام ہے؟

(۵) منصفین دوران مناظر میں مناظرِ اہلسنت کو بار بار اور بار بار دہرا دہرا کر رہے (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 84-83، 254-253، 264، 268، 144-145، 135، 244 منصفین کے بار بار دہرا کرنے پر مناظرِ اہلسنت بھی شکوہ کئے بغیر نہ سکے۔) مناظرہ جھنگ ص 183  
(۶) قارئین! منصفین حضرات میں شیخ اور بریلوی تھے۔

قارئین کرام! کیا ان براجمین قلعہ اور دلائلِ سادہ کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ میاوی صاحب کامیاب ہوئے؟

فیصلہ مناظرہ جھنگ پر ایک نظر

قارئین کرام! سازش پہلے سے تیار تھی کیونکہ پروفیسر تقی الدین انجم (صدر منصف) نے ایک نجی محفل میں یہ کہا کہ ہم برسرِ کاری دہراؤ تھا کہ ہم مولوی حق نواز کی شکست کا فیصلہ دیں۔ اس لاجوت یہ ہے کہ فیصلہ ایک سال پہلے کا نکلا ہوا ہے۔ فیصلے کی عبارت کے نیچے جو تاریخ مرقعہ و تحفہ کے ساتھ موجود ہے اس میں تاریخ 1978ء کی ہے اور مناظرہ 1979ء میں ہو رہا ہے۔ اب ہم فیصلے کی عبارت کی طرف آتے ہیں کہ "منصفین نے اثرات میاوی کو نسبتاً ذوقی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیا ہے۔" فیصلہ دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے استدلال کی بنیاد پر نہیں۔

اس فیصلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر 20 فیصد دیوبندی گستاخ رسول ﷺ ہے تو 19 فیصد بریلوی گستاخ رسول ﷺ ہے کیونکہ "نسبتاً" معمولی فرق کو کہتے ہیں۔ تو مناظرِ اہلسنت نے تو فیصلے کو قبول نہ کیا جبکہ میاوی صاحب نے فیصلے کو صحیح مان کر خود کو گستاخ رسول ﷺ اور بریلویوں کو گستاخ رسول ﷺ مان لیا۔ رہی بات "کامیاب" کے لفظ کی تو اس کی حقیقت ہم نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے کہ کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟ اگر گستاخ رسول ﷺ ہونے کو کامیاب قرار دیتے ہو تو ایسی کامیابی میاوی صاحب ہی کو مبارک ہو۔

میاوی صاحب کی دورنگی

میاوی صاحب نے کہا کہ مدار سے بریلوی مسلک کا تشخص اعلیٰ حضرت کی وجہ سے ہے ان کے شاگردان کرام "مولانا نعیم الدین مراد آبادی" مولانا قمر الدین بہاری اور مولانا امجد علی بہار



شریعت وغیرہ ہم سے ہے۔ (مناظرہ جھنگ ص 203)۔ سیالوی صاحب نے دوران مناظرہ تو مذکورہ بالا بریلوی علماء کا نام لیا مگر گھر آکر ان کو اپنی ٹانگی اور جہالت کا احساس ہوا تو گھر آکر لکھا کہ "انفرض مولوی صاحب اپنی تمام کوشش کے باوجود اگلاہل اہلسنت علی الخصوص مولانا فضل رسول بدایونی، شہید ملت حضرت مولانا فضل حق بدایونی غیر آبادی، حضرت پیر مرثی شاہ دست فیضیم امام اہلسنت حضرت احمد رضا خاں صاحب بریلوی، حضرت نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا امجد علی کان صاحب، حضرت مولانا غفر الدین بہاری، حضرت عام محمود بیلا فونی وغیرہم کی کوئی عبارت قلمی نہ کر سکے۔ (تنبیہ مناظرہ جھنگ ص 35) مناظرے میں تو ان اگلاہل اک نام تک نہ لیا۔ اب لے رہے ہیں؟ یہ دورنگی کس وجہ سے ہوئی؟ یہ تو بریلوی علماء ہی بتا سکیں گے۔

(۲) سیالوی صاحب نے مناظرے میں تو اپنے بریلی عالم عبدالستار خان غازی کو مانٹنے سے انکار کر دیا اور اس کا دفاع نہ کیا مگر گھر آکر ماشیہ پڑھا کر ان کو مان کر ان کا دفاع کرتے ہیں "اگر حق نواز صاحب نے مزید لکھ کر دیا ہو تو مولانا عبدالستار خان صاحب سے ہی سوال لکھ کر جواب منگوائیں تاکہ قول قائل کا جواب قائل ہی فیصلہ ہو جائے (مناظرہ جھنگ ص 243)۔ سیالوی صاحب اگر تمہارے لئے قائل کا قول قیمت ہے تو علماء دیوبند سے مناظرہ کرنے ہی کیوں آئے بلکہ ان کی طرف سے دعائی تو کب سے آپ کی تھی اس دورنگی کا بھی بریلوی مولوی ہی جواب دیں گے؟

(۳) سیالوی صاحب نے اسی طرح مولانا ڈاکر صاحب خلیفہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کو معتبر مانٹنے سے مناظرے میں انکار کر دیا تھا اور ان کا دفاع نہ کیا مگر گھر آکر سیالوی صاحب کو جانے کیا سوچھی اور ماشیہ میں دفاع کرنے لگے۔ (مناظرہ جھنگ ص 244)۔

(۴) سیالوی صاحب نے مناظرہ جھنگ میں مفتی محمد اسلم قادری کو مانٹنے سے انکار کر دیا تھا لیکن سیالوی صاحب کی دورنگی ملاحظہ کریں کہ "فیصلہ معفرت ذنب" میں اس کی تقریر یہ ہے۔

(سیالوی صاحب پر ایک نظر)

(۱) سیالوی صاحب نے جگہ جگہ علمائے اہلسنت دیوبند کے ہاتھ "مولانا صاحب" کہا ہے۔ (جیسے مناظرہ جھنگ) جبکہ فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خاں کے فتاویٰ جات کی رو سے دیوبندی مولویوں کو "مولانا صاحب" لکھنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15 و الطاری الداری)۔ اس طرح تو سیالوی صاحب کیا ثابت ہوئے؟ آپ خود فیصلہ کریں؟

(۲) سیالوی صاحب نے مناظرے میں جگہ جگہ نبی پاک علیہ السلام کے لئے "مرات ماب" اور آنحضرتؐ کے الفاظ استعمال کئے۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ)۔ جبکہ بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے لکھا ہے کہ یہ الفاظ نبی پاک علیہ السلام و تو تسلیم کھٹنے استعمال کرنا گستاخی ہے۔ اور یہ نامیاد الفاظ ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ) تو سیالوی صاحب نے گستاخی کی۔

(۳) سیالوی صاحب نے گستاخی نسبت نبی پاک علیہ السلام و تسلیم کی طرف کی ہے (کوڑا خیرات)۔ جبکہ مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی نے لکھا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف گستاخ نسبت کرنے والا کافر ہے۔ (تجوم شہابیہ) تو سیالوی اپنے مولوی کے حق سے کی رو سے کافر ہوئے۔ اس نجوم شہابیہ پر بریلوی اگلاہل کے دستخط ہیں۔

(۴) سیالوی صاحب نے لکھا ہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے۔ (کوڑا خیرات)۔ علامہ غلام الدین سلاتی بریلوی لکھتا ہے کہ جو شخص کہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے۔ وہ شخص کافر ہے۔ (انوار شریعت ج ۱)

(۵) مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی نے لکھا ہے کہ اثرات سیالوی گستاخ غوث اعظمیؒ ہیں گستاخ رسولؐ بھی ہے۔ (پیر کریم شاہ کی کرم فرمائیاں ص 175)

(۶) مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اثرات سیالوی آک کے گستاخ ہیں۔ (پیر کریم شاہ کی کرم فرمائیاں)

(۷) اثرات سیالوی کے شیخ طریقت پیر خواجہ قمر الدین سیالوی نے اس کو علامہ قرار دیا اور

اس کے کلام کو فضول اور اسے بے ادب اور مضروب قرار دیا۔ (انوارِ قرین ج 3 ص 235 مطبوعہ پنجابی کالونی کراچی بحوالہ پیرِ کرم شاہ کی کرم فرمایاں ص 175 ج 1 مطبوعہ)

(۸) بریلویوں نے لکھا ہے کہ اشرفِ سیالوی شیطان کی منہ پر بیٹھتا ہے۔ (ایضاً ص 306)

(۹) بریلوی نے لکھا ہے کہ اشرفِ سیالوی یہودیوں کی طرح ہے۔ (ایضاً ص 306)  
(۱۰) پیرِ تعمیر الدین گولڑی سجادہ نشین گولڑہ شریف لکھتے ہیں کہ کعب بن اشرف قرنی یہودی سے مولوی اشرفِ سیالوی تقریباً چار قدم آگے ہیں۔ (المطہ الغیب علی ازالہ الہرب) ملک عشرہ کاملہ

کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے یا ناکام؟؟؟

یقیناً ہر طرف ناکام رہے۔ انہوں میں بھی غیروں میں بھی شہوتِ حاضر میں!!!

فیصلہ مناسرہ جھنگ اور کیا فیصلہ ہے....؟

قارئین بریلوی علما مناظرہ جھنگ پر کیے گئے فیصلہ پر خوش ہوتے ہیں حالانکہ ان کے مناظرہ اشرفِ سیالوی کو اپنے اصول کی رو سے خوش نہ ہونا چاہیے تھا نیز کہ یہ فیصلہ خود سیالوی صاحب کے اصول کے بھی خلاف تھا۔ مختصر طور پر یوں سمجھیے کہ سیالوی صاحب نے ایک مذاکرہ کتاب تحقیقاتِ ثانی لکھی۔ بریلوی علما نے اس کی تردید کی اور سیالوی صاحب کو ملن و تھنچ کا نشانہ بنایا۔ الغرض فریقین کے مابین ایک متفقہ حکم جو یہ کیا گیا۔ جس کا تعلق نہ صرف بریلوی مذہب سے ہے بلکہ بریلوی علماء میں نہایت شہرہ مند اور قابلِ اعتبار تسلیم کیے جاتے ہیں۔ ان حکم کا نام پیر محمد چشتی پٹاوری ہے۔ مولانا موسوی نے جو فیصلہ لکھا اس کو سیالوی صاحب نے ہرگز قبول نہ کیا بلکہ ایک رسالہ ”کیا یہ فیصلہ ہے“ تحریر کیا اس کا ایک اقتباس یہ قارئین کیا جاتا ہے۔

میری کتاب کا اگر مطالعہ کر لیا تھا اور میرے نظریے سے واقف تھے اور اس کے خلاف تھے تو خود فریقین تھے ان کو حالتِ غیظ لاق نہ تھا اور نہ بتائے جانے کا مطالبہ کرنا یا تھا حالانکہ وہ حالتِ بتائے جانے کے مطالبہ کرنے سے پہلے بار

بار ملاقاتوں میں اور فون وغیرہ پر رابطوں میں یہی تاثر دیتے رہے کہ میں آپ کے موقف کے لیے فضا ساز کار کر رہا ہوں اور جو اس موقف میں بندہ کے خلاف تھے ان کے بارے میں سخت تشویش اور اضطراب کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ لیکن بعض ازال میں میرے والا موقف تسلیم کرنے کے باوجود میرا پھیری سے کام لیا۔ بہرِ کیف اس کو فیصلہ کا نام دینا سراسر زیادتی ہے یہ سرت اور صرف یک طرفہ کاروائی ہے اور سب سے زور دہی ہے۔ (کیا یہ فیصلہ ہے ص ۷)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

یہ علامہ صاحب نے از روئے فیصلہ ہونے کے فریقین کے دلائل کا موازنہ پیش کرنا تھا نہ کہ اپنا نظریہ مسلط کرنا تھا۔ (کیا یہ فیصلہ ہے ص ۶)

قارئین بریلوی مذہب کے مشہور عالم پیر محمد چشتی نے جب سیالوی کے خلاف فیصلہ لکھا تو سیالوی صاحب نے پیر محمد چشتی صاحب کو جانبِ دار اور پیر پھیری کا مکتب قرار دیا اور اگر سیالوی صاحب کے حق میں فیصلہ ہوتا مگر یہ کہ پیر صاحب نے فون پر باور کرایا تھا اگرچہ بعد میں مکر گئے تھے تو سیالوی صاحب بھی ان کو پیر پھیری کرنے والا قرار دے دیتے۔ اب اگر مناظرہ جھنگ میں بنے والے ٹالین جو کہ بریلوی مذہب اور شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے تھے ان کو ہم ہائے دار قرار دے تو بریلوی قلم کار حرکت میں آجاتے ہیں۔ ”خالص اللہ العالی“

سیالوی صاحب کے تاریخی کارنامے

قارئین ایک حدِ تاریخی کارنامہ مناظرہ جھنگ پر ایک نظر آپ نے پڑھ لیا۔ اب ایک اور کارنامہ بھی پڑھ لیں۔ بریلوی مذہب میں شرک کے بکثرت جراثیم موجود ہیں۔ البتہ سیالوی صاحب نے جو تحریک چلائی اس کو شرکیہ تحریک کا عنوان دیا جاسکتا ہے۔ البتہ پیرِ تعمیر الدین گولڑی سجادہ نشین گولڑہ شریف کی شرک و بدعت کی تردید میں کاوش قابلِ تحسین ہے۔ چنانچہ پیر تعمیر الدین گولڑی صاحب سیالوی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حالانکہ جھنگ جہاں آپ جموع پڑھاتے ہیں اس علاقے میں متعدد دربار ایسے ہیں



جہاں واضح طور پر قبروں کے سامنے کچھ ہوتا ہے۔ ہزارات کے طواف ہوتے ہیں۔ لوگ درجنوں کے بچے کھڑے پھیلا کر اولاد مانگتے ہیں اگر چادر پر پیر آ پڑے تو بیٹا اور اگر پتہ آ کرے تو بیٹی (معاذ اللہ)۔ انہوں نے بھی اس شرک سرخ اور بدعت قبیح کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہو تو منظر عام پر لائیں۔  
(الطہ الغیب، ص ۳۷)

### پیر نصیر الدین کا اشرف سیالوی کو غیرت دلانا

پیر صاحب فاضل بریلوی کا ایک شعر لکھنے کے بعد سیالوی سے مخاطب ہیں:

عزت بعد وقت ہے اکڑ درود  
عزت بعد ذلت ہے لاکھوں سلام

بریلوی صاحب اب فرماتیں کہ فاضل بریلوی جو میرے خیال میں آپ سے زیادہ فاضل اور عالم باعمل اور ناموس مصطفیٰ اور اولیاء کے مخالف تھے اس محول بالا شعر میں کس عزت اور کس ذلت کا ذکر فرما رہے ہیں۔ کیا ان کو شان رسالت کا علم نہ تھا کہ انہوں نے ذلت کی نسبت آپ کی ذات عالیہ کی طرف کر دی کیا آپ کے نزدیک فتویٰ گستاخی کی زد میں نہیں آتے؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ معلوم ہوا کہ فاضل بریلوی نے اپنے اس شعر میں مکی دور کے مساعب اور طرح طرح کے قوانین آمیز سلوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اسے میرے آقا و مولیٰ آپ کی اس عزت پر لاکھوں سلام ہوں جو مکی دور کی تیرہ سالہ ذلت کے بعد آپ کو عطا کی گئی۔  
(الطہ الغیب، ص ۳۷)

آگے پیر صاحب لکھتے ہیں:

اگر آپ کے نزدیک ذات انبیاء کی طرف کسی قسم کی ذلت یا دہرائی کا انتساب یا عقیدہ رکھنا کہ اس طبقہ پر بھی بصورت استعانت ذلت آ سکتی ہے اعیانہ کی گستاخی ہے تو لیجئے سب سے پہلے آپ مولانا احمد رضا خان برکستانی کا فتویٰ دیکھیں۔ جس سے

ہائی سے آپ کے صحابہ قہم نے محمد پر و ہدایت اور کمرانی وغیرہ کے اٹھارہ سالے ہیں۔  
(الطہ الغیب، ص ۳۷)

### مسلم اشرف سیالوی اور امور شرک

سیالوی صاحب نے اپنی عاقبت خراب کرنے کے لیے توحید ہیے بنیادی عقیدہ کو الٹا کرنے کی سعی نامکامی کی ہے اور امور شرکیہ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے ایک عدد کتاب فتن توحید و رسالت بھی تحریر فرمائی ہے۔ (اور اس کا دندان شکن جواب ہم نے گزشتہ توحید سے دیا ہے لفظ اول) بریلوی علماء آج کل ایک ٹی تحقیق پیش کر رہے ہیں کہ اس امت سے شرک نبوی نہیں نکلا، اور دلیل میں ایک حد و حدیث بطور حوالہ کے پڑھا دیتے ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس پر تفصیلی بحث دیکھنے کے لیے گلستان توحید و گلستان رسالت دیکھیں وہاں پر اس پر عمدہ بحث کی گئی ہے۔ البتہ یہ جو بریلوی علمائیں وہ کہتے ہیں کہ یہ امت شرک کر رہی نہیں سکتی اور اس شرکیہ امور کو توحید ثابت کرنے کا ذمہ مشہور بریلوی عالم اشرف سیالوی صاحب ہیں۔  
اب ذیل میں آنے والے صفحات پر بریلوی مذہب کی مسلمہ شخصیات سے شرک کی تعریفات پر یہ قارئین کرتے ہیں پھر اس پر تبصرہ، ملاحظہ فرمائیں۔

### شرک کی تعریف بریلویت کی مسلمہ شخصیات سے

(۱) یہی شرک ہے جس سے ہم جزا ہا پناہ مانگتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے علاوہ کسی کی نجات دل میں ہو۔ (ملفوظات ضیاء الامت، ص ۳۹، پیر کریم شاہ صاحب، محمد اکرم شاہ فاضل نبیرہ و شریف)

(۲) صرف جنوں کی پوجا یا شرک نہیں بلکہ شرک یہ ہے کہ تو اپنی خواہش کی پیروی کرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا اور آخرت کسی چیز کو بھی چاہنا شرک میں آ جاتا ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ اس کا نیر ہے جب تو اس کے سوا غیر کی طرف مائل ہو گا تو بے شک تو نے خود کو خدا کا شریک ٹھہرایا اس لیے اس کے مساوی سے پرہیز کر۔ (فتوح الغیب، ص ۲۸۱ تا ۲۸۲، شیخ جیلانی، ترجمہ)

عبدالاحد قادری

(۳) ضرر اور نقصان سے بچنے کے لیے تیر کی طرف نہ دیکھو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ شرک ہے۔ (فتوح الغیب، ص ۱۳۳، شیخ عبدالقادر جیلانی)

(۴) انبیاء اور اولیاء کو ہر وقت حاضر و ناظر جاننا اور اعتقاد رکھنا ہر حال میں وہ ہماری نمائندگی ہیں اگرچہ خداوند سے بھی جو شرک ہے۔ کیونکہ یہ صفت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ (مجموعہ الفتاویٰ عبداللہ بن محمد بن عسکری، ص ۳۶)

(۵) شیع غالب کے معنی یہ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کرے گا اور اتنا قہر حاصل ہے کہ وہ اس کی سفارش کو رد نہیں کر سکتا یہ بھی شرک ہے۔

(رہلہ و رہم منزل، ص ۱۳۵۔ پیر نصیر الدین گولڑی)

(۶) حقیقی معنی کے لحاظ سے ثوابِ اعظم اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کسی اور کو یہ ثواب دینا شرک ہے۔ (امانت و استعانت، ص ۱۸)

(۷) مجازاً کسی کی طرف وحی و وحی کی شکل کشائی کی نسبت کر دینا موجب کفر نہیں تاہم بلند درجہ اور مقام کے موقفا سے بھی شرک میں شمار کرتے ہیں۔

(کشف المحجوب، لایۃ الطائیفین، فتوحات مکیہ وغیرہ، امانت و استعانت، ص ۳۶)

(۸) یا رسول اللہ کہنا وقت مرنے اور نشست اور ہر کار وغیرہ کے وقت ممنوع ہے اور جیت حاضر و ناظر کہنا شرک ہے۔ (فتاویٰ مسعودی، ص ۵۳۹)

(۹) فرمانِ نبوت غیر اللہ کی قسمیں کھانے والا کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔ (العیاض الامتد، ج ۳، ص ۳۹۳)

(۱۰) حقیقت یہ ہے کہ اگر اس میں بالعموم افعالِ شرعیہ کا ارتکاب ہونے لگا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ص ۵۳، رد المحتار، مسعود)

(۱۱) حضور کو سجدہ۔ نظرِ عبادت ہو تو کفر و شرک۔ (مولانا تقی علی، جواہر البیان، ص ۲۳۸)

(۱۲) امام ربانی مجددِ ملت ثانی قدس سرہ کی پیدائش سے قبل کی بخش کوئی ہے ایک روز حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز جنگل میں بیٹھے ہوئے مراقبہ میں مشغول تھے کہ یکایک آسمان سے ایک نور ظاہر ہوا جس سے تمام عالم منور ہو گیا آپ کو اس وقت القا ہوا کہ آپ کے پانچ سو سال بعد جبکہ تمام عالم میں ضلالت و کفر ای و شرک و بدعت کا دور دورہ ہو گا اس وقت ایک بزرگ و حیدامت پید ہو گا جو دنیا کو اتحاد و نزہت اور شرک و بدعت کا نام مٹا دے گا۔

(خزینہ معرفت، ص ۱۳۹، میاں شیر محمد شریف پوری)

(۱۳) پیر نصیر الدین گولڑی گستاخِ زمان مولوی اشرف ریالوی سے مخاطب ہو کر تحریر کرتے ہیں:

حالانکہ جنگ جہاں آپ جمعہ بڑھاتے ہیں اس علاقے میں متعدد دربار ایسے ہیں جہاں واضح طور پر قبروں کے سامنے سجدہ ہوتا ہے۔ مزارات کے طواف ہوتے ہیں۔ معاذ اللہ انہوں نے کبھی اس شرک سرکج اور بدعت قبیح کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہو تو منظر عام پر لائیں۔ (اللمعۃ الغیب، ص ۳۷)

(۱۴) شرک فی الاستعانت مردوں سے استعانت اور حاجتیں طلب کرنے اور ان کی توجہ مبذول کرنے میں شرک کا ارتکاب کرنا شرک کی قبیح ترین صورت ہے حالانکہ عبادت اور استعانت تو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔

(تذکار بکویہ، ج ۱، ص ۱۱۵)

(۱۵) مولانا احمد الدین بکوی لکھتے ہیں:

اس دور میں شرک اور اس کی مختلف اقسام ہواں و خواں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ (تذکار بکویہ، ج ۱، ص ۱۸)

(۱۶) کسی کو دعا کی طرح حاضر و ناظر جان کر پکارنا شرک ہے۔

تمہارے نام پر قربان یا رسول اللہ



فدا ہے تم پر میری جان یا رسول اللہ

اس کا اصل مطلب یہ ہے کہ میری جان حضرت پر قربان اور اس کی جملہ خیریت ہے۔  
اس نے عداوت پر حملہ بولا ہے کیا ضرور کہ یوں کہو کہ یہ شخص تو خدا کی طرح ماضی و حاضر  
جان کر پکارتا ہے۔ ہاں البتہ تم خود معنی شرک اور کفر کے لوگوں کے دلوں میں  
جرات ہے، یہ کچھ کر کہ یا نہیں ہوتا مگر واسطے ماضی کے اور خطاب نہیں کیا جاتا مگر  
ماضی کو حال تک یہ قائل۔ و لفظ ہے کلام صحابہ میں غائب کو خطاب اور بعد اسے جو ہے۔

(انوار سلفیہ ص ۵۹)

(۱۷) خواجہ غلام فرید صاحب فرماتے ہیں:

وہابی کہتے ہیں کہ انبیاء اور اولیاء سے مدد مانگنا شرک ہے بے شک غیر خدا سے مدد  
مانگنا شرک ہے۔ (مقام میں الجہاں ص ۷۶)

(۱۸) میر احمد کبیر دہلوی لکھتے ہیں:

اولیاء سے مدد مانگنا اور خدا سے فریاد کرنا اس لیے کہ یہ شرک ہے۔

(البرہان الموعود ص ۱۶۶)

قارئین کرام بریلوی مذہب کی سلسلہ شخصیات سے شرک کی تعریفات آپ لے چکے  
ہیں اگر صرف ان تعریفات کو سامنے رکھ کر بریلوی حسب سے حوالہ جات اکٹھے کیجے پائیں تو ایک  
مکمل شریعہ دستاویز اور زلزلہ نائی کتاب کا لڑائی جواب ہوسکتا ہے یا ہاں کہہ سکتے ہیں تاہم زلزلہ نائی  
کتاب کا وہ ان شکیں جواب خصوصاً توحید کا خیر ناقابل تردید ہے۔

اب بریلوی علماء کے لیے نوحہ کر رہے ہیں کہ وہ بریلوی صاحب مذکورہ کے بالخصوص مشن احیاء  
شرک کو چھوڑ کر توحید کا دامن تمام میں تاکڑی قسم کی دولت اور روحانی کامیابی نہ کرنا ہے۔

مشہور بریلوی مفسر کتب شیخ عبد القادر جیلانی کی تصدیق کرنے والے بریلوی علماء کرام  
مشہور گیسٹ زماں دار اشرف بریلوی کی متعدد بریلوی علماء نے ان کے مرنے کے بعد  
ان کی مدح و ثناء فرمائی ہے بلکہ اس کی تعریف اور تحسین اور اکابر علماء میں ان کا شمار کیا ہے۔

بانی دعوت اسلامی محمد اسحاق عطار قادری

موتی پیغام بنام صاحبزادہ مولانا فرید الدین سیالوی

ان کا انتقال ہو گیا بڑا افسوس جو دعوت العالم موت العالم بہت بڑے پائے کے  
عالم تھے آپ کے والد صاحب اکابر علماء میں سے تھے، ان کا سایہ انداز کیا، اہل سنت  
ایک بہت بڑی شخصیت سے محروم ہو گئے ان تعالیٰ حضرت کو عظیم رحمت فرمائے  
حضرت کے درجات بلند فرمائے۔ (حجۃ الاسلام اشرف سیالوی نمبر ص ۲۸۷)

چیسر محمد امین الحسنات شاہ

شیخ الحدیث مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب رحمہ اللہ علیہ  
اپنے دور کے ممتاز عالم دین ہیں جنہوں نے اپنا اوڑھنا بچھو بانی علم کو بنائے رکھا  
ان کو شہرت بھی علم سے ملی اور بعد از وصال بھی علم ہی ان کی شناخت نمبر ۱۔ آپ  
کے وصال سے اہل سنت ایک بہت بڑی علمی شخصیت سے محروم ہو گئے اور ان  
تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

کوئی شکار بنتا ہے جگر کا خون دینے سے

بہر اپنا دکھانے میں زمانے بیت جاتے ہیں

(حجۃ الاسلام نمبر ص ۲۸۸)

جماعت اہلسنت پاکستان

شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی مفسر مشرق رسول تھے، ان کی دینی خدمات اور  
تحقیقی خدمات (بالخصوص تحقیقات اور تحقیق از مولانا) ہمیشہ یاد رہی جائیں گی ان  
کی وفات اہل حق کے لیے ایک بڑے سانحے سے کم نہیں حضرت شیخ الحدیث نے  
گمراہی اور جہالت کے مٹانے کے آخری سانس تک قلمی جہاد جاری رکھا اہل  
اسلام ان کی کتابوں اور فتوؤں سے راہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

مرکزی امیر صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی مرکزی قائم مقامی سید ریاض حسین شاہ دیگر رہنماؤں میں شاہ  
تراب الحق قادری، مفتی محمد اقبال چشتی، علامہ سید رفیع شاہ جلالی، سید رشید شمس الدین شاہ، سید غفر  
حسین شاہ، سیالوی محمد نواز رحمان کاسٹریکٹ بیان (ہفت روزہ اخبار اہل اسلام لاہور) ۸ مئی ۲۰۱۳ء

### چند اور شخصیات

حجۃ الاسلام میں لکھا ہے:

ان گنت اہم شخصیات کے تاثرات کے باوجود یکہ آخر تک حضرات سے فوان بہ  
بات ہوئی کچھ نے زبانی تعزیت اور دعائے مغفرت کی اور موسمی مصروفیات اور  
جسمانی عوارض کے باعث لکھنے سے معذرت کی لیکن حالات کے حسب معمول بہ  
آجانے پر لکھنے کا وعدہ فرمایا، ان میں مولانا مفتی حبیب الرحمان ہزاروی، علامہ مفتی  
جمیل احمد نعیمی، ساجی محمد صلیب، شیخ الحدیث علامہ عبدالستار سعیدی، علامہ سید شاہ  
حسین گردازی، علامہ محمد اعظم سعیدی، مولانا محمد شریف رضوی، مولانا مفتی گل احمد  
خان مفتی، مفتی محمد رشاد، مفتی عارف قادری نمایاں ترین شخصیات ہیں۔

(حجۃ الاسلام نمبر ۳۳۲)

### جنتارہ میں شریک ہونے والے بریلوی علماء و مشائخ

مدیر حجۃ الاسلام لکھتے ہیں:

حسب وصیت علامہ مقصود احمد قادری (سابق خلیفہ مسجد اداور بار لاہور) نے  
امامت کرائی۔ شرکاء میں سکواں علماء اور ہزاروں عوام تھے۔ چیر زادہ امین  
الحکمت شاہ، صاحبزادہ محمد معکم الحق محمودی، علامہ محمد شریف رضوی، مولانا سعید احمد  
اسعد، حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالوی، مولانا محمد احمد بصیر پوری، صاحبزادہ محمد حبیب  
ان نور، صاحبزادہ ابوالحسن شاہ، مولانا مایا محمد خان قوری، پیر سائیں غلام رسول  
قاسمی، مفتی محمد فضل رسول سیالوی، مفتی محمد اقبال مصطفوی، مولانا غلام نصیر الدین چشتی،  
مفتی غلام حسن قادری، ڈاکٹر ممتاز احمد حریری، جناب صیغت اللہ قادری، مولانا جان

محمد مصطفائی اور دعوت اسلامی کی کابینہ کے ارکان نے شرکت کی۔  
(حجۃ الاسلام نمبر ۳۳۰)

### پسند و نیکو محققین اور فضلاء کی تائید است

حجۃ الاسلام نمبر ۳۳۰ میں متعدد بریلوی علماء و مشائخ کی تائید است موجود ہیں تاہم بطور اختصار کچھ  
کے نام لکھے جاتے ہیں۔

علامہ قاضی عبدالرزاق بھٹہ الوہی، پیر سائیں غلام رسول قاسمی، مفتی محمد ابراہیم  
سیالوی، مفتی محمد فضل رسول سیالوی، مولانا محمد عمر حیات باروی، مفتی غلام حسن قادری،  
پیر مختار احمد شاہ الازہری۔ (حجۃ الاسلام نمبر ۳۳۰)

### لح فکریہ

قارئین اتنی بڑی تعداد میں بریلوی علماء و مشائخ نے سیالوی صاحب کی تائید است اور  
تصدیقات کی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب حضرات سیالوی صاحب کے عقائد و نظریات سے بھی  
متفق ہوں گے تاہم اگر کوئی فاضل محقق ہماری اس تحریر کو پڑھ کر اپنی برأت کا اظہار کرے تو اس  
کی اپنی سوا بہ یہ ہوگی۔



# دستِ مگرِ بیاں

## مسئلہ ششم

(حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو کافر و مشرک قرار دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارتِ نبوی پر حملہ ہے۔)

مؤلف: مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالحسن علی Nadwi

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کو کافر و مشرک قرار دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ ہے۔

بریلوی مناظر مولانا شرف مایاوی گستاخ شیخ جہانی رقمطراز ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر و مشرک قرار دینا بہت بڑی جہارت اور بے باکی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے۔

(فکشن توحید و رسالت، ۱/۱۵۴)

بریلوی مذہب کے دوسرے مناظر مفتی محمد حنیف قریشی لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر و مشرک قرار دینا ثابت کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طہارت نسبی پر حملہ کیا گیا ہے۔ (آز کون تھا میں ۷)

بریلوی محقق اعظم مولانا غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

جو کفار و مجاہورے میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا اس لیے ان آیات میں اب کا صحیح ترجمہ چچا ہے۔ (شرح مسلم، ۱/۳۲۸)

بریلوی مذہب کی چوتھی شخصیت مفتی احمد یار خان بکراتی لکھتے ہیں:

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف کفر و مشرک اور زنا سے پاک ہے۔ (تفسیر نعیمی، ۷/۵۳۹)

شیخ الحدیث علامہ فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

جمہور اہلسنت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے والدین مابہدین طہارت ظاہرین کے ایمان کے قائل ہیں بلکہ آپ کے جملہ آباء و اعمہات کے مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔ (ابوہدین مصطفیٰ میں ۳)

اب ہم ذیل میں ان حضرات کے اسمائے گرامی درج کرتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب پاک پر دوسرے حملہ کر چکے ہیں بلکہ ان کا یہ اقدام بہت بڑی جہارت اور نازیبا حرکت ہے۔ قارئین پر واضح رہے کہ سعیدی صاحب کے اصول کی رو سے اردو محاورہ میں باپ کا معنی چچا کرنا صحیح نہیں ہے۔ اب حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

حضور نبی کریم کی طہارت نسبی پر حملہ کرنے والے کون؟

قارئین آپ نے پچھلے صفحات پر دیکھے ہوں گے کہ اردو محاورہ میں چچا پر باپ کا اطلاق نہیں ہوتا لہذا ان تحریروں میں باپ کا صحیح ترجمہ چچا نہیں ہے۔ اب اس اصول کے پیش نظر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فاضل بریلوی نے اب کا ترجمہ اردو زبان میں باپ سے کیا:

واذ قال لابیہ آذر اور پاپا کو جب ابراہیم نے اپنے باپ آذر سے کہا۔

(تفسیر المیزان، ۶/۷۳)

(۲) آسان ترجمہ قرآن میں بھی اوپر والا ترجمہ اپنے باپ آذر سے کہا سے کیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ ترجمہ مفتی محمد حسین نعیمی اور ڈاکٹر سر فراز نعیمی کا مصدق ہے۔

(آسان ترجمہ قرآن، ۷/۷۳)

(۳) مفتی مظہر اللہ والد مسعود ملت پر فیض مسعود بریلوی لکھتے ہیں:

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سات برس کے ہوئے تو آپ نے اپنی والدہ سے دریافت کیا میرا رب یعنی پاپے والا کون ہے انہوں نے کہا میں پھر فرمایا تمہارا رب کون ہے انہوں نے کہا تمہارا باپ پھر فرمایا ان کا رب کون ہے اس وقت والدہ نے کہا غاموش رہو اور اپنے شوہر یعنی ابراہیم علیہ السلام کے والد کو یہ واقعہ

سنایا۔ (تفسیر مظہر القرآن، ۱/۳۹۱)

یہاں سے تو بات اور واضح ہو جاتی ہے

(۴) سید ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں:



ماکان للنبی والذین آمنوا کاشان نزول حضرت علی المرتضیٰ سے مروی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی لا مستغفرین لک تو میں نے سنا کہ ایک شخص نے اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہا ہے اور اس کے والدین مشرک تھے تو میں نے اس کو منع کیا اور بتایا کہ مشرکوں کے حق میں دعائے مغفرت ممنوع ہے اس نے جواب دیا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کے لیے دعا فرمائی حالانکہ آزر بت تراش اور مشرک تھا میں یہ سن کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ سنایا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں جواب دیا گیا کہ دعا ابراہیم پر امید اسلام تھی جس کا وعدہ آزر آپ سے کر چکا تھا اور آپ آزر سے وعدہ فرما چکے تھے۔

(تفسیر الحسنات، ۳/۵۴)

(۵) مفتی محمد علیل برکاتی مترجم لکھتا ہے:

ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے وعدہ فرمایا۔ (سبع سنابل، ۹۴)

قارئین پر واضح رہے کہ یہ اردو نسخہ برکاتی صاحب کاترجمہ کیا ہوا ہے اس پر مشہور بریلوی عالمہ عبدالحکیم اختر شاہ یہاں باری نے کی ہے اور سبع سنابل قاری نسخہ کی تصدیق مبداء الحکیم شرف قادری نے بھی کی ہے بلکہ اس کتاب کو بارگاہ رسالت میں مقبول و منظور لکھا ہے۔

(۶) شیخ الحدیث فضل احمد اویسی لکھتے ہیں:

جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا۔ (ابوین مسطقی، ۳۵)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام وہ علیل القدر نبی ہیں جنہوں نے خداوند تعالیٰ کی عبادت کے لیے کعبہ کی بنیادیں رکھیں آپ اس (آزر) کے بیٹے ہیں اور آزر کا پیش بت پرستی اور بت تراشی تھا۔ (شرح قصیدہ نور، ۳۶۹)

(۷) مفتی نظام الدین ملتانی بریلوی لکھتے ہیں:

اسی قوم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ آزر بت پرست بھی تھا۔

(قادی نظامیہ، ص ۶۲۰)

(۸) حبیب بریلوی عالم مولانا شمس لکھتے ہیں:

علامہ ابن خلدون رحمہ اللہ علیہ کہتے ہیں تاریخ ابن خلدون کو آزر کہتے ہیں۔

(نظام مفتی علی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۲۸)

(۹) پیر کریم شاہ بھیروی اس آیت کاترجمہ یوں کرتے ہیں:

اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے۔

(تفسیر ضیاء القرآن، ص ۱/۵)

(۱۰) شیخ نجی منیری کے مکتوبات (ترجمہ بریلوی) میں لکھا ہے:

بھی تو آزر کے بت خانہ سے ظلیل پیدا کرتا ہے۔ (مکتوبات، دوسری ص ۲۸۱)

فلک عشرۃ کمالہ من شاء اکثر من ذالک فلیبراجع الی کتب البریلویہ

فانسل بریلوی سے ایک اور ناقابل تردید حوالہ اور ثبوت

قارئین آپ نے دس عدد حوالہ بات پڑھ لیے جو تک عشرۃ کمالہ کا مصداق ہیں صرف ایک اور حوالہ پڑھیں۔ واضح رہے کہ یہ ہم اس لیے پیش کر رہے ہیں کہ جس کتاب سے ہم یہ حوالہ نقل کرنے لگے ہیں اس کتاب میں فاضل بریلوی نے جو تحقیق کی ہے اس پر تقریباً ۱۸ عدد بریلوی علماء کی تصدیقات ہیں۔

چنانچہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر تشریف لاکر ابولخاب پڑا اسلام پیش کیا ابولخاب نے

کہا کہ لوگ حضور پر طعن کریں گے کہ حضور لاچاسوت سے گھبرا گیا اس کا خیال نہ ہوتا تو

میں حضور کا خوش کردیتا۔ وہ میرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے

دعائے مغفرت کی مسلمانوں نے کہا ہمیں اپنے والدین اور اقربوں کے لیے دعائے

مغفرت سے کون مانع ہے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے استغفار کی حمد

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ یہ مجھ کو مسلمانوں نے اپنے

اقترب مشرکین کے واسطے دعا کے مغفرت کی۔ (رسائل رضویہ ص ۳۲۶)

اگر باپ سے مراد چچا ہوتا تو فاضل بریلوی باپ اور چچا کو مقابل کیوں لاتا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے لیے دعا کی اور حضور علیہ السلام نے چچا کے لیے دعا کی اور قارئین یہاں پر بھی مولانا محمد رضا خان نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالہ سے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ کے لیے دعائے مغفرت کی۔ اگر اب سے مراد چچا ہوتا تو سعیدی صاحب کے اصول کی رو سے ترجمہ بھی چچا کرنا چاہیے تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ فاضل بریلوی نے علامہ حنیف قریشی کے حوالہ کی رو سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ پر عمل کیا ہے اور اثرات سیالوی گستاخ کے حوالہ سے نازیبا حرکت ثابت ہوئی۔

اگر قریشی صاحب اور سیالوی صاحب کی ذریت میں اتنی ہمت ہے تو ان سب کے بارے میں واضح حکم لکھیں۔ میں یقین ہے کہ ان حضرات کا قلم نمی ڈال سکے گا۔

خبر اٹھے گا نہ تمہارا ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

قارئین پر یہ بھی واضح رہے کہ بعض حوالہ جات مذکورہ میں والدہ اور والد کا لفظ آیا ہے علامہ کتب نورانی اوکاڑوی لکھتے ہیں:

والد کا لفظ حقیقی باپ اور والدہ کا لفظ حقیقی ماں کے لیے ہے۔

(والدین رسالت مآب ص ۲۰۶)

## دستور گریبان



(بحث ایمان ابو طالب اور تکفیر ابو طالب)

مؤلف: منظر اہل سنت مولانا ابوالحسن علی Nadwi



## بحث ایمان ابوطالب اور تکفیر ابوطالب

تاریخین آپ نے میرا قلم کردہ عنوان پڑھ لیا ہے۔ بریلوی علماء میں حضرت ابوطالب کے بارے میں دو فرقے بن گئے ہیں۔ ایک فرقہ ابوطالب کے ایمان کا قائل ہے اور دوسرا فرقہ حضرت ابوطالب کو کافر اور ابدی جہنمی قرار دیتا ہے۔ نئی کفر فرقہ ثانیہ کے سربراہ فاضل بریلوی نے اس موضوع پر ایک مدد کتاب بنام "شرح المطالب فی بحث ابی طالب" تحریر کی ہے۔ ہمارا اس موضوع پر قلم اٹھانا بھی بھی فرقہ کی تائید یا تردید مقصود نہیں بلکہ امت مسلمہ کے سامنے بریلوی علماء کے مابین اس اختلاف کو نمایاں کرنا ہے تاکہ امت ملت بریلویہ میں موجود اختلافات سے متعارف ہو سکے۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی کا ابوطالب کو کافر اور جہنمی قرار دینا  
مذکورہ بالا سطور سے آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ فاضل بریلوی نے حضرت ابوطالب کو کافر اور جہنمی ثابت کرنے کے لیے ایک مدد کتاب لکھی ہے۔ ہماری ناقص معلومات کے مطابق تاریخ اسلام میں پہلا شخص ہے جس نے حضرت ابوطالب کو کافر اور ابدی جہنمی ثابت کرتے کے لیے چاری کتاب لکھ دی ہے اگرچہ علماء اسلام نے اس عنوان کے تحت کچھ نہ لکھا مگر کوئی نہ صورت میں نہیں۔ ذیل میں اس کتاب کے نچھ عنوانات پڑھ لیں۔  
فاضل بریلوی رقمطراز ہیں:

آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ متواترہ متکافروں سے ابوطالب کا کفر پرہم بنا اور دم واپس ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحاب فار سے ہونا اسے روشن ثبوت سے ثابت ہے جس میں بھی سنی کو محال دم نہ دن نہیں۔

(رسائل رشویہ ص ۳۵۱)

فاضل بریلوی کہنا چاہتے ہیں یعنی حضرت ابوطالب کا کافر ہونا اور جہنمی ہونا قرآن و حدیث سے روزِ رجن کی طرح ثابت ہے کوئی سنی بریلوی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب کے استغفار سے منع کیا اور صاف ارشاد فرمایا کہ مشرکوں و زنجیوں کے لیے استغفار بیکار نہیں۔ (رسائل رضویہ، ۳۱۴/۲)

فاضل بریلوی کا ابوطالب کے کافر اور جہنمی ہونے پر قرآن و حدیث سے استدلال کرنا

فاضل بریلوی نے قرح ابوطالب فی بحث ابی طالب میں تین آیات، چند روایات اور اسی صحابہ کرام اور تابعین عظام اور علماء اعلام کے ایک سو پچاس اقوال سے اس امر کی تحقیق فرمائی۔ (رسائل رضویہ، ۳۱۵/۲)  
یہ بات بریلوی عالم اختر شاہ تھانوی پوری نے لکھی ہے۔  
مزید فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

اسے نبی تمام ہدایت نہیں دیتے جسے دوست رکھو ہاں نہادایت دیتا ہے جسے چاہے وہ خوب جانتا ہے جو راہ پاسنے والا ہے۔  
مفسرین کا اجماع ہے کہ یہ آیت کریمہ ابوطالب کے حق میں نازل ہوئی۔  
(رسائل رضویہ، ۳۱۱/۲)  
اسی آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں:

ہدایت دینا اور دل میں نور ایمان پیدا کرنا تمہارا فعل نہیں اللہ عزوجل کا اختیار ہے۔  
(رسائل رضویہ، ۳۱۲/۲)  
ایک جگہ لکھتے ہیں:

اس حدیث سے ابوطالب کا شرک بدرنا ثابت ہوتا ہے۔  
(رسائل رضویہ، ۳۲۱/۲)

ایک اور جگہ یوں لب لکھتی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:  
امام شافعی کی روایت میں ہے فقہت یا رسول اللہ انہما مشرک کا قال اذہب فوارہ میں نے عرض کیا وہ تو مشرک ہے فرمایا جاؤ یا آؤ۔ امام الانساری وغیرہ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔  
(رسائل رضویہ، ۳۲۲/۲)

فاضل بریلوی کا ابوطالب کو کافر و مشرک ثابت کرنے کے لیے اجماع کا قول کرنا

فاضل بریلوی لکھتے ہیں معالی قاری کے حوالہ سے:  
جسے شہادت کلمہ اسلام کا حکم دیا جائے اور وہ باز رہے اور اسے شہادت سے انکار کرے جیسے ابوطالب تو وہ بالاجماع کافر ہے۔ (رسائل رضویہ، ۳۳۰/۲)  
ایک جگہ لکھتے ہیں:

دوسرا وہ حقیقی آخر جب حالت فرغ ہو پھر وہ اللہ ہائیں جنت و نار عیش نظر ہو جائے یومنون کا قتل نہ رہے کافر کا اس وقت ایمان لانا بالاجماع مردود و ناجائز ہے۔  
(رسائل رضویہ، ۳۶۳/۲)

مزید فاضل بریلوی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:  
حضور کا چچا وہ بدھا گمراہ جو مر گیا ہوا ہے یا آؤ۔ (رسائل رضویہ، ۳۲۱/۲)

دیکھیے فاضل بریلوی کی زبان کس انداز سے عربی کے فصیح کلمہ ضالاً کا ترجمہ جو غلطہ ابوطالب کے حق میں ہے استعمال ہو رہی ہے۔ ”بدھا گمراہ اسے دھا آؤ“ قارئین توجہ کے ساتھ یہ کلمات پڑھیں۔

فاضل بریلوی کا ابوطالب کو مسلمان اور مؤمن کہنے والوں کو رافضی قسم اور سب

فاضل بریلوی نے اس مسئلہ میں ان حضرات کو جو حضرت کے وقت سے اختلاف رکھتے تھے شیعہ اور رافضی قرار دیا ہے۔

فاضل بریلوی لکھتا ہے صاحب نسیم الریاض کے حوالہ سے:  
غرائب سے ہے یہ جو بعض نے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے والدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ابوطالب کو بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زندہ کیا کہ بعد مرگ ہی کہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مرے گمان میں یہ رافضیوں کی گھڑت ہے۔  
قارئین مدد فرمائیے کہ فاضل بریلوی نے اس عبارت پر ”اقول“ کلمہ کو صحیح قرار دیا ہے۔ آگے لکھتے ہیں:



ابو طالب کی موت کفر پر ہوئی اور محض رافضیوں کا دعویٰ بالحد کہ وہ اسلام لائے محض بے اصل ہے۔  
(رسائل رضویہ ۲/۳۴۲)

رافضیوں کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ابو طالب مسلمان مرے۔

(رسائل رضویہ ۲/۳۴۲)

شیخ فرماتے ہیں کہ یہ صحیح ابو طالب کا کفر ثابت کر دیں میں علمائے اہل سنت ابو طالب کا کفر مانتے ہیں شیعہ انہیں مسلمان مانتے ہیں۔ ان کے دلائل مردود و باطل ہیں۔  
(رسائل رضویہ ۲/۳۵۱)

قارئین آپ نے فاضل بریلوی کے حوالے سے چند اقتباسات پڑھ لیے مزید ایک حوالہ بھی پڑھ لیں:

جب ابو طالب کا کفر اول کا نہا رہے آشکار تو رضی اللہ عنہ کہنے کا یہ حکم اختیار اگر اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ پر افتراء کفار کو رضا سے انہی سے کیا بہرہ اور اگر دعا ہے کہ اس حوالہ کا ظاہر تو دعا بالجمال حضرت ذی الجلال سے معاذ اللہ استہزاء... علمائے کافر کے لیے دوائے مغفرت پر سخت اثر حکم فرمایا اور اس کے حرام ہونے پر تو اجماع ہے یعنی امام شہاب مالکی نے تصریح فرمائی ہے کہ کفار کے لیے دوائے مغفرت کرنا کفر ہے کہ اللہ عزوجل نے جو خبر دی اس کو چھوٹا کرنا چاہتا ہے۔

(رسائل رضویہ ۲/۳۶۶)

### فاضل بریلوی اور تحقیقات مسزیدہ

قارئین فقہ یہ نہیں کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے ابو طالب کو کافر و مشرک اور راہب و مجوسی ثابت کرنے کے لیے کتاب لکھی ہے بلکہ ان کے لیے دوائے مغفرت کرنے کو حرام اور کفر لکھا ہے اور متحدہ بریلوی علمائے اس بد قصد ایقات کی ہیں۔ نہ صرف تحقیق بلکہ ان مویہ بن اور مدعیین سے اس تحقیق کو صرف آخر قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ دوسری بات کو یکسر رد کر دیا ہے۔

ابو الفضل غلام علی بریلوی لکھتے ہیں:

اعلیٰ حضرت کی ان تحقیقات عالیہ کے بعد اب کسی صحیح العقیدہ سنی بالخصوص رضوی کے لیے بد یہ تحقیق کا دعویٰ سراسر باطل ہے یہ تحقیق نہیں بلکہ تعزیب ہے جس سے جماعت میں انتشار پھیلنے کا خطرہ ہے... فقیر ان تحقیقین کی خدمت میں عرض گزار ہے کہ دو بار روز سے چند حاقبت کار و بار نہ اونہ محض کسبِ شہرت حاصل کرنے یا حطام دینا جمع کرنے کے لیے ایسے ناذک اور اہم دینی مسائل پر قلم اٹھانے کی جرأت نہ کریں۔  
(رسائل رضویہ ۲/۳۷۹)

### اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تائید کرنے والے بریلوی علمائے گرامی

فاضل بریلوی نے حضرت ابو طالب کو دلائل قاطعہ سے کافر اور جہمی اور مشرک قرار دیا ہے۔ فاضل بریلوی کی تائید میں چند علماء کے نام لکھے جاتے ہیں:

(۱) فقیر قادری ابوالبرکات مفتی دارالعلوم حزب الاحیاء لاہور

(۲) الفقیر عبد الفضل علی لازہری کراچی

(۳) الفقیر ابو الفضل غلام علی صاحب

(۴) الفقیر ابو داؤد محمد صادق گوہر انوار

(۵) شیخ محمد ریث الفقیر فیض احمد اویسی بہاولپور

(۶) محمد مختار احمد خادم دارالعلوم قادریہ رضویہ

(۷) محمد ولی النبی

(۸) فقیر ابوسعید محمد امین مدرسہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

(۹) محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور

(۱۰) غلام رسول سعیدی جامعہ نعیمیہ لاہور

(۱۱) محمد مہران الدین عبد القیوم ہزاروی محمد عبد الحکیم شرف قادری گل احمد علی فقیر محمد

نایت احمد ساکن گل، سید جمال الدین شاہ، یحییٰ شریف اور سید محمد احمد رضوی شامل ہیں۔

قارئین یہ سب تصدیق کرنے والے افراد بریلوی تحقیقین میں تفصیل کے لیے دیکھیے (۱۲۷)

### تحقیق ایمان ابو طالب اور بریلوی علماء کرام

قارئین گذشتہ اوراق میں آپ نے فاضل بریلوی کے حوالے سے پڑھ چکے ہیں کہ حضرت ابو طالب کو کافر مشرک، جہنمی، بدحاکم قرار دے چکے ہیں اور جو شخص حضرت ابو طالب کو مؤمن و مسلمان قرار دے اسے شیعہ اور رافضی قرار دے چکے ہیں۔

نیز بریلوی مذہب کا مشہور قلم کار شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتا ہے:

ابو طالب کے جہنمی ہونے پر نص موجود ہے۔ (ایمان ابوالین، ص ۲۲۷)

دوسری طرف بریلوی مذہب میں ایک اور فریق ہے جو حضرت ابو طالب کو مسلمان اور مؤمن قرار دیتا ہے اس فرقہ کے بانی بریلوی مذہب میں مولانا محمد چشتی گولڑوی معلوم ہوتے ہیں۔

### مولانا مفتی محمد چشتی گولڑوی کا مختصر تعارف

مولانا محمد چشتی گولڑوی بہت سے بریلوی تحقیقین کا استاد الحدیث ہے۔

(۱) شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب تحقیقات و تحقیق

(۲) شیخ الحدیث مولانا امجد اکبر شرف قادری، حکم مسلم مائین پیر نصیر الدین گولڑوی،

اشرف سیالوی

(۳) حضرت مولانا پیر محمد چشتی، حکم مسلم مائین اشرف سیالوی اور اس کے حلقین

(۴) شیخ الحدیث علامہ رسول سعیدی شارح بخاری

(۵) شیخ الحدیث علامہ مفتی احمد علی سندیلوی صاحب تحریکات و تحقیقات

اور دیگر بہت سے بریلوی علماء کی استادی کا شرف حاصل ہے۔ نیز نوادہ خیماء الدین

سیالوی کی دعوت پر تدریس کرنا اور گولڑوی شریف میں تدریس کرنا بھی شامل ہے۔

### بریلوی مذہب کا مجدد ثانی پیر مفتی محمد چشتی گولڑوی

قارئین آپ نے کتب بریلویہ میں یہ تو پڑھا ہوگا کہ فاضل بریلوی مجدد ہیں مگر آج ایک نئے مجدد کے بارے میں پڑھ کر حیرت میں نہ پڑیں کیونکہ بریلوی مذہب میں دوسرے

مجددین بھی موجود ہیں جن کا تذکرہ کسی مناسب مقام پر کریں گے انشاء اللہ۔ اب عطاء محمد چشتی کو مجدد کس نے کہا اس کا حوالہ پڑھ لیں۔

مولانا زرخین چشتی گولڑوی لکھتے ہیں:

آپ امام العلماء و الفضلاء، بحر العلوم، مجدد ملک اہلسنت ہونے کے باوجود بھی

اپنے نام کے ساتھ کوئی لقب تحریر نہ فرماتے۔ (تحقیق ایمان ابو طالب، ص ۲۸، ۲۹)

### ابو طالب کے ایمان کے قائلین علماء کرام

حضرت ابو طالب کے ایمان پر علامہ محمد بن رسول برزنجی نے ایمان ابو طالب پر ایک رسالہ تحریر فرمایا

علامہ برزنجی کی وفات گیارہ صد تین ہجری ۱۱۰۳ھ میں ہوئی اس کے بعد اس مسئلہ

پر علامہ سید احمد بن ذہبی، سلطان مفتی الحرم رحمہ اللہ علیہ نے رسالہ تحریر فرمایا۔

(تحقیق ایمان ابو طالب، ص ۲۸، ۲۹)

اس کتاب ایمان ابو طالب پر پیر نصیر الدین گولڑوی کی ایک طویل قلم ایمان ابو

طالب پر موجود ہے۔ صرف ایک شعرا ملحق ہو:

بعض تحقیق املاء، روایات نصیر

میرا دل قائل ایمان ابو طالب ہے

قارئین آپ نے پچھلے اوراق میں پڑھا ہوگا کہ حضرت ابو طالب کو مؤمن تسلیم نہ کرنے

والے شیعہ اور رافضی ہیں اب اگر فاضل بریلوی کی بات درست ہے تو ایک رافضی سے اپنی کتاب

حرام الحرمین پر تقریر لینے کی کیا حاجت تھی۔ میری مراد اس سے سید احمد بن ذہبی و سلطان مفتی الحرم

ہے۔ نیز مولانا احمد رضا خان کی تحقیق کو صرف آخر ماہیت دالے صاف الفاظ میں پیر نصیر الدین شاہ

گولڑوی اور مولانا محمد چشتی گولڑوی اور شیعہ قرار دیں۔

### ملک المدین مولانا عطاء محمد چشتی گولڑوی اور تحقیق ایمان ابو طالب

ماتم چشتی بریلوی نے حضرت ابو طالب کے ایمان کو ثابت کرنے کے لیے ایک کتاب



تحقیق ایمان ابو طالب لکھی۔ اس کتاب پر ایک طویل تقریر مولانا مظاہر چشتی کولروی نے بھی جو ایک الگ کتاب کی صورت میں اسی نام کے ساتھ شائع ہوئی۔ اس کتاب کے چند اقتباسات نیچے:

مولانا مظاہر چشتی کولروی لکھتے ہیں گویا کتاب ان الفاظ سے شروع فرماتے ہیں:  
حدیث شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت جاری ہے کہ دنیا میں وقت و قہر سے  
ایسے علماء کرام پیدا فرماتا رہے گا جو کہ علمائے مومنین کی تاویلات باطلہ اور مبطلات  
کے فرمودات فاسدہ سے مسلمانوں کو متنبہ کرتے رہیں گے..... پتا نچھو تاریخ  
دان حضرات پر واضح ہے کہ ہر دور میں مسلمانوں نے مبطلین کا رد فرمایا اور دین کی  
تجدید فرمائی۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۲۵)

### تیسرہ

اس عبارت سے تو سمجھ میں آتا ہے کہ مولانا موسوی کے مخالفین منکرین ایمان ابو طالب  
علمائے مومنین ہیں اور یہ ایمان ابی طالب پر کتاب لکھنا ایک تجدیدی امر ہے۔  
مولانا موسوی لکھتے ہیں:

ان (اشعار) سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابو طالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
نبوت کی تصدیق تھی اور اقرارسانی دونوں مائیں تھے اور وہ ظاہر اور باطن میں  
مومن تھے۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۳۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

حضرت ابو طالب کو اللہ تعالیٰ نے غیر کثیر مظاہر مائی ہے اور جس کو موت کفر پر ہوا اس  
کے لیے غیر کثیر کلمات نہیں کیا جاتا اور کافر کے متعلق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایسے  
الفاظ نہیں فرما سکتے۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۳۲)

مزید قسط از میں:

حضرت ابو طالب کے ایمان پر دلائل گندہ پکے ہیں کہ ان کے دل میں تصدیق تھی اور

ایمان سے اقرار کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر عورت کی دشمن کے شر سے آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو بچایا اور ابو طالب کے ایمان کا اقرار کرنا ہو گا۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۳۸)

مولانا عطاء محمد چشتی کولروی کے ایمان ابو طالب کے بارے میں متضاد دعویٰ جات

قارئین پر یہ بات تو واضح رہے کہ مولانا موسوی حضرت ابو طالب کے ایمان کو ثابت  
کرتے اور مانتے ہیں۔ مگر اس کتاب میں کچھ متضاد دعویٰ جات بھی سامنے آئے ہیں۔ پہلے  
دعویٰ جات پھر اس پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں۔  
مولانا عطاء محمد چشتی کولروی لکھتے ہیں:

حضرت ابو طالب مکہ تھے اگر اس وقت صراحتاً اپنے ایمان کا اقرار کرتے تو ان  
کو اپنی جان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کا خطرہ تھا۔

(تحقیق ایمان ابو طالب ص ۴۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کو خطرہ تھا اس لیے سفار قریش کے سامنے گاہے  
(کبھی) ایسے الفاظ استعمال فرماتے تھے جن میں ایمان اور کفر دونوں کا احتمال  
ہوتا تھا گاہے زبان سے صریح کفر بھی جاری کرتے تھے لیکن دل ایمان سے معمور  
ہوتا تھا۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۴۵)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب دوبارہ زمین پر تشریف لائیں گے تو اس  
زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مردہ کو باذن خدا زندہ فرمائیں گے  
اور وہ مردہ جناب مسطی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے گا اور یہ مردہ حضرت  
ابو طالب ہوں گے۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۵۳)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

جبے قول ابویں کریمین کے ایمان میں ہیں اسنے قول ہی حضرت ابو طالب کے  
ایمان میں ہیں۔ (تحقیق ایمان ابو طالب ص ۵۵)

پھر اگلے صفحہ پر فقہ اکبر کے حوالہ سے لکھا ہے:

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی موت کفر ہے۔

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۵۶)

مولانا موصوف ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

جس کی موت کفر ہے وہ اس کے لیے غیر کثیر کا اثبات نہیں کیا جاتا۔

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۳۲)

قارئین یہ اقبال پڑھیے ان میں کتنا تضاد ظاہر اور عین ہے۔

فاضل بریلوی اور ان کے ہم عقیدہ علماء ابوطالب کو سب و دشنام دینا

مشہور بریلوی محقق مولانا علامہ محمد چشتی کولہوی رقمطراز ہیں:

حضرت ابوطالب کو سب کرنا (برا بھلا کہنا) طویوں کی دل آزادی ہے بلکہ یہ بھی

احتمال ہے کہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہو الہذا ابوطالب کے معاملہ

میں احتیاط لازم ہے۔

(تحقیق ایمان ابوطالب)

آگے مولانا موصوف لکھتے ہیں:

حضرت ابوطالب کو مسلمان اور مومن کہنے میں کسی کی دل آزادی نہیں البتہ اس

قول پر کہ وہ مسلمان نہیں حضرت ابوطالب کو سب اور دشنام ہے تمام طویوں کی دل

آزادی ہے کیونکہ حضرت ابوطالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں اس

لیے ان کو سب اور دشنام کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کا بھی احتمال

ہے۔ کیونکہ کفر بہت بڑی سب اور دشنام ہے اس سے ہرزمانے کے طویوں

کی دل آزادی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا پر وحید

شہید ہے اس لیے جہاں ایذا کا احتمال بھی ہو تو سمجھ کر آدمی وہاں سے بھی کام لے

گا۔ (تحقیق ایمان ابوطالب ص ۵۱)

جبر نصیر الدین کولہوی رقمطراز ہیں:

میں کہوں گا ہم عروم بڑی نعمت سے

جو کوئی دست کش خوان ابوطالب ہے

بعد تحقیق احادیث و روایت نصیر

میرا دل قائل ایمان ابوطالب ہے

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۳)

قارئین آپ نے بریلوی قد آور شخصیت مولانا علامہ محمد چشتی کولہوی پڑھ لیا۔

جس مسئلہ میں طویوں کی دل آزادی، آقا و عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کا احتمال اور

حضرت ابوطالب کو کافر کہنا، مشرک اور جہمی قرار دینا، بڑھا کر لو کے القابات دینا، فاضل بریلوی

کے قلم سے صادر سب کچھ لکھا جا چکا ہے۔

ایمان حضرت ابوطالب اور پیر مہر علی شاہ کولہوی آستانہ عالیہ کولہوی شریف

تحقیق ایمان ابوطالب پر مقدم لکھنے والے مولانا نذیر حسین چشتی کولہوی لکھتے ہیں:

قبہ استاذی المکرم اسپتہ مرشد گرامی اور آپ کی اولاد کے ہر فرد سے انتہائی

حمیت رکھتے تھے بالخصوص صاحبزادہ والا خان جبرید نصیر الدین کولہوی سے نزاکت

بہار اور انوکھا تعلق تھا اور آپ ان کے ساتھ بڑی علمی گفتگو فرماتے تھے۔

اسی طرح ایک مرتبہ دوران گفتگو یہ نصیر الدین شاہ صاحب نے آپ سے فرمایا کہ حضور

قبہ عالم جبرید مہر علی شاہ صاحب نے اپنی کتاب میں سرکار دو عالم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کے دو چچے یعنی حضرت ابوتمزہ اور حضرت میدنا عباس رضی اللہ عنہما کے مسلمان ہونے

کا تذکرہ فرمایا ہے حضرت ابوطالب کا ذکر نہیں کیا تو قبہ استاذی المکرم نے فرمایا کہ

حضور قبہ عالم جبرید مہر علی شاہ صاحب نے پڑائے مصنفین کا طریقہ اختیار فرمایا ہے یعنی

آپ نے حضرت میدنا میر حمزہ اور حضرت میدنا عباس رضی اللہ عنہما کے نام کے ساتھ

فتو کی قید نہیں لگائی اگر آپ فتو کی قید لگاتے تو پھر یہ بات ثابت ہوتی کہ صرف حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو چچے مسلمان ہیں۔ (تحقیق ایمان ابوطالب ص ۲۲)



قارئین آپ نے متعدد حوالہ جات پڑھ لیے ایک اور حوالہ بھی پڑھ لیں۔  
بریلوی شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو دونوں میں  
سے ایک پر یہ کفر لڑنے کا یعنی پایہ کہنے والا کافر ہو جائے گا یا جس کو کافر کہا وہ واقع  
میں کافر ہو گا۔ (ایمان ابوالین ص ۱۳)

ناظرین تو یہ طلب بات ہے اگر حضرت ابوطالب مسلمان ہیں جیسا کہ پیر مہر علی شاہ  
صاحب۔ پیر سید نصیر الدین کوڑاوی اور مولانا عطاء محمد چشتی کوڑاوی کا موقف ہے تو  
مناقضین کا حکم کیا ہے؟ اور اگر حضرت ابوطالب مسلمان نہیں جیسا کہ فاضل بریلوی  
اور اس کے ہم عقیدہ کا موقف ہے تو قائلین پر کیا حکم لگتا ہے اس کا فیصلہ ہم موجودہ  
دور کے بریلوی محققین اور مفکرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔

فاضل بریلوی اور اس کے ہم عقیدہ علماء نے آقا و عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت

داری کا خیال نہیں کیا

مشہور بریلوی مناہج شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ سعید بن ابولہب حضور کی خدمت میں حاضر  
ہو کر عرض کیا کہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تو دوزخ کے ایندھن کی بیٹی ہے یہ سن کر حضور  
رحمت عالم کھڑے ہو گئے اور فرمایا جو لوگ مجھے رشتہ داروں کے بارے میں ایذا  
دیتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ جو مجھے ایذا پہنچاتے ہیں وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو  
ایذا پہنچاتے ہیں۔

ابولہب کے دوزخی ہونے میں شک کی گنجائش نہیں اس لیے کہ حکم قرآن وہ قطعی  
دو ذمی ہے اور ابوالین کریمین بارشاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سعید کا تعلق قرابت بعیدی  
یعنی عمزادہ ہے۔  
(ابوالین ص ۳۲۸)

آگے لکھتے ہیں سرفرد نبوی کا واقعہ نقل کرنے کے بعد

دلیل طلب کرنے والا بر مسلمان بھی جنت سے محروم ہو گیا اور نسبت رسول کا لحاظ کر  
کے بغیر دلیل کے بھی تعظیم و ادب کرنے والا ایک مجوسی بھی دولت ایمان سے  
مشرقت ہو کر جنت پا گیا۔  
معلوم ہوا کہ ادب و تعظیم رسول کے باب میں بات بات پر دلیل طلب کرنے  
والے اسے نام مسلمان بد بخت اور محروم و ہاتے ہیں۔

(ابوالین مصطفیٰ ص ۳۳۶)

فاضل بریلوی کا ایک اور حوالہ پڑھیں:

ایک جمعہ میں خلیفہ کے قریب تھا اس نے طلب میں پڑھا

”واسرض عن اعمام نیلہ الا جانب حمزہ ووالد العباس وایہ طالع“

یہ بدعت تازہ ایجاد ہوئی پہلی باری ماضی میں نہ تھی اور بدعت جانب نکومت  
سے تھی اسے سنتے ہی فوراً میری زبان سے آیا و اللہ نکل اللہ۔ خدا نہ سکے۔

(رسائل رضویہ ص ۳۸۶)

بدعت منکر

بریلوی علماء اپنے اسول کی رو سے بتاتے ہیں کہ یہ بدعت منکر و بے پایاں حضرت ابوطالب کا  
ام نہنا گوارا نہیں کیا اور آقا و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت داری کا خیال نہیں کیا مناسب تصرف  
کے متحرر ہیں گئے۔

ایمان ابوالین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور طوائف اہلسنت دیوبند

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوالین کریمین کے یعنی ہونے پر اہلسنت والجماعت دیوبند کے کئی  
دعا کا علماء کی تصریحات موجود ہیں راوی کی حضرات کا عقیدہ یہی ہے جس کا اثر خود بریلوی شیخ  
الحدیث فیض احمد اویسی نے بھی کیا ہے۔ (ابوالین ص ۸۴)

مفتی محمود حسن گنگوہی صاحب رحمہما لکھتے ہیں:

جلال الدین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ ۶ رسائل مشکل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے





غور یہ ہمیں حضرت گنگوہی صاحب رحمہ اللہ کی طرف سے جواب دینے کی ضرورت نہیں جو انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بیان فرمایا ہے۔ تاہم امام صاحب کی عبارت فقہ اکبر کے حوالہ سے لکھی گئی ہے۔ اس کے جوابات بھی ملاحظہ فرمائیں۔

بریلوی عالم شیخ الحدیث فیض احمد اویسی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

بمقتضائے اس آیت شریفہ کے زمانہ فترت کے لوگ قابل مواخذہ اور سزاوار مذاب کے نہیں اور باعتبار اس مسلک کے فقہ اکبر کی عبارت بھی صحیح ہو سکتی ہے کیونکہ اس میں وہ مانتا علی الکفر موجود ہے ان کے تعذیب کا کچھ مذکور نہیں اب صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ناجی ہوں گے۔ (ابوین مصطفیٰ ج ۱)

آگے لکھتے ہیں:

دوسرا مسلک مہائے کرام رحمہ اللہ علیہم اجمعین کا ہے کہ جناب سرور کائنات فخر موجودات عالم ملکات وما یکون وسید الاولین والآخرین خاتم النبیین حبیب رب العالمین علیہ من الصلوٰۃ اكملہا مین التحیۃ افضلہا کے والدین گرام بعد از وفات زندہ کیے گئے اور انہوں نے بعد احیاء آپ کی نبوت و رسالت کو صحیح و سالم تسلیم کیا اور یہ مسلک بھی بالکل فقہ اکبر کی عبارت کے منافی نہیں۔ (ابوین مصطفیٰ ج ۲)

اویسی صاحب چونکہ بریلوی ہیں اس لیے ایسے الفاظ لکھ گئے ورنہ اصل الہیہ تو اس کو قاسمہ امامتے ہیں یعنی عالم ملکات وما یکون ہونا خاصہ خدا ہے مولانا غلام محمد چشتی گولڑوی بریلوی لکھتے ہیں:

دیکھیے مسلم شریف میں ایک حدیث ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا کافر ہونا ثابت ہے مالا لکہ تحقیق کے نزدیک ترجیح ان ائمہ دین کو حاصل ہے جن سے آپ کے والدین کا کسماں ہونا ثابت ہے۔

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۳۳)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

جس طرح ابوین کریمین کے ایمان میں اختلاف ہے اسی طرح حضرت ابوطالب کے ایمان میں بھی اختلاف ہے اور علی تقدیر ایمان جتنے قول ابوین کریمین کے ایمان میں ہیں اتنے قول ہی حضرت ابوطالب کے ایمان میں ہیں۔

(تحقیق ایمان ابوطالب ص ۵۳)

قارئین تمام حوالہ جات کو بغور پڑھیے آیا مولانا رشید احمد گنگوہی قابل اعتراض شہر تے ہیں تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر بھی یہی اعتراض ہو گا بلکہ بقول پیر مہر علی شاہ گولڑوی تمام مہد میں اور ابن حجر رحمہ اللہ علیہ بھی اس ضمن میں قابل اعتراض شہر ہیں گے۔ اس کا جواب ایک پیر مہر ولی شاہ صاحب نے اور علامہ ثنائی نے یہ دیا ہے کہ ماتا علی الکفر پر وفات ہونا بعد میں ایمان کے ملنے سے انکار تو نہیں یعنی وفات تو کفر پر ہوئی اور بعد میں والدین کریمین کو زندہ کر کے ان کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر دیا گیا اور یہی توبہ و تاویل فقہ النفس قلب الارشاد حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے ارشاد کی ہے

# دستِ گریبان

## مسئلہ ہشتم

(پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے گستاخ بریلوی علماء)

مؤلف: مولانا ابوالحسن علی Nadwi



## پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی

### کے گستاخ بریلوی علماء

بریلوی علماء و محققین کی زبان سے شاید ہی کوئی مسلمان محفوظ ہوا ہو، ایسی گندی زبان اور بدہنسی کی مثال لانی ناممکن ہے۔ ان کی نگلی تلوار اتنی تیز ہے جو دسرت اپنی گردنوں پر بلکہ بڑے بڑے محن اسلام محبوب بھائی پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کی گردن پر بھی پھیر دی جاتی ہے۔

ایک بریلوی محقق زماں مولانا محمد احمد بصیر پوری نے ایک کتاب لکھی جس کا نام وکایتِ قدمِ غوث کا حقیقی جائزہ لکھا۔ یہ کتاب بقول بصیر پوری صاحب حضرت قدوم المشاغ میاں جلیل احمد شری قوری سجاد نشین آستان عالیہ شری قور شریف کے ایما پر لکھی گئی بلکہ یہ موضوع پر سجادہ موسون نے لکھنے کا حکم دیا۔ (افشیت غوث اعظم ص ۱۸)

اور اس کتاب پر تقریر بریلوی مذہب کے مشہور مناظر گستاخ اشرف سیالوی نے لکھی۔ نیز اس کتاب کا پیش لفظ جناب غلام قلب الدین خیر و شریف خواجہ یار محمد فریدی نے لکھا ہے۔ اس میں پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی کے خلاف ایسی گندی زبان استعمال کی جس کو دیکھ کر بقول پیر نصیر الدین گولڑی خیر مسلم بھی وردِ حیرت میں پڑ جائیں۔

قارئین مجھے یہ کہ ہم ان پر لب کثانی کریں۔ خود اسی خانوادہ کے چشم و چراغ سجادہ نشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین گولڑی کے بارے میں ان پر تبصرہ ملاحظہ فرمائیں تاکہ کسی قسم کا شک و شبہ باقی نہ رہے کہ بریلوی علماء پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے بھی گستاخ ہیں۔ چنانچہ پیر نصیر الدین اپنی کتاب لکیر الغیب پر اس کو نمایاں انداز میں یوں لکھتے ہیں:

اب سنئے پیر نصیر اس گولڑی سے:

سیالوی صاحب کے قلم سے عبور پذیر ہونے والی گستاخیاں

۱۔ شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنے ہم عصر اور ہم مرتبہ و منصب لوگوں پر برتری اور فضیلت ظاہر کی، بلکہ اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں پر بھی دعویٰ برتری کیا، جبکہ یہ صواب یعنی

حقیقت کی دنیا میں بے ادبی ہے۔ (وکایتِ قدمِ غوث ص ۴۱)

۲۔ شیخ عبدالقادر جیلانی آن حضرات میں سے تھے، جنہوں نے اولیاء اور انبیاء پر اپنے مال کے مطابق حق کی صورت میں شطخ سے کام لیا، جس کو محفوظ اور معصوم زبان والے نہ تھے۔

(وکایتِ قدمِ غوث ص ۴۲)

۳۔ صاحبِ قوت جات نے شطخ عبدالقادر جیلانی کے مرید اور شاگرد کو بھی ان پر فضیلت دے دلی۔ (کتاب مذکور ص ۴۲)

۴۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے دعویٰ کی مثال ایسے ہے، جیسے آخری آخری شخص دوزخ سے چھکارا حاصل کر کے اللہ کے فضل سے مشرف ہو کر پکارنے لگے لاکھ جو مرتبہ مجھے ملا کسی کو بدل کا، حالانکہ حقیقت میں اس کا مرتبہ سب سے کمترین ہو گا۔ (کتاب مذکور ص ۴۴)

۵۔ قوت الغیب اگرچہ حضرت غوث پاک کے خطبات کا مجموعہ ہے، مگر اس میں کچھ باتیں ایسی ہیں، جنہیں کلامِ باطل نظام کہتے ہیں۔ (ازالہ الريب ص ۷۰)

۶۔ حضور اکرم ﷺ غارِ حرا میں جبریلؑ کے وق لائے سے پہلے نہ تھے اور نہ ہی رسول تھے۔ (وکایتِ قدمِ غوث ص ۲۹۱)

بصیر پوری صاحب کے قلم سے صادر ہونے والی گستاخیاں

۱۔ حضرت غوث پاکؒ نے اپنے مرتبے کا اظہار کیا، جبکہ دوسرے بزرگ خاموش رہے۔ اظہار کرنے والوں سے خاموش رہنے والے افضل ہوتے ہیں۔

(وکایتِ قدمِ غوث ص ۵۳)

۲۔ صاحبِ سکوت، صاحبِ کلام سے افضل شیخ عبدالقادر صاحب کلام تھے۔

(کتاب مذکور ص ۵۸)

۳۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑے بڑے متقی اور بہتر گارنٹے والے قادری حضرات (صدیوں سے آنے والے اولیاء) بھی اس موضوع پر رطب و یابس (کمزور اور مجموعی باتیں کرنے) سے کراہتیں کرتے۔ (کتاب مذکور ص ۶۰)

4۔ موت سے کچھ دیر پہلے شیخ عبدالقادر اپنے دعوؤں کی دہ سے شرمندہ ہو کر توبہ کرنے لگے۔ (کتاب مذکور ص 62)

5۔ آپ نے قدی حذواء اللہ کے حکم سے نہیں فرمایا (نفس کی خواہش کے پیچھے چلے)۔ (کتاب مذکور ص 62)

6۔ حضرت غوث پاک آخر عمر تک نئے اور فرودناز میں بچھے رہے، موت سے کچھ دیر پہلے آپ کی اس حالت سے غلامی ہوئی۔ (کتاب مذکور ص 62)

7۔ آپ نے نفس کی خواہش پر عمل کیا، اسی لئے شرمندگی ہوئی۔ (کتاب مذکور ص 63)

8۔ آپ کا یہ دعویٰ نفس کی پیروی کی ہوئی بات تھی، مگر آپ سمجھ نہ سکے۔ (ص 64)

9۔ غوث پاک خود پندی کا شکار ہے۔ (ص 64)

10۔ غوث پاک کا فرمان اپنی تعریف آپ کرنے (عجب) کے مترادف ہے۔ (ص 65)

11۔ شیخ عبدالقادر سکر والے ہیں اور ایسے لوگ ایمانے کرام کے برخلاف ہیں۔ (ص 67)

12۔ شیخ عبدالقادر کامل ولی نہیں تھے، بلکہ جو کامل ہوتے ہیں، وہ راز ظاہر نہیں کرتے آپ نے راز ظاہر کر دیا۔ (ص 68)

13۔ حضرت بابا یہ برہمائی نے آخری عمر میں فرمایا کہ میں اب تک یہودی تھا۔ (ص 69)

14۔ جو شخص حضرت شیخ جیلانی کے سکر (نشے) کا انکار کرے، وہ جھوٹا اور جھٹلانے والا ہے۔ (ص 71)

15۔ منصب قادری (یعنی سو سال کے بزرگان دین خصوصاً حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور مولانا احمد رضا خان بریلوی) حضرت شیخ کے سکر کا انکار کرتے ہیں۔ (ص 76)

16۔ حضرت شیخ طحطاوی سے کام لینے والے تھے، حالانکہ یہ سب ادبی ہے۔ (ص 78)

17۔ حضرت شیخ اولال میں بچھے رہے، نہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کا پتہ تھا اور نہ ان میں اس کی اہلیت تھی۔ (ص 79)

18۔ حضرت شیخ اولیاء کے علاوہ اعیانہ پر بھی اعیانہ طحطاوی (اعیانہ کی سب ادبی) کرتے رہے۔ (ص 79)

19۔ ہر منہل بقدر اولال خود معرفت باللہ میں ناقص ہوتا ہے۔ (گویا غوث پاک نے بہت زیادہ اولال کیا لہذا وہ اللہ تعارف میں بالکل ناقص تھے۔ (کتاب مذکور ص 81)

20۔ حضرت شیخ کو اعلیٰ مقام وقات کے وقت ہی نصیب ہوا۔ (حکایت قدم غوث ص 81)

21۔ صاحب اولال اپنے بہت سے سانس ضائع کر دیتا ہے، حضرت شیخ صاحب اولال تھے۔ (ص 84)

22۔ شیخ عبدالقادر تادمات حیات صاحب ملال رہے، صاحب مقام نہ تھے۔ (ص 85)

23۔ عراقی واسلے بزرگان پر مگر غالب ہوتا ہے اور مگر یہ ہے کہ احکام خداوندی کی خلاف ورزی کے باوجود ان پر نعمتیں جاری رہیں۔ (ص 86)

24۔ جو شیخ کرتا ہے وہ ان کی معرفت سے بھی جائی اور اپنی ذات سے بھی جائی ہوتا ہے۔ معاذ اللہ شیخ عبدالقادر بھی شیخ کرتے رہے لہذا وہ بھی جائی ہوئے۔ (ص 86، 87)

25۔ شیخ ابوالسعود (پیران پیر کے مرید) کو جو مقام رفیع ملا ہوا، اس کے مقابلے میں شیخ جیلانی کا مقام ناقص ہے۔ (ص 93)

26۔ تمام مقامات سے اعلیٰ مقام عبودیت محمد ہے۔ (جو حضرت شیخ کو صرف موت سے تھوڑے دن پہلے نصیب ہوا)۔ (ص 94)

27۔ اپنے آپ کی پاکیزگی بیان نہ کرو اللہ جانتا ہے جو جتنا پر دوزگار ہے (حضرت شیخ کو بھی پوری کی حقیقت)۔ (ص 106)

28۔ حضرت شیخ مقام اولال میں نہ رکے رہے۔ (ص 113)



29۔ ایک بزرگ نے کہا: ان کی قسم میں عبد القادر کے حال کو خوب جانتا ہوں۔ وہ اپنے اہل کے ساتھ کیسا تھا اور وہ اب اپنی قبر میں کیسے ہے۔ (ص 114)

30۔ حضرت کا کلام "قدی حذہ" ایسا ہے جس سے خود بینی ظاہر ہوتی ہے۔ (جو فقر میں قابل گرفت ہے)۔ (ص 117)

31۔ متعصب نالیو! بتاؤ کہاں ہے تمہارا عرف قبیح و شنیع۔ جس نے سخاوت کرام و انوار عظام کو اسمہ ولی سے محروم کر دیا (یہ حرف کی بات کرنے والے متعصب اور نالی پر مہر ملی شاہ کو لڑوی تھیں معاذ اللہ)۔ (ص 133)

32۔ صحابہ کی روش کی پیروی ضروری ہے۔ انہوں نے نہ تو دعوے کئے اور نہ کراہتیں ظاہر کیں، اسی طریقہ میں ملا جلی ہے۔ باقی اس سے ہٹ کر دوسرے طریقوں میں ملا جلی نہیں۔ بہت خطرہ ہے (جبکہ شیخ عبد القادر نے معاذ اللہ دعوے کر کے اور کراہتیں ظاہر کر کے صحابہ والا مٹھوٹ اور سالہ طریقہ چھوڑ دیا)۔ (ص 140)

33۔ حضرت مجدد الدین ثانی کا وہ مکتوب جس میں حضرت غوث پاک کا مرتبہ بیان کیا گیا ہے، وہ جعلی، خود ساختہ اور مسترد کیا ہوا ہے۔ (ص 149، 150)

34۔ یا تو سارے قطبوں کو اصلی قطب مان لو، یا پھر حضرت غوث پاک بھی اصلی قطب نہ رہیں گے، صاحب فتوحات نے ایسی بات کہہ دی، جس سے سارے قادریوں کو نقصان اٹھانا پڑا۔ جس پر کچھ تھا وہی سچے ہوا دینے لگے۔ (ص 178)

35۔ شیخ عبد القادر صاحب مال صدق تھے، صاحب مقام صدق نہ تھے۔ (ص 185)

36۔ حضرت شیخ صاحب مال تھے اور صاحب مال مطلوب العقل ہوتا ہے، جو مجنون کی طرح ہے، ان سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ دان کے گناہ گھے جاتے ہیں، نہ نیکیاں (پلو جان ہی چھوٹ گئی)۔ (ص 185)

37۔ ایک بزرگ نے فرمایا "شیخ عبد القادر مرتبہ میں مجھ سے بچتے ہیں"۔ (ص 201)

38۔ سلسلہ شیعہ میں محبوب سبحانی کی طرح کے بے شمار محبوب ہیں۔ (ص 202)

39۔ حضرت شیخ کا یہ قول بچکا د ہے، ہمارے سامنے کوئی قادری وہ نہیں مار سکتا۔ (ص 203)

40۔ غوث پاک کے قدم کی فضیلت ہر زمانے میں ماسنے والے جاہل اور متعصب ہیں (ص 204)

41۔ اس قول کا صرف صدق ثابت ہوا، حق ہونا بھی ثابت نہ ہوا، چاہے ایک حضرت شیخ قدس سرہ، کار اور است ماسور ہونا ثابت ہوتا۔ (ص 233)

42۔ حضرت جیلانی پیالے پنی کو مست ہو جاتے ہیں اور از ظاہر کر دیتے ہیں، جبکہ ہمارے مشائخ و ریاضوں کے کبھی کبھار ظاہر نہیں کرتے۔ (ص 250)

43۔ غوث پاک کی کیفیت دریا کے شور والی ہے، جبکہ ہمارے مشائخ پشت سمندر کی طرہ خاموش ہیں۔

کہہ رہا ہے شور دریا سے سمندر کا سکوت جس میں جتنا خوف ہے اتنا ہی وہ خاموش ہے۔ (ص 251)

44۔ حیرت ہے جن غالی لوگوں (قادری بزرگوں) کے شیخ (پیران بنی) تمام عمر بوجہ اذیتا و عروج و حال و احوال و نہ ہو و عموم و خاص طویل و عینہ و شجاعت کثیر، کا بکثرت اظہار فرماتے رہے اور وہ ہمارے مشائخ کو جو سلامت حیات مقام نبوت و حیرت محمد میں رہے اور کامل ان اصحاب کو تھے کہ قرار دیتے ہیں، ایسے ہی موقع کے لئے کسی نے یہ شعر کہا تھا:

خود کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا فرد  
جو پاس ہے آپ کا من کرشمہ ساز کرے

(ص 251)

45۔ حضرت محبوب سبحانی قدس سرہ، ساری زندگی صاحب فکر و حال و احوال ہی میں ہے، مگر شریف کے آخری چاروں میں عہدیت و نزول کی طرف کسی قدر رجوع نصیب ہوا مگر مقام عہدیت و نزول تام نہ ہوا۔ (ص 251)

46۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایک ایسا شخص جس کی ساری زندگی فقر و اذلالت اور تنگ و حال میں گزری ہے اس کی زندگی کے آخری ایام میں ایک سخت تعب و انقلاب کیوں واقع ہو گیا؟ اس کی زندگی کے آخری ایام میں جس ایسی قدرتی فطرت ہو کہ ساری زندگی کے اذلالت و نیاز کو چھوڑ کر مقام مہریت و نیاز کی طرف آئے (ص 278)

47۔ ابراہیم قندوزی مجدد ایک رات غوث پاک کے ساتھ مسجد میں اٹھے ہوئے۔ حضرت غوث پاک کے سر ہاتے ایک بڑا پتھر لے کر کھڑے ہو گئے اور کہا جی پانچا ہے کہ سر پھیل زوں مگر تیری ماں ضعیف ہے۔ اسے سہرا ہو گا۔ (ص 279)

48۔ حضرت شیخ ابی شان میں قصیدہ سے لکھتے رہے اور ساری زندگی دعاوی ٹولید و عینہ و کشیدہ کا تجربہ فرماتے رہے مگر آپ بڑے کمزور و مہذور تھے (ص 280)

49۔ اسے زیادہ سے زیادہ مباح کے درجہ میں شمار کر دے۔ جبکہ متقیین کا ورع و تقویٰ و مہامات میں ہی ہوتا ہے (یعنی حضرت شیخ متقی بھی انہی سے معاذ اللہ) (ص 280)

50۔ حضرت پیران چیر نامت حیات صاحب مقام نہ ہو سکے صاحب مال رہے اور صاحب مال پر وہ سے میں ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھوں سے پردے نہیں اٹھ سکتے۔ (ص 282)

51۔ حضرت شیخ سے کسی ایسی عجیب و غریب کرامت کا قصہ نہ ہو سکا جس کا قصہ کسی اور سے نہ ہو سکا ہو (ص 282، 283)

52۔ البتہ ہمارا جوابی موی یہ منظور باقی ہے جسے کوئی غالی تاقیامت تو نہیں سکے گا یعنی سب قادریوں کو سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہو جانا چاہئے۔ (ص 311)

53۔ جس قادری کو بھی فیض نوشہ ملے گا، جو سلطنت حضرت مجدد الدین چلی کی بنیے گا۔ (ص 311)

54۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ ابو یوسف حضرت ہمدانی قدس سرہ جیسے بزرگ موجود تھے جن سے سیدنا شیکھ عبد القادر جیلانی فیض حاصل کرتے رہے۔ روحانی مشکلات کو دھت کرتے رہے (ص 312)

55۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ معین الدین امجدی قدس سرہ جیسے مرید موجود تھے جو مقام اذلالت و نیاز میں پھنسے ہوئے لوگوں کو نکال کر مقام مہریت و نیاز پر پہنچا دیتے (ص 312)

56۔ ثابت ہوا کہ شیخ عبد القادر جیلانی کو ایک نقشبندی بزرگ نے غوث اعظم بنایا۔ (ص 315)

57۔ شیخ عبد القادر جیلانی کی زندگی نے وفات کی کہ آپ منصب ولایت کی تکمیل کر پاتے (ص 316)

کتابتوں کی اس مجمل فہرست پر نگاہ ڈالنے سے آپ پر یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی کہ ہم نے ان پر دو مذکورہ مولوی صاحبان کے متعلق ناروا سختی کا مظاہرہ بالکل نہیں کیا۔ بلکہ ایسے موقع پر ان جیسے لوگوں سے سختی نہ کرتا ہے خود ایک عوامی ہو جائے۔  
بقول سعدی شیرازی

غمی بایداں کردن چنان است کہ بہ کردن بجائے یک مرداں

اگر جو اب آل خدایاں سے طور پر مری حق میں آپ کو کچھ سختی نظر آئے تو ذرا ان آیات پر بھی نگاہ ڈال لیجئے۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پر یہ لہجہ کے کتاخوں کو ڈالنے سے منع فرمایا اور انہوں نے بغیر اسلام کے اہل بیت "عظام کے بارے میں مذکور زبانی اپنا شیوہ بنالیا تو ان تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ بدعتی سے فراموشی کے فوراً بعد ان سے بھی منہ پٹی۔ چنانچہ آپ ان کے قدموں کے پاس تشریف لائے۔ ایک طرف اس مجسمہ افت و حیا، رحمت و شفقت اور تہذیب و ادب کے نقطہ نماں پر قائم شخصیت کو دیکھنے میں کے فرق اقدس پر واکمک اعلیٰ خلق عظیم کا حصول تاج رہا محیا اور دوسری طرف ان کلمات پر بھی ذرا غور فرمائیں۔ آپ نے یہ بدعتی و غور و فکر کو مخاطب فرماتے ہوئے باؤز بلند فرمایا: یا اخواۃ القرد و الخنازیر کہ اسے بندوں اور نوروں کے بھائیو! جب



ہو دیوں نے آپ کی زبان اقدس سے خلاف توقع ایسے سخت کلمات سے تو حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے یا ابا القاسم علمک فماتنا ترجمہ: کہ اسے ابو القاسم سے پہلے تو ایسے غیر مہذب الفاظ بولنے والے نہ تھے۔ (ملاحظہ ہو "المستدرک للحاکم" الجزء الثانی ص ۳۶ مطبوعہ بیروت سن ۱۹۹۰ء)

اب نور فرمائیے کہ آخر وہ کیا کیفیت تھی جس نے آپ میں سراپا علم و دنیا اور مجسم مہر و وفا ذات کو ایسی گنگو پہ بھجور کر دیا تھا لہذا اس معاملے میں میری طرف سے بھی معذرت قبول کیجئے۔

پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے نسب پر درحیک حملہ  
چوہہ شریف والوں کا نسب بعض بریلوی علماء کی تحقیق کے مطابق سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ جبکہ مشائخ چوہہ اس بات پر بعد میں کہ ہمارا نسب یہ نہیں بلکہ ہمیدہ میں اور اسی بات کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لیے ان حضرات نے ایک نہ دیکھا کتاب اثبات النسب تحریر کی ہے جس پر متعدد مشائخ کی تقاریر بھی ثبت ہیں۔

ان حضرات میں سے بعض حضرات کا وہ اپنے نسب نامہ کی تحقیق کے لیے اوج شریف آوج ملک و ہاں ان حضرات کی ملاقات پیر سید افتخار احمد گیلانی سجادہ نشین اوج شریف سے ہوئی۔ جب ملاقات ہوئی تو کیا ہوا خود اسی قافلہ والوں کی زبانی نہیں:

جب ہم پیر صاحب سے ملاقات کے لیے ان کے کمرہ میں پہنچے تو ہمارے علاوہ متعدد لوگ وہاں پر موجود تھے پیر صاحب (سید افتخار گیلانی از ناقل) نے فرمایا کہ ان کے پاس جو بھی لائے ہیں وہ پوری کے خطر سے بے چارے غرض وہ قوس میں مقفل کیے ہوئے ہیں بن کو کھولا نہیں جاسکتا۔ دوران ملاقات ایک عجیب سو رحال پیش آئی جب آپ نے فرمایا کہ وہ پیر مہر علی شاہ رحمہ اللہ علیہ کو گیلانی یہ تسلیم نہیں کرتے اور ان کے شجرہ نسب مستند نہیں ہے۔ (اثبات النسب ص ۸۰)

پیر جماعت مسلکی شاہ کے نسب پر حملہ  
مشائخ چوہہ شریف والے رقمطراز ہیں:

علم انساب سے متعلق رکھنے والوں کے نزدیک تین نسلوں کا فرق کوئی معمولی فرق نہیں ہے بلکہ یہ ایک صدی کے عرصہ کا فرق ہے لہذا ان دونوں کے شجرہ میں ان حضرات کے درمیان زمانے کا فرق جس بات کی غمازی کر رہا ہے اس کو اہل علم بخوبی جان سکتے ہیں کہ یہ بناوٹی شجرہ نسب ہے۔ (اثبات النسب ص ۱۵۹)

لہذا اوپر والی عبارت سے ثابت ہوا کہ میر ملت پیر جماعت علی شاہ کا نسب نامہ بناوٹی ہے۔

پیر مہر علی شاہ گولڑوی علامہ فیض اویسی کے فتویٰ گستاخی کی زد میں  
پیر مہر علی شاہ صاحب اپنی کتاب سینہ حشمتی میں لکھتے ہیں:

واللہ فیہ الما کرین کہ الہی مکر ہی غالب رہتا ہے۔ (سینہ حشمتی ص ۱۰۳)  
دوسری جگہ لکھا ہے:  
نور سے سوچو یہ ایک مکر الہی تھا، مقابہ مکر کا، یانی۔ (سینہ حشمتی ص ۱۰۳)  
اب علامہ فیض احمد اویسی اس لفظ مکر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اقتی حضرت قدس سرہ سے پہلے مترجمین سے اس طرح کی گستاخی الوہیت منقول ہے آپ کے بعد والے مکر کے معنی کو صرف تہذیب کے معنی میں لائے اور الوہیت کی گستاخی سے بچے۔ (میدان اعلیٰ حضرت ص ۲۱)

علامہ اویسی صاحب کا تبصرہ آپ نے غور سے پڑھ لیا ہو گا۔ علامہ صاحب کے فتویٰ کی رو سے پیر مہر علی شاہ اللہ تعالیٰ کے گستاخ قرار پائے۔

فیضی صاحب کے فتویٰ کی رو سے فاضل بریلوی بھی اللہ تعالیٰ کے گستاخ غیبر سے  
فاضل بریلوی نے مکر کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی ہے:  
کوہ افکن تھا ان کا مکر  
مگر مکر حق تھا راغب رسول  
(مدائح بخشش حصہ سوم ص ۳۱)

بریلوی علی کا سجادہ نشین گولڑہ شریف پر نصیر الدین کو واپسی قرار دینا

مفتی اعظم پاکستان صاحبزادہ افتخار احمد نعیمی نے ایک استفتاء بنام پر نصیر الدین گولڑوی کے تقریر فرمایا جس کو اس کے حمید صاحبزادہ ڈاکٹر جہانگیر اختر رضاعی نے شائع کیا۔ چنانچہ اس کتاب کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے گویا کتاب بغیر ہمدان میاں سے شروع ہوتی ہے:

شرعی استفتاء نصیر الدین و باہنی ہے

۳۶ رسالات کے جوابات دو

واضح رہے کہ یہ رسالات بریلوی دین و مذہب کے مفسر قرآن شیخ الحدیث مفتی اسلام شاہزادہ افتخار احمد نعیمی نے لکھے ہیں۔ ان رسالات کے لکھنے کے باعث ایک سائل یہ نعیم الرحمن بریلوی قادری ہے گویا یہ نعیم الرحمن بریلوی سائل ہے اور مفتی اعظم نجیب مگر میں پوری کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ فیصلہ نہیں کر سکا کہ آیا یہ نعیم الرحمن خود سائل ہے یا خود نبی نجیب۔ رسالات میں کبھی بھلا بھلائے سوال کے فیصلہ کن جواب بھی لکھ جاتے ہیں۔ قارئین کو پڑھ کر خود اندازہ ہو جائے گا۔

یہ نعیم الرحمن بریلوی کے پیر نصیر الدین گولڑوی کے بارے میں تاثرات

چنانچہ یہ موصوفہ رقمطراز ہیں:

اس مصنف کے جھوٹے قلم نے کہیں اعلیٰ حضرت یا امام اہل سنت نہیں لکھا بلکہ کہیں لکھتا ہے فاضل بریلوی نہیں لکھتا ہے مولانا احمد رضا خاں بریلوی یہی طریقہ کچھ دہانوں کا ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۵)

مگر پیر نصیر الدین صاحب کا قلم تو جھوٹا ہے جو نہ فان صاحب کو فاضل بریلوی کے نام سے لکھتا ہے مگر پوری کتاب "فاضل بریلوی غلام حجاز کی فخر میں" کا قلم تو اس سے بدتر ہوا ہے جھوٹا ہو گا جس نے اسی عنوان سے پوری کتاب لکھ ماری ہے۔ (فاضل بریلوی غلام حجاز کی فخر میں میں کتاب کا نام)

یہ بد نصیب مصنف (پیر نصیر الدین، از ناقل) تو آکا سلی علیہ وسلم کو بھی آقا اور

یہ نا نہیں لکھتا بلکہ مامیاء اللہ رسالت مآب، آنحضرت، آنجناب کی لکھتا ہے بالآخر یہ لکھ بھی دہانی اسکا۔ (شرعی استفتاء، ص ۴)

پیر صاحب پڑ یہ صاحب خوب سے مگر فاضل بریلوی کو کسہ بھول گئے جو حضرت محمدؐ کو نبی سلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ نا اور آقا تو دور کی بات درود لکھنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ میں یہ عبارت باہنی افشاہ لکھی ہوئی ہے:

پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمدؐ کا رب اول و آخر ظاہر و باہنی ہے اور حضور اول و آخر ظاہر و باہنی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ص ۶۶۳/۱۵)

پیر نصیر الدین گولڑوی کے نزدیک پیران پیر کا درجہ انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہے یہ نعیم الدین قادری اپنے سوالنامہ میں لکھتے ہیں:

نوٹ پاک کا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ اپنی کتاب امانت و استعانت کے صفحہ ۷۱ پر لکھا ہے کہ بعض اولیاء ایسے ہیں جن کے احوال سے انبیاء و مرسلین سے خبر ہیں۔ (شرعی استفتاء، ص ۶)

مفتی اعظم افتخار احمد نعیمی سائل کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کتاب امانت کے صفحہ ۱۳ پر رسالہ نوٹ پاک میں سے ایک مقالہ نقل کیا گیا ہے جس میں نوٹ اعظم کی شان میں تمام انبیاء و مرسلین مولانا مقررین سے زیادہ ثابت کی گئی ہے۔ (شرعی استفتاء، ص ۱۸)

مفتی اعظم افتخار احمد بریلوی اس مقالہ کے والد سے اس کے رقمطراز ہیں:

(۱) اس مقالے میں تین کتاغیاں لی گئی ہیں: نبی کریم کے مفتی ایسی کو باقی قرار

دیا، نوٹ پاک اور عباد ماموفا کا مفتی زیادہ کامل ثابت کیا گیا ہے۔

(۲) غلام انبیاء و مرسلین کو بہت کم ثابت کیا علم نوٹ اعظم کو بڑھایا گیا۔

(۳) مولانا مقررین کی تحقیق لی گئی۔ (شرعی استفتاء، ص ۱۸)

گویا وہ مقالہ جس کی نسبت پیر نصیر الدین گولڑوی نے پیران پیر کی طرف کی ہے اس



مقالہ میں بقول مفتی اعظم بریلوی غوث پاک نے تین گستاخیاں کی ہیں۔ (معاذ اللہ)

پیر نصیر الدین گولڑوی کی زبردست توہین کرنا

سائل یہ موصوف لکھتے ہیں:

ہم سمجھتے ہیں کہ نصیر الدین کی پیہ آتش شیطانی کی ایک نئی کرۂ ہے۔

(شرعی مسئلہ، ص ۷)

آگے لکھتے ہیں:

ابیس کی عداوت، اوجہل کی بیہالت و دیگر شایین کی خباثت اس مجموعے کا نام

و باہت ہے اور نصیر الدین کی ان دو کتابوں میں انہی ہی چیزوں کی بھر مار ہے۔

(شرعی مسئلہ، ص ۱۸)

پیر نصیر الدین کو گستاخ رسول قسار دینا

سائل یہ نصیر الدین قادری بریلوی لکھتے ہیں:

دوم یہ کہ انہوں نے توحید کی آڑ لے کر رسائل ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

اور گستاخی کی ہے اور موصوف کا ڈھونڈ رکھا ہے بلکہ لفظ توحید کی ایجاد ہی توہین

نہوت کے لیے ہوئی ہے۔

(شرعی مسئلہ، ص ۱۳)

یہ صاحب موصوف لکھتے ہیں:

ہم کہتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمتیں تو ہندوؤں سکھوں اور مرزا غلام احمد

قادیانی نے انہیں بلکہ نفاس شاعری کے اعتبار سے ان کا کلام ہمارے کلام سے

بلند ہے۔ انہیں کلمہ و بناادب و احترام اور مصانیت کی دلیل اور شہادت نہیں یہ تو

شاعر اور فکاری ظاہر کرنے کے لیے بھی کلمہ دی جاتی ہیں۔ (شرعی مسئلہ، ص ۱۳)

قارئین یہ عبادت بخود پڑھیں کہ قادیانی کا کلام پیر نصیر الدین گولڑوی کے کلام سے بلند ہے۔

مفتی اعظم علامہ سید احمد نعیمی کا پیر نصیر الدین گولڑوی کو گستاخ قرار دینا

قارئین آپ نے سائل کا تبصرہ پڑھا جس سے آپ کو سائل کی ذہنیت اور بدتمیزی کا

اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اب مجیب مفتی اعظم پاکستان صاحبزادہ افتخار احمد نعیمی نے جو کچھ لکھا اس کے بھی

چند اقتباسات پڑھ لیجیے۔

مفتی اعظم افتخار احمد نعیمی رقمطراز ہیں:

انہی دو کتابوں (اعانت و استعانت اور طرہ الغیب، از ناقل) میں انبیاء کرام

مرسلین و ملام کی اتنی تحقیر کی گئی ہے گویا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ایک بیکار و

فصول چیز ہیں۔ آپ کے نزدیک انبیاء سے استعانت و استعاذہ و شریک ہے اور

ان سے محبت کرنا خلاف توحید ہے۔ آپ کے مسلک میں غوث اعظم کی شان و

عزت اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ۔

(شرعی مسئلہ، ص ۲۱)

موصوف آگے رقمطراز ہیں:

کئی جگہ آپ نے صاف لفظوں میں لکھا کہ جس طرح بت اور کفار میں اسی طرح انبیاء

اولیائیں۔ وہ کچھ دے سکیں یہ کچھ دے سکیں۔ بتوں سے مانگنا بھی شرک ہے

(شرعی مسئلہ، ص ۲۲)

انبیاء سے مانگنا بھی شرک ہے۔

قارئین بریلوی مذہب کے مفتی اعظم نے جو تبصرہ پیر نصیر الدین گولڑوی پر کیا ہے وہ خود

واضح ہے کسی تبصرہ کی حاجت نہیں۔

پیر نصیر الدین گولڑوی کو وہابی قسار دینا

صاحبزادہ صاحب رقمطراز ہیں:

آپ کی ان کتابوں کو پڑھ کر آپ کے تلامذین پانچ سو سے آپ وہابی بنے ہیں:

و ہابیوں نے سات لکھواہٹی مثنیٰ سے اپنے دین میں ایجاد کر لی ہے جس کا قرآن

و حدیث میں نہیں ذکر نہیں ذاتی تک کوئی جوت دے۔ (۱) لفظ توحید (۲) لفظ

مؤمنہ۔ مقالات غوث اعظم میں لفظ توحید اور لفظ مؤمنہ استعمال کرنا بعد کی ملاوت

جسے بھلا ٹوٹا، اعلیٰ ایسے لکھ کیوں استعمال فرماتے ہو اللہ رسول کو پسند نہیں۔

(شرعی استفتاء میں ۲۳)

وہابی کہنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے مغلطی بہرہ نئی ولی کو مفاد اور حق کی مثل برادر کا درجہ دے کر بہرہ نئی ولی کو غیر اللہ اور من و ولان اللہ میں شمار کیا ہے۔

(شرعی استفتاء میں ۲۵)

مفتی اعظم نے پیر مہر علی شاہ صاحب کے استاد کو بھی معاف نہیں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں: شاہ صاحب رحمہ اللہ علیہ کے استاد احمد علی سہارنپوری تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولوی احمد علی بہترین کتاب بھی وہابی تھا۔

(شرعی استفتاء میں ۲۶)

ساجزادہ اقلیدہ احمد نعیمی کا پیر مہر علی شاہ کو وہابی قرار دینا

اگر پیر مہر علی شاہ کو وہابی قرار دیا جائے گا تو مولوی کے وہابی ہونے کا انکار کیا جائے گا۔ مولانا فیض احمد فیض کو معتبر مانتے ہیں۔ میرا کہنی ان واقع کو لا کر شریف سے نہایت ہٹے والے ان کو معتبر تسلیم کرتے ہیں۔ اس نقطہ نظر کی رو سے تو پیر صاحب ساجزادہ کی رو سے وہابی قرار پاسے۔ چنانچہ ساجزادہ کے مغلطیات ہر جمل:

آپ کو بھی یاد ہے کہ دیوبندی اس شہر کا نام ہی نہیں بلکہ ہر دیوبندی اور کتابت شخص پر اپنا پرچہ ہے جس دیوبندی وہابی سے کوئی ہڑے یا ان سے عقیدت رکھے وہ حقیقت میں دیوبندی وہابی ہی ہے۔

(شرعی استفتاء میں ۲۶)

موصوف آگے لکھتے ہیں:

معلوم فیض احمد وہابی کس پالہ بازی منصوبہ بندی کے تحت دربارہ مولود شریف میں داخل ہو کر پیر اول کا استاد بن چکا جس نے استاد عالیہ کو وہابیت میں مسموم و مشکوک کر دیا۔

(شرعی استفتاء میں ۲۶)

مزید لکھتے ہیں:

آپ نے لکھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب ابن تیمیہ کا اثر اہم کرتے تھے اور ان کے

لیے مغفرت کی دعا بھی کرتے تھے میں سمجھتا ہوں یہ بھی فیض احمد فیض احمد وہابی کی

شرارت و ملامت ہے۔

(شرعی استفتاء میں ۲۸)

ساجزادہ اقلیدہ احمد نعیمی تو اب فوت ہو چکے ہیں البتہ ان کی روحانی اولاد ایک اور حوالہ بڑھائیں تاکہ لاہور شہر کے مقام اچھرہ کے مولانا مہراچھرہ دیوبندی وہابی ہیں۔ چنانچہ مولوی عمر اچھرہ دیوبندی لکھتے ہیں:

واقعی میرا حصول علم تمام وہابیوں سے ہے۔

(مقام میں شخصیت میں ۲)

قارئین یہ بھی واضح رہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب کے استاد مولانا احمد علی سہارنپوری تھے۔

(مہر میر میں ۶۲)

ساجزادہ صاحب آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:

آپ کو وہابی سمجھنے کی پانچوں وجہ یہ ہے کہ آپ نے ان کتابوں میں کتابت وہابی اکلار کی بہت تعریف کی ہے۔ ان کتابوں کو مولانا اور شاہ اسماعیل شہید جیسے باعزت و صدا احترام القابات سے نوازا ہے۔

(شرعی استفتاء میں ۲۸)

ساجزادہ کے پیر نصیر الدین گولڑوی پر مسزیدہ فسق

کلمہ کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کلمہ غنی کلمہ کلمہ جبراع سے

ساجزادہ اقلیدہ احمد نعیمی مفتی اعظم پاکستان نے پیر نصیر الدین کو تو درکنار اس کو لاہور پیر مہر علی شاہ صاحب کے استاد ہٹ کر بھی معاف نہیں کیا۔ یہ مزید چند اور انکشافات یہ یہ قارئین ہیں۔

ساجزادہ صاحب پیر صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ نے بعض حوالے اور مقالے اسی نوعیت کے بیان میں ایسے کلمہ دیے جس سے خود اللہ تعالیٰ کی تخت کتابی اور توہین ہو رہی ہے۔

(شرعی استفتاء میں ۳۱)

امام غزالی رحمہ اللہ علیہ پر برے ہوتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام غزالی کی یہ کفر یہ کفر یہ کفر یہ کفر آپ نے بڑی خوشی سے نقل کی ہے لہذا آپ پر واجب ہے کہ اس کا ثبوت پیش کریں۔

(شرعی استفتاء میں ۳۲)



آگے لکھتے ہیں:

آپ کی بیان کردہ حکمت بالغہ میں کسٹانی احمیاء کرام غنیمت مستوفیہ و السلام نمایاں ہے۔  
(شرعی استکبار، ص ۳۳)

اولیاء اور انبیاء کی قبور مبارکہ کی توہین یعنی قبور مبارکہ کو بت قرار دینا

پیر نصیر الدین گولڑوی بریلوی مسلک میں نہایت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں حتیٰ کہ پیر عرفان شاہ مشہدی جیسے متعصب بریلوی بھی پیر صاحب کی تائید کرتے ہیں:  
پیر عرفان شاہ مشہدی لکھتے ہیں:

حضرت پیر نصیر الدین مدظلہ اسول و فرود میں اپنے جد بزرگوار اعلیٰ حضرت گولڑوی قدس سرہ العزیز کے متبع ہیں۔ (حدیث الفلاح فی مسالک کفولہ ککاح ص ۲)  
شیخ منیب الرحمان اور مفتی غلام مصطفیٰ نے بھی تعریفی کلمات کہے ہیں دیکھیے طریق الفلاح اور عبدالحکیم شرف قادری نے بھی اپنی کتاب میں تعریف کی ہے۔  
ساجد اور افتخار احمد لکھی رقمہ از میں:

آپ (پیر نصیر الدین گولڑوی) از ناقل (نصف ۳۳) پر پیر علی شاہ صاحب کے حوالہ سے اولیاء اور انبیاء کی قبور کو بت کہا ہے۔ مودودی صاحب نے ایک بار کتبہ خضریٰ کو منہ اچھو کہا تھا اس پر مودودی کو دہائی کہا گیا ہے مودودی اور پیر صاحب میں میاں فرق رہا۔  
(شرعی استکبار، ص ۳۵)

گو یا ساجد اور کے نزدیک اگر یہ بات ثابت ہے تو مودودی اور پیر صاحب میں علی شاہ صاحب دونوں دہائی قرار پائے۔

پیر نصیر الدین گولڑوی کو ان مسٹر و جیل کا گستاخ قرار دینا

ساجد اور صاحب لکھتے ہیں:

یہ خطاب عاقلانہ ہے مگر کتابہ اس کو متباد کہہ کر اللہ تعالیٰ کی تین گنا خیاں ہیں:  
(۱) اللہ تعالیٰ کی سبے خیری۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی وعدہ وفا کی۔

(۳) آپ نے اللہ تعالیٰ کو بد بانی مانا ہے۔ (شرعی استکبار، ص ۳۵)

اشرف سیالوی کا پیر نصیر الدین کو گستاخ و دہائی بد مذہب اور ملحد قرار دینا  
پیر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

(اشرف سیالوی نے) اپنی کتاب ازالۃ الاریب میں صراحتاً میر انعام لے کر مجھے گستاخ و دہائی، بد مذہب اور ملحد قرار دیا ہے میرے عقائد و نظریات بد تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

اعتز زریں عقیدہ باد۔ (الطریۃ الغیب، ص ۹۳)  
مزید حاشیہ پر یہ عبارت لکھی:

انہوں نے اشرف سیالوی صاحب میرے عقائد کی آڑ میں مجھ پر بھی چاروں بیج جگے۔  
گلشن کے بدلنے ہوئے حالات نہ ہو چھو  
اب پھول بھی کائناتوں کی زبان بول رہے ہیں

سیالوی صاحب کی تاویل کار و اور اسنت و یونہی کی صفائی و دستا  
پیر صاحب رقمہ از میں:

اگر سیالوی صاحب کی تاویل اپنی عبارت کے معاملہ میں مستوفی و مقبول ہے تو یہ فتویٰ ہائے کفر جن کی تشہیر قریبا صدی بھر سے کی جا رہی ہے ان پر اس قدر امرار کیوں آخر ان عبارات کی تاویلات کیوں قبول نہیں جب ان عبارات کے لکھنے والے حضرات بھی اپنی زندگی یہ تاویلیں پیش کرتے رہے لیکن اس وقت سے لے کر آج تک یہی ڈھنڈو دہاؤں جا رہا ہے کہ یہ عبارتیں کفریہ ہیں۔

(الطریۃ الغیب، ص ۹۳)

پیر صاحب زندہ باد آپ نے قوریلوں کے منہ بند کر دیے مگر ان حالات میں شاید آپ کو دیا کار آمد نہ ہو کیونکہ جو لوگ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مانتے ہوں

آپ کی بات کب تسلیم کریں گے۔

سید نصیر الدین گولڑوی کا اشرف سیالوی کو مشترک قسار دینا

بریلوی حضرات آئے روز عامۃ الناس کو یہ باور کراتے آتے ہیں کہ یہ امت شرک نہیں کر سکتی جبکہ ابو الحسنات مولوی اشرف سیالوی کسٹاخ شیخ عبدالقادر جیلانی شرک کا ارتکاب کر چکے ہیں اور توبہ اور رجوع کی کوئی خبر یا عوال ہمارے پاس تا حال موجود نہیں لہذا ہم یہ ملاحظہ کریں کہ جناب کا خاتمہ اسی عقیدہ پر ہوا۔

شرکیہ عبارت جو اشرف سیالوی نے لکھی:

انہ تعالیٰ پوری کائنات میں ہر کام اور ہر فعل میں موثر اور مدد نہیں بلکہ دوسرے حضرات بھی اس کے ساتھ تہذیب و تشریف میں شریک ہیں بلکہ شریک کام اولیاء و مرشدین کے پر ہر مانتا ہے اور تہذیب آسمان کام اپنے ذمے کر لیتا ہے۔ (از الارب میں ۶۴)

سید نصیر الدین کا اس شریک عقیدہ پر تہذیب اور چیلنج

پیر صاحب موصوف رقمطراز ہیں:

میری ہیرت کی استہزا ہو گئی کہ ایک پرانے مولوی اور شیخ الحدیث کے قلم سے ایسی عبارت نکھر نکلی سکتی ہے میں نے اسے کبھی بار بار جانور سے پڑھا حتیٰ کہ اپنے ملنے والے متعدد علمائے کرام کے سامنے وہ عبارت رکھی لیکن اس عبارت کو مفہم شرک سے بہرہ اقرار نہ دیا جا سکا۔ میں سیالوی صاحب کو چور سے استغوث اور منکلی جو ملے سے دعوت بحث دیتا ہوں کہ اپنی اس شرکیہ عبارت پر میرے ساتھ گفتگو فرما کر اپنا حقوق پورا فرمائیں۔ (علمیہ الغیبیہ ۱۱۱ از الارب میں ۹۳)

پیر نصیر الدین گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف اور اشرف سیالوی بریلوی

فاضل بریلوی خان صاحب کے فقہ مخیر امت مسلم میں تمام علماء بریلویت نے بڑے

پرہیز کر حصہ لیا لیکن ابو الحسنات اشرف سیالوی نے چونکہ اکابر اہلسنت و جمہور کی دشمنی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس لیے اس کے تاثرات خود ان کے پر بھی وارد ہوئے۔ تفصیل کے لیے آنے والے صفحات کا انتظار فرمائیں۔

مسلم اشرف سیالوی کا پیر نصیر الدین کو گستاخ قسار دینا

اعلیٰ حضرت گولڑوی کے مہاشا خانوادے کے چشم و چراغ نے بھی انبیاء و اہل اولیاء اور اصفیاء کی جناب میں جسارت اور جرأت اور گستاخی اور بیانی کو توین آمیز اور حقارت آمیز الفاظ کے استعمال کو تو حیحہ فاحش کے بیان کے لیے بنیادی شرط بنا ڈالا ہے۔ (از الارب میں ۱۵)

شاہ اسماعیل دہلوی سے سید صاحب سیار قدم بڑھ کر گستاخ

شاہ اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں کہا تھا کہ سب مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی ان تعالیٰ کی شان کے آگے ہمارے ذلیل ہے۔ مگر شاہ نصیر الدین صاحب اس سے بھی آگے چلے گئے ہیں لیکن ان کے نزدیک انہ تعالیٰ کے مقبولان بارگاہ باز اس مولیٰ لئے شخص کی مانند ہیں جس کے پاؤں اس کی گردن کے ساتھ پائے ہوئے اور اپنے درشت پر مولیٰ پر حجاب یا مکیا ہو۔ (از الارب میں ۱۶)

آگے لکھتے ہیں:

نالاکہ شاہ اسماعیل نے حد فتنہ سی اور حسن کمزوری اور مقام و مرتبہ کی حقارت اور شہ بہ ہستی کے لحاظ سے تنبیہ دی ہے لیکن شاہ نصیر الدین نے حقیر و ذلیل پر معذب اور مستغوث اور مغتوب شخص کے ساتھ تنبیہ دے کر نصیری توحید کو اسماعیلی توحید پر بہرہ افروخت دینے کی ناپاک سعی اور ناسمجہ و بدوجہ فرمائی ہے۔

(از الارب میں ۱۶)

گولڑوی صاحب اگر تھوڑی سی توبہ مزید دیتے تو معلوم ہو جاتا کہ شاہ شبہ کی عبارت میں انبیاء و اولیاء کا ذکر کسی شخص۔



شاہ نصیر الدین کے پاس طلب اور انبیاء و رسل کو قتل کرنا واجب ہے

(ابوالحسنات اشرف سیالوی پرنسپل نصیر الدین گولڑوی کے بارے میں یوں لب کشائی:

جوشِ توحید میں آپ نے انبیاء و رسل اور اولیاء کرام کا قتل بھی واجب و لازم نہیں پایا۔

(ازالہ الاربہ ص ۱۸)

پسیر صاحب کے نزدیک انبیاء کی تقسیم اور ان سے محبت شرک ہے

علامہ صاحب موصوف شاہ صاحب کے خلاف یوں رقمطراز ہیں:

زل و انبیاء عظیم اسلام اور اولیاء و احباء نہ اونہ تعالیٰ کی محبت اور تعظیم و محرم اور ان

سے امید و رجاء و نفع و ضرر کی توقع اور ان سے توسل اور قطع شرک۔

(ازالہ الاربہ ص ۱۹)

مذکورہ عبارت سے قارئین کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ابوالحسنات مشہور گستاخِ غوث پاک اشرف

سیالوی نے پرنسپل نصیر الدین گولڑوی کو کافر اور گستاخِ رسول قرار دیا ہے۔ ابوالحسنات جو کچھ عقائد پرنسپل

نصیر الدین گولڑوی کے بیان کیے ہیں بریلوی علماء سے امید ہے جو کچھ سیالوی صاحب پرنسپل صاحب کے

بارے میں کہا ہے وہ ضرور تسلیم فرمائیں گے ورنہ یہ نتیجہ خود بخود سامنے آئے گا کہ بریلوی علماء و متاخرین

بھی کی عبارت میں گستاخی اور کفر کے معنی نکالنے میں مہارت تامہ نہیں رکھتے ہیں بلکہ مہارت برائی

شریف سے ان کو بطور ورثہ ملی ہے جس بنیاد پر یہ منکھی پہ منکھی ملا کے سب کو گستاخ کہتے آ رہے ہیں۔

انصاف پسند بریلوی علماء سے صاحبزادہ درخواست

علامہ اشرف سیالوی کی ایک عدد عبارت پیش نہ مت ہے۔

بریلوی متاخر مشہور گستاخ اشرف سیالوی رقمطراز ہیں:

جب حضرت یوسف ان کے ساتھ (یعنی زلیخا) زفاف فرمایا اور ان کو باکرہ اور

نکواری پایا آپ نے ان کے ساتھ مہمتری فرمائی اور مہر بکارت کو تورا

(معادلہ از ناقل) اس بندہ ڈیپا کی پانی اسپتے تروتازہ یا قوت (رنگ شرمگاہ) کو

بنایا اور اس بندہ ڈیپا کو کھولا اور اس میں مادہ توالیہ والا گوبر ڈالا۔

(تحقیق از اشرف سیالوی ص ۲۳، ۲۲)

میا کوئی بریلوی یہ عبارت فاضل بریلوی کے متعلق لکھنے کی جسارت کرتا ہے اگر نہیں تو

یہ نا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں یہ لڑ و غیر عبارت علامہ صاحب نے کیوں

لکھی اور آیا علامہ موصوف کسی گستاخی کا ارتکاب تو نہیں کر چکے؟

فیصل انصاف پسند بریلوی علماء کریں۔

پرنسپل نصیر الدین گولڑوی کا اپنے ہم عصر علماء سے شدید اختلاف کرنا

پرنسپل نصیر الدین گولڑوی کا موقف یہ ہے کہ یہ وہ کائنات غیر سید مرد کے ساتھ جو ملتا ہے اسی

ان احمد سعید کاظمی بھی اس مسئلہ میں پرنسپل نصیر الدین کے ساتھ ہیں۔

(طریق الفلاح ج ۱ ص ۱۰۳)

جبکہ مولانا مفتاحی مدرس جامعہ غوثیہ مہر یہ اور دوسرے بعض علماء ان سے شدید اختلاف

کرتے ہیں۔ پرنسپل نصیر الدین شاہ گولڑوی برادرات اپنے مخالفین کو کفری ٹھہرتے رہے ہیں۔ چنانچہ

نصیر الدین اپنے مخالفین کے بارے میں لکھتے ہیں:

یونکہ موصوف خدائی زماں علامہ احمد سعید کاظمی کے ارشاد کائنات میں سے جو نے

کے ساتھ ساتھ علوم اسلامیہ پر بالعموم اور حدیث و فقہ پر بالخصوص کبھی نظر رکھتے ہیں

ان کے ساتھ ساتھ میں ان کی محذوہ بات کیفیات کا بھی قائل ہوں کہ وہ میر سے

ہد امجد حضرت بابوی کے دور کی محافلِ قوالی میں اپنے فکری ذوق و شوق کے

تحت برسرِ مجلس جیسے چلائے ہوئے اپنے گریبان کو نہایت بے دردی سے

پاک کر دیا کرتے تھے۔ (طریق الفلاح ص ۱۰۴)

یونکہ پرنسپل صاحب کے مخالفین کا موقف یہ ہے کہ سید لڑائی کائنات غیر سید لڑکے سے منع

کی ناک ہوتا تو پرنسپل صاحب اس مسئلہ کا نتیجہ راحت لب و لہجہ کے ساتھ نہیں نکالتے ہیں:

قارئین کرام غور فرمائیں کہ ان زود فہم مسکرتہ برصغیر نے مسئلہ کائنات کو کچھ

تحریر کیا جس اوپر ذکر ہوا ان کی ایسی تحریر کردہ بیان و منطق کے مطابق تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر معاذ اللہ ایک فعل قبیح (یعنی زنا اور ناقل) کی تہمت لگتی ہے کیا یا زمنہ کی اہل بیت اور احترام صحابہ کا حق اسی طرح ادا کیا جاتا ہے؟ (طریق الفلاح ص ۹۵)

پیر نسیم الدین گولڑوی کی تائید کرنے والے بریلوی علماء

پیر نسیم الدین گولڑوی نے شہ ک و بدعات کے خلاف ٹوب آواز اٹھائی ہے اور قومیہ باری تعالیٰ کے مقدس عنوان پر بھی ٹوب کاوش کی ہے جو لائق مدح ہے، اپنے بزرگوار پیر ان پر شاہ عبدالقادر جیلانی کی نیابت کا حق ادا کر دیا ہے۔ پیر صاحب موصوف تھانویس جو سب سے بلکہ بریلوی مسلک کی قد آور مذہبی شخصیات ان کے ساتھ کھڑی ہیں۔ ذیل میں ان کے اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔  
مسلم سید مسرف ان مشہدی کی پیر نسیم الدین کے ساتھ عقیدت مشہدی موصوف رقمطراز ہیں:

حضرت پیر نسیم الدین نسیم مدظلہ احوال و فروع میں اپنے بزرگوار حضرت گولڑوی قدس سرہ کے متبع ہیں۔ (طریق الفلاح ص ۹۵ مقتضی تصحیح ص ۳)

مسلم مفتی منیب الرحمن پیر دین بلال کمیشنی پاکستان

حضرت موصوف لکھتے ہیں:

حضرت علامہ پیر نسیم الدین گولڑوی زید حم کی شخصیت برا شخصیت ہے کیونکہ انہیں اپنے موم کے عالم، باقی عارف کامل، بجاہ و مفاخرت نبوت اور شریعت و حریمت کے مجمع المومین حضرت قبلہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی نورانہ قدس سرہ کی قربت کا شرف بھی حاصل ہے۔ بعض دوستوں سے ان کے انداز خطابت کے بارے میں کچھ شکایات و شکایات سننے کو ملتی ہیں اگر وہ شکایت فتنہ بھی ہے کہ وہ تو یہ مومنوں کا ہم بناتے ہیں تو یہ ہمارے تمام متقدمین اولیاء کا شاعر ہا ہے۔ (طریق الفلاح ص ۹۵ مقتضی تصحیح ص ۳)

## دستگیریاں

### مسئلہ نہم

(تکفیر امت اور بریلوی علماء کرام)

مؤلف: منظر اہلسنت والجماعہ اسلامی



## تکفیر امت اور بریلوی علماء کرام

مولانا احمد رضا خان صاحب نے امت مسلمہ میں افتراق و انشقاق پیدا کرنے کی غرض سے علماء اسلام کی عبارات میں نہ صرف تہمید و تحریف کی بلکہ خود اپنی طرف سے فتویٰ نگار علماء اسلام کو کافر و مرتد قرار دیا۔ اس لیے مخصوص نظریات کو اپنا دین و مذہب قرار دیا۔ اور ساتھ ہی مرتدے وقت اپنے پیلوں کو ان الفاظ میں وصیت فرمائی۔

### اسلیٰ حضرت کی وصیت

میرا دین و مذہب جو میری کتاب سے ظاہر ہے اس پر منبہ ہوئی سے قائم رہنا میری غرض سے اہم غرض ہے۔ (وصایا شریف ص ۱۰، مطبع چشتی، یو پی)

### بوفہ مسل بریلوی کا بسم عقیدہ و نہ ہو وہ کافر ہے

اس وصیت کو مد نظر رکھتے ہوئے مولانا احمد رضا خان کے جانشین مولانا نعیم الدین مراد آبادی نے ہر اس مسلمان کو کافر قرار دیا جو مولانا احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اور یہ بات جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو اس کو وہ کافر یا سنیوں کی بدست ہے۔ (انوار شریعت ص ۳۰، ج ۱، سنی دارالاشاعت فیصل آباد)

بریلوی علماء کے نزدیک ہر وہ شخص بھی کافر ہے جس نے کسی بھی ولی اللہ کا انکار کر دیا ہو۔ اگرچہ اس کی ولایت سے ناواقف ہی کیوں نہ ہو خواہ یہ انکار زبان کے ساتھ ہو یا دل میں ہو۔ کسی ایک ولی اللہ سے قلب و زبان سے انکار کرنا خواہ وقاتل پانچے ہوں یا نہ ہو خواہ منکر نے پہچان لیا ہو اور یا نہ پہچانا ہو جب کہ منکر اولیاء کے احوال صحیحہ اور افعال مستقیمہ عند اللہ سے ناواقف ہے جب بھی تمام مذکورہ صورتوں میں یہی انکار کفر صریح ہے اور منکر اجماع مسلمین اور جمیع مذاہب اسلام کے خود یک کافر ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۳۶۲، مدار السعداء، علوم العربیہ، تحقیق السلفیہ، بیروت، دار الفکر، بیروت)

## بریلوی عقیدہ



بریلوی عقیدہ کے مطابق ہر وہ شخص کافر ہے جس نے کسی بھی ولی اللہ کا انکار کر دیا ہو۔

بریلوی علماء کے نزدیک علماء حق کی توہین کرنے والا نہ صرف کافر بلکہ یہودی بھی ہے  
ڈاکٹر طاہر القادری، مفتی مطیع الرحمن صاحب، خواجہ مظفر صاحب، عبد الرحیم ہستوی  
صاحب، اور مولانا الیاس عطار قادری اور تمام علماء حق میں سے کسی کی بھی شان  
میں توہین آمیز اتفاق استعمال کرنا سب کفر ہے لہذا تجلیز مذکورہ کافر یہودی ہے۔  
(دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے کا مہم جو جس ۱۹۷۷ء تکمیل پاکستان)  
حیرت کی بات ہے کہ بریلوی علماء کی توہین کرنے والا نہ صرف کافر بلکہ یہودی بھی لیکن  
صحابہ کالیاں دینے والا کافر نہیں بلکہ یہ عقی یعنی مسلمان ہے۔

بخلاف ما اذا كان غفلا علی او سب الصحابہ رضی اللہ عنہم فانہ صمد بلا کافر  
(فتاویٰ الحرمین برصفت مذہبائین جس ۷۰ء مکتبہ مامیہ، احمد رضا خان)

#### بریلوی علماء اور اصول تکفیر

بریلوی علماء کا دل اکابرین اہلسنت کی نفرت سے بھر جاتا ہے ان پر فتویٰ کفر و کشتی  
لگانے میں ذرا بھر بھی چٹکیا بہت محسوس نہیں کرتے نہ صرف اپنے اصول سے ان حضرات کو کافر  
کہتے ہیں بلکہ جو ان کے کفر میں ذرا بھر بھی شبہ کرے اسے بھی کافر و مرتد قرار دیتے ہیں۔  
مفتی غلام محمد بن محمد انور امام کعبہ اور امام مدینہ یعنی امرتسرین شریفین کے بارے میں  
لکھتے ہیں:

امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کافر خبیث سے مرتد خبیث سے اور جو ان کو کافر کہے وہ بھی  
کافر ہے۔ (کیا یہ فرق کے باوجود کاؤچ کیا ہوا یا نور ملاح ہے جس ۲۲ء مدینہ  
العلوم یا مسجد نبویہ شرفورڈ ناظر کالونی لاہور)

بریلوی علماء اپنی طرف سے اصول تکفیر بنا کر اپنے ماسوا تمام افراد کو کافر و مرتد کہہ  
شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں اصول تکفیر کے تقاضے میں ان کے چند علماء کا ساتھ دے کر مومنوں کے  
میں مناسبات ہے۔

#### مولانا غلام مہر علی بریلوی اور اصول تکفیر

ابوالخیر زہیر حیدر آبادی کی مغفرت ذہب نامی کتاب کے خلاف مولانا غلام مہر علی لکھتے ہیں:  
یہ المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تقریباً ۱۳۰۰ مرتبہ گناہ، خطا، لغزش، خلاف  
اولیٰ ترک افضل سیات اولیٰ کو ناپاتی معافی کا پردہ اس طرح کھمایا ہے جیسے بعض  
ماملین کسی گمشدہ کی بازیابی کے لیے چرچہ پہنچو یا نہ چرچو یا نہ چرچو کر گھماتے ہیں۔ یقین نہیں  
آتا یہ کسی مسلمان کی تحریر ہے۔ کیونکہ کوئی باسیا مسلمان تو کیا کوئی یہودی اور عیسائی  
بھی اپنے شی کے بارے میں ایسے شرمناک الفاظ کاویہ و دواترہ بھرا اور ان پر  
اصرار نہیں کر سکتا بلکہ کوئی سکھ آریا، پتوڑا، چھان یا بدھ مت بھی اپنے کسی جڑا ایمان رکھ  
کے لیے ایسے جملہ سے الفاظ استعمال نہیں کرتا۔ ایسی بے مہمانی دشمن رسول صلی اللہ  
علیہ وسلم اور اچال، دیانند سرسوتی یا سلمان رشدی یا کوئی ریل عالم اور یا پھر یہ مولوی  
محمد زہیر۔ (مسموۃ النبی المصطفیٰ جس ۶۰ء)  
آگے لکھتے ہیں:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلاف اولیٰ نہیں ہو سکتا اور نہ آپ خلاف اولیٰ نہیں رہیں گے  
اور آپ کو خلاف اولیٰ نہ ماننا انکار نہیں عقلی اور کفر ہے۔ (مسموۃ النبی المصطفیٰ جس ۱۲ء)  
خلاف اولیٰ منافقین کا فعل ہے اور باعث غضب الہی ہے تو محبوب رب العالمین  
کے لیے باعث ناراہی اور غضب رب و فعل منافقین کی نسبت کرنا خواہ بظاہر ہی  
کیوں نہ ہو اسے ہجرت، شقاوت و کشتی ہے۔ (مسموۃ النبی المصطفیٰ جس ۱۳ء)  
سرداروں و ریکان کے تعقیب کیا یا خلاف اولیٰ لغزش، خطا اور اس کی بخشش اور معافی  
کا دونوں کے لیے یہ لکھ لکھنا تو درختار آپ کے بارے میں دل میں ایسا جن آنے  
سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ (مسموۃ النبی المصطفیٰ جس ۱۶ء)

آگے مولانا غلام مہر علی تحریر فرماتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لکھ لکھنا بولے لکھے پھر اس میں کوئی بھی وجہ بتاتا



پھر سے وہ اللہ تعالیٰ کو گناہ کا لڑا اس کا تاج ہے۔ کافر ہے مرتد ہے اور ملعون ہے۔

(مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۱۷)

بعض مانگ واسطے گناہ اپنے کی۔

سراسر عصمت رسول سے بغاوت و بھالت و شقاوت ہے۔ نبی کی نیت کا انکار اور کفر ہے۔

(مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۲۰)

مولانا غلام مہر علی نے اس جرم میں بریلوی مذہب کی دو اور اہم ترین شخصیات کو بھی اس میں شامل کر لیا بلکہ فی الواقع ان کے نزدیک شامل ہیں۔ ان دونوں مذکورہ بالا افراد نے بارے میں مولانا موصوف بول رقمطراز ہیں:

بظاہر یہ فراد مولوی محمد زبیر حیدر آبادی کے رسالہ مغفرت ذنب سے رونما ہوا۔ محمد زبیر نے یہ سارا مولانا مولوی غلام مہر علی کی کتاب شرح مسلم ج ۲ سے اٹکھا کیا ہے۔ اور اس سعیدی نے اپنے استاد جناب احمد سعید شاہ کاظمی ملتان کے ترجمہ قرآن الہدیان میں حضور علیہ وسلم کے لیے بظاہر بغاوت اولیٰ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے یہ سب پاؤں پیلے ہیں۔ (مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۲۳)

آگے لکھتے ہیں:

کوئی راضی ہو یا ناراض ہم برملا کہتے ہیں کہ اس ترجمہ کا یہ سب لفظی کو رکھ دھندلایا گیا۔ رسالت میں موراؤ بی ہے۔

(مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۲۵)

لوگوں کی نظروں میں ظاہر خلاف اولیٰ منسوخ شرعی۔ بہت بڑی جرات اور سنگین گستاخی ہے۔

(مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۲۷)

نیز ایک اور حوالہ بھی زیر نظر ہے:

بعض جرم کی جوتی ہے معصوم کی نہیں۔ (مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۳۷)

آپ سے خلاف اولیٰ ماننا آپ کی سرخ گستاخی اور توہین الہی ہے۔

(مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۱۳۵)

لاکھ لکھیں مار لو علی حضرت بریلوی کی توجہ بہ ترجمہ کے علاوہ کسی صورت میں بھی گستاخی سے نہیں بچا جاسکتا۔ (مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۶۸)

مولانا غلام مہر علی کی تکفیر کی زد میں آنے والے بریلوی علماء

سب سے پہلے ان علماء بریلویت کا نام جن کا نام لے کر علامہ غلام علی بریلوی نے گستاخ بول قرار دیا ہے انہیں کے الفاظ میں انہی کی زبانی سنئے:

محمد شفیع کے سنگین گستاخی کی معیہ اور انہی نے ذیل گستاخی کی ہے۔

(مجموعۃ النبی المصطفیٰ ص ۷۱)

قارئین توجہ فرمائیں آج تک جو علماء اہلسنت کو گستاخ رسول کہا کرتے تھے آج انہیں کے دین و مذہب کے معتر ترین علماء اپنے ہی اکابرین کو گستاخ رسول تسلیم کر چکے ہیں۔ واضح رہے کہ سعیدی اور انہی سے مراد مولانا غلام مہر علی بریلوی اور ابو الخیر زبیر حیدر آبادی ہیں۔ لہذا یہ دونوں مولانا غلام مہر علی کے فتویٰ کی رو سے کافر مرتد گستاخ رسول قرار پاتے۔

الحمد لله علی هذا۔

مولانا غلام مہر علی بریلوی نے غزالی زمان سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کو بھی کافر و مرتد قرار دیا مفتی مہد امجد خان سعیدی رقمطراز ہیں:

معترض موصوف نے دیگر متعدد قاصد مقاصد کے علاوہ انتہائی عنادی اور کھنڈا قسم کی زبان استعمال کر کے ناپاک کوشش کی ہے کہ غزالی زمان کا یہ ترجمہ نہ صرف لغو ہے بلکہ منافی عصمت نبوت قطعیہ اور کفر ہے اور حدت مرتد تہمت قدیمہ مدعا اور سلفا طعنا اس کے بھلا کا عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب گستاخ و اذراہ اسلام سے خارج مرتد اور راجہال اور دھڑی جیسے ملعون اور کافر ہیں۔

(مواہذ و معرکۃ المذہب ص ۵، کاظمی کتب خانہ)

اس عبارت سے واضح طور پر پتہ چلتا رہا ہے کہ مولانا غلام مہر علی نے غزالی زمان کو کافر و مرتد ملعون قرار دیا ہے۔

مولانا غلام علی بریلوی نے امت پر یوں ہر ایک اور احسان کیا ہے کہ ان کے پیر و مرشد۔  
امام رضا خان بریلوی کو بھی دلوں کے غفلتوں میں گستاخ رسول قرار دیا ہے۔

مفتی سعید الجبید خان تحریر فرماتے ہیں:

غلام مہر علی نے بارگاہ امام احمد رضا میں زبان و دلازی کرتے ہوئے اس سب کو دو  
فوک غفلتوں میں نبوت و رسالت کی گستاخی اور بے ادبی قرار دیا ہے۔

(موافقہ معرکہ الذہب، ص ۳۳)

مذکورہ بالا بحث سے ظاہر مولانا غلام مہر علی بریلوی مصنف کتاب دیوبندی مذہب نے  
صرف چارہ دیوبندی علماء کو کافر و مرتد و ملعون اور گستاخ قرار دیا ہے۔ نام یاد رکھنے کے لیے دوبارہ  
ان حضرات کو یاد کر لیتے ہیں۔

(۱) مولانا احمد رضا خان بریلوی

(۲) مولانا سعید احمد سعیدی کاشمی، صاحب

(۳) مولانا غلام مہر علی بریلوی، صاحب

(۴) مولانا ابو الخیر زہیر حیدر آبادی

دیکھنے میں تو صرف چارہ حضرات ہیں جو غلام علی بریلوی کے نشانہ بھجیر پر بالکل فٹ اور  
نمایاں ہیں۔

مگر درہر دو علماء بھی کافر اور مرتد و گستاخ اور ملعون قرار پائیں گے جنہوں نے مغفرت  
ذہب نامی کتاب کی تائید و توثیق فرمائی۔ لیکن ان سے بھی بدو اتحاد سیتے ہیں۔ مغفرت ذہب  
کی تصدیق میں چھپنے والی کتاب کا نام

فیصل مغفرت ذہب از اشرف العلماء علامہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی مع تصدیقات

قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی دہلی، مگر علمائے پاک و ہند و کشمیر

اس کتاب میں تقریباً ۲۰۴ علماء کرام کافر و مرتد و ملعون اور گستاخ قرار پائے۔ ان علماء کی  
فہرست ہم جلد اول میں لکھ چکے ہیں۔

مفتی عبدالجبار سعیدی بریلوی یہ سمجھیں کہ غلام مہر علی بریلوی نے ان حضرات کو کافر  
و مرتد قرار دیا ہے اور باقی بریلوی علماء ان کے ساتھ نہیں۔ یہ ان کی واضح غلطی ہوئی۔ لیکن مولانا  
غلام مہر علی کی تائید اور توثیق میں مزید قیاسی بات ہم پیش کر دیتے ہیں تاکہ مفتی صاحب ان حوالہ  
بات پر غور فرمائیں اور یہ کہنے یا لکھنے پر مجبور نہ جائیں کہ جو اصول و شواہد ہم نے علماء اہلسنت  
دیوبند والوں کے خلاف ان کو کافر و مرتد قرار دینے کے لیے استعمال کیے تھے آج انہیں  
اصولوں کی رو سے پوری ملت بریلویہ کافر و مرتد قرار دی جا چکی ہے۔

آسان غفلتوں میں جو گڑھا آپ نے علماء اہلسنت کے لیے کھودا تھا آج آپ خود اس  
میں گر چکے ہیں۔

لیجیے مفتی صاحب

بریلی شریف کافی تو آپ کے ہاں خامی اہمیت کا حامل ہو گا۔ امید ہے آپ اس کا رد  
نہ کر سکیں گے۔

مولانا محبوب علی قادری بریلوی نے اپنی کتاب النجوم الشہابیہ ہر یہ عنوان باندھا ہے:

مختصر سیدنا محمد علی بن عبد اللہ و سلم کی توہین۔ (النجوم الشہابیہ، ص ۳۴)

چنانچہ مختلف علماء کے تراجم کو پیش کیا ہے۔

واضح رہے کہ اس کتاب پر مولانا حسنت علی قادری بریلوی (النجوم الشہابیہ، ص ۹۰)

نیز یہ میاں قادری بریلوی (النجوم الشہابیہ، ص ۹۲) کے علاوہ تقریباً ۵۳ علماء کی  
تقریظات اور تائیدات ثبت ہیں۔

جن تراجم کو مولانا محبوب علی خان قادری نے بدت تنقیہ بنایا ان سے ملتے جلتے تراجم خود  
مکتب بریلویہ میں بکثرت موجود ہیں۔

چند حوالہ بات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) فضائل دمانائی کتاب والد اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان کی ہے اور اس کی تائید خود  
مولانا احمد رضا خان نے کی ہے۔



مغفرت مانگ اپنے گناہوں کی۔ (فضائل و جامعہ ۸۶، مکتب دعوت اسلامی)

(۲) حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمادے ہیں۔

(فیصلہ مغفرت ذنب بس ۳۳، جماعت المسند حیدرآباد)

(۳) اللہ نے آپ کے سب اگلے پچھلے گناہ پہلے ہی معاف فرمادے۔

(پندرہ تقریریں مولانا حسرت علی قادری، نورانی مکتبہ، دہلی ۲۳۶)

(۴) اقوال علماء اس کی تفسیر میں مختلف ہیں بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد بارگاہ

ہے یعنی قبل نبوت و الیام یا نبوت میں جو اغراض و غرضیں اور غنیمتیں اور خطا و سہو و فریاد حضور

سے سرزد ہوا تھا وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو معاف فرمادیا۔

(پندرہ تقریریں بس ۳۵۶)

(۵) محدث اعظم پاکستان لکھتے ہیں:

جب نازل ہوئی آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش

دیے گئے۔ (التصدیقات مدفع التفسیرات بس ۲۵۰، لاہوری پبلی کیشنز)

صرف پانچ مدد وحوالہ جات پہ اکتفا کرتا ہوں ورنہ مذکورہ بالا عنوان کے پیش نظر پچاس

سے زائد حوالہ جات میری نظر میں ہیں۔

مولانا غلام محمد مسی کی فتویٰ تکفیر کی تائید میں دارالافتاء، بریلی شریف سے

فقیر قادری محمد سبحان رضوی رقمطراز ہیں:

یقیناً مولوی اشرف علی اور ان کے اذتاب کے مندرجہ بالا اور سابقہ تر جیسے مشق و

ایمان کی خوشبو سے یکسر نکالی ہیں۔ بلکہ توہین الہیت اور کسر شان رسالت کے سبب

سے ایمان شکن اور اسلام شکن ہیں۔ (التصدیقات مدفع التفسیرات بس ۵۰)

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق

دارالافتاء، موعظ اسلام

بریلی شریف، الہند

بریلی شریف کا دوسرا فتویٰ ملا خٹ فسر مائیں

زید کا یہ قول اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر

دیے۔ غلام باطل اور سخت جرات اور بے باکی ہے اور شان رسالت میں

توہین ہے لہذا زید کافر و مرتد ہے۔ (فتاویٰ بریلی شریف، بس ۳۰۹، شبیر برادر

لاہور)

قاضی عبدالرحیم ہتوی کی اس فتویٰ پر تصدیق ہے۔

مرکزی دارالافتاء، دہلی، ان بریلی شریف

لیجیٹیم صاحب مفتی صاحب ان حضرات کو کافر و مرتد قرار دیتے والے اکیلے مولانا غلام محمد علی

بریلوی دیکھنے یا نہیں بلکہ ۶۰۰ دوسرے بریلوی علماء بھی ان کے ساتھ ہیں۔

غلام محمد علی بریلوی کا شاہ ولی اللہ اور محدث دہلوی اور ان کے خاندان کو کسٹرخ رسول قرار دینا

علمی مقالوں میں ان حضرات کا تعارف کسی تفصیل کا محتاج نہیں۔ تاہم مولانا غلام محمد علی نے

نور بخش توکل کے حوالہ سے جو الفاظ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بارے میں نقل فرماتے ہیں وہ

کلمات یہ ہیں:

شاہ ولی اللہ نے شاہ عبدالعزیز نے اس پر مبنی ذالی مگر اسماعیل نے اسے جھکا

کے سارے ملک کو متعصب کر دیا۔ (حصہ ۱، المبی الصغریٰ، بس ۸)

اب مفتی عبدالحجید خان سعیدی مولانا غلام محمد علی بریلوی سے بہت نالاں ہیں اور کہتے ہیں کہ

مولانا غلام محمد علی نے شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کو کسٹرخ رسول قرار دیا مفتی صاحب لکھتے ہیں:

مولوی غلام محمد علی نے اس کی کچھ پروا نہ کرتے ہوئے ان حضرات کو کسٹرخ

عسکرت رسالت، سارے فساد کی جو، جمہوری، شقی علماء، غارتگریت زدہ کے گمراہ

الفاظ سے یاد کر کے گویا یہ مارا چھڑا اعلیٰ حضرت جہان کو کہہ دیا۔

(مدافعہ و معرکہ الذنب، بس ۳۴)

لکھتا ہے مفتی عبدالحجید خان سعیدی نے پچاس اکیلے غلام محمد علی بریلوی کو اس کا قصور وار

قرارد یا ہے مفتی مذکور اپنے مسلک کی کتب کو ہاتھ تک نہیں لگاتے ورنہ یہ بات مفتی صاحب ہرگز نہ کہتے۔

متعدد دیریلوی علماء کا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بارے میں موقوف مفتی عبد المجید خاں سعیدی اس وجہ سے بھی غلام مہر علی بریلوی سے ناراض ہیں کہ مولوی احمد رضا خان نے فتاویٰ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں کو سنی قرار دیا ہے مگر غلام مہر علی نے ان کو کساح رسول۔

مفتی صاحب کے الفاظ غور سے پڑھیں:

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ علیہ نے اپنی متعدد کتب میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے صاحبزادگان، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب، حضرت شاہ رفیع الدین صاحب اور حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمہم علیہ ائمہ حق کے اقوال فتاویٰ سے استناد ہی نہیں بلکہ انہیں سنی علماء قرار دے کر ان کے کاموں کے ساتھ الفاظ ترحمہم بھی تحریر فرمائے ہیں۔ (موافقہ معرکہ القہر ص ۳۲)

حالانکہ خود مولوی احمد رضا خان نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کو معروضی ائمہ کا منکر قرار دیا ہے۔

خان صاحب رقمطراز ہیں:

شاہ ولی اللہ نے تفکیمات الہیہ میں لکھا ہے کہ شیخ ائمہ کوئی معجزہ نہیں ہے۔ (منہج خات حصہ چہارم ص ۳۳۲ رشیدیہ لاہور)

بریلوی علمائے اس شخص کو تو اس معجزہ کا انکار کرے یا فر قرار دیا ہے۔

مفتی نظام الدین ملتانی بریلوی لکھتے ہیں:

یہ معجزہ آپ کی ذات کوئی ملا اور اس پر اجماع امت کا ہے اور اس سے انکار کرنا صریح کفر ہے۔ (فتاویٰ نظامیہ ص ۳۱۰ اشاعت القرآن پبلی کیشنز)

مشہور بریلوی متاخر عالم مولوی نمر اچھروی شاہ ولی اللہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:

محمد بن عبد الوہاب کی عقیدہ کی چند کتابیں البلاغ المبین وغیرہ انبیاء و اولیاء کی توہین میں شائع نہیں

دہلی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ دہلی واپس جو چکا ہے چنانچہ حیات علیہ کے مفتی ۱۲۷۲ ہجری سے کہ تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر فتویٰ کفر صادر کیے اور جو لوگ مسلمان فرقہ دہابیہ سے باخبر ہو چکے تھے اس لیے عوام و خواص ان کو بھاتے محمدی کے دہانی ہی کہتے تھے یہی شاہ صاحب کے اور کوئی عالم دہانی نہ تھا۔ (مقیاس حضرت ص ۵۶)

تیسرا حوالہ بھی سنئے:

مولانا رضا المصطفیٰ اعظمی بریلوی نے بھی ان منہات یعنی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں کو شان الوہیت اور شان رسالت کا بے ادب قرار دیا ہے۔

مولانا رضا المصطفیٰ اعظمی لکھتے ہیں:

اگر قرآن کا لفظی ترجمہ کر دیا جائے تو اس سے بے شمار خرابیاں پیدا ہوں گی کہیں شان الوہیت میں بے ادبی ہوگی تو کہیں شان انبیاء میں اور کہیں اسلام کا بھناؤنی عقیدہ بروج ہوگا چنانچہ مندرجہ بالا تراجم پر غور کریں۔ (مقدمہ کنز الایمان ص ۲۸)

مندرجہ بالا متہممین میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ رفیع الدین اور شاہ عبدالقادر صاحب رحمہم کے نام بھی شامل ہیں۔

اب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندان اور خود ان کی ذات پر فتاویٰ لگانے والے اکیلے مولانا غلام مہر علی نہیں بلکہ مولانا نمر اچھروی اور مولانا مولانا رضا المصطفیٰ اعظمی صاحب بھی شریک ہیں۔

مفتی عبد المجید سعیدی کا یہ کہنا کہ جو الفاظ غلام مہر علی نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بارے میں تحریر کیے ہیں گو یاد و اعلیٰ حضرت کو بزدل ہے یہی کیونکہ اعلیٰ منہات ان کو سنی قرار دیتے تھے۔ اب جو الفاظ مولانا نمر اچھروی بریلوی نے حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کے بارے میں



میں لکھے ہیں کیا یہ مولانا عمر اچھروی نے اعلیٰ حضرت کو کہہ دیا ہے؟  
جی ہاں جو شخص امت مسلمہ کی تکلیف میں پچاس سال محنت کرتا ہے ان کو ان کے مسلک کے علما، ایسے القابات دیں تو یہ ہرگز ناروا نہ ہوگا۔

مولانا احمد رضا خان کی اقتدار میں مولانا غلام محمد مسلی کی

امام المؤمنین عاتق صدیق رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی

مولانا احمد رضا خان نے ہدایہ بخشش میں امام المؤمنین حضرت عاتق صدیق رضی اللہ عنہما کی شان میں شہ یہ گستاخی کا ارتکاب کیا۔

گستاخوں میں خاندان نبوت کو سب سے زیادہ گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تنگ و چست ان کا لباس اور جوہن کا انجم

مسکی باقی ہے قبا سے قرینک سے کر

(ہدایہ بخشش حصہ دوم ص ۷۳ کتاب غداہ الملت جامع مسجد ریاست پٹنہ)

آگے اشارہ لکھتے ہوئے جیسے رحمت نہ ہو سکی۔ اسی ماندر صدیق رضی اللہ عنہما کی عظمت پر ہمارا سب کچھ قربان ہو!

بعض ہمارے بریلوی حضرات اس کا جواب دیتے ہیں کہ مولانا محبوب علی قادری مرتب کتاب خدا نے تو یہ کئی تہی رواہ جناب گستاخی احمد رضا کرے اور تو یہ مولانا محبوب علی قادری۔

الغرض مولانا احمد رضا نے امام المؤمنین امی عاتق صدیق رضی اللہ عنہما کی شان میں شہ یہ گستاخی کی اور ان کی پیروی میں مولانا غلام محمد مسلی بریلوی مافقی نے امی ماندر صدیق رضی اللہ عنہما کو کافر کہنے کی گستاخی کی ہے۔ اگر ہم مولانا موسوی کی عبارت کا مطلب نکالتے تو شاید بریلوی حضرات ناراض ہو جاتے تاہم اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے خود انہیں کے مذہب کا معتبر عالم مفتی عبد المجید خان سعیدی کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

مفتی عبد المجید خان سعیدی رقمطراز ہیں:

امام المؤمنین کی شان میں سخت گستاخی اس پر بس نہیں کیا بلکہ اپنے اس شیخی

سردست کی صحیح نمک حلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہوں نے صدیق نبوت صدیق زوہد محبوب رب العالمین حضرت امام المؤمنین رضی اللہ عنہما کو کافر کہنے کی گستاخی بھی کی ہے۔

پنجاچھ معرکہ الذنب ص ۸۵ پر امام المؤمنین سے یہ کفریہ عقیدہ منسوب کیا کہ امام المؤمنین (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) کو امام لوگوں پر قیاس کرتے ہوئے ذنب مٹا دیا تو ان کی اجتہادی غلطی ہے۔ (موافقہ معرکہ الذنب ص ۷۱) آگے لکھتے ہیں:

اس معترض کا بار بار اجتہادی غلطی کہنا یہ شان صدیق میں اس کی ذیل گالی اور مزید گستاخی ہے۔ (موافقہ معرکہ الذنب ص ۷۱)

مفتی عبد المجید خان سعیدی کے لیے محمد فشرکی

بریلوی مذہب کے معتبر عالم مفتی نظام الدین ملتانی بریلوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ فیصلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قرآن مجید اور حدیث مرفوعہ اور فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ و اصحاب و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے برخلاف ہے۔

(فتاویٰ نظامیہ ص ۱۵۳ اشاعت القرآن)

مفتی عبد المجید سعیدی صاحب بتائیں کہ لوہم مہر علی قواں بنیاد پر درافضی قرآن پائیں کہ انہوں نے اجتہادی غلطی کا لفظ دہرا کر امام المؤمنین ماندر صدیق رضی اللہ عنہما کی شان میں گستاخی کی ہے۔ مگر اپنے ہی مذہب کے جید عالم مفتی نظام الدین ملتانی کے بارے میں کیا فرمائیں گے۔ ذرا سوچ سمجھ کر انصاف کا واسطہ نہ لگائیں کہ تعصب کا چھمکا ہوا کار۔

مختصر الفاظ میں مفتی نظام الدین کے بارے میں جبر و فرمائیں۔ میری عرض مفتی عبد المجید سعیدی کو پہنچاؤ اور یا صرف ان کو خطاب ہی نہیں کوئی بھی بریلوی اس مقدمہ کو ضرور ملے گا۔ ہمارے تاکر ان کے حسب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی اندازہ ہو سکے۔

مفتی عبدالحمید سعیدی کا غلام مہر علی کی حقیقت کا اکتشاف کرنا غلام مہر علی بریلوی نے اہلسنت کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا "دیوبندی مذہب" جسے حضرت کانام یوں درج ہے:

مناظر اسلام حضرت مولانا غلام مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچ فرمایا کہ جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرے اللہ تبارک تعالیٰ عودیل کا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا وہ حق اور سچ ہے۔ اب نیچے مولوی غلام مہر علی کے بارے میں ان کے مرشد کی فرماتے ہیں۔

غلام مہر علی شاہ کے پیرو مسرشد کی پیشگوئی

مفتی عبدالحمید خان سعیدی یوں رقمطراز ہیں:

حضرت مہ غلام علی الدین المعروف بابو تپو مائیں رحمۃ اللہ علیہ کی یہ پیش گوئی ہے کہ غلام علی آخر میں مرتد ہو جائے گا جو سن و سن چوری چوری ہے۔ (معرکۃ الذنب ص ۲۰)

مفتی صاحب کا غلام مہر علی کو گستاخ صحابہ قسم اور دینا

مفتی صاحب اپنے مذہب کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس دشمن اعلیٰ حضرت گستاخ صحابہ گستاخ ام المومنین رضی اللہ عنہا خطرناک شیعہ نام نہاد غلام مہر علی سے ہر طرح سوئل بایکاٹ کر کے اسے ان گستاخوں سے تائب ہونے پر مجبور کرویں۔ (معرکۃ الذنب ص ۱۹)

نہ ہم مدد سے نہیں رہیں نہ ہم فرما دیں کہ نہ

نہ کہیں نہ کہ نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں نہ کہیں

مولانا غلام رسول سعیدی اور تکفیر امت

مولانا احمد رضا خان نے تکفیر امت مسئلہ و علما اسلام کا جو دہترہ شروع کیا تھا وہ آج کل

مروج ہے۔ بریلوی علما اکابرین اہلسنت کو کافر کہنے میں ذرا بھی حیا نہیں کرتے۔ گویا ان حضرات کا پسند یہ وہ مشغلہ امت مسئلہ کو کافر قرار دینا ہے۔

ان تمام فتاویٰ جات کا سہرا مولانا احمد رضا خان کے سر پہ جاتا ہے کیونکہ یہ جرات تکفیر حضرت ہی کی مرہون سنت ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے صحابی رسول حضرت عبدالرحمن قاری کی نہ صرف تکفیر کی بلکہ انہیں شیطان اور خبیث بھی کہا۔

فانسل بریلوی کا ملفوظ پڑھیے

عبدالرحمن قاری کے کافر تھا۔ اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قیید بنی قارہ سے تھا اس محمدی شیر نے خاک شیطان کو دے مارا۔

(ملفوظات ص ۱۸۱، بشیر برادرز)

جب بریلوی ثنائے اس اعتراض کا جواب دینے لگا تو خاکشیدہ الفاظ کے بارے میں لکھا کہ یہ سراسر کلمی کا تصرف ہے۔

خوالہ پڑھیے

خاکشیدہ عبارت ذاتی حضرت کا ارشاد ہے کہ حضور مفتی اعظم کی توجہ بلکہ یہ سراسر کلمی کا تصرف ہے۔ (جہان مفتی اعظم ص ۳۱، بشیر برادرز)

دعوتِ اسلامی کے امیر اور مسریدین کے لیے لمحہ فکریہ

دعوتِ اسلامی کے امیر الیاس عطار قادری کے بارے میں وضاحت طلب امور بھی آپ کے سامنے لائے جائیں گے۔ سر دست ایک کارروائی سے بدوہ انکسائے میں تاکہ بریلوی علما کو اہم مذکورہ بالا تازہ کی صورت میں کوئی فیصلہ کر سکیں۔

مولانا الیاس عطار قادری کے زیر نگرانی علما اور مفتیان کا ایک بورڈ ہے جن کی زیر نگرانی مکتبہ المدینہ سے فاضل بریلوی کے علاوہ دیگر مصنفین کی کتب بھی شہرتی رہتی ہیں۔ ابھی مدت ایک خوالہ پڑھیے قارئین ہے۔

دعوتِ اسلامی کی طرف سے ملفوظات اعلیٰ حضرت شائع ہوا تو انہوں نے مذکورہ بالا



امراض کو ختم کرنے کے لیے قابل امتزاش خاکشیر و عبارت الادی اور عبد الرحمن قاری و  
فزاری سے بدل دیا۔

عبارت ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔

ایک بار عبد الرحمن فزاری کہ کافر تھا۔ (مخطوطات میں ۲۲۹ مکتب المدینہ ۲۰۰۹ء)

خاکشیر و عبارت اس نسخہ سے غائب کر دی گئی ہے۔

بلکہ اس نسخہ کی اشاعت کے بعد واللہ اعلم کون سے مقاصد پوشیدہ تھے جن کو بنیاد بنا کر  
دوبارہ پھر عبد الرحمن قاری لکھ دیا گیا اور خاکشیر و الفاظ دوسرے نسخے میں دوبارہ لکھ دیے گئے۔  
عبارت ملاحظہ ہو:

ایک بار عبد الرحمن قاری کہ کافر تھا۔ اسے قرأت سے قاری نہ سمجھ لیں بلکہ قلیلہ جو

قادر ہے۔ (مخطوطات میں ۲۲۹ سال ۲۰۱۲ء)

مولانا احمد رضا خان صحابی رسول حضرت عبد الرحمن قاری رضی اللہ عنہ کو ملا کافر کہہ چکے ہیں  
اب اس طرح کی پھر تاویلات سے کیا جاتا ہے۔ مولوی محبوب علی قادری نے تو احمد رضا خان کی  
گستاخی یہ تو بہ کر لی تھی اب آیا یہاں یہ تو بہ کون کرے گا؟

۱۔ مولانا احمد رضا خان صاحب مکتوفہ

۲۔ مولانا مصطفیٰ رضا خان جامع مکتوفہ

۳۔ ناقص جو ابھی غالباً بریلوی ملا متعین نہیں کر سکے۔

فی الحال ہمارے علم میں مذکور بالا تنازع کی صورت میں تو بہ موجود نہیں ہے۔ جب  
تک بریلوی ملا تو بہ ناصر دیکھا نہیں گئے اس وقت تک فتویٰ تکفیر کے ذمہ دار فاضل بریلوی اور  
مولانا مصطفیٰ رضا خان ہیں۔

بریلوی انصاف پسند علماء سے اپیل

اگر انصاف پسند علماء بریلوی دنیا میں موجود ہیں تو خود آپ کے گھر سے ایک اصول نقل  
کرتے ہیں کہ اگر کسی کتاب میں کفریہ کلمات ہوں تو اس کا راقم ناشر اور مولیٰ بن سب کافر قرار پاتے ہیں۔

مصنف کتاب الذنب فی القرآن سید شاہ حسین گردیزی نے ایک مقالہ مغفرت ذنب تحریر  
فرمایا اس میں ایک کفریہ عبارت بھی درج کی جس کو بدلتے ہوئے مولانا غلام رسول  
سعیدی نے اس کتاب کے مصنف ناشر اور مولیٰ بن سب کو کافر قرار دیا۔

شاہ حسین گردیزی بریلوی کی زبانی نہیں:

مگر چند ماہ کی خاموشی کے بعد مولانا سعیدی نے اچانک اس بحث میں اس  
انداز سے قدم رکھا کہ اہل علم و روح حیرت میں مبتلا ہو گئے۔ یہ موقف اختیار کیا کہ  
حدیث کو کمزور اور نجس و نزار کہنا اس کا اختلاف اور استحکام ہے اور یہ کفر ہے لہذا اس  
کا راقم ناشر اور مولیٰ بن سب و ازہ اسلام سے خارج ہیں۔

(الذنب فی القرآن میں ۲۳۳ آیتوں کا ضمیمہ شریف)

اب اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے انصاف پسند بریلوی چاہیں کہ حدیث کو کمزور و نجس  
نزار کہنے کی وجہ سے مصنف ناشر اور مولیٰ بن عبارت خطا و تواتر اسلام سے خارج قرار پائیں مگر  
مقدس صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر۔ شیخان اور غمخیز کہنے والے اور اس کتاب کی اشاعت  
کرنے والے مسلمان رہیں۔ یہ زور الفاظ میں انصاف پسند بریلویوں سے اجیل کی جاتی ہے کیا کہ  
مخطوطات کے قابل جامع ناشر ایسا ملے گا قادری اور اس کی پوری ٹیم اس فتویٰ کی زد میں آتی  
ہے یا نہیں؟

مولانا غلام رسول سعیدی کا صاحب کرام رضوان اللہ علیہم کا کافر کہنا

شاہ حسین گردیزی مولانا غلام رسول سعیدی صاحب کو قاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

اگر وہ تکفیر بھی ہے تو پھر حضرت عبد اللہ بن زبیر حضرت معاویہ اور امام حسین رضی

اللہ عنہم اور دوسرے اکابرین کا دین کیا ہو گا؟ (الذنب فی القرآن میں ۳۱۱)

غلام غلام مبارک بالا لایکی ہے کہ اگر مولانا غلام رسول سعیدی بریلوی کا اصول تکفیر تسلیم کر لیا  
جائے تو پھر معاذ اللہ اوپر مذکور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کافر قرار پاتے ہیں۔ یہ اصول اگر پہلے  
صاحب توہمات میں کفریہ کلمات ہوں تو اس کا راقم ناشر اور مولیٰ بن سب کافر قرار پاتے ہیں۔

بریلوی تو کسی صورت میں بھی اس اسول کے ٹکر نہیں ہو سکتے لہذا صحابہ کرام پر مولانا سعیدی صاحب کا  
برخوی کفر تامل باقی رہا۔

مولانا غلام رسول سعیدی کا مشہور تاجاعی عطا خسر اسانی کو کافر قرار دیتا  
بریلوی علامہ مسئلہ کھنجر میں اسے جڑی اور بے باک ہو چکے ہیں جن کے کھنجر فتنہ سے  
ذمہ دار کرام دشوائ ان علیہم اجمعین مضمون میں دتا ہے جن کا غلام رسول سعیدی بریلوی نے مشہور تاجاعی  
عطا خسر اسانی رحمہ اللہ علیہ کو کافر قرار دیا ہے۔

محمد کاسر ان قریشی مولانا غلام رسول سعیدی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آخر میں مولانا سعیدی سے درخواست ہے کہ وہ عطا خسر اسانی تاجاعی کی کھنجر سے توبہ  
کر لیں۔ امام قرطبی، امام تازن، قاضی عطاء اللہ پانی پتی اور امام بدر الدین  
عینی کی کھنجر سے بھی توبہ کر لیں۔ (الذنب فی القرآن جس ۸)  
تاوہین گردیزی بریلوی لکھتے ہیں:

مولانا سعیدی نے حضرت خراسانی قدس سرہ کی دودھ سے کھنجر کر دی۔  
(الذنب فی القرآن جس ۲۵)

مزید لکھتے ہیں:

مولانا سعیدی نے کھنجر پاؤں کے کام میں نہایت جھٹ کا مظاہرہ کیا ہے اور کھنجر کی  
بود و بندیں استخراج کی ہیں ان کا ادب و خود بھی کر چکے ہیں۔ اگر ان سے کوئی  
کافر ہو جاتا ہے تو مولانا سعیدی اپنی اور اپنی کی تحریر سے خود کافر قرار پائیں گے۔  
(الذنب فی القرآن جس ۲۵)

مولانا شاہ حسین گردیزی کو یہ لکھ صرف سعیدی صاحب سے ہے بلکہ تمام بریلوی علماء کا اپنی  
مال ہے تفصیل کے لیے آئندہ آئے والے صفحات کا انتظار فرمائیں۔

## دستِ نگرِ بیاں



(مولانا غلام رسول سعیدی اور کھنجر بریلویت)

مؤلف: منقرضہ حضرت مولانا ابوالحسن علی دہلوی



## مولانا غلام رسول سعیدی اور تکفیر بریلویت

مولانا غلام رسول سعیدی نے جو نوہ کفر بیان کی ان کے نوالہ سے بہت سے اسلاف اور اکابرین اہلسنت کو کافر کہا جا چکا ہے۔ مزید کچھ بریلوی علماء بھی اس کی زد میں آتے ہیں وہ کون ہیں اور کس حیثیت کے مالک ہیں خود بریلوی علماء کی زبان ہی سنیں۔

مولانا شاہ حسین گردیزی رقمطراز ہیں:

ہم مولانا سعیدی سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ کافر تکفیر سازی ترک کر دیں جو قاعدہ انہوں نے اختراع کیا ہے اس کے مطابق مطاخر اسانی تابعی کافر، حضرت ابو بکر سرخی کافر، تمام علمائے کافر اور پھر موجودہ دور کے ملادات اہل علم و مبلغ اسلام مولانا سعادت علی شاہ صاحب، مبلغ اسلام مولانا تاراب الحق قادری، مولانا سید یوسف شاہ بند یالوی، شیخ الحدیث شمس العلوم سیالوی، مولانا سید نصر علی شاہ مہر وی، مولانا سید عارف شاہ ادیسی اور مولانا سید وجاہت رسول قادری سب کافر ہیں۔

(الذنب فی القرآن ص ۵۳)

## اس فہرست سے خارج کچھ دیگر علماء بھی فستوی تکفیر کی زد میں

ناپاسی ہوئی محض مذہب بریلوی مہدائے کفر حضرت قادری، معروف بریلوی ماہر رمویات ڈاکٹر مسعود احمد اور جناب اقبال احمد فاروقی ان حضرات کو اس فتویٰ تکفیر کی زد میں نہ لکھا گیا جائے۔ تو آئیے گردیزی شاہ صاحب کی کتاب حضرت ذنب کی تائید اور توثیق کرنے والے مذکورہ قائل حضرات ہیں۔

عبد الحکیم شرف قادری (الذنب فی القرآن ص ۷۵)

ڈاکٹر مسعود احمد (الذنب فی القرآن ص ۸۰)

جناب اقبال احمد فاروقی (الذنب فی القرآن ص ۸۱)

دیگر کچھ اور علماء کے نام بھی ہیں جن میں ڈاکٹر شیر معروف ہیں۔ یہ بھی تکفیر کی زد میں

آتے ہیں ان کا ذکر اور اسماء جلد اول میں ملائند فرمائیں۔

### سعدی صاحب کافوئی گستاخی اور علماء بریلوی

فاضل بریلوی نے تکفیر امت کا جو بیج بویا تھا آج وہ پک کر بالکل تیار ہو چکا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر کافر کہنا بریلوی علماء کے لیے کھیل اور تماشا بن چکا ہے۔ جو ان کی مانتے وہ بھی کافر اور بوز مانتے وہ بھی کافر۔

الغرض غلام رسول سعیدی بریلوی کا سر دست اصول پڑھ لیں۔

سعدی صاحب رقمطراز ہیں:

واضح رہے کہ رسول اللہ نے جو احزاب کے شکست اور ان کے قدم اکھڑنے کی دعا فرمائی اس کو بدعا کہنا جائز نہیں اور ایسا کہنا رسول اللہ کی سخت توہین ہے یہ حمایت ہے ادنیٰ اور سخت توہین ہے۔ (شرح مسلم ج ۳ ص ۳۰۱، ۳۰۲)

### اس فتویٰ گستاخی کی زد میں سر دست بریلی شریف والوں کا تذکرہ

فتاویٰ بریلی شریف صدق مفتی محمد اختر رضا قادری اقبیری صدق محمد عبد الرحیم ستوی میں یہ تحریر موجود ہے:

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کا نام لے کر بدعائیں فرمائیں جیسے (فتاویٰ بریلی شریف ص ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳)

ناپاسی ہوئی اگر دو عدد بریلوی علماء تین کتاب پڑھو اس فتویٰ کی زد سے گستاخ قرار پا جائے کیونکہ حضور و بریلوی علماء نے اس کتاب کی تالیف میں مشقت انسانی ز اس دنیا میں ان مذکورہ بالا افراد کو خواہ مر تین ہوں یا صدیقین گستاخی رسول کا سر نہ ٹھیکیت ملنا چاہیے۔ یہ سلسلہ ہے انکار بن اہلسنت کو گالیاں دینے اور کافر کہنے کا۔

### خواجہ شمس الدین سیالوی فتویٰ گستاخی کی زد میں

خواجہ شمس الدین سیالوی کا مکتوب پڑھیے

فرمایا سنا تھو شفیق رب اپنی امت کی ایذا رسانی سے تنگ آجاتے تو ان کے حق میں بددعا کرتے تھے۔ (مرآت العاشقین ص ۲۸۰ تصوف ایڈیشن)

اس کتاب کے مرتب سید محمد سعید اور ترجمہ صاحبزادہ غلام نظام الدین ایہ اسے مردلوی نے کیا ہے۔

لہذا مذکورہ بالا اصول کی رو سے مذکورہ بالا تینوں حضرات گستاخ قرار پاسے۔

### مفتی نکھام ملتانی بریلوی گستاخی کی زد میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات باریک نے بھی ایک ماہ تک برائے دفعہ شرارت مخالفین یہ دماغی اور بددعا کی۔ (فتاویٰ نظامیہ ص ۲۷۶)

واضح رہے کہ حضرت موصوف جو انجی گستاخ قرار پاسے حضرت سلطان بابو رحمہ اللہ علیہ کے سلسلہ کے پیغمبر ہیں۔ (فتاویٰ نظامیہ نائل)

اس کتاب پر تحقیقات اہل علم کے نام سے ڈاکٹر غلام سرور قادری کی مافیہ اور توثیق بھی ہے۔ (فتاویٰ نظامیہ نائل)

### مولانا شمس علی گستاخی رسول کی زد میں

مولانا شمس علی خدمات بریلوی مذہب کی امت میں کسی سے چھٹی نہیں یہ قلعہ گستاخی ان کو بھی ملنا چاہیے۔

مولانا شمس علی قادری بریلوی فرماتے ہیں:

خود حضور پر نور شافع یوم الشوری صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم کے واسطے بددعا فرمائی ہے۔ (پندرہ تقریریں ص ۳۳ لوری کتب خانہ)

### غلام رسول سعیدی کا مقسام بریلوی علماء کرام میں

یہ شاوخص گروہی تحریر فرماتے ہیں:

مولانا سعیدی حضرت خراسانی قدس سرہ مفتی ۱۳۵ھ کی تکفیر کرنے اور انہیں کافر



قرار دینے میں متفق ہیں۔ یہ وہ کام ہے جو ملت اسلامیہ کی تکمیل کرنے والے محمد بن عبد الوہاب مجددی نے بھی نہیں کیا تھا۔

(الذنب فی القرآن ص ۷۸)

در اصل اس تقابل پر شاید کوئی اعتراض کرے دراصل تقابل تو فاضل بریلوی سے ہونا چاہیے جس نے اپنے چند ماسائے والوں کے ماسوا پر ہی امت مسلمہ کو کافر و مرتد قرار دیا۔

سعیدی صاحب خود اپنے فتویٰ کی رو سے کافر

شاہ صاحب مذکور فرماتے ہیں:

مولانا اپنے پانچوں کے فتویٰ سے کافر و منال قرار پائے۔

(الذنب فی القرآن ص ۷۹)

سعیدی اور کئی ذیل گستاخ رسول

مولانا علامہ مہر علی رقمطراز ہیں:

سعیدی اور کئی نے ذیل گستاخی کی۔ (سمتہ الشی المصطفیٰ ص ۷۱)

گستاخ رسول ذیل یا سنگل ہوتا تو گستاخی ہی ہے یہ غالباً سعیدی صاحب کو شرع مسلمہ معاوضہ اسی دنیا میں ہی مل گیا ہے۔

مسامبہ زادہ ابو الخیر زبیر سعید آبادی اور مختصر بریلویت

مجموعہ علماء اسلام کو کافر و مرتد قرار دینے کے بعد مولانا احمد رضا خان نے جو ترجمہ کنزالایمان کے نام سے قبول کرتے وقت لکھو لیا بریلوی علماء اس ترجمہ کو اردو زبان میں قرآن قرار دیتے ہیں۔

مولانا حسن علی قادری رضوی بریلوی رقمطراز ہیں:

(ترجمہ کنزالایمان) در حقیقت وہ قرآن کی صحیح تفسیر اور اردو زبان میں قرآن

ہے۔ (التدقیقات لرفع التحیرات ص ۲۳۵)

اب اس اردو زبان کے قرآن میں نے ابو الخیر زبیر سعید آبادی نے تحریر کر ڈالی ہے۔ بس

نار بریلوی طحا کو شہید دیکھ تو نار بریلوی طحا زبیر سعید آبادی کے خلاف جو زبان استعمال کرتے ہیں وہ خود زبیر صاحب کی زبانی سنئے گا۔ البتہ سر دست مولانا ابو الخیر زبیر سعید آبادی صاحب نے جو بریلوی طحا اور عوام کو التباہات و مظاہر ماسے میں وہ انہیں خود بریلوی اس انداز میں بیان کرتے ہیں۔

ساجزادہ صاحب نے ترجمہ کنزالایمان کی تائید کرنے والوں کے بارے میں کیا کہا یہ دیکھ کر کلیل احمد قادری لکھتے ہیں:

ساجزادہ نے محض انانیت پر اتر کر امام اہلسنت کے اس ترجمہ کے قائلین،

مویہ بن کی اہل سنت والجماعت سے خارج، کافر اور گستاخ رسول قرار دینے کا عقیم

کارنامہ سرا انجام دیا ہے۔ (اعلیٰ حضرت کے لئے اور پرانے مخالفین ص ۱۶)

یہ کارنامہ عقیم ضرور ہے مگر کوئی قبول کرنے کے لیے بھی تیار ہو درمیانہ ساجزادہ صاحب کو جو ثواب اس عقیم کارنامے پر ملا جو نہ واقعی حضرت فاضل بریلوی کی روح کو ایسا مال ثواب کر دیں۔

ساجزادہ موصوف نے بریلوی طحا کے فقہ تکفیر اعلیٰ کو اجاگر کر دیا ہے

ساجزادہ کی کتاب کی ابتداء انہیں ذیل میں درج شدہ الفاظ سے ہو رہی ہے۔

ساجزادہ رقمطراز ہیں:

ہندو پاک میں جہاں قادیانیت، غارتگری، بددیانتی، بیسے نئے نئے فرقے

پیدا ہوئے وہاں ایک خطرناک فرقے کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔ جس طرح بعض

فروق نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت کی آڑ میں اس کے پیارے نبیوں

کی گستاخی کی اسی سے ملتا جلتا طریقہ اس نئے فرقے میں بھی اختیار کی جا رہا ہے کہ

حضرت علیؑ علیہ وسلم کی عظمت اور شان کی آڑ میں بڑے بڑے نبیوں، ولیوں اور

صحابہ کو اس کو گستاخ بے ادب اور کافر بنایا جا رہا ہے۔ (مفہوم ذنب ص ۳)

ساجزادہ صاحب اگر محسوس کریں تو اتنی بڑی گستاخی کرنے کی جرأت اور سبب و

منزل ایمان اور فاضل بریلوی بنے۔ ایسا تحریف شدہ ترجمہ فاضل بریلوی کرتے نہ اس کے

ضمن میں انبیاء کو معاذ اللہ کافر کہا جاتا تو پہلے فاضل بریلوی کے متعلق فیصلہ فرمائیں

### صاحبزادہ صاحب اس فرقہ کی تعین کر رہے ہیں

مثلاً اس فرقے کا عقیدہ اور نظریہ یہ ہے کہ آیت مبارکہ لیغفر لک اللہ ماتقہ من ذنک وما تاخر میں جو ذنب کی نسبت اللہ تعالیٰ نے حضور کی طرف کر دی ہے اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے وقت خواہ ذنب سے کوئی بھی معنی لیے جائیں اس کی کوئی سی بھی تاویل کی جائے بہر حال ذنب یا اس کا ترجمہ جتنا یا خطا وغیرہ سے کر کے اس کی نسبت حضور کی طرف قائم رکھنا غلط ہے بلکہ ممکن ہے ادنیٰ گستاخی، جہالت اور گمراہی ہے ایسا کرنے والا نبی کا گستاخ اور کافر ہے۔ (مغفرت ذنب جس ۳)

### بریلوی فرقہ والوں کا اولیٰ اور انبیاء کو کافر قرار دینا

صاحبزادہ موصوف لکھتے ہیں:

عشقِ مصطفیٰ کی آڑ میں نبیوں اور ولیوں صحابہ کرام اور اہل بیت اہلبار اور تمام مضرین اور محدثین حتیٰ کہ اہل حق حضرت اور ان کے والد گرامی کو کافر بنا کر کس طرح لوگوں کے ایمان پر باد کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ (مغفرت ذنب جس ۵)

### بریلوی حضرات فاضل بریلوی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رتبہ دیتے ہیں

معاذ اللہ ان کی نظر میں اعلیٰ حضرت کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بڑھا ہوا ہے۔ (مغفرت ذنب جس ۷)

### دو بریلوی علماء جو اس سید بریلوی فرقہ کی زد میں آتے ہیں

مدعیانِ عشقِ مصطفیٰ کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے مذہب و ملت کے جن علماء کو کافر و گستاخ قرار دیا ہے، صاحبزادہ کی زبانی سنئے۔

صاحبزادہ صاحب رقمطراز ہیں:

عروائی زمان علامہ سید شاہ کاظمی، علامہ محمد عمر اچمدی، علامہ محمد شفیع اذکار دوی، علامہ غلام رسول رضوی، علامہ اشرف میالوی۔ (مغفرت ذنب جس ۱۲)

صاحبزادہ صاحب کیا کہنا چاہتے ہیں اگر میں نے کوئی برہم کیا ہے جس کی بنیاد پر مجھے

کافر کہا جا رہا ہے تو مذکورہ بالا افراد بھی کبھی برہم کر چکے ہیں لہذا یہ بھی کافر ہوئے۔

فاضل بریلوی کا عقیدہ صاحبزادہ ان علیہم تعین کے عقیدہ کے خلاف ہے

صاحبزادہ موصوف نے جس بات کا انکشاف کیا ہے اس سے اہل سنت کے دل تڑا دیں اہل بریلوی خوب نالاں ہیں۔ کاش صاحبزادہ صاحب صرف ایک لفظ بڑھا کر "تمام" کا لفظ بھی شامل کر دیتے ہیں تو اہل سنت پر بہت بڑا مہمانِ عظیم ہوتا۔

تاہم مذکورہ بالا فقرہ میں صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں:

اس آیت میں امت کی مغفرت مراد لینا یہ اس حدیث مبارکہ اور صحابہ کے قول

اور ان کے عقیدے اور نظریے کے بھی خلاف ہے۔ (مغفرت ذنب جس ۲۳)

واہ صاحبزادہ آپ نے علماء اہل سنت دینِ بندہ کے صحیح معنوں میں ترجمان ثابت ہوئے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ عقائد بریلویت کا عقائدِ صحابہ سے ذرا بھر بھی تعلق نہیں۔

اب ذرا فیصلہ مغفرت ذنب کتاب کے موبہ بن اور مصدقین اپنی کتاب سے رجوع نہیں کرتے تو یہ بات کہنے والے اب صرف صاحبزادہ موصوف نہیں بلکہ ۲۰۲۲ء میں ان کے ساتھ کیا۔ صاحبزادہ صاحب گھبراہٹ سے مت اس وقت پر اہل سنت دینِ بندہ والے بھی آپ کی بھرپور تائید فرمائیں گے۔

صاحبزادہ موصوف اپنی تائید میں درج ذیل اکابرین کے تراجم کو بطور سند پیش کیا ہے۔

شاہ ولی اللہ، شاہ فیح الدین، شاہ عبد القادر، شیخ محدث عبدالحق دہلوی، علامہ فضل حق

غیر آبادی، مفتی اعظم ہند و حاتم محمد مظلہ اللہ شاہ۔ (مغفرت ذنب جس ۲۲)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی (مغفرت ذنب جس ۲۳)

علامہ اشرف میالوی، سید سعادت علی قادری، علامہ محمد شفیع اذکار دوی

(مغفرت ذنب جس ۲۴)

الغرض مندرجہ بالا تاعمر کی صورت میں ہر وہ شخص فتویٰ تکفیری کی زد میں آسکتا ہے جو ذرا بھر



بھی بریلوی مذہب سے عقیدت رکھتا ہے کیونکہ دونوں طرف سے کثیر علماء ایک دوسرے کو کافر کہہ رہے ہیں۔ اب بریلوی حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ اپنے آپ کو کسٹی کھلانے کے حق دار ہیں جب کہ علماء ساری اہل بدعت کی موجود ہیں۔ ناراضی نہ ہوں یہ علامات خود آپ کی کتاب میں موجود ہیں۔

فاضل بریلوی کے والد گرامی کی کتاب میں یہ عبارت درج ہے:

اہلسنت کی خوبیوں میں سے ہے کہ کسی بدعت نہیں کرتے اور کسی کو کافر نہیں کہتے اور اہل بدعت کی برائیوں میں سے ہے کہ بعض ان کا بعض کو کافر کہتا اور بعض ان کا بعض بدعت کرتا ہے۔ (فضائل دہا، ص ۱۹۸)

مفتی صاحب قنبرا زین:

لعن و تکفیر تمام اہل بدعت خصوصاً شیعہ کا وعید ہے۔ (فضائل دہا، ص ۱۹۸)

کارمین بتائیں آیا بریلوی حضرات علماء اہل بدعت کے زمرے میں آتے ہیں یا نہیں۔ اگر آتے ہیں تو یہ کچھ شیعہوں کا وحید ہے اور اگر نہیں آتے تو پھر بھی ایک دوسرے کے فتویٰ کی رو سے کافر مرتد کشتہ معصوم اور دانا اسلام سے خارج ہیں۔

سایت تحریروں میں یہ تمام الفاظ موجود ہیں۔

بریلوی علماء کا مسابقتی اور کوکشاں قسار دینا

فیصلہ مغفرت ذنب نافی کتاب میں لکھا ہے۔

میسوف اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

ساجزادہ ابو الخیر سے اگر اعلیٰ حضرت کے ساتھ اختلاف اور زبان کی دشمنی پر مواخذہ ضروری ہے تو اس سے شدید تر مواخذہ کے حق دار وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے بلا تحقیق ان کو اہل سنت سے خارج کرنے اور گستاخانہ سولہ ملی ان علیہ وسلم کے زمرے میں شامل کرنے کی سعی فرمائی۔ (فیصلہ مغفرت ذنب ص ۵۴)

لکھتا ہے اشرف سیالوی نے ساجزادہ پر بہت نرم ہاتھ رکھا ہے شاید وہ اپنی گستاخی کی

راہیں ہموار کرنا چاہتے ہوں جو انہوں نے بدنام زمانہ کتاب تحقیقات میں کی ہیں۔

مولانا حسن علی رضوی بریلوی کا ایک نیا انگلشاف

موصوف لکھتے ہیں:

اتحاد وقت حقیقی مجرم، مصنف مغفرت ذنب اور مبین فیصلہ مغفرت ذنب کے باہم

تصادم بار بار مذکور گستاخانہ طرز کی تحریر و اسلوب بیان و کلام پر صرف کرنا چاہیے

(التصدیقات مدنیہ، ص ۲۳۶)

حسن علی رضوی نے یہ تحریر کاظمی صاحب کی دعائی میں لکھی ہے اور مغفرت ذنب اور فیصلہ مغفرت ذنب والوں کو حقیقی مجرم قرار دیا ہے۔

حسن علی رضوی کو میری گزارش ہے کہ ایک تفصیلی کتاب ان حضرات کے خلاف ضرور لکھیں

حسن علی رضوی کے لیے لمحہ منکر

حسن علی رضوی صاحب نے حقیقی مجرم بن کر قرار دیا ہے ان حضرات نے حقیقی مجرم فاضل بریلوی کو قرار دیا ہے۔ حسن علی رضوی کے ساتھ علماء کرام کم ہوں گے، ان حضرات کے ساتھ مولانا علماء کی تعداد ۲۰۳ ہے جن کا فیصلہ فیصلہ مغفرت ذنب نافی کتاب میں درج ہے۔

حسن علی رضوی صاحب مستنبہ ہوں

سوال یہ ہے کہ اگر یہ ترجمہ کرنا گستاخی ہے تو اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ایک زمانہ میں اس کا ارتکاب کیا تھا اعجاز باللہ علاوہ ازیں اس سے توبہ و استغفار کیسے بغیر غرض دوسرا ترجمہ کر دینے سے گستاخی کی معافی تو نہیں ہو سکتی۔ (فیصلہ مغفرت ذنب ص ۳۸)

اب حسن علی رضوی صاحب سمجھتے ہوں گے کہ حقیقی مجرم بنانا بھول گئے ہیں کوئی بات نہیں ابھی اگر یاد آجائے یا سمجھ آجائے تو صرف ایک رسالہ لکھ دیں تاکہ اعلیٰ مجرم سے پرہیز ہو سکے۔

سنت الایمان پر بلاد عسر و حرج میں پابندی

پاک و ہند میں ایک دوسرے کو کافر کہنے کی جسارت کرنے والے بریلوی کفر الایمان کو

اپنے ایمان کا معیار قرار دیتے ہیں بلادِ عرب میں کھڑا ایمان پر پابندی کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے تاکہ عرب کے مسلمان بریت کے فتوؤں سے محفوظ رہ سکیں۔

حکومتِ سعودیہ کی وزارتِ حج و اوقاف نے کھڑا ایمان و خدائے اعرافان پر پابندی لگادی۔ (اتحادین المسلمین وقت کی اہم ضرورت جس میں ۲۷)

ابنِ عباس عقیق ہے روتا ہے کیا

آئیے آئیے مہکے ہوئے کیا

کتابِ مغفرت ذنب اور فیصلہ نصیر الدین گولڑوی

ماضی بعید میں دو بدنام زمانہ کتابیں متفرعام پر آئیں اور دونوں عقائد و نظریات اہل سنت کے باعموم فاضل بریلوی کے بالخصوص متضاد و مخالف ہیں ایک مسئلہ مغفرت ذنب (مضمون علی بن علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت اور گناہوں کی معافی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) دوسری حکایت قدمِ ثوبِ پاک کا حقیقی جائزہ (ثوبِ پاک کے قدم مبارک کا اولیاء کی گردن پر ہونے کی حقیقت) لیکن انھوں اس بات کا ہے کہ مولوی اشرف سالوی صاحب نے اول الذکر کتاب کے مولف کی علمی و روحانی سرپرستی کی کے فرائض سر انجام دیتے ہوئے ان کے سر پر دستِ شفقت رکھا اور ثانی الذکر کتاب پر تقریر لکھ ماری۔ (اللمعة الغیب علی ابنِ العربیہ میں ۱۳۳) پیر نصیر الدین گولڑوی مزید لکھتے ہیں:

واہ کیا خوب قصیدت اور کیا عمدہ تقریر ہے کہ کساٹی ہے ادبی اور پختہ کی تیز چھری غیروں کے ساتھ ساتھ انہوں کی گردن پر بھی پھیر دی۔ (اللمعة الغیب میں ۱۶۲)

مغفرت ذنب اور فیصلہ مغفرت ذنب واسلے حقیقی مجسم

حسن علی رضوی لکھتے ہیں:

اتفاقِ حقیقی مجرمِ صفت مغفرت ذنب اور مرتبین فیصلہ مغفرت ذنب کے باہم متضاد و جارحانہ گناہِ ظہر و تحریر و اسلوب بیان و کلام پر صرف کرنا چاہیے۔ (التمہید ایقات میں ۲۳۶)

## دستِ گریبان

مسئلہ  
یازدہم

(مرتبین فیصلہ مغفرت ذنب فتویٰ مخیر کی زد میں)

مؤلف: منظر اجانس مولانا ابوالوہاب قادری



## مترتبین فیصلہ مغفرت ذنب

### فتویٰ تکفیر کی زد میں

قارئین آپ نے فہرست دست و گریباں جلد اول پڑھ لی ہوگی۔ اگر دوسرے حصے سے متعارف ہو چکے ہوں تو گستاخ اور کافر علماء کی تعدد اور ۲۰۰۳ء ہوگی۔

مفتی اقبال سعیدی کو بریلوی عالم نظام مہر علی چشتی نے کافر کہا اور فرد جرم ماننے کی کہ انہوں نے نبی پاک کی طرف خلاف اولیٰ کی معافی کی نہایت کی ہے جو دراصل کافری شاہ صاحب کا ترجمہ ہے اس ترجمہ کی توثیق کرنے والے تقریباً ۱۴۰ بریلوی اکابرین ہیں۔ اب وہ یحییٰ اتقی بڑی تعدد اور بریلوی علماء و مشائخ کافر و گستاخ قرار پاتے ہیں الامان والحمد للہ

### السیاس مطارق داری اور ان کے مسرہ بین کا ذکر خیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کی نہایت کرنے کی وجہ سے جن بریلوی علماء کو کافر اور گستاخ قرار دیا گیا ہے ان میں سب الیاس مطارق داری اور اس کی تمام جماعت پوری پوری شریک ہے۔ کیونکہ فضائل و عاتبات کتاب میں وہ اس منہ کی نہایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے جس کی تصدیق اور اس پر نام زمانہ کتاب پر تقریباً مطارق داری صاحب نے خود لکھی ہے تقریباً گھنٹے والا زمرہ دار ہوتا ہے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں:

تقریباً گھنٹے کے بعد اس کی صحت و عدم اور قوت و ضعف کی ذمہ داری مصنف پر کم اور تقریباً نگار پر زیادہ ہوتی ہے۔ (المنہ الغیب ص ۸۴)

### کافی ستاد صاحب کے ترجمہ البیان پر ایک نقشہ

کافی ستاد صاحب نے البیان نامی ترجمہ قرآن منظر عام پر آئے۔ کافی ستاد صاحب نے شانہ اس امید پر ترجمہ کیا ہو کہ بریلوی علماء و لو کہ میں خوب مقبول ہوئی لیکن ایسا نہ ہو کہ یہ نکتہ فاضل

بریلوی کے ترجمہ قرآن کو اردو زبان کا قرآن قرار دیا جا چکا تھا۔ اب اگر فاضل والا ترجمہ کرتے ہیں تو کوئی خاص کارنامہ نہ ہوتا شاہ صاحب نے فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن میں تحریف معنوی کا ارتکاب متعدد مقام پر کیا ہے۔ تفصیل اس کی موقوف سمجھنے اور اختصار کے ساتھ کچھ عرض کرتا ہوں۔ مذکورہ بالا تنازعہ کی دو سے صرف ایک ہی تحریف پر یہ تائید کی جاتی ہے۔ مغفرت ذنب کا اختلاف بریلوی ملت میں شدید اختلاف کا شکار ہو چکا ہے اور بریلوی علما پر اسے مذہب و ملت کے لوگوں نے فتویٰ کفر و کشتی لگائے کا بھی شاہ صاحب کو بھی متعدد افراد علماء بریلوی نے گستاخ اور کافر قرار دیا اور انتہائی گندی زبان استعمال کی۔

### سید مظہر کا علمی کاواویا

اپنے مخالفین کے فتویٰ بات جب نظر آئے تو علامہ صاحب موصوف لکھتے ہیں: اس لیے علامہ کا علمی معاذ اللہ گستاخ رسول قرار پا کر کافر و مرتد ہو گئے۔ اور غرالی دوران قدس سرہ کی ذات پر ایسے دھمکے کیے اور سب دھم کا ایسا بازار گرم کیا اور ایسی لٹیکہ زبان استعمال کی الامان والٹھیکہ

(انتصہ یقات مدفع العظیسات جس مقدمہ)

شاہ صاحب غصہ نہ کریں ہو سکتا ہے یہ گندی زبان آپ ہی کے کئی شخص کی مرہون ہست ہو یقین نہ آئے تو سبحان السیاح پڑھ لیں پھر بھی یقین نہ آئے تو احکام شریعت کا مطالعہ مفید رہے گا۔

### مفتی محمد اقبال سعیدی کا مختصر تعارف اور مسرست

موصوف ہامد انوار العلوم میں مفتی کے منصب پر فائز ہیں اور بہت عمدہ طریقہ سے مابین میں فیصلہ کرنے کی مہارت تاجر کہتے ہیں۔ غالباً تاریخ میں ایسا کوئی شخص نہ ملے جو ایک ہی شخص کے بارے میں کہے کہ یہ مجرم بھی ہے اور مجرم بھی نہیں یقین نہ آئے تو حوالہ ضرور پڑھیں۔

صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی نے آخر برس پر محض تمام مواد انوار العلوم کے مفتی محمد اقبال صاحب کے سپرد کیا کہ وہ اس بارے میں اپنی رائے قائم کریں۔ بھول صاحبزادہ صاحب ختم صفحات پر مشتمل تحقیقی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہوا کہ صاحبزادہ صاحب مجرم نہیں

میں مگر پھر بھی مجرم ہیں۔ (فیصلہ مغفرت ذنب جس ۲)

دیکھیے کیا فیصلہ فرمایا۔ ایسے محقق کو بھی بریلویوں نے گالیاں دیں صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی لکھتے ہیں:

انست کے مابین عالم دین حضرت علامہ مفتی اقبال سعیدی کو بھی نشانہ بنایا اور نہ

پھاڑ پھاڑ کر اور چنگھاڑ چنگھاڑ کر گالیوں کے ڈونگرے برساتے گئے۔

(انتصہ یقات مدفع العظیسات جس مقدمہ)

صاحبزادہ آپ کے شیخ الحدیث کے مقام کی تصحیح پوزیشن واضح ہوئی مگر مخالفین بریلوی علما جو گالیوں کے ڈونگرے برساتے تھے ان سے اگر آپ کی صلح ہو گئی ہے تو پوچھیں کہیں یہ گالیاں دینے کی تربیت محی عرفان مشہدی نامی شخص نے تو نہیں سکھائی۔ جو برساتا جلسہ عامہ جلسہ میں شاہ اسماعیل شہید دہلوی شبیہ کو پڑھلا گالیوں کے ڈونگرے برساتا ہے۔ معاذ اللہ

### حسب معارف انوار العلوم ملت ان کا مختصر تعارف

ہامد انوار العلوم ملتان شہر میں واقع ہے۔ بریلی شریف کی طرح علوم خواص میں کافی مقبولیت کا حامل یہ ادارہ ہے گستاخانہ مقالہ لکھنے والے بریلوی اکابرین کا دفاع بھی اس ادارہ کے مفتی کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں مفتی احمد یار نعیمی کا ایک نہ فتویٰ ذکر کیا جاتا ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر لگایا گیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتوں کے نام کا ذکر حج کھایا (العیب ذی اللہ)

مفتی احمد یار نعیمی گجراتی لکھتے ہیں:

حضور نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذکر کیا تھا۔

(نور اعرافان جس ۱، ۴، پیر بھائی کچھی)

دارالافتاء انوار العلوم جو بریلوی حضرات کا مرکز بریلی ہے کی طرف سے باقاعدہ اس فتویٰ پر مہر تصدیق ثبت کی اور لکھا کہ بالضرر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام شریعت کے نزول سے قبل بتوں کے نام کا ذکر کیا بھی لیا ہو تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ (فتویٰ انوار العلوم ملتان)



## مولوی حسرت علی رضوی کو بھی سن لیں

بعض نے کہا کہ حضور بن امور پہ قبل نبوت میل کر چکے تھے اور بعد کو وہ حرام ہوئے  
نہیں مگر رہا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے حضور سے وہ غمزدہ نہ مایا۔

(پندرہ تقریریں میں ۵۷۲ بوری صحت غار)

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرعیہ کہ ایک مولوی صاحب نے دوران تقریر کہا کہ  
حضور علیہ السلام نے قبل از نبوت بھی بتوں کے نام کا ذکر کیا تھا تو مجمع میں سے  
ایک آدمی کھڑا ہو گیا اس نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بتوں کے نام کا ذکر نہیں  
کھا سکتے کیونکہ وہ قبل از نبوت اور بعد از نبوت معصوم ہیں اور بتوں کا نام کا ذکر حرام  
ہے۔۔۔ جھگڑا ہوا اس پر اس مولوی صاحب نے کہا کہ یہ بات بخاری شریف میں  
ہے کہ حضور علیہ السلام نے معاذ اللہ بتوں کے نام کا ذکر کیا اس نے کہا کہ مولوی  
صاحب نے بخاری پر الزام لگایا ہے اس مولوی صاحب نے کہا میں دکھا دوں گا اب  
در یافت طلب امر یہ ہے کہ اس مولوی صاحب کے پاس سے کیا عقیدہ رکھنا چاہئے  
اس کا ایمان، نکاح یا انکے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ کیا مولوی صاحب نے جو کہا  
ہے صحیح کیا ہے کہ بخاری میں یہ بات ہے یا پھر مولوی نے بخاری پر الزام لگایا ہے  
جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضور علیہ السلام نے بتوں کے نام کا ذکر کیا اس کے ساتھ  
اہل منت والجماعت کیا عقیدہ رکھیں اور ملوک کسمل؟

(فیضان الکتابہ تہذیبیہ اسلام آباد)

مستطیع

محمد سید ابوالحسن عثمان

الجواب

یہ تہذیبی سوئی مسائل بصورت مسئلہ کے مطابق، بالفرض اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اسلام شریعت کے نزول سے قبل بتوں کے نام کا ذکر بھی کیا ہو تو یہ کوئی قابل

## اعتراض بات نہیں۔

کیونکہ علماء نے کتب عقائد میں تشریح فرمائی ہے کہ وہی سے قبل یہ مستطیع نہیں۔ واما  
قبیلہ لادینیل علی امتنان سدور الخیر (شرح عقائد)

الاولاد لالمعبد (مذہب)

محمد حسن سعیدی

معاون تحقیقی صاحب

05-3-09

بخدمت اقدس حضرت مولانا مفتی محمد مفتی رضوی مفتی اعظم جامعہ انوار العلوم ملتان  
سوال: یہ فتویٰ جو جامعہ انوار العلوم سے جاری ہوا صحیح فتویٰ ہے اور واقعی جامعہ  
انوار العلوم سے جاری کیا گیا ہے؟

اصل عبارت یہ ہے جس پر فتویٰ طلب کیا:

بخاری شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا  
ذکر کیا تھا۔

کیا واقعی یہ واقعہ بخاری شریف میں ہے اگر ہاں ہے تو حوالہ دے کر ہے۔

(۲)۔ نبوت سے پہلے بھی لفظ "نبی" کی دعاست مہماتیں۔

(۳) شرح عقائد کی جو عبارت فتویٰ میں لکھی گئی ہے اس سے ساتھ دہول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کا تعلق یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اس سے مشتق ہے۔

فیضان الکتابہ تہذیبیہ اسلام آباد

مستطیع

محمد انور ابن عثمان

۰۱-۰۳-۰۹





بات نہیں اور پٹی گئی مذکورہ بالا تینوں مہارات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس تناظر میں بھی بریلوی علماء کو چنا پایا جیسے کہ اب کیا کرنا ہے۔

### کاظمی شاہ صاحب کے ترجمہ البیان میں تحریف

مفتی اقبال نے اقبال جرم کیا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے ترجمہ میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ مولانا مہر علی گھٹتے ہیں:

کاظمی صاحب کے ترجمہ قرآن البیان کے ۲۷ ایڈیشن مکمل چکے ہیں پہلے ایڈیشن میں اس آیت کے ترجمہ میں سورۃ مائدہ کا لفظ تھا کاظمی صاحب کی وفات کے بعد دوسرے ایڈیشن میں سورۃ ذہب کا لفظ آیا ہے یہ تبدیلی کیوں کی گئی؟ اس کے متعلق حق باقی جھگڑے کے لیے انوار العلوم کے بارے ہوئے یہ مہتمم زماں محمد اقبال صاحب فرماتے ہیں کہ یہ تبدیلی مقدمہ البیان میں آپ کی ہدایت کے مطابق کی گئی ہے اور وفات کے بعد کاظمی صاحب مجھے خواب میں ملے اور فرمایا کہ کتاب کا لفظ درست نہیں۔ (مصرعہ النبی المصطفیٰ ص ۲۹)

کیجیے تحقیق زماں انوار العلوم کے پائے ہوئے مفتی صاحب کو فاضل بریلوی اس کے والد اور دیگر بریلوی اکابرین بھی ضرور ملتے تاکہ مفتی صاحب ان کی کتب میں بھی تبدیلی فرما دیتے اور امت بریلویت نقصان عظیم سے بچ جاتی۔

تاہم امید ہے کہ اگر یہی اختلاف آگے بڑھا ہو سکتا ہے عطا قادری امیر دعوت اسلامی کو بھی خواب میں فاضل بریلوی ملے اور وہ فاضل دمانا نامی کتاب میں تحریف کرداویس جیسے انہوں نے مملوہات میں جی بھر کر تحریف کی ہے۔

### کاظمی شاہ صاحب کی تائید میں کتاب تصدیقات میں جعلی تقریریں

صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی نے کتاب تصدیقات میں مفتی عبدالقیوم ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی تائید و تقریریں صفحہ ۹۸، ۹۹ پر لکھی ہیں۔

کرل انور مدنی بریلوی لکھتے ہیں کہ یہ تقریر جعلی ہے۔ کرل انور مدنی مزید تحقیق کریں ہو

سکتا ہے کچھ مزید جعلی تقریفات بھی مکمل آئیں۔

کرل صاحب کے الفاظ غور سے پڑھیں:

انصافیہ میں چھاپا ہوا فتویٰ جعلی ہے کیونکہ ان کے ہاتھ کی تحریر نہیں ہے انصافیہ والے یہ اصل تحریر فراہم نہیں کر سکتے چنانچہ یہ فتویٰ جعلی ہے۔ (پیر کر مہاشائی کر م فرمائیاں ص ۲۹)

اس حقیقت کو بڑھ دینے کے بعد بریلوی علماء کو چنا پایا جیسے کیا مزید ان کتب و رسائل میں نہیں جعلی تقریفات تو نہیں، اگر میں تو ہم علماء زنی کا الزام خواہ مخواہ نہ لیں بلکہ ہم تو یہی نہیں گے اگر یہ تقریر اور فتویٰ جعلی ہو سکتا ہے تو کذب خداوندی کا جو الزام فاضل بریلوی نے مولانا گلگوسٹی صاحب پر لگا یا تھا وہ بھی جعلی تھا اور فی الواقع یہ جعل سازی کی تربیت بھی شاید دارالافتاء بریلی شریف میں دی جاتی ہو۔

کیا قائد تبدیلی اور تحریف کرنے کا اور جعلی فتویٰ اس کتاب میں لکھنے کا تصدیقات نامی کتاب تو خود ممتاز صورت اختیار کر گئی ہے ذرا میرے امکانات بریلوی مکفرین ملت تک پہنچنے دو۔

### تصدیقات نامی کتاب کا مختصر تعارف

تصدیقات نامی کتاب قدالی دوراں کاظمی شاہ صاحب کے دفاع کے لیے لکھی گئی ہے۔ مگر یہ کتاب دفاع کیا کرتی مزید فائدہ جی کا باسٹ بن سکتی ہے۔ کیونکہ گہری نظر سے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب تضادات سے خوب لبریز ہے اگر تفصیلی مضمون اس پر لکھا جائے تو مضمون کافی لمبا ہو جائے گا۔ بطور مختصر عرض کرتا ہوں۔

### سید محمد مدنی کچھو چھو کی بے بسی اور استدعا

فاضل بریلوی کی زندگی پر نگہ تضادات کا نمونہ جی فاضل بریلوی نے ممتاز دوہ و آیات کے ترجمے اپنی زندگی میں دونوں طرح کیے ہیں۔

اس پر مدنی صاحب یوں دوا دیا کرتے ہیں:

امام موصوف قدس سرہ نے سورۃ فتح کی آیت کی توجہ بہ اپنی تصنیف جزاء اللہ وہ وہ میں فرمائی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذہب کی اسناد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف ہے اور اس سے آپ کے افعال مراد ہیں۔ اسی طرح سورۃ محمد کی آیت کی ایک توجیہ وہ کی ہے جو ذیل المذہب میں ہے۔ جس میں ذہبک سے ذہب نبی علیہ السلام ہی مراد لیا ہے۔ (التصدیقات جس ۶۱-۶۲)

مدنی صاحب نے لکھا ہے تھوڑی سی ڈنڈی بھی ماری ہے۔ لفظ ذہب کو دونوں جگہ ذکر کیا ہے اب ہمیں بھی تو آخر حق ہے کہ اعلیٰ حضرت کی کتب سے مذکورہ بالا تنازع کی صورت میں دونوں تہمتیں نکل کریں۔

### فصل دوم کتاب میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا ترجمہ

واستغفر اللہ ذہب

مغفرت مانگ اپنے مہتابوں کی۔ (فصل دوم جس ۸۶)

### مسلم غیب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فاضل بریلوی کا ترجمہ

تا کہ ان شخص دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے عباد  
صحابہ نے عرض کی:

یا رسول اللہ آپ کو مبارک ہو خدا کی قسم ان عربوں نے تو یہ صاف فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا۔ (مذہب رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس ۱۳)

لیجئے مدنی صاحب نے لفظ ذہب اور دوسرے لفظ جگہ کے ۱۲ بات بھی چھٹی ہو گئے۔ اب بریلوی انصاف پسند علما ان کتب کو بھی دیکھ لیں جن سے مدنی صاحب نے نوالہ بات نقل کیے ہیں اگر لفظ ذہب تو مسئلہ صاف ہے مدنی صاحب قابل امتزاج۔

الغرض مدنی صاحب کی انجمن قارئین کو بتانی تھی التصدیقات کے صفحہ ۶۱ پر اس ترجمے کو تیار قرار دیتے ہیں جس میں ذہب کی نسبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھر اگلے ہی صفحہ ۶۲ پر اس سے یکسر پھر گئے ہیں۔

### تصدیقات میں فاضل بریلوی کے ترجمہ کو یکسر رد کر دیا گیا

سید محمد مدنی رقمطراز ہیں:

کنز الایمان میں ذہبک سے ذہب انہو میں مراد لیا ہے یہ تو جہد تو صرف یہی نہیں کہ ظاہر لفظ قرآنی سے ہٹ کر ہے بلکہ آیت کریمہ کے شان نزول سے کوئی بھی مطابقت نہیں رکھتی نیز اس آیت کو سن کر صحابہ کرام نے جو کچھ پھر رسول کریم علیہ الخیر والسلام نے جس سمجھنے کی صحت کی غاموش تائید فرمائی اور پھر وحی الہی سے جس فہم کی صحت کی توثیق ہو گئی یہ جہد اس سے میل نہیں کھاتی۔

(التصدیقات جس ۵۹)

اس عبارت کو پڑھنے کے بعد شاید جن گروہی ذرا سوچ لیں اور سوچ کچھ کر اپنے مقالہ حضرت ذہب سے رجوع فرمائیں یہ کہ شاید صاحب آپ کا مقالہ حضرت ذہب حبابہ مشورہ انکار آنے لگا ہے۔

جس توجیہ کی وہی الہی سے توثیق ہو جائے اس کو بھی شاید گروہی اور دوسرے بریلوی علما سامنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے اگر نہیں ہوتے تو یہ تو ہوں ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں مگر بریلویوں کی تمام محنت یہ اس عبارت مذکورہ بالا سے پانی پھیر دیا ہے۔

مولانا عبد الرزاق ہمت الوہی صاحب ہویا کوئی اور مقالہ لکھ کر کنز الایمان کا ترجمہ تصدیقات والوں کی تصدیق سے غلط قرار دیا جائے گا ہے۔

اب کیا لکھو عمل اختیار کیا جاوے وہ بھی بریلوی طاموچ میں وردہ لکھ دیں اور تسلیم کر لیں کہ اہلسنت وجمیہ کا ترجمہ بالکل بے غما ہے۔

### تصدیقات اور حبابہ الخلق کا تقابلی مباحثہ

تصدیقات نامی کتاب میں فاضل بریلوی کے بارے میں جو الفاظ ہیں پہلے وہ پڑھ لیں۔  
چچ فرمایا یہ ناخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان اعلیٰ حضرت سے نبی اعلیٰ عنہ کے زبان و قلم کو ان رب العزت نے اپنی حفاظت میں لے لیا تھا زبان و قلم ذرا برابر خطا کر کے اس کو ناممکن کر دیا تھا۔ (التصدیقات جس ۳۹)



یہ تحریر اور مضمون انکار کوئی عام شخص نہیں جہاں رضانان بھائی محمد سودا اگر ان پر بی شریف  
اب جاہ الحق دوائے لئے کیا کھانا بھی پڑے ہو:

وہ قرآنی آیات اور متواتر روایات میں سے ان حضرات کا کوئی جھوٹ یا کوئی اور منہ  
ثابت ہو سب واجب التاویل ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہ ہوں گے یا کہا جائے گا یہ  
واقعات عطاے نبوت کے پہلے کے تھے۔ (جاہ الحق جس ۳۷۳)

آگے لکھتے ہیں:

انبیاء سے خطاب ہو سکتی ہے نیز یہ واقعہ عطاے نبوت سے پہلے کا ہے۔

(جاہ الحق جس ۳۷۹)

مزید لکھتے ہیں:

جب سے نبوت سے پہلے کی خطائیں مراد ہیں۔ (جاہ الحق جس ۳۸۰)

تاریخین خود خود فرمائیں فاضل ریوی سے ذرا بھر بھی غلطانا ممکن اور انبیاء سے وقوع عباد  
ان اس تقاضا سے ان تعالیٰ محفوظ فرمائے۔

مسلمہ نور بخش توکلی ریوی علیہ السلام کی عدالت میں

علامہ نور بخش توکلی کی کتاب سیرت رسول عربی کے کچھ اقتباسات پیش کیے جاتے ہیں۔  
ریوی علیہ السلام سے کامل امید ہے کہ وہ ضرور ان عبارات پر بھی فتویٰ فرمائیں گے۔

عبارت نمبر ۱

آپ کے پچھلے اگلے عہدہ (بالغرض احمدیہ) معاف کر دیے گئے ہیں۔

(سیرت رسول عربی جس ۵۱۳)

عبارت نمبر ۲

انہی کرتا ہے۔ (سیرت رسول عربی جس ۳۵۷)

الاعلم کہ ترجمہ "معلوم کریں" سے کیا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی جس ۳۵۷)

عبارت نمبر ۳

لا افسہ کا ترجمہ "میں قسم کھاتا ہوں" سے کیا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی جس ۱-۷)

عبارت نمبر ۴

متعدد مقامات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "تو" سے خطاب کیا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی جس ۶۵، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹)

عبارت نمبر ۵

حجت الاسلام مولانا قاسم نانوتوی کو محمد اللہ علیہ السلام لکھا گیا ہے۔

(سیرت رسول عربی جس ۶۶۶)

بھراچران حوالہ جات پر تبصرہ فرمائیں کوشش کریں تو کلی صاحب کا نام لے کر  
ان کو دابرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔

مسلمہ فیض احمد اویسی کا اسلامہ نور بخش توکلی کو کتاب قسار دین

مشہور ریوی عالم دینا کر فیض احمد اویسی رقمطراز ہیں:

فلیسبستہزی بھسہ پر تبصرہ کرتے ہوئے

یہ آیت متشابہات سے ہے بخلاف دوسرے تراجم کہ ان میں الوہیت کی کُلی اور واضح  
گستاخی ہے۔ (سیدنا علی حضرت جس ۱۷)

الاعلم کہ ترجمہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگلی حضرت نے الوہیت کی گستاخی سے دامن بچا کر معتبر فرقہ کے برعکس اہل سنت کے  
مقیدہ کی ترجمانی فرمائی۔ (سیدنا علی حضرت جس ۱۷)

آگے اس عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

یہ ترجمہ کسی معترلی کا ہے پھر اس سے اللہ تعالیٰ کی کٹائی کا مین ثبوت ہے۔

(سیدنا علی حضرت ۲۰)

قارئین علامہ نور بخش تو کلی کے خوالہ جات اور تراجم آپ نے پڑھے پھر فیض احمد اویسی کا تبصرہ بھی پڑھ لیا ہے تو فیض احمد اویسی کی رو سے علامہ نور بخش تو کلی اللہ تعالیٰ کے کلمے گستاخ معترلی قرار پاتے امید ہے کہ موجودہ بریلوی علماء و مشائخ فیض صاحب کا شرور ساتھ دیں گے۔

# دستِ گریہاں

## مسئلہ دوازدہم

(علامہ فضل رسول بدایونی بریلوی علماء کی عدالت میں)

مؤلف: منظر احسن سے مولانا ابوالحسن علی قادری



## سلامہ فضل رسول بدایونی بریلوی علمائی

### عدالت میں

علامہ فضل رسول بدایونی بریلوی ملحد میں استہابی مستند اور معتد مائے ہدایت ہیں۔ علامہ صاحب نے عقاید کے موضوع پر ایک عدد کتاب لکھی۔ اس کتاب کا تعارف مشہور بریلوی عالم مولانا اختر رضا خان نے ان الفاظ میں کر دیا ہے۔

زیر نظر کتاب المعتقد الملتحد (۱۲۷۰ھ) عقاید اہلسنت پر نہایت اہم کتاب ہے اس میں بعض نئے اٹھنے والے قتلوں کی سرکوبی کی گئی ہے جو مکہ معظمہ میں ایک بزرگ کی فرمائش پر تصنیف کی گئی ہے اس پر اپنے دور کے بڑے بڑے نامور علماء و اعلام اور علم و فضل کے آفتاب و مہتاب مثلاً مجاہد جنگ آزادی جامع معقول و منقول علوم عقیدہ کے امام استاذ مطلق مولانا محمد فضل حق خیر آبادی، سربراہ مدرسہ و نقباء حضرت مفتی صدر الدین خان آزرہ و صدر المصروفی، شیخ المسماخ مولانا شاہ احمد سعید نقشبندی اور مولانا حمید علی فیض آبادی مولانا مفتی نظام و غیرہ نے نہایت مگر اندر تقریفات تحریر فرمائیں اور نہایت پرندہ پی کا اظہار فرمایا۔ مفتی احمد سنی محدث سورتی ذیل عیل بحیث علیہ الرحمہ پر امام اہلسنت حضور اعلیٰ حضرت نے نہایت بیش قیمت ماحولہ تحریر فرمایا۔ (المعتقد الملتحد ج ۱)

قارئین پر واضح رہے کہ اصل کتاب اور حاشیہ عربی زبان میں ہے اس کا ترجمہ مولانا مفتی اختر رضا خان قادری برکاتی ازہری نے فرمایا ہے۔ لہذا اب اس کتاب کے حوالہ جات کے ذمہ داران بریلوی اصول و ضوابط کی رو سے تقریر لکھنے والے بھی ان کے تقریر کے حوالہ بریلوی اصول پر کاربند کیا جاتا ہے۔

پیر نصیر الدین گولادی لکھتے ہیں:

تقریر لکھنے کے بعد اس کی صحت و سقم اور قوت و ضعف کی ذمہ داری مصنف پر کم

بایں کتب

ملفوظات  
صاحبزادہ

احمد سنی محدث سورتی

اور تقریر نگار پر زیادہ ہوتی ہے۔ (الموعظ الغیب ص ۱۳۸)

**ایمانِ ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمہ فصل رسولِ بدایونی عثمانی**  
علامہ فضل رسول بدایونی لکھتے ہیں:

ملا علی قاری نے فرمایا کہ یہ اس بات کے موافق ہے جو ہمارے امام اعظم نے  
کہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی کفر پر وفات ہوئی۔ یہاں تک  
انہوں نے فرمایا لیکن اس بات کو مقام تحقیق میں ذکر کرنا چاہو نہیں۔

(المعتمد المستند ص ۲۵۳)

فائل مفتی احمد رضا خان کی مہارت پر بحث کرتے ہوئے بالآخر یہ قول لکھتے ہیں:  
حق وہی ہے جو امام بیہوشی نے افادہ فرمایا کہ مسند اختلافی ہے اور دونوں فرقین  
جلیل اللہ رائد ہیں۔ (المعتمد المستند ص ۲۵۶)

بریلوی شیخ الحدیث فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین پر کفر کا فتویٰ لگانے والوں نے باسو پے  
مجھے یا مذہبی صاحب سے غلطی کی درجہ کسی کو کافر کہنا آسان نہیں۔ اسی مگر شی  
اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کو  
کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر یہ کلمہ لگے گا یعنی یا یہ کہنے والا کافر ہو جائے گا یا  
جس نے کافر کہا وہ واقع میں کافر ہو گا۔ (ابوبکر مصطفیٰ ص ۱۲، ۱۳)

ایک اور جگہ مفتی صاحب اویسی لکھتے ہیں:

اس سے واضح ہوا کہ منکرینِ ایمان ابوبکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے خود کو معتزل  
میں داخل کر رہے ہیں۔ (ابوبکر مصطفیٰ ص ۱۲۹)

آگے لکھتے ہیں:

پھر ہم اگر اپنی زبان کو آپ کے والدین گرامی کے حق میں بے ادبی یا گستاخی کی بات  
کہنے سے روک لیں تو یہ بے حد بہتر اور مفید بات ہے۔ (ابوبکر مصطفیٰ ص ۳۲۰)

قارئین ملا علی قاری اور امام اعظم ابوحنیفہ اس کتاب کے مولف فضل رسول بدایونی مفتی  
فاضل بریلوی اور اس کتاب کی تصدیق اور تائید کرنے والے بریلوی علماء کے بارے میں تبصرہ  
کرنے پر ہمارا ارادہ نہیں کیونکہ اس موضوع پر لب کشائی سے بہتر وقت ہے۔ تاہم قارئین از خود  
اگر کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں تو ان سوا یہ یہ نہ منحصر ہے۔

**مسلمہ فصل رسول بدایونی اور مہارتِ نبی علیہم السلام**  
علامہ صاحب لکھتے ہیں:

اور نسب میں پاکیزگی یعنی باپ و دلائی و ذلت اور ماؤں کی بدکاری کے سبب سے  
سلامتی نہ کفر اور اس ہمیں باتوں سے سلامتی کہ یہ نبی کے لیے شرط نہیں ہیں کہ اگر ایمان  
علیہ السلام کا باپ اور اس بیٹے دوسرے لوگوں میں۔ (المعتمد المستند ص ۱۸۱)  
جبکہ بریلوی علماء نے مذکورہ بالا بات کرنے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہارتِ نبی  
پر حملہ قرار دیا ہے چنانچہ بریلوی مناظر مفتی ضیاء قریشی لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر و مشرک آزار کا بیجا ثابت کر کے نبی پاک صلی اللہ  
علیہ وسلم کی مہارتِ نبی پر حملہ کیا گیا ہے۔ (آزاد کوں تھا ص ۷)  
ایک اور بریلوی مناظر اشرف بیالوی لکھتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کافر و مشرک قرار دینا بہت بڑی جرات اور  
بے باکی ہے اور نازیبا اور نا لائق حرکت ہے۔ (گلشنِ توحید و رسالت ۱/۱۵۳)  
بریلوی مذہب کے ایک اور مشہور مذہبی شخصیت مفتی احمد یار مجرانی لکھتے ہیں:  
حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف کفر و مشرک اور زنا سے پاک ہے۔  
(تقریرِ نبوی ص ۵۳۹/۷)

قارئین عتاید بریلویت کی کتاب المستند المستند میں نسب شریف میں کفر سے سلامتی کو  
شرط قرار نہیں دیا گیا اور باقی سب بریلوی مذکورہ بالا تاخر میں جو کچھ لکھ رہے ہیں اس کے یقیناً  
مذکورہ بالا افراد مصداق قرار پاسے ہیں۔ یعنی بدایونی صاحب نے نسب شریف پر حملہ کیا اور تقریر



لکھنے والوں نے اس کی تصدیق اور تائید فرمائی۔

کتاب مذکور کے مشرب کوریلوئی طسائی لکھنے والے ہیں یہ کتب کافی قارئین پر واضح ہو چکا ہے کہ کتاب مذکور عربی زبان میں تھی جس کا ترجمہ مفتی اختر رضا خان بریلوی نے کیا مولانا کی ایک عدد عبارت مترجم (ترجمہ شدہ) پر یہ قارئین کی جاتی ہے۔  
مولانا اختر رضا خان لکھتے ہیں:

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کی بدو عا سے درو جب تم رسول کو ناراض کرو اس لیے کہ ان کی دعا واجب کرنے والی ہے دوسروں کی دعا کی طرح نہیں۔  
(المعتمد المستند جس ۲۱۵)

پاکستان کی مشہور و معروف بریلوی مذہب کی مستند و معتمد شیخ الحدیث علامہ رسول سعیدی لکھتے ہیں:

واضح رہے کہ رسول اللہ نے جو احباب کے شکست اور ان کے قدم اکھڑنے کی دعا فرمائی اس کو بدعا کہنا جائز نہیں اور ایسا کہنا رسول اللہ کی سخت توہین ہے یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔  
(شرح مسلم، ۳۰۱-۳۰۰/۳)

قارئین کتاب مذکور کا ترجمہ کرنے والے کیونکہ مولانا اختر رضا خان قادری ہیں اور اس کتاب عربی میں ہے اس لیے یہ مذکور کی ذمہ داری مولانا اختر رضا خان پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ترجمہ اردو زبان میں کرنے والے مولانا موسوی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی صفات کو ناقص قسار دینے کا عقیدہ

مولانا فضل رسول بدایونی لکھتے ہیں:

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس کے حق میں ہر وہ صفت محال ہے جس میں نقصان ہو نہ کمال، صفات نقصان جیسے جہل، کذب اور غر اس کے لیے جیونکر ممکن ہوں گی۔  
(المعتمد المستند جس ۲۸)

قارئین مذکورہ بالا عبارت واضح ہے اللہ تعالیٰ کے حق پر وہ صفت محال ہے جس میں نقصان ہو

اور نہ کمال اس کا واضح مطلب جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفات جس میں نقصان ہو اور نہ کمال وہ محال ہیں۔

قارئین کے لیے لمحہ فکریہ

مذکورہ بالا عبارت میں اگرچہ ظاہر تضاد نظر آ رہا ہے تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس کے حق میں ہر وہ صفت محال ہے جس میں نقصان ہو نہ کمال، یعنی باری تعالیٰ کی صفات میں جہل، کذب اور غر والی صفات موجود ہیں۔

اور اگلی عبارت اس کی تردید کر رہی ہے:

صفات نقصان جیسے جہل، کذب اور غر اس کے لیے جیونکر ممکن ہوں گی۔

اس مقدمہ کا حل تو بریلوی محققین فرمائیں گے تاہم اس کی ایک اور تفسیر یہ قارئین کی جاتی ہے۔  
مفتی احمد یار نعیمی بکراتی لکھتے ہیں:

نبی نفس بشر میں آتے ہیں اور انسان ہی ہوتے ہیں بن یا بشر یا فرشتہ نہیں ہوتے۔

(جامع الحج جس ۱۵۶)

اب مذکورہ بالا تنازعہ کی صورت میں یہ عبارت بالکل اسی طرح ہے کہ نبی انسان ہوتے ہیں مگر بشر نہیں ہوتے۔ اب بریلوی ظاہر بتائیں کہ انسان اور بشر میں کوئی اصطلاحی فرق ہے مالا تکرار نہیں بشر کا لفظ اسی عبارت میں موجود ہے۔

ہو سکتا ہے کوئی بریلوی قلم کار مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کو کاتب کی غلطی (تحریف) قرار دے تو اس کے جواب میں ایک اور عبارت پر یہ قارئین کی جاتی ہے۔

مصور علی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذکر کیا۔

(نور المعرفان جس ۹۹، راجعہ یار نعیمی)

معاذ اللہ مذکورہ بالا عقیدہ بریلوی ظاہر ہے اب اگر کوئی کہے کہ یہاں بھی کتابت کی غلطی ہے تو اس کی تردید تو بریلوی مستقیماً فرما رہے ہیں کہ اس میں کتابت کی غلطی نہیں ہے اور اس تحریر مذکورہ پر جامعہ انوار العلوم مفتان سے فتویٰ جاری ہو چکا ہے کہ اگر ایسا ہوا ہے تو کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اس فتویٰ کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔





## فرقہ سیفیہ کا مزید مختصر تعارف

یہ بریلویوں کی ایک جماعت ہے۔ اس کے عقائد و نظریات فرقہ بریلویہ والے ہیں۔ ان کی کتب پر بریلوی زعماء و اکابرین کی تائیدات و تصدیقات ہیں۔

پیر سید الرحمن پیرا پٹی نے مولوی احمد رضا کی حرام الحرمین سے اتفاق کیا اور اس بناء پر بریلویت کا نام اپنے لئے پسند کر لیا۔ حیرت اور افسوس اس بات پر ہے کہ جس بریلویت کو کل تک وہ یہ کہتے تھے کہ اگر میں اپنے آپ کو بریلوی کہوں تو پار جھوٹ بولنے کا مرکب ہو جاؤں گا۔ آج وہی لفاظ بریلویت اور بریلویت کا نام و نشان حرام الحرمین سے بریلوی قرآن پاک جتنی عظمت دیتے ہیں، تسلیم کر لیا۔

ہمارے خیال میں پیر صاحب کا یہ دھوکہ تھا وہ کل بھی بریلوی تھے اور آج بھی۔ یہ سب کچھ انہوں نے لوگوں کو دھمکانے کے لئے کیا تاکہ لوگ ان کے دام ترویج میں پھنس جائیں۔ جب لوگ پھنس گئے تو پیر صاحب دو بارہ اسی بریلویت کو چاہنے اور ماننے لگ گئے جو تنقید کی پاد اور جی جوتی تھی وہ اتار دی گئی۔

ہم اپنی اس بات میں کس قدر سائب ہیں اس کا اندازہ ان بریلوی علماء اور اکابرین کی تحریروں سے لگایا جاسکتا ہے۔ مددہ ذیل بریلوی شخصیات پیر صاحب کو ہکا بریلوی تسلیم کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں۔

- 1۔ پیر فیض الرحمن پیر آصف ہزاروی 2۔ علامہ مفتی محمد اقبال چشتی
- 3۔ مولانا فضل قادری 4۔ ملک محبوب الرسول قادری
- 5۔ مولانا فضل کریم چشتی 6۔ صاحبزادہ پیر محمد انور الحق چشتی
- 7۔ علامہ ابویاسر الہیہ حاکم قادری 8۔ رانا محمد صدیقی خان حامدی
- 9۔ صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی 10۔ میاں عابدی سادات
- 11۔ شینہ خالد گھری 12۔ سید شمس الدین بخاری
- 13۔ پیر فیض محمد عبد العزیز خان 14۔ علامہ محمد ندیم القادری

15۔ محمد شاہ منصور چشتی 16۔ علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف ہلائی

17۔ سجاد حسین شاہ 18۔ مفتی محمد غلام مرتضیٰ نقشبندی

19۔ مفتی سید مزیل حسین شاہ شریقی 20۔ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری

21۔ مولانا محمد نضر الرحمن چشتی 22۔ مولانا محمد نواز خان

23۔ صاحبزادہ میاں محمد آصف چشتی 24۔ ملک حاجی سلطان محمد آفریدی

25۔ قاری محمد زوار بہادر 26۔ علامہ غلام محمد سیالوی

27۔ مافتہ نصیر محمد قادری 28۔ علامہ محمد شہداء المصطفیٰ رضوی

29۔ قاری سید غالب حسین شاہ 30۔ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ شازی

31۔ علامہ صاحبزادہ محمد نور الحق قادری 32۔ پیر رحمت کریم پیر آف ڈاک

33۔ اسماعیل خیل شریف نوشہرہ 34۔ ابوالحسنات علامہ محمد اشرف سیالوی

35۔ مجاہد عبد الرسول خان 36۔ پیر سید محمد فاروق القادری

37۔ پیر میاں عبد الحق قادری 38۔ میاں محمد حقیقی مارتی

39۔ محمد عبد القیوم طارق سلطانپوری 40۔ محقق رضویات سید وجاہت رسول

41۔ مفتی منیب الرحمن رویت مال کٹی 42۔ مفتی جمیل احمد نعیمی

43۔ مولانا ڈاکٹر ابوالکیر محمد زبیر 44۔ علامہ محمد سعید احمد اسعد

45۔ ڈاکٹر کرم محمد سرور از محمدی چشتی 46۔ پیر امجد غیر محمدی چشتی

47۔ پیر محمد افضل قادری 48۔ علامہ سید حسین الدین شاہ

49۔ پیر صوفی عبد المنان چشتی 50۔ صاحبزادہ پیر سید افضل حسین شاہ

51۔ بیجو (ر) محمد یعقوب محمد چشتی 52۔ مفتی محمد عابد حسین چشتی

53۔ خلیفہ پاکستان محمد ابو بکر چشتی 54۔ پیر محمد عبد الحکیم چشتی پیر پٹھان

55۔ پیر صوفی غلام مرتضیٰ چشتی 56۔ پیر سید مبارک حسین شاہ بخاری

57۔ مفتی بدایت اللہ پسروری 58۔ طاہر حسین طاہر سلطان

59. علامه میرزا یحیی حاکم شاه 60. علامه میرزا ابوالفتح شاه  
61. علامه میرزا مظفر سعید کاظمی 62. صاحبزاد و مالک ناصر رضا  
63. ذاکر محمد سرفراز نعمی از بهری 64. شیخ الحدیث علامه عبدالنور عبدالستار مدنی  
65. مفتی محمد عبدالعظیم انتقادی 66. علامه محمد اقبال اقبیری  
67. حافظ محمد فاروق خان سعیدی 68. عالم فاضل قاری ذاکر تجریدی  
69. صاحبزاد محمد افضل الرحمن اوکاڑوی 70. علامه صاحبزاد محمد مظفر فرید شاه پاشی  
71. علامه صاحبزاد و خلیفہ اللہ شاہ مہرودی 72. قاری محمد اعظم نورانی  
73. علامه قاری محمد غلام الرحمن 74. صاحبزاد و میاں محمد آصف محمدی بٹانی  
75. علامه مولانا شرفان محمود سیالوی 76. پروفیسر سید سید علی حسینی  
77. محترمہ مسرت جمیل گلزار بٹانی پاشی 78. علامه صاحبزاد و غلام بشیر نقشبندی  
79. پروفیسر ذاکر محمد شریف سیالوی 80. محمد اکمل ویش مشہور نعت خوان  
81. صاحبزاد و محلیت سادہ چشتی 82. محمد و مہکام علی بٹانی  
83. پروفیسر مظہر حسین قادری 84. پروفیسر محمد جعفر قرچہ چشتی سیالوی  
85. علامه میرزا احمد علی شاہ بٹانی 86. ذاکر غلام حسین خورشید  
87. علامه میرزا حسین گروزی 88. پیر مولیٰ گلزار محمد بٹانی  
89. علامه مولانا پروفیسر افضل جوہر 90. علامه مولانا سید الرزاق بھٹہ سیالوی  
91. پیر محمد امین الحسنات شاہ 92. پیر محمد امجد سعید وکیل  
93. علامه محمد مقصود احمد چشتی قادری 94. علامه محمد بشیر الدین سیالوی  
95. علامه مفتی غلام فریدی ہزاروی بٹانی 96. حافظ قاری سید شمس کوثر پاشی  
97. سید بشیر حسین شاہ حافظ آبادی 98. مفتی محمد حسین مدنی کیدانی  
99. مفتی ابوالحسن محمد اشرف قادری 100. مفتی محمد بشیر احمد نازی  
101. صاحبزاد و رضا سید مصطفیٰ نقشبندی 102. شمس (ر) اندر احمد نازی

103. کریم محمد الطاف حسین بٹانی 104. ذاکر محمد قاسم پٹھان محمدی بٹانی  
105. پروفیسر محمد نذیر مجید 106. انجینئر حکیم جواد الرحمن بٹانی  
107. علامه بارغ علی رضوی 108. علامه مولانا قادری دوست محمد نقشبندی  
109. سردار ملک نور خان محمدی بٹانی 110. مولانا قادری کریم علی نقشبندی  
111. علامه مولانا بشیر محمد امیر 112. علامه مفتی محمد جمیل رضوی  
113. شیخ الحدیث علامه مولانا خالد و سالی 114. مولیٰ محمد عباس بٹانی نقشبندی  
115. پروفیسر حکیم مشتاق احمد چشتی 116. صاحبزاد و محمد نور المصطفیٰ رضوی  
117. علامه مولانا نذیر احمد فاضل 118. علامه محمد اقبال فریدی  
119. صاحبزاد و سعید احمد فاروقی ایم اے 120. حافظ نیاز احمد  
121. مفتی ابو محمد حسین احمد 122. پروفیسر سید شہار حسین قادری  
123. مفتی ابو محمد احمد انور 124. قاری غلام محی الدین چشتی گولڑوی  
125. صاحبزاد و سید سعید احمد شاہ بھرائی 126. مولانا محمد اسام بخش ندیم  
127. خورشید احمد چشتی 128. سید زاہد صدیق بخاری  
129. علامه غلیل الرحمن چشتی 130. محمد غلام رسول  
131. علامه مفتی عبدالکبیر ہزاروی 132. قاری علی اکبر شمس  
133. سید احمد کوثر الیہ و کیت اوکاڑہ 134. سید علی ریاض کرمانی الیہ و کیت  
135. قاضی محمد عبداللہ 136. قاری کریم حسین طاہر نظامی  
137. قاری اقبال چشتی اوکاڑوی 138. رانا محمد اسلام الیہ و کیت ہانی نور  
139. پیر ذاکر محمد شعیب محمدی بٹانی 140. قاری محمد حسین نورانی نظامی  
141. مولانا محمد اشرف سعیدی 142. قاری غلام نبی سہروردی قادری  
143. قاری سعید احمد 144. پروفیسر محمد خان چشتی  
145. مولوی عبدالحمید نوروی 146. طاہر علی خان قادری



147 محمد شفیق خان قمر 148۔ پیر محمد انیس الرحمن خان قادری

149۔ علامہ غلام شبیر فاروقی 150۔ الحاج محمد یوسف خان

151۔ سید محمد ماکت قادری 152۔ سید محمود محفوظ مشہدی

153۔ مولانا عاشق حسین باروی 154۔ شاہ رحمن سعیدی سیفی

155۔ مولانا محمد حیدر زوی 156۔ علامہ احمد سعید قادری

157۔ علامہ مشتاق احمد اعظمی 158۔ مولانا قاری غلام حسین خضدار

159۔ مولانا حافظ کاظمی محمد خان 160۔ مولانا قاری عمر حیات چشتی

161۔ پیر سید محمد ذاکر حسین شاہ میاوی 162۔ ڈاکٹر کمالہ ہشتاب پوٹس اسے

163۔ قاضی منظور احمد چشتی 164۔ ملک ابراہیم احمد

165۔ مولانا حافظ محمد صالحین 166۔ صاحبزادہ انور بخش چشتی

167۔ علامہ رشاد الحق نورانی 168۔ مولانا علی اشرف نقشبندی الوری

169۔ مولانا یوسف نقشبندی قادری 170۔ مولانا حافظ امین نقشبندی

171۔ قاری محمد اسلم نقشبندی الوری 172۔ ڈاکٹر سجاد صدیقی سیفی

173۔ مولوی محمد شاہ منصور چشتی 174۔ علامہ مفتی احمد دین توکیری

175۔ مفتی محمد عبد الکریم اہلوی چشتی 176۔ مفتی محمد شریف ہزاروی

177۔ علامہ محمد ربیعہ صاحب مدظلہ 178۔ حافظ محمد یاسین نعیمی

179۔ سردار محمد عثمان قادری 180۔ قاری محمد برخوردار احمد مدنی

181۔ مخدوم علی احمد مبارک چشتی قادری 182۔ علامہ محمد ارشد القادری

183۔ طارق حسین ولد محمد حسین 184۔ پیر صوفی فیاض احمد محمدی کاشفی

185۔ پیر محمد کبیر علی شاہ گیلانی 186۔ صاحبزادہ شاہ ادیس نورانی

187۔ ڈاکٹر محمد ظاہر اشرف اشرفی 188۔ علامہ پیر محمد شفیق الرحمن نقشبندی

مکمل انوار رضا کاغذ سازہ مبارک نمبر 3، جلد نمبر 4، شمارہ 3

یہ دوسم کے قریب بریلوی شخصیات نے پیر صاحب کی تعریف کر کے بتا دیا ہے کہ یہ

بریلوی خیر ہیں۔ باقی اگر کسی کو یہ اشکال ہو کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں اکابر دیوبند کے

ناموں کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ وغیرہ لکھا ہے تو جواب یہ ہے کہ مسامحہ رحیمین کے فتویٰ من شک فی

کفر ہم وعدا بہم فقد کفر کا مصداق پہلے نمبر پر مولوی احمد رضا بریلوی کو ہونا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ

ہے کہ اس نے ایک دفعہ خط الايمان، جو حکیم الامت حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف ہے،

اس کی مستانہ عبارت اپنے دوست مولانا عبد الباقی فرنگی علی کو دکھائی تو انہوں نے صاف کہا

کہ مجھے تو اس میں کوئی کتنا شی نظر نہیں آتی۔ پھر اعلیٰ حضرت نے کہا اس طرح دیکھیں تو سمجھ

آئے تو انہوں نے کہا مجھے تو اس طرح بھی کتنا شی نظر نہیں آتی۔ پھر اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے

اور دوستی اور محبت کو برقرار رکھا۔ (سیرت انوار مظہر یہ صفحہ 292)

پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں:

مولانا عبد الباقی فرنگی علی کو باوجود اس کے کہ انہوں نے ایک دیوبندی عالم کی

(تعلیمات کی رعایت کرتے ہوئے) تکفیر سے انکار کیا تو آپ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی۔

فتاویٰ مظہر ص 499

اب بتائیے فتویٰ کفر تو لوگوں کا فاضل بریلوی پر آیا کہ نہیں؟ تو علماء دیوبند کی رعایت کرنا یہ

فاضل بریلوی سے ہی چلا آ رہا ہے۔ آئیے چند مثالیں دیکھئے!

1۔ "دیوبندیوں سے لا جواب سوالات" کے ص 804 پر لکھا ہے:

علامہ شبیر احمد عثمانی

2۔ مولوی نور بخش توکلی نے لکھا ہے:

مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ

سیرت رسول عربی ص 666، ضیاء القرآن لاہور

3۔ پیر میر علی شاہ صاحب کی کتاب کے پیش لفظ میں ہے:

جہاں آپ بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کرام میں ایک عارف محقق اور عالم مدق تسلیم کئے گئے

ہیں۔ وہاں دیوبندی طبقہ کے اعلیٰ علماء بھی آن جناب کے علم و عرفان کے آثار خواں آتے ہیں۔ اور ان دو بڑے اسلامی فرقوں کے علاوہ دیگر اسلامی و غیر اسلامی فرقوں میں بھی آپ ایک بڑے مقام پر گنتے ہیں۔ اعلیٰ نگاہ

4۔ مولوی ابوالحسنات احمد قادری لکھتے ہیں:

دیوبند کے شیخ مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ نیاپنے چار پاروں کا حاشیہ لکھا بقایا مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے۔ (تغیر الحسنات ج 1 ص 74)

5۔ پیر محمد چشتی چترالوی لکھتا ہے:

”محدث کشمیری مرحوم“ (اسول بخیر ص 27)

”مفتی محمد شفیع مرحوم“ (اسول بخیر ص 32)

6۔ بریلوی پیر زادہ اقبال احمد فاروقی کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب ”محاسن علماء“ کے ناظم بڑی بائیں طرف یہ عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا شبیر احمد عثمانی کا نام لکھ کر بچے لکھ اجوا ہے ”رحمۃ اللہ علیہم اجمعین“

7۔ بریلوی مسلک کی مشہور کتاب جمال کرم ج 2 ص 844 میں لکھا ہے:

مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

8۔ ”تذکرہ تاجہ از کوثر شریف“ جس پر عبدالحکیم شرف قادری اور پیر نصیر الدین گولڑوی

کی تقریقات ہیں۔ اس میں ہے:

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علامہ انور کاشمیری عظیم المرتبت

دیخیں ص 107

اور اس سے بھی بڑھ کر یہ عبارت ہے:

راقم تین بچے سو گیاؤ ان کے وقت خواب دیکھا کہ جنت الفردوس کی ایک روش پر یہ تاجہ مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز علامہ انور شاہ نورانی مرقدہ علیہ عطاء اللہ شاہ بخاری لکھ رہے ہیں۔

ایضاً ص 117-118

9۔ ساجزادہ محمد سین لکھتے ہیں:

شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی دہلوی

تذکرہ خواجہ سلیمان تونسوی ص 16

قارئین کرام! کیا یہ سب بریلوی نہیں؟ مالا نکہ یہ لوگ اکابر دیوبند کو رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ لکھ رہے ہیں۔ اگر یہ سب حضرات علماء دیوبند کو رحمۃ اللہ علیہ لکھنے کے باوجود بھی بریلوی ہیں تو سبب الرحمن پیراچی بھی بریلوی ہے۔

نوٹ: اب موجودہ ایڈیشن میں رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے الفاظ نکال دیئے گئے ہیں۔

مزید دلیل یہ کہ پیر مابہ حسین بکلی لکھتے ہیں:

قادی رضویہ، حرام الحرمین، کنز الایمان، الحق الامین کی تائید و توثیق کے حوالے سے حضرت پیر اخندزادہ صاحب نہایت متعصب ہیں اور ان کتابوں کے ذر دست مویہ اور قائل ہیں اور ان کے منکرین کے لئے سخت رد یہ لکھتے ہیں۔

حضرت پیر اخندزادہ نمبر ج 4 شمارہ نمبر 3 ص 170

گستاخ رسول و اولیاء پیر سیف الرحمن بریلوی علماء کی نظر میں:

قارئین ذی وقار! جب یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ پیر صاحب سلفا بریلوی ہیں تو اب پیر صاحب کے متعلق جو خواب دیکھے گئے ان کو بڑھسنے اور پھر بریلوی اسول دیکھنے تو خود بخود ثابت وہی ہائے گا کہ بریلویانہ اسول کی روشنی میں پیر صاحب کے متعلق خواب گستاخی پر مبنی ہیں۔

1۔ خواجہ محمد حضرت کامرہ محمد یعقوب اپنا خواب بیان کرتا ہے کہ:

میں دیکھتا ہوں کہ ایک مسجد میں خواجہ محمد حضرت صاحب اور شیخ المتاح حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب تشریف فرما ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں اسی اعتبار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اخندزادہ سیف الرحمن اگر پہلی اللہ میں نبی نہیں ہیں لیکن میں اس کی خوشائ کی وجہ سے اس کو قیامت کے انبیاء کی صف میں لکھوا کروں گا۔



(یہ خواب واضح طور پر بغیر کے خواب کی تعبیر ہے۔)

2۔ مولوی محمد عابد مبین بخاری لاہوری خواب بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تو سید عثمان بخاری کو جانتا ہے؟ وہ میرا شہزادہ ہے تم اپنے شیخ سے عرض کرو کہ وہ اپنے مریدوں کو حکم کریں کہ وہ مزاد کو آباد کریں۔ میں نے غور نہ کیا تو دوبارہ خواب آیا جو پہلے خواب کی طرح تھا جس میں وہی امر تھا دوسری دفعہ خواب دیکھنے کے بعد میں نے چند دوستوں کو ماضی کر کے کہا کہ بادشاہی قلعہ کے اندر حضرت عثمان بخاری کا مزار ہے۔ وہاں پتلیں چٹا چٹا میرے کہنے پر بعض ساتھیوں نے مزار پر حاضری لاکر کہا تھا لہذا تیسری مرتبہ خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ تم کسی کو حکم دو بلکہ میں نے تمہارے شیخ کے لئے کہا تھا کیونکہ تیرا شیک اس وقت میرا نائب ہے اور مقام قیومت حدیثیت اور عہدیت سے سرفراز ہے اور مجھے موجودہ عصر میں سب سے محبوب ہے۔ (میرے شیخ سے مراد حضرت قیوم زمان غوث دوران سرفراز مقام عہدیت حدیثیت حضرت اخند زادہ بیت الرحمن صاحب ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے بارے میں ارشاد فرمایا۔)

3۔ جناب غلامان گل بخاری (کراچی) اپنا ایک واقعہ (کشت) بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

میں نے 1369ھ جمعہ کی رات کو ایک عجیب واقعہ (کشت) دیکھا واقعہ یہ کہ میں نے حضرت اخند زادہ بیت الرحمن صاحب کے اسم مبارک کے جڑو اول (یعنی بیت) اور جڑو ثانی (یعنی الرحمن) کے بارے میں عجیب و غریب معارف دیکھے۔ جڑو اول (بیت) کے بارے میں یہ مشہور ہوا کہ یہ دنیا میں ہر باطل کو توڑتا ہے اور ختم کر دیتا ہے اور جڑو ثانی (الرحمن) میں یہ نظر آتا کہ لوگوں کی ارواح کو فوق العرش مراتب تک عروج دیتا ہے۔ یہ حضرت صاحب کے اسی خوارق ہیں یہ (بیت) وہی تھوڑے کس کے ذریعے جہاد بدر میں مشرکین کی گردن کاٹ گئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ بیت

میری تھوڑی روح ہے۔ کیونکہ (اس وقت) دنیا میں اس (بیت) کے سامنے باطل قیام نہیں کر سکتا۔ دیگر اس (بیت) کے خوارق یہ ہیں کہ بہت سارے سائین حضرت صاحب کی محبت کے بندہ میں سرشار ہو کر سر کے بغیر لاشیں نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت صاحب کے سامنے اپنے سروں کو قربان کر دیا اور جن میں خوارق نظر آتے ہیں کہ اس کی اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک الرحمن کے ساتھ شراکت ہے۔ (چونکہ اشتراک ایہی ہے) اور عرض پر مصلوب اور قائم ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہ کریں۔

4۔ سو فی دہم خان نے خواب دیکھا وہ کہتا ہے کہ:

صحبت کی حالت میں خواب دیکھتا ہوں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور اہل اللہ کے بڑے اجتماع کے سامنے میں ارشاد فرمایا کہ عصر حاضر میں مہم اعلیٰ وارث اور نائب حضرت اخند زادہ بیت الرحمن ہے اور اس مبارک محفل میں تمام اعیانہ علیہم السلام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ساتھ اولیائے عظام اور حضرت صاحب کے تمام مریدین موجود ہیں اسی اعجاز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اخند زادہ مبارک قدس سرہ کو امامت کے لئے آگے کر دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام حاضرین سمیت حضرت اخند زادہ مبارک قدس سرہ کی اقتدار میں نماز اور افرامانی اس سے یہ لازم نہیں ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے۔ اعیانہ باندہ ملکہ یہ چیز دراشت اور قیامت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ حضور نبی کریم نے اپنی زندگی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدار میں نماز اور افرامانی تھی اور اس طرح امام مہدی علیہ السلام اور مسیحی علیہ السلام کے درمیان امامت کا واقعہ بھی روایات میں مذکور ہے لیکن فرقہ جبر یہ و بابیہ شیخ جبر یہ مودودیہ اور اہل تشیع وغیرہ نے حضرت صاحب قدس سرہ کی اقتدار میں کی بلکہ جو قہقری کر کے معرض ہو گئے۔ (ہدایہ اسائین)



## فتاویٰ مبارکہ ارشاد جلیلہ جلیل القدر نامہ و علماء کرام کے تاثرات

۱۔ اتنا علامہ علامہ مولانا عطاء محمد بند یالوی

تمام اہلسنت کو واضح ہو کہ بندہ کو کئی خطوط وصول ہوئے ہیں جن میں اکابر اہلسنت کی توہین کی گئی ہے۔ یہ توہین ایک شخص مسکن چریعت الرحمن سرمدی نے کی ہے۔ مثلاً لقب الاقطاب حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ لکھا کہ حضرت نوٹ الاعظم سے چھ مرتبے خائف ہوں یعنی بلند ہوں۔ اب بندہ سیت الرحمن سرمدی کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے۔

☆ قرآن و حدیث میں اللہ تعالیٰ نے دو آدمیوں کو اعلان جنگ کیا ہے۔ ایک مود کھانے والا اس کے متعلق فرمایا: فاذا نوحب من اللہ و رسولہ یعنی اسے مود خور و اجر دار جو پاؤ اللہ و رسول کی طرف سے تم کو اعلان جنگ ہے۔

دوسرا آدمی کو اعلان جنگ کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقبولوں کی توہین کرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: من ماویٰ لی ولایا فقہ اذنتہ بالخرب یعنی جس نے میرے مقبول ولی کی توہین کی میں نے اس کو اعلان جنگ کیا ہے۔

☆ حضرت نوٹ الاعظم تمام اولیاء کے سردار ہیں تو جو ان کی توہین کرتا ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ اب چریعت الرحمن کو واضح ہو کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ کیا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری گزارش ہے کہ نوٹ الاعظم کا جو کتاخ ہے اس کو بندہ یہ خطرہ ہے کہ مرتے وقت اس کا اعلان خلیع ہو جائے۔ چنانچہ شیک عبدالجلی محمد ج دہلوی نے "شر مکتوبہ" میں لکھا ہے کہ "محدث ابن جوزی حضرت نوٹ الاعظم پر طعن کرتا تھا۔ تو جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو اس کو سخت تکلیف محسوس ہوئی۔ اس کے احباب نے اس کو کہا کہ یہ تکلیف تم کو اس لئے جوڑی ہے کہ تم نوٹ الاعظم کے کتاخ ہو لہذا اس کے احباب ان

جوزی کو نوٹ الاعظم کی ٹپس میں لے گئے اور عرض کیا کہ یہ آپ کا کتاخ ہے۔ اس کو مرنے کی سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ آپ اس کو معاف کر دیں۔ آپ نے معاف کر دیا تو اس کا فائدہ ایمان پر ہو گیا۔ اگر آپ معاف نہ کرتے تو خطرہ تھا کہ اس کا ایمان سلب ہو جائے۔ اس مارے قصے کو علامہ بحر العلوم نے "شرح مسلم الثبوت" میں بھی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ "شرح مسلم الثبوت" کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ ابن جوزی حضرت نوٹ الاعظم پر طعن کرتا تھا، جس کی وجہ سے وہ عظیم ہلاکت میں پڑ گیا اور کہا گیا ہے کہ اس کا ایمان سلب ہو جائے لیکن حضرت نوٹ الاعظم کی دعا سے اس کی موت ایمان پر ہوئی۔ لہذا تم کو چاہئے کہ اولیاء کرام کا ادب کر دو۔ یہ اولیاء کرام اللہ کے رجال ہیں اور حضرت نوٹ الاعظم کی کرامات متواتر ہیں۔ اس کا انکار نہ اگاد شمن اور پاگل ہی کرتا ہے۔ پس اللہ کے رجال کا ادب ملحوظ رکھو۔

اس عبارت کے بعد بندہ عرض کرتا ہے کہ چریعت الرحمن سرمدی کو بھی سلب ایمان کا خطرہ (محسوس) ہونا چاہئے۔

☆ شریعت کی حقانیت چار مذہب میں منحصر ہے اور طریقت کی حقانیت بھی چار سلاسل میں منحصر ہے۔ جن مقامہ کا ذکر سنیوں کے بارے میں کیا جا رہا ہے نہ یہ شریعت سے مطابقت رکھتے ہیں اور نہ طریقت سے اس لئے بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے ملاحظیات سے مسلمانوں کو بچا دے۔ آمین

مولانا روم صاحب نے اپنی کتاب "مشنوی شریف" میں مثنوی جو دس کی خوب خبر لی ہے اور اس کی مثال یہ دی ہے، شکاردی بدندوں کے شکار کے لئے بدندوں والی بولی بولتا ہے اور بدندے سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارا ہم جنس ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے فکر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ (مطالعہ چشتی کولروی بند یالوی۔ ذہوک و حمن پھراڑ)

2۔ شارح بخاری شیک الحدیث علامہ غلام رسول فیصل آباد

نوٹ الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قدی بدعتی رقیب کی ولی اللہ اور مذکورہ تحریری میں ان سے عہدیت کے مقام سے فوقی چھ مقامات عہدیت تحریر کئے ہیں۔ اہلسنت و جماعت



ایسے عقیدہ سے نالاں ہیں اگر واقعی مذکورہ تحریر واقع کے مطابق اور مولوی ضیاء اللہ کی تحریر حوالہ کے مطابق ہے اور معلوم بھی یوں ہی ہوتا ہے تو ایسا شخص عقیدہ کے اعتبار سے اہلسنت کے عقیدہ کے خلاف ہے اور بریلوی کہلانے کی نسبت کو چار مرتبہ گناہ کبیرہ کا مرتکب کہہ کر سراسر دنیا سے اہلسنت کی توہین کی ہے۔ ایسا شخص شک و شبہ سے بالاتر نہیں۔

3۔ مولانا غلام نبی شیخ الحمد ریٹ جامہ رضویہ فیصل آباد

”ہدایۃ السالکین“ اور ”سینۃ الربال علی منقہ الربال“ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے تحریر کنندہ حضرات کے عقائد اہلسنت و جماعت کے مطابق نہیں ہیں۔ ”واللہ اعلم بالصواب“

4۔ شیخ الحمد ریٹ والتقریر علامہ محمد فیض احمد اویسی بہاولپور

چیریت الرحمن کی باتیں گمراہی سے بھر پور ہیں۔ مجھے ان علماء پر حیرانی ہے جو اس کی باتیں اور عبارتیں جاننے کے باوجود ان کے سر یہ وظیفہ یا کم از کم مداح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ اہلسنت کے عوام و خواص کو چیریت الرحمن سے دور رہنا لازم ہے۔ ورنہ وہی مثال صادق آئے گی کہ ہم تو ڈوبے ہیں مسم تمہیں بھی لے ڈوبیں گے۔

5۔ مینا قریمہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری ساکوئی

استحکام میں مذکور عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ چیر صاحب کو حضرت نوٹ الاعظم رضی اللہ عنہ سے چھ درجے فوق قرار دینا بھی زعم باطل ہے۔ فقیر کے نزدیک چیر صاحب منالین کے راستہ پر گامزن ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ سرالہ مستقیم پر پلنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

6۔ استاذ العلماء مولانا مفتی غلام سرور قادری لاہور

سینۃ الرحمن صاحب ارہبی کے بارے میں ان کے سر یہ بہت غلو کرتے ہیں۔ ان کو سلطان الاولیاء مجدد عصر قیوم زمان و سر فراز مقام جد جہت و عہدیت و امامت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ہم نے ان سے خود مقامات کر کے مالات کا جائزہ لیا ہے۔ وہ ایسے نہیں ہیں اور ان القابات میں سے کسی بھی لقب کے مستحق نہیں ہیں بلکہ ان کی کتاب ہدایۃ السالکین میں ایسی بے ہودہ باتیں ہیں جو کسی صحیح العقیدہ مسلمان سے سرزد نہیں ہو سکتیں۔ چہ جائیکہ کوئی بزرگی کامدی ایسی

باتیں کرے۔ اس میں انہوں نے میدنا نوٹ الاعظم رضی اللہ عنہ سے بھی اپنے آپ کو چھ درجے اوچھا دی ظاہر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ ایسے شخص سے اور اس کے سلف و اولوں سے بیعت نہیں کرنا چاہیے۔

7۔ استاذ العلماء مولانا مفتی ماکمل علی راہوالی

چیریت الرحمن صاحب نے کتاب ”ہدایۃ السالکین“ میں جو کچھ لکھا ہے وہ اہلسنت و جماعت میں اعتقاد و افتراق کا سبب ہے۔ ایسے عقائد اہلسنت و جماعت کے ہرگز نہیں پھر اس میں میدنا اعلیٰ حضرت کا ذکر بالکل عامیہ انداز میں جب کہ دہلی کے امام انور شاہ کشمیری کو علامہ انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر کیا ہے۔

اور حضور میدنا نوٹ اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات القدس پر اپنی برتری و بلندی کا دعویٰ۔ العباد باللہ تعالیٰ۔ ایسے شخص سے لوگوں کو بچنا چاہئے۔ ایسے پیر لائق بیعت نہیں اور ایسوں سے اجتناب لازم ہے۔

8۔ مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین صاحب علی پور شریف

حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق نے کتاب ”ہدایۃ السالکین“ کے بارے میں جو عمومی تحقیق اور تحریر کیا ہے۔ میں اس سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔ و ما علیہ الا البیغ

9۔ مولانا علامہ غلام نبی صاحب تہمدار العلوم عطاء العلوم گھڑ

استحکام مذکورہ میں چیریت الرحمن افغانی کے تین عقائد و نظریات اور خیالات و مبالغات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ عقائد و نظریات و تقریرات و طریقت کے مطابق ہیں اور نہ ہی سنت و منہجیت کے ضمیمہ شہینہ بغداد و حضور نوٹ السالکین محی الدین میدنا نوٹ الاعظم رضی اللہ عنہ اپنی فوجیت والی ہنرات اور لٹھ بریلوی سے دیہ و دانستہ اتنی پرواں کی غماز ہے کہ پیر موسیٰ ہر گز ہر گز چیر و مرشد اور چیر نہیں۔ عوام اہلسنت کو اس پیر سے بدیز و اجتناب لازم ہونی چاہئے۔

10۔ استاذ العلماء مولانا مفتی محمد عبد العظیم کوہرا نوالہ

حضور میدنا نوٹ السالکین غیاث الدین رضی اللہ عنہ سے چھ مرتبہ بلند ہونا تو بہت برا ہونا



بھی جنابِ غوثیت میں بہت بہت مواد ہے اور ایسے شخص کی بیعت کے باشندہ ناپاک و نابارو ہے اور ایسے فاسد عقیدہ والے کو امام و مقتدا تسلیم کرنا بریلوی مسلمان کے لئے سخت ناپاک اور ایسے عقائد والے شخص اسے اجتناب لازمی و ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ العظم۔

11۔ استاذ العلماء مولانا عبدالرشید رضوی سندھوی

جب پیر بیعت الرحمن بریلویوں کی فی المجلد تکفیر کرتا ہے۔ انہیں افراد و تقریر کا شکار اور صراطِ مستقیم سے منحرف قرار دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کو صرف "مولوی" لکھتا ہے اور طنزِ طور پر بریلویوں کے قبضہ و کعبہ اعلیٰ حضرت لکھ کر ان سے بے تعلقی ظاہر کرتا ہے۔ بریلوی کہانے کو عمامہ کبیرہ سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کا طیفہ مولوی ضیاء اللہ یحییٰ مولوی کا شمیری دیوبندی کو امام العصر اور الشیخ الکبیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتا ہے تو ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ پیر بیعت الرحمن اور اس کے ماسختہ والوں کے عقائد اہلسنت و جماعت بریلوی کے خلاف ہیں۔ انہیں پیر امام یا مقتدا بنانا شرعاً ناجائز ہے۔

12۔ جانشین حکیم الامت مفسر قرآن مفتی احمد چارغاں گجراتی

(پیر بیعت الرحمن) ہدایۃ السالکین میں ایسی کئی باتیں لکھ گئے ہیں جن سے پیر مذکور کی علی اور حق کی کیفیت کمزور نظر آتی ہے۔ مجھ کو تو ان کی مذکور کتاب میں صرف نادانیاں ہی نظر آئیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر کوئی شخص پیر مذکور کے مسلک اور مذہب کا حتیٰ یقینی پتہ نہیں لگا سکتا۔ اس قسم کے لوگوں کے ایسے رویے سے سوائے دنیا پرستی اور چند عجمی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ امن الوقتی ہلدی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے پیر مذکور نہیں تو اعلیٰ حضرت سے بیگانگی کا اظہار کرتے ہیں اور کہیں اعلیٰ حضرت بھی لکھ رہے ہیں۔ مزید کہ عقلی پر میرانی ہے کہ لکھ بریلوی میں ان کو چار جموت نظر آتے ہیں جبکہ خواہ کوئی اپنے آپ کو بریلوی کہے یا نہ کہے مگر عند اللہ و عند الناس یہ نشان ہر طرف قائم ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہیں گے۔

مفتی افتخار احمد خاں گجرات

13۔ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقادر صوری

افغانی پیر کا قول غیبت کہ وہ پیر ان پیر سے چھ مقامات میں فوقیت رکھتے ہیں۔ غلط ہے کسی مجاہد کی بڑا کبھی جاہلی کی جہالت کا نمونہ ہے۔ اسے اتنی جرات نہیں کرنی چاہئے۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں کہ میرے قدم اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہیں اور اعلیٰ حضرت عظم البرکت نے قدمی ہذا علی رقبۃ کل ولی اللہ پر "قلوئی رضویہ" میں "تہجد الاسرار" سے مبارک روایتیں پیش کی ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے عقیدت مندوں کو شیطان کے شر سے بچائے۔ (آمین)

14۔ استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین سکھری

"فرق سنیہ کے بارے میں علمائے حق نے جو اظہار حق فرمایا ہے اور فتویٰ صادر فرمائے ہیں فقیر اس پر متحقق ہے اور ان کی تصدیق کرتا ہے۔"

15۔ مولانا علامہ محمد بغیر اللہاری کراچی

"میں طرح آج کل پیر ان پیر رضی اللہ عنہ پر فضیلت و فوقیت کے دعوے پر پیر بیعت الرحمن اور ان کے خلفاء کر رہے ہیں۔ یہی شورشِ بدنامیہ ناامد کبیر رفاہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہوا تھا۔ جن کی ولایت و تعلیبت پر کسی کو بھی کلام نہیں مگر ان کی تفصیل اور فوقیت یہ نامہ اللہ اللہ درجہ جہان کی ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے مستقل کتاب "طردوا قاعی عن حمی ہادسہ رفع الرفاعی" تحریر فرمائی جب ایسے تحلیل اللہ بزرگ کی غوث پاک پر فضیلت و فوقیت آئیں تو پیر بیعت الرحمن کس شمار میں ہیں۔"

16۔ علامہ مولانا علامہ محمد مفتی رضوی مفتی انوار العلوم ملتان

"پیر بیعت الرحمن سرحدی کے عقائد و نظریات سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہر صحیح عقیدہ سنی مسلمان ایسے شخص سے مکمل طور پر اظہار نفرت کرنا چاہئے وہ ہرگز اس لائق نہیں کہ اس کی بیعت کی جائے یا اسے پیر تسلیم کیا جائے۔"



17۔ مولانا عمر مدنی مفتی بامعد خیر المعاد ملتان  
”شخص مذکور سنی صحیح العقیدہ نہیں ہے اس لئے سنی صحیح العقیدہ لوگوں کو اس سے  
ابتیاب کرنا چاہئے۔ اس سے تعلق جوڑنے کی بجائے تعلقات منقطع کرنا لازم ہے۔“

18۔ مولانا علامہ احمد حسین قسیم بامعد حمینہ نارووال  
”فقیر نے ”ہدایۃ السالکین“ کی جن عبارتوں کو پڑھا ہے باوی النظر میں یہ عبارتیں ٹھیک  
نہیں ہیں اور ان کو صحیح خیال کرنے والا صراطِ مستقیم سے دور ہے۔“  
19۔ استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور

”مولانا پیر محمد صاحب قسیم بامعد خوشیہ معینیہ پشاور متحر عالم اور سنی مسلمان ہیں ان کے  
بارے میں ”ہدایۃ السالکین“ میں جو فتوے کفر دیا گیا ہے فقیر اس کے ساتھ متفق نہیں اور نہ  
اس کی تصدیق کرتا ہے۔ فتوے کفر دینے والے غلطی پر ہیں۔ یہ فتویٰ غلط ہے اور یہ  
لوگ غلط ہیں۔“ کتاب ”ہدایۃ السالکین“ کے آنے کے بعد میں نے اس کی حمایت یا وکالت  
نہیں کی بلکہ پیر صاحب کے قریبی متعلقین سے کہہ دیا ہے کہ آئندہ ایجنٹوں سے تائید کنندگان  
میں سے میرا نام حذف کر دیں۔ چودہ برس فقیہت والا خواب اور ایسی ہی اور بہت باتیں  
درج نہ ہونا چاہئے تھیں جو حاصل کتاب ہیں۔ رہنمائے مصطفیٰ کا تبادلا چاہئے آپ نے  
صحیح لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

20۔ مولانا علامہ محمد منشا دتاش قادری مدظلہ تشریف لائے اور آپ کا مکتوب گمراہ دیکھا۔  
مولانا الموصوف اور علی سبیل ربک بالکھٹ پر عمل پیرا ہیں اور آپ کا متن بھی مبارک ہے۔ اللہ  
تعالیٰ ہمارا اہل بہتر فرمائے۔ (آمین)

21۔ مولانا علامہ مفتی محمد اشفاق احمد (مہتمم جامع العلوم) فانیوال  
”پیر موصوف الرحمن سرمدی کے جو نظریات تحریر کئے گئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ یہ  
شخص راہِ راست سے ہٹ چکا ہے۔ اپنی عارضی مقبولیت کے نش میں سوا اعظم اہلسنت و

جماعت بریلوی میں شمولیت کی سعادت سے خود کو محروم کر چکا ہے۔ اس لئے اسے بریلوی  
کہلانے میں معاذ اللہ کذب نظر آتا ہے۔ اسے کو غوث پاک سے چودہ برس فوق ظاہر کرنا غوث  
اعظم کی عظمت سے بغض کی بناء پر ہے۔ ایسا شخص اہلسنت کا معتبر فرد بھی نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ  
اہلسنت کا پیر یا شیخ کہلائے۔ عوام کو ایسے شخص سے بچنا چاہیے اور علماء پر زیادہ ذمہ داری ہے وہ  
اگر کسی مفاد کی بناء پر آنکھیں بند کر لیں گے تو عوام کی گمراہی کے ذمہ دار ہوں گے۔“

22۔ مولانا مفتی محمد جمیل رضوی شوق پور  
ایسے شخص کی بیعت و امامت گناہ ہے۔

23۔ مولانا مفتی محمد نعیم اختر قسیم دارالعلوم بیہیہ رضویہ کاموٹی  
”صوت سوال میں جب یہ بات پایہ جو کو پہنچ گئی کہ شخص مذکورہ ان باتوں کا قائل یا مونی  
ہے تو اس کی گمراہی میں کوئی شبہ نہیں۔ ایسے شخص کو امام بنانا گناہ اور پیر و مرشد ماننا بھی سخت و  
شدید قسم کا گناہ۔“

24۔ مولانا محمد بشیر احمد نازی کاموٹی  
الجواب صحیح یقیناً ایسے کلمات لکھنے یا ان کی تائید کرنے والا گمراہ ہے۔

25۔ مولانا علامہ محمد اسلم رضوی مفتی بامعد رضویہ فیصل آباد  
”جو لوگ گستاخ ہے ادب ہیں ان کو اچھا جاننے والا اہلسنت سے کیسے ہو سکتا ہے۔  
پیر صاحب مذکورہ کی تحریر اور مولوی ضیاء اللہ مذکورہ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے  
مقابلہ اہلسنت و جماعت کے مطابق نہیں ہیں اور اہلسنت کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔“

26۔ استاذ العلماء علامہ مولانا گل احمد قسیمی فیصل آباد  
”پیر موصوف اپنے آئینہ تحریر کی روشنی میں گمراہ معلوم ہوتے ہیں اور معزز علماء اہلسنت و  
مستقامان باسعادت کے بیان سے اس کی گمراہی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ لہذا پیر موصوف کو سرنام  
کلام کھاتا تو بہ کرنی چاہئے۔“

۲۷۔ مفسر قرآن مولانا مفتی محمد یونس الدین انک

بریلوی حضرات کے خلاف پیر صاحب نے جو زبان استعمال فرمائی ہے اس کے متعلق دو غور دینی باتیں کہ کہاں تک سنجیدہ ہے؟ پھر جب موصوف بقول اپنے دریلوی ہیں دیوبندی تو انہیں دیوبندیوں کی پاسداری اور مدح سرائی کی ضرورت کیوں پیش آئی ہے۔ ان کے بھی مولوی کو علامہ رحمت اللہ علیہ لکھنے کی کیا مجبوری تھی۔ پھر یہ لکھنے کی کیا محتاجی تھی کہ کس طرح چارہ فوجیہ کبیرہ کا مرکب جو کہ اپنے آپ کو بریلوی سے کسی کدوں جو کہ بریلوی حضرات کے قید و کعبہ ہے۔

☆ اگر لوگوں کو یہی بتانا تھا کہ بریلوی بھی کافر ہیں تو ان کا کافر قرار دینے کی کوئی وجہ بھی تو لکھتے جن دیوبندیوں کی تعریف بایں الفاظ کی ہے کہ وہ دہائی ہیں اور نہ دہایت کے مؤید ان کے مقابلے میں جو دہائی یا ان کے مؤید ہیں انہیں تو گستاخ ہونے کی بناء پر کافر کہنا فرض تھا۔ اس کے باوجود کلمے الفاظ میں لکھنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن بریلوی سے بیزاری کا ہر پہلو کسی نہ کسی صورت لکھ دی دینا ضروری سمجھا اور پھر اعلیٰ حضرت کے متعلق یہ تاثر دینے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ صرف بریلیوں کے قید و کعبہ ہیں۔ کیا اس میں بریلیوں اور بریلویت سے تنفر کا اظہار نہیں؟ عوام اہل اسلام اس سے کیا سنجیدہ کر سکیں گے۔ پھر جب بقول آپ کے بریلوی دیوبندی یکساں طور پر بہت سارے مسائل میں افراط و تفریط کا شکار ہیں تو پھر دونوں طرف سے ان مسائل کی نشاندہی کیوں نہ کی۔

☆ شہباز لاء کا کافی سیدنا نوٹ اعلیٰ حضرت اہل علیہ کے ساتھ تقابل قائم کرنے اور ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو سورج قرار دینے کی اور ان سے چمک دہنے کی ہوسانے کی تعلی کا وہ بھر کر انہیں صحیح درجہ ثابت کر کے پوری روئے زمین پر ان کے عقیدت مندوں کی عقیدت پر ضرب کاری لگانے کی کیا ضرورت تھی؟

اٹن تو ہے!

پیر صاحب کے دل گردے کی بات ہے جنہوں نے ایسی سببی بر توہین خواہوں کو بھی نہ

صرف خواہوں کی مدد تک رہنے دیا بلکہ انہیں روایتے ساتھ لکھ کر اپنی ولایت و مجد دیت پر دلیل بتاتے ہوئے نوٹ اعلیٰ حضرت بلکہ یہ المرسلین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی توہین کا ارتکاب کیا۔ جن میں کہیں تو حبیب بھر یا کو رو کو کوشش کرنے کی فرمائش کرتے دھمائی دیتے ہیں۔ ☆ اور کہیں انبیاء کی موجودگی میں امامت کے لئے آگے کر دیتے ہیں اور کہیں یہ فرماتے ہیں کہ اس کے طوٹان کی وجہ سے اس سببی کو قیامت کے دن انبیاء کی صفت میں کھرا کر دں گا۔ خواہوں کے جتنے قصے اپنے کتاب میں نظم خود درج کر کے پیر صاحب نے اپنی برقی پر ان سے استدلال کیا ہے۔ ایسے ہندو خواہوں کے بارے میں کیا وہ یہ کہنے میں اپنی کسر شان سمجھتے تھے کہ میں تو کچھ بھی نہیں جانتا اور کجا نوٹ سمدانی کہاں میں اور کہاں مجد الدین جانی کیا مجسمہ کس و خاشاک اور کہاں سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ غ۔

چہ نسبت خارا با عالم پاک

☆ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر اپنے مریدوں کے خواہوں کی کہانی سن کر سمجھائے اظہار تعلیٰ، اظہار و تواضع کرتے مریدوں کو ایسے خواہوں کے بیان کرنے سے باز رہنے کی تلقین فرماتے، جن میں انکار میں امت سے لے کر شیعہ ائمہ نہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتھ تقابل برابری یا تعلیٰ و فوقیت کی صورت نظر آتی ہے۔ تو ان کا کوئی مرید ان سے نفرت نہ ہوتا اور نہ ہی آج جو لوگ ان پر بجا طور پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر رہے ہیں۔ انہیں اعتراض کی کوئی گنجائش ہوتی مگر ان پر کہ یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ بہر حال اب اختیار ان کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ اپنے مریدوں کی صحیح راہنمائی کریں۔ انہیں دشمن و دوست، بغیث و طیب گستاخ اور باادب کا واضح فرق بتائیں۔

☆ تا حال پیر صاحب کو ان کی غاص اپنی تحریروں کے خوش نظر صحیح عقیدہ سنی حتمی نہیں سمجھا جاسکتا۔ امام مقتدائنا تودہ رحمتار۔

نوٹ

جہاں تک میں تحقیق کر سکا ہوں تو وہ یہ ہے کہ پیر صاحب کے عقیدہ پر تا حال اذان ان کے



اول و آخر صلوٰۃ و سلام اور نماز پنجگانہ کے بعد یا دوازہ بند محمد شریف اور صلوٰۃ و اسلام کی کوئی چیز نہیں اور نہ ہی بروز جمعۃ المبارک یا دیگر اجتماعات کے خاتمہ پر سلام و قیام کی کوئی صورت ماننے آسکتی ہے۔ واللہ و رسولہ اعلم

28۔ مترجم قرآن مولانا مفتی محمد رضا المدظللی عریف نقلاوی جو برائو

”صورت سوا میں پیر سیت الرحمن کے نظریات بلاشبہ ہیں ان اہمیت کے نظریات نہیں۔ پیر صاحب یہ لازم ہے کہ فوراً تو بدنامہ شائع کریں اور اپنی ذات و نظریات کے حوالے سے مواد اعظم اہمیت و انجماست میں فتنہ پانڈ کریں۔ پیر صاحب چونکہ انہی بقیہ حیات ہیں۔ لہذا جو چیز ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے اس کے غلط ہونے کی صورت میں و نہایت کریں اور اس میں متنازع اور قابل اعتراض باتوں سے پیر صاحب تو بد کرتے ہوئے انہیں بھاب ”ہدایۃ السالکین“ سے خارج کر دیں اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو علما و عوام اہمیت کو ان سے یا ان کے کسی عیضہ سے بیعت نہونا جائے نہیں اور جو غلط فہمی میں بیعت ہیں وہ جد بیعت کریں۔

29 علماء اہلسنت و جماعت میلیمی شائع و بازاری

”قلب عالم یہ نا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے خود کو چورہ فوق کہنے والا کوئی  
گمراہ ہی ہو سکتا ہے۔ خصوصاً وہ شخص خود بھوک اور کس منہ سے چورہ یا ایک درجہ فوق کہہ سکتا  
ہے جس کو حق و باطل میں امتیاز نہیں، مومن و منافق سچے جہتوں اور ناشی و کسار میں فرق و  
فیصلہ کی صلاحیت نہیں۔ مجدد کوئی شخص محض اپنے مریدوں و شاگردوں کے کہنے سے نہیں بن  
سکتا۔ پیر مبارک صاحب کو اکابر و مشاہیر و اعلاہم الامت میں سے کسی نے بھی مجدد مانا۔ پیر  
ادینی صاحب اور ان کے متعلقین کو بحث و مباحثہ اور غیر ضروری تاویلات میں ہرگز کچھ وزن  
نہیں ہے بلکہ شکوک و شبہات اور بڑھوسے ہیں۔ جو دیوبندی مولوی پیر صاحب کے مرید ہو  
گئے ہیں۔ یا تو ان سے توبہ اور رجوع کرائیں یا ان کی بیعت فسخ کر کے ملتہ ارادت سے خارج  
ہونے کا اعلان کریں تب بات بن سکتی ہے۔ مولیٰ عروبل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
کے وید بلید سے مسلمانوں کو ہر پیدہ ہونے والے فتنہ کے شر اور حیلہ سازی سے بچائے۔

آج -

مجاہد المہنت دافع منہجیت مولانا محمد حسن علی رضوی میٹھی

30 رقصہ یقات: غلام حیدر اور سہیلی متھیم و سید محمد رکن با بعد از سیرہ رضویہ میلادی

31- مولانا محمد امیر احمد نقشبندی صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم

32- مولانا قاری عطاء اللہ فیضی مدرسہ مدرسہ صباح العلوم و خلیفہ جامع مسجد غلامی

33. مولانا قاری محمد رفیع ہاشمی قلعہ بندی محمدی جامع مسجد

34۔ مولانا قاری محمد اعظمی اویسی خلیفہ مدینہ مسجد

39۔ مولانا قاری محمد کمال اویسی جامع مسجد قندھار

36 مولانا قاری محمد اقبال یاسر جامع مسجد ریاض الجنۃ ممبئی

3- استاذ العلماء مولانا محمد معین الدین مستمدر العلوم نقشبندیہ دہلی

خوفظریات پر بیعت الرحمن سرحدی کے متعلق مکرر کتاب "بداية السالکین" تحریر کئے گئے

ہیں۔ ایسے خیالات اہلسنت کے مطابق ہرگز نہیں ہیں۔ لہذا ایسا شخص مفتاد اور منہما ہونے کے لائق نہیں ہے۔ (واں اعلیٰ حال)

رین انجیل غوث الوری ہے امام احمد رضا خان بریلوی کا نقوی

مشارع میں عیسیٰ کی تہذیب و تہذیب

بحکم اولیاء باطل ہے یا نبوت

نیز بارگاہِ غوثِ اعظمؒ میں عرض کیا۔ آپ دینی محنت کا قدم اولیاءِ عالم کی گردنوں پر

ابو القیسری مطلقاً ان الہنہ علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ کا قدمہ و گردن پر نہیں

مرا کھنکھوں پہ جو لوگ قدمی حذو کے فرماں میں بے جا تھکے ہوئے ہیں ان میں جو

علم و فضل رہیں یہ ان کی اغرض ہے اور جو نعم و مقابلوہ غناؤں میں بہتان تراشی کرتے ہیں

ست و گمراہی۔

مدال بخش جلد 2 صفحہ 67

حضرت امیر المومنین علیؑ کے بارے میں

فرق سیفہ نے کچھ مدعا موشی کے بعد مال میں اپنے پیہ صاحب کی سیرت پہ ایک کتاب "تصور مجددت ثانی" شائع کی ہے جس میں دیگر ممتاز امور کے علاوہ فقیر راقم الحروف کو شخصی طور پر ناواقف بناتے ہوئے لکھا ہے کہ:

ہذا "بقول مولانا عطاء محمد صاحب بندہ یالونی مولانا ابو داؤد محمد صادق نے مولانا موصوف سے یہ میں الفاظ مسئلہ کی وضاحت طلب کی کہ جو شخص اولیاہ ان کا منکر ہو اور اپنے آپ کو حضور غوث الاعظم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے الٹی سمجھتا ہو آپ ایسے شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ مولانا ابو داؤد کا نشانہ یہ طریقہ حضرت امیر المومنین علیؑ کی مبارک تفسیر ہے۔

کتاب مذکور ص 52  
کیسی عجیب بات ہے کہ نشانہ تو کو دفعہ کو بنایا ہے اور الفاظ الزام لگایا ہے کہ میں نے یہ صاحب کو تحقیر کا نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ مولانا عطاء محمد صاحب نے فقیر کے حوالہ کی بجائے عمومی طور پر خود لکھا ہے۔

"تمام اہلسنت کو واضح ہو کہ بندہ کو بھی غلط موصول ہوئے ہیں کہ اکابر اہلسنت کی توہین کی گئی ہے اور یہ توہین ایک شخص سمی ہے حضرت امیر المومنین علیؑ کی یہ کہ قلب الاقطاب حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ میں حضرت غوث الاعظم سے چند درجے فائدہ ہوں یعنی بلند ہوں۔"

ہذا اب بندہ حضرت امیر المومنین علیؑ کے متعلق اپنی رائے ظاہر کرتا ہے کہ حضرت غوث الاعظم تمام اولیاہ کے سرور ہیں تو جو ان کی توہین کرتا ہے اس کو ان تعالیٰ کا احسان جنگ ہے۔ اب حضرت امیر المومنین علیؑ کو واضح ہو کہ اس توہین ان تعالیٰ نے احسان جنگ کیا ہے وہ بھی ان تعالیٰ کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جائے لیکن اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان تعالیٰ کے ساتھ وہ جنگ کی طاقت نہیں رکھتا۔ دوسری گزارش ہے کہ وہ غوث الاعظم کا کس خ ہے اس کو بھی سلب ایمان کا منظرہ (محسوس) ہونا چاہیے۔ (عارض: عطاء محمد چشتی کو لاؤنی (مع نشان مہر))

فرق سیفہ اور اہل علم و اہل انصاف حضرت علامہ عطاء محمد صاحب کے مذکورہ فتویٰ کے آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں کہ کتاب مذکور میں مجھ پر غلط الزام نہ کیا ہے۔ مولانا موصوف کی تحریر و فتویٰ میں ان الفاظ کا "نام و نشان" نہیں ہے۔ فقیر نے حضرت امیر المومنین علیؑ کو نشانہ نہیں بنایا ان کو اولیاہ ان کا منکر لکھا ہے بلکہ علامہ عطاء محمد صاحب نے "مخبر غلط" کے جواب میں فتویٰ لکھا ہے اور حضرت امیر المومنین علیؑ کا نام لے کر غوث الاعظم کا کس خ اور آپ کی توہین کا مرتکب قرار دیا ہے اور یہ میرے کہنے پر نہیں لکھا بلکہ "مخبر غلط" کی بناء پر صاحب کو اس لئے کس خ قرار دیا ہے کہ انہوں نے کہا ہے "حضرت غوث الاعظم سے پھر سے ناواقف یعنی بلند ہوں" اور یہ بات میرے نشانہ بنانے کی وجہ سے نہیں بلکہ حضرت امیر المومنین علیؑ کے اپنے قول کی وجہ سے انہیں غوث الاعظم کا کس خ قرار دیا ہے۔

ہذا اور یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت امیر المومنین علیؑ کے متعلق اپنی کتاب "ہدایہ السالکین" میں اپنے مرید کے حوالہ سے غلط نقل کیا ہے کہ "حضرت مبارک (سید امیر المومنین) صاحب نے چار مقامات عہدیت کے مقام سے فوق (بلند) لے گئے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام ہے ان میں کے مقام سے فوق ہے۔"

ہدایہ السالکین ص 325

اور اسی بات پر اسی حوالہ سے عطاء محمد صاحب نے بھی صاحب کو کس خ اور توہین کا مرتکب قرار دیا ہے۔ میرا کہ اوپر نقل ہوا اور فقیر کی کتاب "خطر و کارائین" میں بھی علامہ عطاء محمد صاحب کا یہ فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔ لہذا اس مسئلہ میں فقیر کو ناواقف طعنوں کرنے کی بجائے فرقہ سیفہ کو حقیقت کا اعتراف اور غلطی کا اقرار کر کے "یہ صاحب" سے توبہ و رجوع کرانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب تک ایسا نہ ہو گا موقع موقع اس چیز کا تذکرہ و اعادہ ہوتا رہے گا۔

ہذا جب جماعت اہلسنت کے شرعی بورڈ نے بھی اس کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے تو پھر اس سے توبہ و رجوع کرانے میں تاخیر کیوں کی جاتی ہے؟  
حرف آخر



یہاں تک کتاب "تصویر مجدد الدلت ثانی" میں علامہ عظیم صاحب سے منسوب بیان کا تعلق ہے۔ یہ فرقہ سیلف کو مفید نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں "ہدایہ السالکین" کے مذکورہ مقتضائے حوالہ کو زیر بحث نہیں لایا گیا ہے۔ ہمارے پیش کردہ علامہ صاحب کے فتویٰ میں پیر سیف الرحمن کی اس بات پر انہیں گستاخ و توہین کا مرتکب قرار دیا گیا ہے۔ لہذا اس وقت انا شائع کر دینا کافی نہیں کہ پیر سیف الرحمن حضرت نوٹ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر ماسنتے ہیں بلکہ "ہدایہ السالکین" کے حوالہ کے متعلق بھی بتانا چاہئے کہ اگر پیر صاحب حضور نوٹ اعظم کو اپنا شیخ اور پیر ماسنتے ہیں تو پھر انہوں نے اپنے متعلق "ہدایہ السالکین" میں یہ کیوں نقل کر دیا ہے کہ "حضرت پیر ان پیر عیدیت کے مقام سے مشرف تھے اور حضرت مبارک (سیف الرحمن) صاحب نے چار مقامات عہدیت کے (اس) مقام سے فوق (بنا) کئے ہیں اور حضرت مبارک کا مقام پیر ان پیر کے مقام سے فوق ہے۔" جبکہ کتاب "خطرہ کامارزن" میں علامہ عظیم صاحب کا فتویٰ اسی عبارت کی بناء پر ہے اور اسی کے باعث انہوں نے پیر سیف الرحمن کو نوٹ اعظم کا گستاخ قرار دیا ہے۔ ایک طرف علامہ صاحب کے سامنے یہ غلط بیانی کرنا کہ پیر سیف الرحمن نوٹ اعظم کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر ماسنتے ہیں اور دوسری طرف "ہدایہ السالکین" میں سراج حضرت نوٹ اعظم رضی اللہ عنہ پر اپنی فوقیت کا تاثر دینا جس قدر کذب بیانی اور دوغلوں کا ہے۔ پیر سیف الرحمن کی طرح کسی اور پر یہ لے بھی نہیں آسکتے آپ کو اپنے پیر بلکہ پیر ان پیر پر فوق و فائق ہونے کا تاثر دیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں تو پھر یہ مغالطہ اور دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے؟

لہذا کہ ایک طرف کچھ کہنا چاہا ہے اور دوسری طرف اس کے برعکس کچھ اور لکھا گیا ہے۔ ایسی دوری و وسالتی تو انصاف و دیانت کے بالکل خلاف ہے۔ بات تو سب بنتی سب یہ "ہدایہ السالکین" کی عبارت لکھ کر علامہ صاحب کا اس کی صحت و معنویت پر فتویٰ فیصلہ حاصل کیا جاتا۔ لہذا اس حوالہ اختلافی بنیاد کو زیر بحث لائے بغیر غلط بیانی کر کے علامہ صاحب سے کچھ لکھوا لیا۔ یہ فرقہ سیلف کو مفید ہو سکتا ہے۔ اس سے "خطرہ کامارزن" میں شائع شدہ علامہ صاحب کے اصل

فتویٰ میں کوئی شک و شبہ ہو سکتا ہے۔

شروری یاد دہانی

چند ماہ پیشتر جب کتاب "تصویر مجدد الدلت ثانی" دیکھنے میں آئی۔ مضمونہ اس وقت لکھا اور کتابت کر دیا گیا تھا لیکن پھر اپنی طرف سے حالات سازگار کھنے کے لئے مہر کیا گیا اور اس کی اشاعت نہ کی گئی۔

۱۔ دو بار وہاں مجدد سیفی صاحب کی طرف سے شائع کرایا گیا ایک پمخت "پیغام" نظر سے گزرا اور اس میں بھی میرے خلاف کتاب "تصویر مجدد الدلت ثانی" کا مضمون شائع کر کے میرے متعلق غلط تاثر دیا گیا مگر اس پر بھی رد و انت سے کام لیا گیا۔

۲۔ اب قیسری مرتبہ فرقہ سیلفیہ کے ترجمان ماہنامہ "الہیت الصادقہ" ماہ مارچ کی اشاعت میں علامہ عظیم بدایونی کی بابت مغالطہ دینے کی وجہ سے مضمون بنا لکھنا پڑا جو اوپر گزرا چکا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
الحمد لله والصلوة والسلام علی سید المرسلین  
وعلیٰ آلہہ واصحابہ اجمعین  
فیصلہ شرعی بورڈ جماعت المسلمت

مسئلہ مخیر

شرعی بورڈ پوری تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ہر دو فریق نے ایک دوسرے کی مخیر کی ہے۔ راخند زادہ پیر سیف الرحمن نقشبندی کے مختار عام ساجد اور محمد سعید مدنی نے اپنے مستزاج مولانا امین اللہ کے ذریعے امتحان کیا ہے کہ میرے والد صاحب نے پیر محمد چشتی کو کافر قرار دیا ہے جبکہ مولانا پیر محمد چشتی ایک طرف تو مخیر سے انکار کرتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے بیان میں جو رد کیا ہے میں فتویٰ مخیر نہیں لکھا یا ظاہر حدیث کے مطابق وہ زندہ ہی ہے۔ لہذا شرعی بورڈ فیصلہ کرتا ہے کہ فریقین ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ کفر سے رجوع کر رہے ہیں اور خدا

تعالیٰ یا اور ہر دو فریق ایک دوسرے سے محذرت چاہیں لیکن نہ کسی بناء پر بغیر کی گئی ہے اس میں نفی کفر کا احتمال موجود ہے۔

(نوٹ: دونوں فریق اپنی اپنی روش پر قائم ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف کتب شائع کر رہے ہیں۔ مرتب)

لڑچکر

دونوں فریقیں اپنا لڑچکر جس میں ایک دوسرے کے خلاف زہر آگایا ہے، فوری طور پر ختم کرنا اور اپنا اپنے حامیوں کو پوری تائید کے ساتھ ہدایت کرنے کو ہدایت لڑچکر اور ختم کر رہی ہیں۔

بریلوی مسلک

چونکہ احمد زادہ پیر سیف الرحمن نقشبندی کے مختار امام نے شرعی بودی کے سربراہ حضرات مولانا غلام علی اور لاڈوی کے سامنے مورخہ 16-10-1996 کو یہ بیان دیا کہ میرے والد پیر سیف الرحمن نقشبندی اپنی "حرام الحدیث" کے فتویٰ کی مکمل تائید کرتے ہیں اور اسماعیل دہلوی کی تصنیف "تقویٰ الایمان" کی کئی کئی عبارتوں کو بھی کفریہ قرار دیتے ہیں اور اس سے قبل ناانقلابیہ مندی میں گجراتی سے بولنے والے بریلوی مسلک کے خلاف شائع ہوا ہے یا تو اگلی کی بناء پر ایسا ہوا ہے یا پھر بعض لوگوں نے پیر صاحب کی اجازت کے بغیر ایسا کیا ہے۔

لڑچکر

لہذا فیصلہ کیا جاتا ہے پیر سیف الرحمن صاحب اس لڑچکر کو فوری طور پر ختم کرنے کے لئے اہل اہمات ائمائیں اور "ہدایہ السالکین" سمیت تمام ہر حکماء میں بریلوی پر تنقید کی گئی ہے کہ خلاف کر رہی ہیں اور پیر صاحب کے جن مریدین خلفائے بریلوی مسلک کے خلاف زہر آگایا ہے ان سے توبہ کرنا یا پھر ان سے عزت کا اعلان کرنا۔

مسئلہ عمامہ

عمامہ شریف کے بارے میں شرعی بودی تحقیق یہ ہے کہ سنت غیر موکدہ ہے کسی ناپاک

کلمہ کے بغیر نماز اور کثابت مکروہ اور واجب الاعداد ہے۔ غلطی الہی ہے۔ امام شعرانی "کتب الغر" (جلد اول صفحہ نمبر 85 مطبوعہ مصر) میں روایت فرماتے ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَسَرِ الرَّاسِ فِي الصَّلَاةِ بِالْعَمَامَةِ أَوْ الْقَلَمِ وَهِيَ عَنْ حَكْمِ الرَّاسِ فِي الصَّلَاةِ

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا نوپنی کے ساتھ سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز سے منع فرماتے تھے۔

"کنز العمال" جلد نمبر 7 صفحہ 121 پر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ کے نیچے نوپنی اور نوپنی نیچے عمامہ اور عمامہ کے بغیر نوپنی کے پہنتے تھے اور نبی نوپنیاں پہنتے تھے۔

جامع ترمذی صفحہ 254 پر ہے۔ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاکم شہداء چار قسم کے بیان۔ مومن شخص جو دشمن سے جنگ لڑے پس اللہ تعالیٰ کی قسم حق کرے حتیٰ کہ شہید ہو جائے پس یہ وہ شہید ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے روز اس طرح نکلیں انھیں گے اور اپنا راس اٹھائی تاکہ آپ کی نوپنی گر گئی (راوی کہتے ہیں) مجھے نہیں معلوم کہ سنت صحابہ کی نوپنی کرنا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

فتاویٰ یا نیکوئی اور دیگر متعدد کتب فقہ میں ہے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نوپنیاں تھیں انہیں پہنتے تھے اور تحقیق یہ بات ثابت ہے اور ظاہر مراد بغیر عمامہ کے پہنتا ہے یا مراد عام ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ صرف نوپنی خلاف سنت نہیں اور صرف نوپنی سے بھی نماز باطل ہے۔ اگرچہ عمامہ شریف کی فضیلت زیادہ ہے۔

عظیم فقہ امام برقی اصول برقی میں فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی سنتیں سنن الاولیاء (سنت خیرہ) کہہ سکتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کلاماً بیکہ کہ عمامہ۔

فتاویٰ رنویہ جلد سوم صفحہ 472 میں ہے:



سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امام کے سر پر دستار ہو اور مقتدی کے دستار ہو تو کسی کی نماز میں کچھ غلط آتا ہے یا نہیں اور اگر کچھ غلط ہو جائے تو امام کے یا مقتدی کے؟ وضو آؤ بردا۔

جواب: کسی کی نماز میں غلط نہیں ہوتا امامہ مستحبات نماز سے ہے اور ترک مستحب سے غلط درست کرنا واجب نہیں آتی۔

یہ دیکھو

مقدمہ کی سماعت کے دوران صاحبزادہ محمد سعید جی جی ری کے مترجم مولوی امینانہ نے اعتراف کیا کہ عمامہ کے بارے میں "ہدایۃ السالکین" میں مارا تھموان میرا ہے۔ پیر صاحب کا نہیں ہے اس سلسلہ میں نہایت افسوس ناک بات یہ ہے کہ عمامہ کے سنت موکدہ ہونے پر "ہدایۃ السالکین" میں جو دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی نہایت ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ کتاب مواہب لدنیہ (مستفاد از ابراہیم بھڑکی) کی عبارت العذۃ نہ موکدہ و محذوۃ لم یترجمہا العلماء۔ میں بہترین خیانت کر کے "ہدایۃ السالکین" کے صفحہ نمبر 143 پر العذۃ نہ موکدہ کی جگہ اہمات نہ موکدہ لکھ دیا ہے اور اس طرح دیانت دہی کا جنازہ نکال دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت الرمن کو اہل اسلام بنایا

پیر بیعت الرمن فقہین کی کے ایک مرید کا خواب کہ:

ہم (ایک مجلس میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام و سالکین موجود تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پیر بیعت الرمن فقہین کی کو امامت کے لئے مصلیٰ پر کھڑا کیا اور پھر پیر صاحب اور ان کے خلفاء کی طرف سے اس خواب کی حمایت و تائید کی۔

نوٹ: الاعظم سے بیعت الرمن کا مقام چھوڑ دیا ہے بلکہ

پیر بیعت الرمن صاحب کے ایک مرید کا خواب کہ حضرت نوٹ الاعظم چاند کی صورت میں انیس نظر آیا درخت دار اور پیر بیعت الرمن صاحب مورخ کی صورت میں اور وہ چاند اس مورخ میں بذب ہو گیا اور پھر تعبیر بیان کرتے ہیں کہ پیر بیعت الرمن صاحب حضرت نوٹ الاعظم سے فوق

میں نوٹ الاعظم نے مقام عہدیت حاصل کیا ہے اور پیر بیعت الرمن نے اس مقام عہدیت سے چھوڑ دیا ہے اور مرید حاصل کئے ہیں اور نوٹ اعظم چھوڑ دیں اور پیر بیعت الرمن فقہین کی چھوڑ دیں۔

ہم اس خواب کی پیر بیعت الرمن صاحب نے گواہی کی ہے۔ پیر صاحب کے خلفاء نے متعدد کتابوں میں اس خواب اور اس کی تعبیر کو درست قرار دیا ہے۔ پیر صاحب کے بیٹے مولانا محمد حمید صاحب نے اپنی کتاب "احقاق الحق" میں اس خواب اور تعبیر کی کچھ الفاظ میں تائید کی ہے اور اپنے والد صاحب کو حضرت نوٹ اعظم سے فوق قرار دیا ہے۔

شرعی بورڈ کا فیصلہ

مذکورہ دونوں خوابیں باعث اذیت و موجب فتنہ و فساد ہیں اور ان کی تائید میں جو لٹریچر چھاپا گیا ہے اس سے مسلمانوں کو سخت ازیت پہنچی گیا اور ان خوابوں کی اس طرح تشبیہ و تفسیر و فساد کا موجب بنی ہے۔ مسئلہ اکلارین میں سے آج تک کسی نے اس قسم کی بات کی جرأت نہیں کی۔ لہذا اس تمام لٹریچر کو اور اس کے خلاف جو لٹریچر لکھا گیا ہے وہوں فریق فوری طور پر ضائع کر دیں اور پیر صاحب آئندہ ایسی خوابوں کی اشاعت سے منہ سے مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا ہوتا ہے کی انتہا کر دیں۔ (ملخصاً)

واللہ اعلم بالصواب

(مفتی) ابوالفضل غلام علی اوکاڑوی اشرف المذاہب اوکاڑہ

سید یحییٰ حسین شاہ متہم جامعہ تعلیمات اسلامیہ راولپنڈی

سید حسین الدین شاہ متہم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

(نحوال اخبار اہلسنت لاہور مارچ 1418ھ)

مطابق بولانی 1997ء جس 20، 21

25 مئی 1997ء چیمبر پشاور گواہ لنگ بمبئی لاہور

فرقہ سفیہ کے بانی جیسیت الرحمن جہار پٹی کا تعلق افغانستان کے ایک شہر بدول آباد سے ہے۔ اس فرقہ کی بنیادی تحریک افغانستان سے شروع کی، وہاں سے نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر فرار ہونے کے بعد غیر انجمنی کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے وہاں ذریعہ سے جمالیے۔ وہاں بدعوب فتنہ پھیلانے کا موقع ملا اور اس فتنہ کی وجہ سے ہزاروں مسلمانوں کا خون بہا تاہم وہاں کے علمائے اہل سنت کے واسطے سخت رد کیا۔ بالآخر وہاں سے نہایت بے آبرو ہو کر لاہور کے مصافقات میں ذریعہ ہٹا لیا۔

موصوف تعویذیہ جیسیت میں یہ طوطی رکھتے تھے اپنے مرید دنیا کے دنوں میں نام نہاد توحید ڈال کر انہیں توپاتے رہے۔ مریدین میں ایک خاص قسم کا کثرت پیرا کروہیتے ہیں جو یقیناً ایک جادو ہے جس کی وجہ سے موصوف کے مریدین اپنا گریبان پھاڑ ڈالتے اور مسجد کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے ذرا بھی چٹکیا سے محسوس نہ کرتے۔ موتیوں سے بڑی ہوتی سفیہ چوکی اس فرقہ کی خصوصی علامت ہے۔ جیسیت الرحمن کا انتقال مولیٰ عالت کے بعد ۲۸ جون ۲۰۰۷ء کو لاہور کے علاقے لکھنویہ میں ہوا۔

جیسیت الرحمن کے انتقال کے بعد ان کے خلیفہ خاص میاں محمد تھنی پٹنی اس فرقہ کے پیشوا قرار پائے۔ میاں صاحب موصوف لاہور کے غزالی سابقے راوی ریان میں مقیم ہیں۔ فرقہ سفیہ فاضل بریلوی کے عقیدت مند ہیں۔ بریلوی مذہب کے لوگوں نے بھی اس کو فتنہ سمجھ کر ان کے خلاف کتابیں، رسائل اور پمفلٹ لکھ کر شائع کیے۔ تاہم بریلوی علم کا متعدد حصہ اس وقت بھی اس فرقہ کا زہر ت حای ہے بلکہ اس کی بھر پور تائید اور تصدیق بھی کرتا ہے۔

پیسیر سیت الرحمن کا پیسیر محمد چشتی کو کافر، ملحد اور گستاخ قسار دینا

سرفہ پندہ اقتبارات پڑھ لیں۔

(۱) پیر محمد چشتی چہ الی بھی ملکوین و ملہ رن کی سنت میں داخل ہے۔ (ہدایہ السالکین ص ۱۱)

(۲) تمام احادیث اور اہل سنت پر لازم ہے کہ پیر محمد کو کفر و ان گلاہ کر کے گستاخ

اصوات اور گستاخ رسول علی اللہ علیہ وسلم کے نام سے مسمیٰ کریں۔

(ہدایہ السالکین ص ۱۲)

(۳) واضح ہوا کہ پیر محمد چشتی پترانی استخفاف سنت کی وجہ سے اندوہ زین کافر ہے۔

(ہدایہ السالکین ص ۱۳۰)

(۴) پیر محمد چشتی چشتی طور پر زندقہ میں چکا ہے۔ (ہدایہ السالکین ص ۱۸۲)

پیسیر محمد چشتی کا فسادی دعویٰ کرنا

جیسیت الرحمن لکھتے ہیں:

پیر محمد چشتی نے نیا دین بنا کر حق و باطل اور کفر و اسلام اپنے نزدیک پر موازنہ کرتا ہے تو اپنے آپ سے شارع بنایا ہے جو کہ دعویٰ الوہیت ہے۔ (ہدایہ السالکین ص ۲)

پیسیر محمد چشتی بریلوی کا سفیہ کو کافر قسار دینا

سفیٰ خود لکھتے ہیں:

قارئین پڑھ لکھ لیں کہ پیر محمد نے جبر یہ اور دیگر باطل فرقوں سے نہایت کر کے جم

سفیت مسلمانوں کو کافر ٹھہرا دیا۔ (ہدایہ السالکین ص ۹۷)

معبود مانتا ہمارا بار بار ہے۔

پیسیر محمد چشتی کو پھانسی دی جائے

سفیٰ صاحب رقم از میں:

پیر محمد اپنے کافر عقیدہ کی بنا پر کفر تابیہ میں مبتلا ہو چکا ہے اور حکومت پر شرم

دائیم ہے کہ پیر محمد کو پھانسی کے گھاٹ اتار دیں۔ (ہدایہ السالکین ص ۱۲۳)

ڈاکٹر غلام سرور قادری کا پیسیر سیت الرحمن کو کافر قسار دینا

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں:

جیسیت الرحمن نے عالم فاضل پیر محمد چشتی پر محض تعصب سے کفر کا فتویٰ صادر کر دیا اور

یہ سمجھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کو



بلوچہ شرعی کافر کہے گا وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ (قادی نظامیہ میں ۶۱۵/۱۵ حاشیہ)  
یہی بات پیر سیف الرحمن نے پیر چشتی کے بارے میں لکھی ہے۔  
یعنی صاحب لکھتے ہیں:

ہمیں بھی بلا دلیل شرعی غیر مسلم قرار دیا ہے۔ (ہدایۃ السالکین میں ۸۲)  
یعنی پیر محمد چشتی نے سیفیوں کو بھی بلا وجہ شرعی کافر کہا ہے۔

### پیر سیف الرحمن کا فتویٰ

اگر میں اپنے آپ کو بریلویت سے منسوب کروں تو چار جھوٹ کہنے کا مرتکب ہو جاؤں گا۔  
(ہدایۃ السالکین میں ۱۸۳) (خطرہ کارائزن میں ۱۰)

### ابوداؤد کا تبصرہ

دیکھیے پیر صاحب کے بریلوی نہایت کو چار دفعہ گناہ کبیرہ قرار دینے کے فتویٰ اور مذکورہ تصریح کے جس طرح معاصد شیعہ و کفر تک پہنچا دیا ہے جبکہ دیوبندی کہلانے کی نسبت چار دفعہ گناہ کبیرہ کے الفاظ نہیں فرماتے۔ (خطرہ کارائزن میں ۱۲)

ابوداؤد صادق بریلوی رقمطراز ہیں:  
فرقہ مودودیہ فرقہ ظاہریہ اور فرقہ سیفیہ چونکہ اپنے صلیح کلی مزاج کی وجہ سے بریلویت کو اپنے مقاصد کی تکمیل میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ تینوں فرقوں کے سربراہوں نے اپنے اپنے انداز میں بریلویت کو گالی دی ہے۔  
(خطرہ کارائزن میں ۱۳)

### ابوداؤد صادق بریلوی نسبتِ قوم کا اویلا

نباش موصوف تو یہ فرقہ سیفیہ میں رقمطراز ہیں:  
معاذ اللہ پیر صاحب کا ”بریلوی پناہ مہر“ ہونا تو دور کی بات ہے انہیں تو بریلوی پیر اور بریلوی مانہ قرار دینا بھی جھوٹ ہے۔ اس لیے پیر صاحب کے ممدوح

ظلماءِ بلوچہ میں مذکور اسی حضرت احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ علیہ (پیر و بریلوی کہیے ہوئے)  
(خطرہ کارائزن میں ۲۳)

### امامتِ انبیاء

نباش قوم یہ عنوان لگانے کے بعد لکھتے ہیں:  
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بڑے اجتماع میں پیر صاحب) مبارک کو امامت کے لیے آگے کر دیا اور خود رسول اکرم نے تمام ماضین (انبیاء عظیم السلام) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء عظام کے محبت مبارک صاحب کے پیچھے اقتدا کیا۔  
آگے چل کر لکھتے ہیں:

بلکہ ایک موقع پر حضور اکرم روتے ہیں اور اسی اسی کہتے ہیں اور مبارک صاحب سے ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت بہت گند گار ہے کوشش کرو۔ ہدایۃ السالکین میں ۳۲۲، ۳۲۸۔ (خطرہ کارائزن میں ۲۴)

قارئین ابوداؤد صادق نے فرقہ سیفیہ کے خلاف اتنا کچھ لکھنے کے باوجود خاموش ہے۔ ابوداؤد صادق کی زبان گنگ ہو گئی۔ انہی تک سرخ طور پر فرقہ سیفیہ کو کافر نہیں کہا جاتا اس پر ہم مزید تبصرہ نہیں کرتے، آگے دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

### سیفیوں کا دعوتِ اسلامی کے امیر کو کافر قرار دینا

ابوداؤد صادق بریلوی لکھتے ہیں:

ضروری یاد آئیں:

مولوی احمد علی سیفی کراچی نے ایک فروعی اختلافی مسئلہ کی بنیاد پر دعوتِ اسلامی اور امیرِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس قادری مدظلہ کی تردید میں ایک بڑے ضخیم کتاب ”غریب النحال علی روس الجہال“ شائع کی ہے جس میں مولانا موصوف کی تکفیر و تفتیل اور انتہائی تحقیر کی ہے۔ (خطرہ کارائزن میں ۲۲)

سلفیوں کا نعیم الدین مراد آبادی کو تحریف قرار دینا کامرتب قرار دینا  
الرد اور مصادیق کتبہ سلفیہ کی شائع کردہ کتاب سیف القدر کی ایک عبارت نقل کرتے  
ہوئے لکھتے ہیں:

مدرسہ افاضل نے قرآن کی سنتا کے خلاف تحریف فی القرآن کی آسانی کتابوں میں تحریف کرنا جس کا طریقہ ہے یہ کوئی دھمکی چھپی بات نہیں۔ (کتاب سیف اللہ، ج ۱، ص ۲۰۰، خطہ کا مازن، ص ۳۶)

تبلیغی جماعت اور دعوت اسلامی اسم مقیدہ

سیاحوں کے ملفوظات نقل کرتے ہوئے مولانا موصوف لکھتے ہیں:

کراچی سے الیاس قادری کی دعوت اسلامی و رد و جہری (کفریہ) عقیدہ دہلی  
رائے ٹری تحفہ جماعت کی ہم عقیدہ ہے۔ (خطرہ کا سالانہ ص ۲۷)

فاضل بریلوی اور پھر محمد چشتی ایک دوسرے کے فتویٰ کی رو سے کافر

یعنی سب کا حق ہے:

تقریباً ۱۸ سال قبل کہیں کہیں کہ امام احمد رضا خان بریلوی کے اقران کے مطابق یہ فقیر  
 فاجر ہے یا نہیں؟ گو یا یہ محمد نے بالفاظ دیگر دوسرے علمائے اسلام کے  
 ساتھ ساتھ احمد رضا خان کی تکفیر کی ہے، بلکہ بریلوی حضرات کے قلم و لہجہ سے۔  
 (پہلی اساتذہ میں ۱۳۶۶ء)

پیر محمد چشتی کا اہل کھوں مسلک انوں جو کافر کہتا

نیکی صاحب کہتے ہیں:

بزرگوں اور لاکھوں کی تعداد میں مسلمان باب غیبر کے آگے متوجہ ہیں۔  
(چراغِ اسلام، ص ۸۲)

پسیر محمد چشتی کے ہاں زنا سرا نہیں

پر مہاجرین کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں نے پھر پوچھا کہ آپ کے منشور میں لانا کو حرام کہنا بھی نہیں ہے تو یہ محمد نے کہا کہ ہمارے منشور میں لانا کو حرام کہنا بھی نہیں ہے۔ (ہدایہ السامعین ص ۱۳)

فاریں توبہ کے ساتھ اعمال و احوالات بد جسے جاسے اور بغیر مذہب و ہر چنگے سے چاروں بھی سمجھتے ہیں

پیر صاحب کے غفلت کے مستحق ہاں نہیں

اس زمانے میں فقیر سید الرحمن پیر اہل حق کے مجددین اور خلفا کرام کو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور ولایت سے مشرف ہیں۔ (ہدایۃ السالکین ص ۲۵۹)

پیر صاحب موصوف آگے لکھتے ہیں:

میرے تقریباً آٹھ ہزار غلام، کراہیں اور سب کے سب فطیختی اور فاقہی سے مشرف ہیں اور کامل اور مکمل اولیاء ہیں تو اگر صرف مجھے مانتے اور ان کی ولایت سے منکر ہو تو یہ بھی کفر ہو گا کیونکہ تمام اولیاء کو ماننا صرف ایک ولی سے انکار کرنا کفر ہے جس طرح تمام اعیانہ ایمان لانا اور صرف ایک نبی سے انکار کفر ہے۔ (حدیث الاسانین ص ۲۶۰)

تارین توبہ اور غور و خوض میں کہ یہ سبب الرحمن ہے اور اچھے ایک غلط کامی انکار کرنے والا کافر ہے جس طرح کسی نبی کی نبوت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ یہ بات محض یہ جہہ کی محتاج نہیں۔

محبوب جو نے کاغذ لکھ دیا

پیریت الرمن رقمہ از میں:

ہزار بار دیا جائے (خواہ میں) کثرتِ حق اور الہاماتِ رحمانیہ ایسے موجود ہیں جو اس فقیر کی جہدِ حق اور عقائیت پر گواہ ہیں۔ (بدایۃ النکاحین ص ۴۹۹)

اس دعوئی میں پیر صاحب نے اپنے آپ کو مجدد کہا ہے۔



سرفروشی پہننے والا کھساری صفت میں داخل ہے

سرفروشی سر پر رکھنے والوں کے بارے میں پیر صاحب لکھتے ہیں:

عمامہ صفت دانکہ (مسترد) کا زمرہ اور مسترد (قطعی) ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۳۴)

نمار باوندنا شعار (علامت) مومنین کی حیثیت سے واجب اور صرف ٹوپی یا ننگے سر پھر ناشعار کافرین ہے۔ (ہدایۃ السالکین ص ۱۳۶)

پیر صاحب نے صرف سر پر ٹوپی رکھنے والوں کو کھساری صفت میں شامل کر دیا ہے۔ بریلوی مذہب میں بے شمار پیر سر پر صرف ٹوپی رکھتے ہیں اور عوام ان کی اقتداء میں ایسا ہی کرتی ہے۔ تو پیر صاحب کے فتوؤں کی رو سے کیا ٹھہرے؟

شیخ عبد القادر جیلانی سے بھی پسند ہونے کا دعویٰ

پیر سیت الرحمن لکھتے ہیں:

حضرت پیران پیر محی الدین جیلانی اپنے عصر میں مجدد تھے اور حضرت صاحب مبارک مصر مانٹر کے مجدد انتم ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں اور حضرت پیران پیر صاحب مہدیت کے مقام سے فوق (اوپر) ملے کیے ہیں اور حضرت صاحب مبارک صاحب کا مقام پیران پیر کے مقام سے فوق ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۳۲۵)

فرقہ سیفیہ کے دیکر برا بھلا کہنے والا اور ان سے ٹھنھا کرنے والا کافر ہے

قاری اظہر محمود اعظمی خطیب مسجد انوار حبیب ضلع انک نے پیر محمد زہد علی کو خط لکھا کہ میں اس نے پیر محمد زہد علی کے کافر اہل اعتراضات کو قابل حاشا کافر قرار دیا ہے اور سالکین سیفیہ کے وہ دعوایات پر تشبیہ کیا ہے اور ناقابل برداشت کلمات کفریہ سے مجددین کے ساتھ استہزاء کیا ہے اور اس فقیر پر ناشائستہ اقرار کیا ہے تو قاری اظہر محمود بھی پیر محمد کی طرح اشد کافر ہے اور معاند حق ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۲۳۸-۲۳۳)

پیر سیت الرحمن کا گستاخ در حقیقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے

قارئین بد نظمی نہیں کہ وراثت سے انکار در حقیقت مورث سے انکار کرنا ہے اور وراثت کی توہین اور گستاخی کرنا بالی الحقیقت مورث کی توہین اور گستاخی ہے۔

(ہدایۃ السالکین ص ۲۹۰)

سلفیوں نے ایک اور جگہ لکھا ہے:

یقیناً وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے اس قوم زمان کی شان میں گستاخی کی ہے خواہ وہ جتنی تو یہ نام نہاد پیر ہو۔ (نمائندہ دعوتِ توبہ کا جواب ص ۷)

قارئین اب ان لوگوں کی فہرست پڑھیں جو پیر صاحب کی گستاخی یا انکار یا ان کو گمراہ قرار دے چکے ہیں۔ یاد رہے کہ بریلوی علماء کے یہ اقتباسات مولانا ابو داؤد صادق بریلوی کی کتاب خطرہ کامائزنا سے اٹھائے گئے ہیں۔

آپ نے دیکھ لیا کہ سنی حضرات کے متعلق بریلوی حضرات کے فتاویٰ ہاتھ کیا ہیں۔ ایک آخری فتویٰ ہم نقل کرتے ہیں کہ بریلوی اکابر میں سے ایک آوی ہیں جن کا نام علامہ اشرف اتھاری ہے وہ پیر سیت الرحمن پر اپنی گمراہ قراء دہیتے ہوئے لکھتے ہیں:

(پیر سیت الرحمن) مولوی انور شاہ کشمیری، یونہی کو مومن سمجھتا ہے لہذا یہ بھی ان کے ساتھ ہے (مردہ)۔

(اختصار الشریعہ ص ۱۶۶)

اب دیکھ لیجئے اسے مولوی انور شاہ کا کہنا کہ پیر اکبر دماغ بریلوی صاحب اسی فتوے میں آئے۔ مگر دوسری طرف بھی کئی جید اکابر بریلویہ ہیں جو پیر سیت الرحمن کو گمراہ وغیرہ سمجھتے ہیں ان کی سر پرستی ابو داؤد محمد صادق صاحب کر رہے ہیں۔

اب سر پرست کے متعلق سلفیوں نے ایک رسالہ لکھ دیا ہے "معروضات المذاق فی خدمۃ مولانا صادق اس میں دہلوی صادق کو لکھتے ہیں:

اگر آپ پیر صاحب کو اور ان کے متبعین کو یونہی سمجھتے ہیں تو رہا کیجیے پھر

تہذیب کی ماوراءِ ماقہ جی یا در ہے کہ آپ کے نزدیک یونہی کافر کے مترادف ہے ایسی صورت آپ کا یونہی کہنا کافر کے مترادف ہو گا پھر حدیث رسول میں غیر کافر یا مسلمان کو کافر گھسنے سے خود کہنے والے کا کافر ہونا صریح و ثابت ہے تو ایسی صورت میں پھر یہ خود آپ پر حملہ کرنے کا اور آپ کو تجدید ایمان کرنا پڑے گی۔  
(معروضات الحادق، ص ۲۲)

معلوم ہوا کہ شیعوں کو یونہی یا پھر کافر کہنے والے تسلیموں کے ہاں خود کافریں اور ان کو تجدید ایمان و تجدید نہیں ضروری ہے اب ابو الذؤدہ صاویق صاحب کی ساری پارٹی کو چاہیے کہ بڑھاپے میں تیروں سے نکاح و بارہ کریں اور پہلے تجدید ایمان کریں۔  
آگے لکھتے ہیں:

یاد رہے کسی بھی ولی ان کا کشاکش کافر ہے علامہ عبد الغنی بنی المہدیۃ رحمہ اللہ ص ۲۳۱۔  
ص ۲۳۲ میں ۲۳۳ کا ملاحظہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ولی سے عداوت کفر ہے ولی پر بدگمانی کرنی اور اس کو اذیت دینے سے شریعت کے دہارے سے نکل جاتا ہے کسی ایک ولی کی ولایت کا انکار بھی کفر ہے انکار کرنے والا کافر ولی کی ولایت کے منکر کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اس پر تو یہ لازم ہے۔  
(معروضات الحادق، ص ۲۶)

لوحی سبطوں نے مکمل کر ان تمام بیویوں کے انکار کو کافر کہہ دیا ہے جو ان کے خلاف تھے ان کی تعدد و تفرع ۴۰ کے قریب جم گئے تھے۔  
سینچیں و اھیں بہ خاکِ جسدیاں کا خیر نہیا  
اب ابو الذؤدہ کو اپنے ایمان اور اولاد کی فکر کرنی چاہیے۔  
یہ ہماری قبول دعوت اسلامی مدنی انتخاب ہے۔

# دستِ گریبان



(فرقِ طاہرہ و قادریہ کا مختصر تعارف)

مؤلف: منظرِ احسن، مولانا ابوالحسن علی قادری



## فرقہ طاہریہ قادریہ کا مختصر تعارف

فرقہ طاہریہ قادریہ کا تعلق بھی فرقہ بریلویہ سے ہے۔ فرقہ طاہریہ قادریہ کے بانی بقول ان کے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے قائم کردہ ادارہ منہاج القرآن والوں نے حضرت کے تعارف پر ایک رسالہ شائع کیا ہے اور ڈاکٹر صاحب کا تعارف ان الفاظ سے کرایا گیا ہے۔

آج ایسے وقت میں جب دین اور دنیا کی شریعت کا فتنہ عروج پر تھا اسلام کو مسجدوں میں بند کرنے کی سازشیں زور پکڑ رہی تھیں، روحانی تدریس و ہدایت لاری تھیں، تقابلیہ صحیحہ منہج ہو رہے تھے، انتہا پسندی بڑھ رہی تھی اسلام بطور نظام دنیا سے کوئی کرچکا تھا ایسے حالات میں رب کائنات نے دین کی نئے تہذیبی زوال کو عروج میں پہنچانے کے لیے عالمگیر جدید کی ذمہ داری شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو سونپی جس کی ولادت ۱۲ مئی ۱۹۵۱ء (۱۳ جولائی ۱۹۵۱ء) کو ہوئی۔ اگلی صدیق کے ر سے پہلے ۸ جولائی ۱۳۰۰ھ (۱۳ جولائی ۱۹۸۱ء) کو ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھ کر اپنی جدید ہی کاوشوں کا آغاز کر دیا اور صرف تیس سال کے قلیل عرصہ میں ایسے کارنامے سر انجام دیے کہ عقل و دماغ رہ جاتی ہے یوں پندرہویں صدی کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہیں۔ (تعارف شیخ الاسلام محمد طاہر القادری جس ۲)

ادارہ منہاج القرآن واسے مزید لکھتے ہیں:

فخر یک منہاج القرآن کا یہ طرہ امتیاز ہے کہ اس پلیٹ فارم سے آج تک کسی کے خلاف کفر و شرک کا کوئی فتویٰ جاری نہیں ہے۔

(تعارف شیخ الاسلام محمد طاہر القادری جس ۱۲)

چند اور اہم بعد اپنی ہی بات کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شیخ الاسلام نے مکمل عزائم منہج کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے سنکڑوں ذائل کے ساتھ دہشت گردوں کو دور ماننے کے قوانین ثابت کرتے ہوئے ان کے گمراہ ۹۰۰ صفحات پر مبنی فتویٰ باطل کیا ہے۔

## تعارف شیخ الاسلام طاہر

القادری

شیخ الاسلام بارے مختلف شخصیات کے تاثرات

## 1۔ قدوة الاولیاء سیدنا طاہر علاؤ الدین الہیملانی البغدادی

”ہم ادارہ منہاج القرآن اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے کام سے بہت متاثر ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری طریقت قادریہ اور دین اسلام کی مانگ پر سخت کر رہے ہیں۔ ان پر کچھ اچھا نا اور اس کے اوپر کچھ کرنا سخت ناگوار اور نقصان دہ کوشش ہے۔ ہر کسے باشد جو بھی اس ادارہ (منہاج القرآن) کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے۔ ہاں وہ خود کو طریقت قادریہ پر ہتھکڑی کر لے گا۔“

بھی خیال نہ کرے کہ وہ اسلام کی کوئی خدمت کر رہا ہے۔ بلکہ وہ مذہب کو سخت نقصان پہنچا رہا ہے۔ پتا چلے گا کہ اس منہاج نظام سنی، حنفی، برادران یا انھیں سر یہین حضرت نوٹ اعظم و شیر سے التماس ہے کہ وہ وہی کی کمرانیوں سے ادارہ منہاج القرآن سے وابستگی اختیار کریں اور اس کی خدمت کریں۔“

## 2۔ حضرت پیر خواجہ قیرم الدین سیالوی

1966ء میں دارالعلوم سیال شریف میں منعقد ہونے والے اجتماع میں شیخ الاسلام نے 15 سال کی عمر میں ابراہیم و فخری خطاب کیا کہ حضرت خواجہ صاحب نے آپ کا ہاتھ پونے کے بعد مائیک پر عظیم تاثرات سے نوازتے ہوئے فرمایا:

”لوگو! ایک دن ایسا آئے گا کہ یہی سچ (محمد طاہر القادری) عالم اسلام اور اہلسنت کا قابل فخر سرمایہ ہوگا۔ یہ آسمان علم و فن پر نیر نایاں بن کر چمکے گا۔ اس کے علم و فکر اور کوشش سے عقائد

اہلسنت کو تقویت ملے گی اور علم کا دھار بڑھے گا۔ اہلسنت کا مسلک اس نوجوان کے ہاتھ میں ملے گا اور اس کی کلاشوں سے ایک جہاں مستحکم ہوگا۔“

## 3۔ فضیلۃ الشیخ الدکتور محمد بن علوی المالکی الہمدانی (محدث حرم کعبہ)

20 نومبر 1995ء کو مرکزی سیکرٹری تحریک منہاج القرآن پر منعقد عالمی علم و منہاج نمونہ میں غفرہ صدارت کے دوران فرمایا: ”تحریک منہاج القرآن کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا لیکن آج اپنی آنکھوں سے دیکھا تو محسوس ہوا کہ حقیقت کے مقابلے میں کمزور تھا۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاف نیت اور پاکیزہ دھن کے حامل ہیں۔ ان کے ادارے بلند اور بلند ہیں۔ ان کے کامیابیاں ان کے قدم چوتی ہیں۔ یہ اس حرکت کا حصہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ اُمت محمدیہ پر ہر زمانے میں جاری رکھتا ہے۔ جب بھی باطل کی طرف سے فتنہ و فساد آیا تو حق کی طرف سے اسے ختم کرنے کے لئے بھی کوئی شخصیت نمودار ہوتی ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری یہ حضور ﷺ کا لطف و کرم اور نفع عنایت ہے اور یہ فیض قیامت تک جاری و ساری رہے گا۔“

## 4۔ غزالی زماں حضرت سید احمد سعید کاظمی

1980ء میں ”جس رضا“ کے زیر انتظام ہونے والی جماعتی تحریک کے موقع پر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خطاب کے بعد غزالی زماں حضرت سید احمد سعید کاظمی نے دعوت آپ سے بغیر ہونے والے ہاتھ جو مارا، بلکہ کاٹنے سے فرمایا ”اس نوجوان (محمد طاہر القادری) کا انتخاب آپ نے سنا اور اسی سے ان کی قابلیت کا اندازہ بھی کر لیا ہوگا۔ ان کے والد گرامی ایک معتبر عالم دین اور معروف طبیب تھے اور میرے دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو بہت ماری صلاحیتوں سے مالا مال کیا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینے میں فیضان محمدی ﷺ کا ایسا نور رکھ دیا ہے، جو مرد و زمانہ کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہے گا اور ایک عالم کو فیضیاب کرے گا۔ کاش تم بھی اس نور کو پھیلانا چھوڑنا نہ کیجئے۔“



## 5۔ ضیاء الامت شمس پیر محمد کرم شاہ الازہری

1987ء میں چکی منہاج القرآن کانفرنس کے موقع پر خطاب کے دوران آپ نے فرمایا: "ہم اے قدم کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے آج کے دور میں اس مرد مجاہد ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو حسن بیان اور دودل کے ساتھ سوچ، ذہن اور دل کی وسعتیں عطا فرمائیں ہیں کہ جن کی بدولت سب قسم پارہ پارہ ہو جائیں گے اور وہ دن دور نہیں جب غلامانِ مصلحتی جہانگیر کے ہاتھ میں کامیابی کا پرچم لہرا رہا ہوگا اس پر قتل و درجن میں جب میں اس نوجوان کے بارے میں سوچتا ہوں تو میرا دل خدا کے حضور احساسِ تحشر سے بھر جاتا ہے۔"

## 6۔ حضرت پیر سید غلام رسول خاکی شاہ

وفات سے چند روز قبل ایک شخص نے ان کو فرمایا "اس دور میں شیخ الاسلام محمد طاہر القادری کے سوا کوئی شخص دین کی خدمت کا کام نہ سنبھال سکتا ہے۔ یہ وہ فیصلہ صائب بالکل حضور نبی اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ انہوں نے جو آواز حق بلند کی ہے اس پر لبیک کہنا چاہیے۔ یہ عکاسی ایسے شخص بڑی شخص سے سنتے ہیں۔ اس صدی میں کوئی شخص ان کے پاسے کا نہیں ہے۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو پوشیدہ رکھنے والی ہیں۔ اور منہاج القرآن کی مخالفت دین اسلام کی مخالفت ہے۔ اس مانعہ خیز تحریک سے دین کو فائدہ اور فروغ مل رہا ہے تو اس کی مخالفت کا مطلب ہوگا کہ مخالفت پر قبر میں بدش ہوگی، لہذا اس کی مخالفت کرنے سے بدتر کرنا چاہئے۔ اختلاف رائے ہر شخص کا بنیادی حق ہے لیکن دین کے معاملہ میں شدید رد و تحمل اور بغض رکھنا درست نہیں۔"

## 7۔ شیخ اسعد محمد سعید الصاعری (مفتی اعظم حنفیہ شام)

ہم نے منہاج القرآن کے مختلف شعبہ جات اور سرگرمیوں، خاص طور پر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی سربراہی میں اس تحریک کا بیٹ و رک اور فہم و ضبط دیکھ کر ہماری عقل و دماغ بھی۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم بھی اس تحریک کے سپاہی بن کر اس کی خدمت کا فریضہ سر انجام

دیں۔

## 8۔ السید احمد ظفر الیلائی الاشراف (سجاد دین دربار عالیہ نوشہ، بغداد شریف)

اپنے تحریری تاثرات میں فرمایا: "منہاج القرآن ایک عالمی سطح کی اسلامی تحریک ہے اور اس کے قائد وہابی ہمارے روحانی بیٹے ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی خدمت عالمی سطح پر اسلام کی عظمت و سر بلندی کا باعث ہیں۔ پاکستان کے عملی عقیدت مند ان غوثِ اعظم منہاج القرآن کے ساتھ ہر ممکن تعاون کیا کریں۔"

## 9۔ شیخ احمد دیدات (معروف مناعہ اسلام ساؤتھ افریقہ)

منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹری کے دورہ کے بعد فرمایا: "میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی احیائے اسلام اور دین کی سر بلندی کے لئے کی جانے والی کاوشوں اور خدمات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں نے دنیا بھر میں کوئی بھی تحریک یا تنظیم تحریک منہاج القرآن سے بہتر تنظیم اور مربوط نہیں دیکھی۔ مجھے یقین ہے کہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور ان کی تحریک اسلام کے احیاء اور سر بلندی کے لئے صحیح سمت پر کام کر رہے ہیں۔"

## 10۔ صوفی برکت علی لدھیانوی (دارالاحسان فیصل آباد)

جب شیخ الاسلام ان سے ملاقات کے لئے دارالاحسان گئے تو راستے میں پوچھ کر صوفی برکت علی باہر تشریف لے کر آئے اور بے تابی کے ساتھ فرماتے تھے: "ابھی تک ہمارا پیارا نہیں آیا ابھی تک ہمارا پیارا نہیں پہنچا۔"

جب شیخ الاسلام ان کے خلوت خانہ میں گئے تو انہوں نے جوتے اتارنے سے منع فرما دیا۔ وہ قہر میں کافی وقت گزارا اور جب باہر تشریف لائے تو فرمایا: "ڈاکٹر محمد طاہر القادری اس دور کے عارفِ باطن ہیں۔ جب شیخ الاسلام واپس رخصت ہونے لگے تو فرمایا کہ آپ گاڑی پر سوار ہوں، میں پیول چلوں گا اس پر شیخ الاسلام نے منہ نہیں کی کہ میں بھی آپ کے ساتھ پیول چلوں گا یا آپ بھی گاڑی میں بیٹھیں۔ لیکن انہوں نے کہا فرمایا کہ آپ گاڑی میں بیٹھیں۔ پھر وہ گاڑی کے ساتھ کافی دور تک چلتے رہے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت فرمایا۔"

11۔ صاحبزادہ پیر نصیر الدین نصیر (سجادہ نشین، آستانہ عالیہ کوئٹہ شریف)

28 جون 2008ء کو فرمایا: میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری سے محبت بھی کرتا ہوں اور عقیدت بھی رکھتا ہوں۔ بلاشبہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری علوم اسلامیہ، فنِ خطابت اور تعلیم و تالیف میں بے غلوئی رکھتے ہیں اور یہ عقیدہ صاحبِ نسبت ہیں۔

12۔ حضرت حکیم کوثر ضیاء الامت پیر سید امین الحسنات شاہ آستانہ عالیہ کوئٹہ شریف۔  
مالی روایتی اجتماع 2007ء کے موقع پر فرمایا: ہمیں حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی محبت سے پیار ہے۔ ہم نے حضور ضیاء الامت کی زبان سے ہمیشہ شیخ الاسلام کے لئے محبت، عقیدت اور پابست کے الفاظ سنے ہیں۔ قد شیخ الاسلام نبی اکرم ﷺ کی محبت کے پیغام کو انتہائی محنت اور دلائل کے ساتھ پوری دنیا میں عام کر رہے ہیں۔

13۔ حضرت پیر سید غضنفر علی شاہ بخاری (سجادہ نشین، گرامانہ شریف)

”ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فکر و پیغام کو مکمل کے سانچے میں ڈالنے کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ اس مردِ مجاہد کی سرپرستی میں ہماری تحریک کے ذریعے اللہ کے دین نے اپنے امتیاء کے لئے ہمیں پکارا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان کی اس معطوفی تحریک کے لئے اپنا تان من و جان سب یکجا کر دیں۔“

14۔ حضرت پیر سید کبیر علی شاہ (سجادہ نشین، چوہدری شریف)

”اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اس دورِ زوال میں اپنے محبوب نبی اکرم ﷺ کے مدد سے اس امت کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری پر مامور دے دیا ہے۔ تمام مشائخ اور مجاہد و فضیول کو چاہئے کہ اپنی خانقاہوں سے نکل کر رسمِ بغیرہ کی اور کریں اور احیاءِ اسلام کے اس عظیم مشن کی کامیابی کے لئے شیخ الاسلام کے دست و بازو بن جائیں۔ اگر میں اور میرے مرید تحریکِ منہاج القرآن کے کام آجائیں تو بڑی سعادت کی بات ہوگی۔“

15۔ حضرت پیر فضل ربانی زاہدی (آستانہ عالیہ نیریاں شریف)

”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کے طفیل اہل اسلام کو تحریکِ منہاج القرآن

اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صورت میں دو انمول تحفوں سے نوازا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی امت کے لئے اس دورِ زوال میں شیخ الاسلام کی شخصیت بہت قیمتی سرمایہ ہے۔ ان کی علمی فکر، مذہبی و دینی قیادت دین اسلام کی نشا و تناد کی اہمیت ہے۔“

16۔ خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ (آستانہ عالیہ کوٹ مٹھن شریف)

”یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں اس صدی میں پیدا ہوا ہوں۔ جو ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صدی ہے۔ ایسے لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ صدیان ان کی مقروض ہوتی ہیں اور صدیوں تک ان پر کام ہوتا رہتا ہے۔ شیخ الاسلام ایک وقت عالمِ باعمل بھی ہیں اور موصوفی باہمِ فاضل بھی ہیں۔ یہ عشقِ معشوقہ میں معصوم شخصیت ملائے خداوندی ہے۔“

17۔ مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی (صدر جمعیت علماء پاکستان)

”فروری 1988ء کو منہاج یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی شخصیت اور مدلل گفتگو کا کوئی ثانی نہیں۔ ادارہ منہاج القرآن ان کی قیادت میں جس جگہ رہنمائی سے امت و دین اور ملک اہل سنت کے فروغ کے لئے کوشش کر رہا ہے نہیں اس کا شکر اہل ان کا مخلص بننا چاہئے۔ ان پر تنقید و تعریف کا سلسلہ شروع کرنے والے علماء سے میری درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف حماۃِ قرآنی کی بجائے ان کی قیادت میں ملتِ اسلامیہ میں اتحاد و اخوت کیلئے متحد ہو جائیں۔“

18۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ مولیٰ رضوی (شیخ الحدیث جامعہ عربیہ فیصل آباد)

29 جنوری 1988ء کو مرکزی سیکرٹری تحریکِ منہاج القرآن کے جلسہ شیعہ چات کے مشاہدہ کے بعد فرمایا: ”مجھے یہ فخریہ امثال اور دیکھ کر مسرت ہوئی۔ الحمد للہ برصغیر میں اس ادارہ کی مثال موجود نہیں۔ اہل سنت فخر سے اپنے اس عظیم ادارہ کی مثال پیش کر سکتے ہیں کیونکہ یہ جدید و قدیم کا حسین امتزاج ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری دین اسلام کی خدمت احسن انداز سے سر انجام دے رہے ہیں اور ان کی علمی خدمات نے باطل افکار کا قلع قمع کر دیا ہے۔ بلاشبہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فکری عطاء و فکری ارتقاء قابلِ رشک ہے۔“



### 19۔ حضرت مولانا عبد الرشید رضوی جھنگوی (استاذ محترم شیخ الاسلام)

”ڈاکٹر محمد طاہر القادری حقیقی معنوں میں اسلام اور عقائد صحیہ کے پاسان ہیں۔ وہ تمام طلباء سے منفرد و ممتاز تھے۔ اپنی کلاس کے بہن تو ان کو یاد ہی ہوتے تھے مگر وہ کتب جو ان کے انصاب میں نہیں تھیں ان پر بھی مجھ سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ آج ان دنیا میں چہارہ ایک عالم میں شہرت دی ہے۔ اس کے باوجود میں نے ہمیشہ ان کے اندر عجز و انکساری کو ہی غالب پایا۔ ان تعالیٰ ان کے عالم و عمل میں انصاف فرمائے اور ان کے مشن کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔“

### ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے عقائد و نظریات

قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں ڈاکٹر صاحب کا مختصر تعارف پڑھ چکے ہیں اور ان شخصیات کے تاثرات بھی پڑھ چکے ہیں جو بریلوی مذہب کی قد آور مذہبی شخصیات ہیں۔ چونکہ ہمارے اس مقالے کا موضوع خود بریلوی علماء کے اقرار اور انکار کو اہم کرنا ہے پوری کوشش یہی ہے کہ اپنی طرف سے جبر و کم ہی ہو۔ اب آئیے بریلوی مذہب کے شیخ القرآن الشاہ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری سابق وزیر مذہبی امور نے ڈاکٹر صاحب موصوف کا تعارف اور عقاید و نظریات جس انداز میں بیان فرماتے ہیں ان کی صرف ایک جھلک قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

مفتی غلام سرور قادری نے واضح الفاظ میں شیخ الاسلام کو اسلامی نظام کے نفاذ میں رکاوٹ کا باعث لکھا ہے۔ چنانچہ مفتی صاحب رقمطراز ہیں:

”وطن عزیز پاکستان اسلام نظام کے نفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا اور اس کے نفاذ کا اعلان ۱۴ اگست ۱۹۸۴ء کو ہونے والا تھا مگر قوم اور ملک کی بد قسمتی کو محتاب پر و فیضر طاہر القادری نے لیکن اس وقت عورت کی دیت کا مسئلہ اٹھا کر دیا۔“

(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۱۶)

مفتی صاحب آگے لکھتے ہیں:

طاہر القادری نے محض ایسے لے جانے اور سستی شہرت کمانے کے شوق میں

پورے ملک و ملت خدا و مصطفیٰ علیہ السلام اور دین اسلام کے منہرہ نظام کے ساتھ قداری دے وفا کی کی میں مقدس نظام کے لیے اس ملک کو حاصل کیا گیا تھا اس نظام میں روزانہ ایک مسئلہ حقیقت ہے جس کو ہر وقت مال کو رنج ہے اور رہے گا۔ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۱۹)

قارئین آپ نے مذکورہ بالا تحریر سے اندازہ کر لیا ہو گا کہ شیخ الاسلام عورت کی دیت کا مسئلہ پیدا کیا جو اسلامی نظام میں رکاوٹ کا باعث بنا۔ ایک اور انکشاف مفتی صاحب کی زبانی سنئے:

”مفتی صاحب روزنامہ نوائے وقت کے حوالہ سے بریلوی شیخ الاسلام کا ملفوظ یوں لکھتے ہیں: انہوں (شیخ الاسلام) نے کہا کہ خواتین کی دیت آجی قرار دینے کا مطلب انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا ہے۔“ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۰)

### سرزا غلام احمد قادیانی کی سی میال

بریلوی شیخ القرآن مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں:

طاہر صاحب نے بالکل اسی طرح کی چال پٹی ہے جس طرح کی چال مرزا غلام احمد قادیانی نے پٹی تھی اس نے پہلی سے یکدم نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ پہلے تو ملہم ہونے کا دعویٰ کیا کہ اس پر الہام ہوتا ہے پھر دعویٰ کے نزول کا دعویٰ کر دیا پھر آخر کار نبوت کا مدعی بن بیٹھا بعینہ یہی محمد مرزا طاہر القادری کا حال ہے کہ آپ نے حسب ترتیب اور یکے بعد دیگرے درج ذیل ارتقائی اعلانات فرمائے اور دعویٰ کیے۔ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۵)

صرف ایک دعویٰ ہیہ قارئین کیا جاتا ہے باقی دعویٰ بات اسل کتاب میں ملادھ فرمائیں۔ چنانچہ مفتی صاحب موصوف لکھتے ہیں:

پھر غلام احمد فرشتے کے نزول کا دعویٰ کیا اگر عوام شہر نہ مچاتے اور کچھ لوگ سڑکوں پر نکل کر قادری صاحب کے پتلے نہ ہلاتے تو شاید قادری صاحب اس کی تاویل و توجیہ کرنے کی زحمت گوارہ ہی نہ فرماتے کہ ان کی مراد فی الواقع فرشتہ نہ تھا بلکہ

ایک انسان تمام اس نے وہاں ان کی خبر گیری کی تھی۔ (علمی و تحقیقی جائزہ ص ۲۵)

### طہ اسرار قادری اور عیسائی پادری کا ایک بیڑا عقیدہ

مفتی صاحب موصوف ایک اور ہنگامہ لکھتے ہیں:

کارمین کو شاید اس عنوان سے تعجب ہو حقیقت یہ ہے کہ جب باہل شخص منکر اسلام اور تہجد غننے لگے تو ان کا ایمان بھی خطرے میں پڑے بغیر میں رہتا ظاہر قادری صاحب کا کچھ ایسا ہی حال ہے جیسے انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں شمار کیا ہے اور نبی بھی بتایا تو گویا وہ امتی بھی ہوئے اور نبی بھی یہی مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے اور یہاں سے وہ اپنے لیے دونوں باتیں ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے آپ کو امتی نبی ٹھہراتا ہے ایسے ہی ظاہر صاحب نے قرآن کریم سے پہلے جو آسمان سے کتابیں نازل ہوئیں ان کے بارے میں عیسائی پادریوں کا عقیدہ اختیار کیا ہے۔

(علمی و تحقیقی جائزہ ص ۳۲۱)

قارئین سمجھ جائیے کہ ظاہر القادری اور پادریوں کا عقیدہ ایک بیڑا ہے۔

### طہ اسرار قادری کا قدر ان مقدس میں معنوی تحریف کرنا

بریلوی مذہب کے مشہور محقق شیخ اختر آں مفتی غلام سرور قادری نے ظاہر القادری کو قرآن مقدس میں معنوی تحریف کا سرکب قرار دیا ہے اور تقریباً ۳۰ مقامات کی نشاندہی فرمائی ہے بلکہ نہ صرف قرآن مقدس میں تحریف معنوی کا سرکب ٹھہرایا ہے بلکہ احادیث صحیحہ اور اقوال بزرگان میں بھی تحریف معنوی کا سرکب ٹھہرایا ہے۔ اور تحریف معنوی کتنا بڑا گناہ ہے خود مفتی صاحب کی زبانی سنئے:

پھر منکر اسلام مفسر قرآن ہونے۔۔۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ قرآن کریم کی تحریف معنوی کرنے والے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ اور افترا باندھتے ہیں جو گناہ کبیرہ اور جرم عقیم اور گمراہی ہے جس کی سزا یہ ہے کہ ایسے فتنی، کجی بھی مذہب الہیم سے نہیں

چسکیں گے۔ (علمی و تحقیقی جائزہ ص ۳۷)

مفتی صاحب موصوف نے ۳۱ مقامات پر شیخ الاسلام کی قرآن مقدس میں تحریف معنوی ثابت کی ہے صرف دو مقامات پر یہ قارئین کیے جاتے ہیں تاکہ تحریف معنوی کا نمونہ بھی آجائے اور مضمون ذوالت سے چسکی جائے۔ چنانچہ مفتی غلام سرور لکھتے ہیں:

پروفیسر ظاہر القادری کی تحریف قرآن کی ایک اور بدترین بلکہ بدترین سے بھی بدترین مثال ملاحظہ فرمائیے مہدوت الہی کتاب سورۃ فاتحہ اور تعمیر شخصیت کے صفحہ ۳۳ پر سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۸۹ کا ایک حصہ لکھتے ہیں اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی فرماتے ہیں ملاحظہ ہو

ترجمہ: اور اس سے پہلے وہ اس نبی علیہ وسلم کے دیکھنے سے کافروں پر فتح طلب کرتے تھے مگر جب وہ ان کے پاس تشریف لے آئے تو ان کو نہ پہچانا اور ان کے منکر ہو گئے۔ جہاں ان کی باری ترجمہ فرمایا مگر جب ان کے پاس تشریف لے آئے تو ان کو نہ پہچانا اور ان سے منکر ہو گئے اس میں نہ پہچانا اور دو غلطیوں پر متعمل ہونے کی بدست تحریف قرآن کی یہ بدترین مثال ہے۔ (علمی و تحقیقی جائزہ ص ۳۷، ۳۸)

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری ایک اور ہنگامہ پروفیسر کوبرا لکھتے ہیں:

ایک اور بدترین مثال: جناب ظاہر القادری نے قرآن کریم کی جو معنوی تحریف کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اس کی ایک اور بدترین مثال ملاحظہ فرمائیں درج ذیل آیت اور پھر اس کا ترجمہ فرماتے ہیں:

وہو یجسر وکلا یحاصر علیہ

ترجمہ: وہ دابرت عطا کرتا ہے اور وہ خود اپنی نعمت پر اجرت نہیں لینا۔

(مؤمنان ص ۸۸)

تسمیہ القرآن ص ۱۰۱ اور جناب ظاہر القادری کا اس کتاب کا ایک ایک



صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنا جب کہ وہ اس کی اہمیت اور لیاقت نہیں رکھتے بلاشبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بے ادبی اور گستاخی کا ارتکاب قرار پاتا ہے اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بلکہ اللہ تعالیٰ میں کا یہ کلام مقدس ہے اس کی شان میں اور خود کتاب مقدس قرآن کریم کی شان میں گستاخی قرار پاتا ہے۔ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۵۳-۵۲)

### پروفیسر سہرا القادری کا مذہب قیصر سے انکار کرنا

شیخ القرآن نے ڈاکٹر طاہر القادری کو منکر مذہب قرار دیا ہے صرف مفتی موصوف کے دو عنوان پڑھنے سے مسئلہ صاف ہو جاتا ہے مفتی صاحب نے دو عنوانات دیے ہیں:

(۱) طاہر القادری کا عقیدہ کہ جس جسم پر موت واقع ہوئی وہ دوبارہ نہ زندہ ہوگا اور نہ ہی اسے مذہب ہوتا ہے۔ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۲۲)

پھر آ کے طاہر القادری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

واقعہ یہ ہے کہ حیات بعد الموت کا تعلق جسم کے خاکی ذرات کے ساتھ نہیں بلکہ اس کے باطنی شخص اور روحانی تشیل کے ساتھ ہے۔ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۲۲)

پھر عقیدہ بدو اکثر صاحب کا تبصرہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

جناب ڈاکٹر طاہر القادری کا ایک نیا عقیدہ، یعنی تحقیق، نیا اجتہاد اور عقاید اسلام میں ایک نئی اختراں و کمر اوکھن پرعت و منالیت بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۲۲)

### امام ربانی مجدد العت ثانی اور امام احمد رضا کے فتویٰ سے طاہر القادری ملحد ہے

قارئین کو تعجب ہوگا کہ شاید عنوان کسی سنی عالم کا باعث ہوا ہے نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ عنوان بریلوی عالم شیخ القرآن مفتی غلام سرور قادری بریلوی کا ہے چنانچہ مفتی صاحب کی حریر ملاحظہ فرمائیں:

ہرگز یہ سطور میں خود طاہر صاحب کے رسائل کے حوالوں سے ثابت کیے گئے ہیں

اور بطور نمونہ چند مثالیں بھی پیش کیں جن میں جناب نے ائمہ اہلسنت اور خصوصاً مسلک امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے انحراف کیا اس سلسلہ میں امام ربانی مجدد العت ثانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

اپنے مذہب حنفی سے کسی مسئلہ پر نکل و درکت کرنا بے دینی ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ایک مسئلہ بھی اگر خلافت امام کیا اگر یہ اس پر مقتانیت مذہب (حنفی) ظاہر نہ ہو تاہم مذہب سے خارج ہو جائے گا تو ایسا کرے وہ ملحد ہے۔

(الفضل الموعظی، ص ۲۳) (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۲۹۹)

### طاہر القادری کے کفریہ عقاید

شیخ القرآن قادری صاحب کے ترجمہ قرآن آیت مذکورہ

سعد استوی علی العرش.....

ترجمہ: پھر وہ کائنات کے تخت اقتدار پر بلوہ افروز ہوا۔

پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بلاشبہ یہ قول کفریہ ہے اس کا اعتقاد ایک ایسی گمراہی ہے جو کفر تک جا پہنچی ہے۔

اس صورت میں جناب موصوف کا اللہ تعالیٰ کے پاس سے اس ایسا کہنا یقیناً کفر ہے۔ (علمی و تحقیقی جائزہ، ص ۱۷-۱۶)

مائیں غلام رسول قادری لکھتے ہیں:

حقیقت محمدیہ کے مومنوں پر لیاقت باغ کے خطاب میں فرمانے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مثل میں خلیفہ صاحب کے یہ الفاظ خاص کفریہ ہیں۔

(نور ہدای، ص ۹۳)

### طاہر القادری کا غلط بریلوی کی کتاب حسام الحرمین کی تصدیق سے انکار کرنا

نباض قوم مشہور بریلوی عالم مولانا ابو داؤد مسادق ایک مکتوب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

حضرت مفتی تھس غان صاحب نے پروفیسر صاحب کو رعنائے مصطفیٰ کے حوالہ بات پر مشتمل ایک مکتوب لکھا جس کی آخری سطور میں پروفیسر صاحب نے بطور غامض دریافت فرمایا کہ "دیوبندیوں و ہابیوں سے اہل سنت و جماعت کا اختلاف کتنا کافی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے؟" جس کی تکفیر علیٰ حق میں شریعت نے بھی کی ہے جس کی تمام تفصیلات مسامحہ میں شریعت میں موجود ہیں کیا آپ کے نزدیک کتنا کافی رسول کی تکفیر میں کوئی شک ہے؟ یعنی آپ من شک فی کفر وہذا پرفہ کفر کے قائل ہیں کہ نہیں (یعنی دیوبندیوں و ہابیوں کی آستانہ مبارکات پر حکم تکفیر کے)

یہ سطور مفتی تھس غان صاحب کے مکتوب کی جان اور موجودہ نزاع کے حل کی بنیاد تھیں مگر اس کے جواب میں پروفیسر صاحب کا ایک اہم خط اول تا آخر پڑھ جائیں آپ کو ان سطور کا جواب تو درکنار مسامحہ میں کا نام اور دیوبندیوں و ہابیوں کا نام اور کتنا کافی کی بحث و صوفی نے سے بھی نہیں ملے گی کیونکہ اس سلسلے میں حق بیانی سے تو ان کے منہ پر مہر لگ چکی ہے۔ (نظر کی گھنٹی ۸۶)

ظاہر القادری کا غمینی کی تعریف کرنا اور شیعوں کو مسلمان قرار دینا

ابو داؤد صاوق نواسے وقت کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ظاہر القادری نے غمینی کے بارے

میں یہ کہا:

اسام غمینی تاریخ اسلام کے ان شجاع اور جری مردان حق میں سے ہے جن کا سینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے غمینی کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر سچے غمینی من جانے۔ (نظر کی گھنٹی ۲۳۵)

ایک اور جگہ صاوق صاحب لکھتے ہیں:

پروفیسر صاحب نے ڈنمارک میں پادریوں کے جواب میں بلا حائل پوری فراہمی سے شیعوں کو مسلمان قرار دے کر انہیں امت مسلمہ میں شامل کیا ہے جس

کی وہ دیوبند بھی دھماکی جاری ہیں۔ (نظر کی گھنٹی ۹۰)

ظاہر القادری کا ممتاز قادری کو قاتل اور جہنمی اور مسلمان تاثیر کو جہنمی اور مظلوم قرار دینا  
بریلوی مناظر مفتی صلیب قریشی قادری صاحب کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

ڈاکٹر محمد ظاہر القادری نے ۲۵ ستمبر بروز اتوار اسے آروائی ٹی وی پر انٹرویو دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں کہا:

۱۔ مسلمان تاثیر کے قاتل (ممتاز حسین قادری) کا پس منظر کچھ بھی ہو وہ قاتل ہے اور اس کو قاتل ہونے کی حیثیت سے سزا (موت) کو بھی چاہیے۔

۲۔ (مسلمان تاثیر نے) اگر ہاتھ نہیں کوئی ایسا ہتھ یوں لا جو کتنا کافی رسول پر جا کر منہج ہوتا ہے اگر یہ ثابت ہو جائے تو پھر کسی سولین یا فرد کو قتل کرنے کی اجازت نہیں اور اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔

۳۔ میرے نزدیک مسلمان تاثیر کی شخصیت غلط ضرور تھی لیکن اس میں اہانت اور کتنا کافی نہیں پائی جاتی۔ (قلم کچھ اور لکھتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے ۱۶) مفتی صلیب قریشی لکھتے ہیں:

ڈاکٹر صاحب نے جب مسلمان تاثیر کو مظلوم اور ممتاز حسین قادری کو قاتل کہا تو اس کی شخصیت سے ثابت ہوا کہ ممتاز حسین قادری غمینی ہے اور مسلمان تاثیر شہید ہے۔ (قلم کچھ اور لکھتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے ۱۱۳)

پھر آگے قریشی صاحب لکھتے ہیں:

ہماری نظر میں مسلمان تاثیر ایک ملعونہ کا حمایتی اور کتاغ و سر یہ شخص تھا آپ کی نظر میں وہ شہید ہے جبکہ آپ کے نزدیک ممتاز حسین قادری قاتل اور جہنمی ہے اور ہمارے نزدیک ناشق رسول۔

(قلم کچھ اور لکھتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے ۱۱۳)

جناب قریشی صاحب یہ نظریہ صرف ڈاکٹر صاحب کا نہیں بلکہ کئی بریلوی حضرات



کا ہے۔ مثلاً ایک پھر ۱۶ جنوری ۲۰۱۳ء بروز اتوار اخبار میں سنی تحریک کا نعرہ شاداب رمضان نے بیان دیا تھا کہ ممتاز قادری کا سنی تحریک سے کوئی تعلق نہیں۔ گوڑہ سلطان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے والے امام کو بھی سنی تحریک نے کٹر مخالف قرار نہیں دیا۔

معلوم ہوا کہ سنی تحریک اور جنازہ پڑھانے والا امام جو کہ بریلوی تھا سلطان تاثیر کے ساتھ میں۔ قریشی صاحب مابین ان کے اسلام فروری ۲۰۱۲ء میں۔ ۲۲ کو ملاحظہ فرمائیں گے آپ کے صاحب زاوہ مامہ سعید کاظمی نے سلطان تاثیر کے لیے اسمبلی میں دعائے مغفرت کروائی ہے۔ قریشی صاحب اس تمام میں سب بریلوی تھے ہیں۔

ایک اور جگہ قادری صاحب لکھتے ہیں:

آپ نے مراہضہ بیرونیوں اور عیسائیوں کے کفر کا انکار کیا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں بلکہ مومنین ہیں آپ کا یہ کہنا قرآن کے حکمت کے خلاف ہے اور انھیں قطعی ۱۵ انکار ہے۔ (قلم کچھ اور لکھتا ہے زبان کچھ اور کہتی ہے جس میں ۱۲)

جناب قریشی صاحب ذرا توجہ اور غور فرمائیں کہ جناب نے طاہر القادری کو فحشی اور پتہ کافر مان لیا ہے مگر کفر کا نامی میں جناب نے لزوم کا قول کیا ہے۔ لکھا ہے قریشی صاحب موصوف کو حرام الخ میں یاد نہیں کہ کافر کو مسلمان کہنا اور کسی مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے۔ مگر لکھا ہے حضرت قریشی موصوف نے قادری صاحب پر فتویٰ لگانے میں کچھ رعایت ضرور برتی ہے۔

بریلوی علامہ اور مشائخ کا طہا ہر القادری کو کافر قرار دینا

ایک ہندی عالم حضرت علامہ مفتی ولی محمد رضوی بریلوی نے طاہر القادری کے خلاف ایک کتاب لکھی ہے۔ قارئین کے سامنے اس کتاب کے کچھ اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ جس میں واضح ہو جائے تو متعدد علماء کے کلام نے طاہر القادری کو کافر و مرتد قرار دیا ہے۔

طاہر القادری کے کفر و ارتداد میں شک کی گنجائش نہیں

بریلوی مذہب کے محدث کبیر ضیاء المصطفیٰ قادری مذکور بالا عنوان لگانے کے بعد لکھتے ہیں: طاہر القادری جو عرصہ سے گمراہی میں مصروف ہے اور اس کے کفریہ اب بھی کئی اقسام کے ہیں دو دہائیوں کے سرخ کفریات کو نہ کفر مانتا ہے اور نہ ان کے سرخ کفریات پر مطلع ہو کر ان کی تکفیر کرتا ہے اور نہ وہ ان کی تکفیر کرتا ہے دنیا کے باطل پرست مشرکوں کو نہ اہستہ قرار دیتا ہے ان حقائق کی موجودگی میں طاہر کے کفر و ارتداد میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

(طاہر القادری کی حقیقت ص ۸۳)

مفتی محبوب رضا قادری سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کا طاہر القادری کو کافر قرار دینا مفتی شبیر حسن رضوی لکھتے ہیں:

حضرت علامہ مفتی محبوب رضا صاحب قادری رضوی ... یہ دھیسرا طاہر القادری کے متعلق سوالات کے جوابات میں رقم فرماتے ہیں وہ جوابات حق و صواب و مطابق احکام شرع اور موافق مذہب الہی سنت و جماعت ہیں کفر الترائی و کلامی کے قائل کی تکفیر قطعی و اجماعی ہے اس میں شک اور تردد کو دیکھو وہ ددانستہ جگہ دینا اور شک کرنا خود دلائل اسلام و ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت ص ۸۵) قارئین پر واضح رہے کہ پورے فتوے کا صرف مختصر اقتباس نقل کیا ہے اور اس فتویٰ پر متعدد بریلوی علماء کے متفقہ مثبت ہیں۔

مولانا شمس احمد صاحب آج بریلوی کا طہا ہر القادری کو کافر و مرتد قرار دینا مولانا صاحب لکھتے ہیں:

طاہر القادری نصاریٰ کی محبت میں اس قدر اندھا ہو گیا ہے کہ اسے یحییٰ علیہ السلام کی نبوت کا منکر کافر تو نظر آتا ہے مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر یہود و

نصاری اس کو کافر نظر نہیں آتے بلکہ طاہر القادری کا یہود و نصاریٰ کو کافر ماننا قرآن کی بہت سی آیات کا رد اور انکار ہے اور قرآن کا منکر کافر و مرتد ہے لہذا طاہر القادری کافر و مرتد ہے۔  
(طاہر القادری کی حقیقت ص ۱۱۶)

آگے لکھتے ہیں:  
طاہر القادری گمراہ، گمراہ، مصلح، بے دین، اہل سنت و جماعت سے خارج کافر و مرتد ہے۔  
(طاہر القادری کی حقیقت ص ۱۱۸)

مولانا محمد عالمگیر رضوی بریلوی کا طاہر القادری کو کافر و مرتد قرار دینا

ایسا عقیدہ رکھنے والے اس کے (طاہر القادری) خود ایک کفار و مرتدان نہیں بلکہ مسلمان ہیں کیسے سے طاہر القادری کا حکم بھی واضح ہو گیا اور کافر و مرتد ہے کیونکہ کفر کو اسلام سمجھنا اور کافر کو مومن و مسلمان خود کفر ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت ص ۱۳۱)

سراج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان کا طاہر القادری کو کافر قرار دینا

سید سراج اکبر قادری لکھتے ہیں:

علامہ ازہر اس کی بہت سی غرافات اور کفری عقاید ہیں جن کی بنا پر علماء ہند و پاک نے خصوصاً حضور سراج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان ازہری بریلوی شریف، حضرت علامہ قاری محبوب رضا خان، محدث کبیر علامہ شبیر المصطفیٰ مفتی فضل رسول بریلوی اور دیگر علماء کرام نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور لکھا ہے کہ طاہر القادری بد مذہب اور گمراہ ہے اس کے کافر ہونے میں شک نہیں۔ اسلام سے اس کے نام کا بھی رشتہ نہیں وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہے۔ (طاہر القادری کی حقیقت ص ۱۳۶)

حضرت مولانا مفتی محمد یونس رضا بریلی شریف کا فتویٰ

مفتی صاحب لکھتے ہیں:

حقیقت یہی ہے وہ (طاہر القادری از مولف) دائرہ اسلام سے باہر ہے مخالفین

اسلام کا ایجنٹ ہے شیخ نجد کے بطن سے جنم لیا تھا اور اب شیخ منہاجی کراچی کے بطن سے فقہ طاہری جنم لے چکا ہے اکابر علماء پاکستان اور اکابر علماء ہندوستان کے نظریات و فتاویٰ اور فیصلے سادہ و سچے ہیں کہ طاہر القادری دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ انگریز کے ہاتھ پک چکا ہے۔

(طاہر القادری کی حقیقت ص ۱۵۳)

ڈاکٹر غلام عباس صاحب کی کافتویٰ کفر کی تائید کرنا  
حضرت لکھتے ہیں:

ہندو پاک کے جن علماء و مفتیان کرام نے ان پر تحقیق کی ہے کفر، ارتداد، ضلالت، فتنہ فی العقیدہ، فتنہ فی العمل، فساد فی الارض کا فتویٰ دیا ہے ہم بطیب خاطر ان کی تائید کرتے ہیں۔  
(طاہر القادری کی حقیقت ص ۱۵۹)

محمد منیر

قارئین ہم نے صرف طوالت کے خوف سے چند فتاویٰ بات کے اقتباسات نقل کیے مگر صرف اگر قادری صاحب پر ہماری کاوش کو جمع کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔  
الغرض بریلوی علمائے قادری صاحب کو تین انقلابات سے نوازا ہے وہ پڑھ لیں:

کافر، مرتد، مصلح، کسکھ، بیہ دیوں اور بیباکوں سے بڑا کافر، کذاب، مکار، جھوٹا پادری، دہائی، گمراہ، بد مذہب، اہل سنت سے خارج، دجال، شیعد، رافضی، ضال، مضل، دائرہ اسلام سے خارج، جہنمی، بیہ دی نواز، بیباکی نواز، ہندو نواز، ایجنٹ، قرآن کا منکر، اجماع صحابہ و تابعین کا منکر، قرآن میں معنوی تحریف کرنے والا، تقابلی شیعد اور بدعتی۔  
قارئین صرف قس القابات پر اکتفا فرمائیں۔

ضرب حیدری کے مصنف اور متعہد پاکستانی بریلوی علماء کے لیے لکھو کہ

طاہر القادری کے خلاف ایک کتاب چھپائیں غلام رسول قاسمی قادری بریلوی نے لکھی



ہے اس کا نام مولانا نے شربِ حیدری رکھا ہے۔

اس کتاب پر تقریباً تیس ڈسے علماء کرام کی تصدیقات و تقریفات ہیں۔ اگرچہ ان میں بہت سے علماء نے قادری پر غوطہ حقان کیا ہے مگر مذکورہ بالا کتاب میں جو تیس صدی کتابت ملے تھے وہ بہت کم ہیں۔

چنانچہ قادری صاحبِ مصنف شربِ حیدری لکھتے ہیں:

(ظاہر القادری از مولف) حقیقت محمدیہ کے موضوع پر لیاقت باغ کے خطاب میں

فرمانے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مثل میں خطیبِ صاحب کے یہ الفاظ

خالص کفریہ ہیں۔ (شربِ حیدری ص ۳۹)

اسید ہے کہ مذکورہ بالا کتاب کی تائید اور تصدیق کرنے والوں کے نزدیک بھی ظاہر القادری کے اس خالص کفریہ عقیدہ کی بنا پر خالص کافروں کے۔ تاہم اگر کوئی صاحبِ تائید و تقریر کو اس سے اختلاف ہے تو وہ اس کا اقرار کر دے تو اس پر ہم تبصرہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

تاہم سائنس نے اپنی اس کتاب میں جو محض افضلیتِ صدرِ امیرِ اکبر کے عنوان سے لکھی ہے اور افضلیتِ صدرِ امیرِ اکبر کے منکر کو صحابہ کے قطعی اجماع کا منکر قرار دے کر بھی اسے محض بدعتی قرار دیا ہے۔ کافر کہنے سے اعتقاد برقی ہے۔ میرا ان تمام بریلوی علماء سے سوال ہے کہ آیا قطعی اجماع صحابہ و تابعین و محدثین کا منکر صرف بدعتی ہوتا ہے یا آپ ہی کے مذہب کے علماء نے اس کو کافر بھی قرار دیا ہے اگر کوئی صاحب اس کا جواب لکھے تو اس کا مزید جواب کا بھی منکر ہے۔ ہم نے کتاب کو مولانا سے بچانے کے لیے اس کو مزید بحث کرنے سے منع کیا ہے۔

پیرِ مصطفیٰ شہیدی کافلِ ہمسر القادری کو بہترین ایوارڈ یافتہ قرار دینا

پیرِ عرفان شہیدی قادری صاحب پر یوں ہاتھ مارتے ہیں:

تفصیل میں ایک بد بخت ایسا بھی ہے جو ایک ہی وقت میں ولایتِ علی کی سبانی تقریفات و توضیحات اور خلافت کی سیاسی اور روحانی تفسیر کا پرچم اٹھائے ہوئے ہے اور دوسری طرف وہابیہ خواج کی مصروفیت کا قائل اور اس پر مصر ہے بلکہ مولانا اس کے اظہار پر شرم محسوس نہیں کرتا اور تیسری طرف اہل سنت کی وہ تمام

رومات جنہیں وہابیہ خواج شرک و کفر کہتے نہیں جانتے ان کی بھی بڑے پاؤں کے ساتھ انجام دی سے نہیں چوکتا ایسے متضاد افکار و نظریات و اعمال کو ایک شخص جب اسلامیہ تقریر و تقریر میں پیش کر رہا ہے تو اس پر یہ لکھنے میں کوئی مشکل نہیں کہ مصر حاضر میں یہی شخص ان کی انہی کے ایوارڈ کا اولین مستحق ہے۔ (شربِ حیدری ص ۱۹)

قارئین! اگر یہ مشہدی صاحب لائقِ تحسین ہیں کہ انہوں نے قادری صاحب کو مہدان بن ابی رئیس المناقبین قرار دیا ہے مگر جو زبانِ علمائے دیوبند اور شاہ اسماعیل دیوبند شہید کے خلاف نکلتی ہے ایسی زبان استعمال نہیں کی اس میں کیا ارتقا و اثا علم تاہم علمائے دیوبند کے خلاف جو زبان استعمال کی وہ الفاظِ قارئین پر مدد ہیں:

المعمیل دیوبندی کہتا ہے: لا ینحی معنوں، لنگوی صاحب بھی کا مچھہ، خیر! (معاذ اللہ)

قارئین قادری صاحب کو منافق کہنا اور شاہ اسماعیل دیوبندی اور لنگوی صاحب کو مذکورہ بالا القابات دینا نا انصافی نہیں تو اور کیا ہے؟

مصنفِ شربِ حیدری اور بڑے بڑے کے بارے میں ایک انکشاف

سائنس صاحبِ امامِ غزالی کا ایک قول نقل کرتے ہیں:

ایک قول یہ ہے کہ بڑے کو رحمہ اللہ کہنا جائز ہے اور اگر کوئی بڑے کو رحمہ اللہ کہے تو امامِ غزالی اس پر سختی نہیں کرتے۔ (شربِ حیدری ص ۲۳۹)

سائنس صاحب نے اگرچہ اقوالِ شاذہ کی تردید کی ہے مگر کیا واقعی امامِ غزالی کا یہی موقف ہے تو امامِ غزالی قابلِ اعتراض ہیں نہیں؟

حضرت علامہ عطاء محمد بسندِ یالوی کا ظاہر القادری کے بارے میں فیصلہ

مولانا عطاء محمد بسندِ یالوی بریلوی لکھتے ہیں:

پروفیسر صاحب نے حدیثِ شریف کے ساتھ مصراحت مذاق کیا ہے اور کتبِ شریف میں مصراحت موجود ہے کہ جو کسی حدیث کا مذاق اڑاتا ہے وہ کفر کا ارتکاب کرتا ہے۔ (اتحاد النکل کا اٹل فیصلہ ص ۳)

شمی کے بارے میں عقیدہ

یہ بات تو اتر کے ساتھ ثابت ہے کہ شمی شیعوں تھا اور شیعوں اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم کرتے ہیں۔ اور امام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر وہ تہمت لگاتے ہیں جو منافقین نے لگائی ہے جس کی قرآن مجید نے تردید کی ہے۔  
شمی کی زندگی حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی اور موت امام حسین رضی اللہ عنہ جیسی کہنا قطعاً ناجائز۔ یہ وہ فیر نے اسلام کو ایک ظہور سے تشبیہ دی ہے یہ اسلام کی سخت توہین ہے۔  
(اتحاد اہل کلاہل فیصلہ ص ۳)

یہ وہ فیر صاحب کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں عقیدہ

یہ وہ فیر کا ترجمہ کہ اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ افروز ہوا اس کا معنی ہمارے عرف میں نہیں سمجھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ عرش پر بیٹھا ہوا ہے بدعت اور کفر ہے۔  
(اتحاد اہل کلاہل فیصلہ ص ۶)

قارئین اتحاد اہل نے ظاہر القادری کو فقہ اہلسنت سے خارج قرار دیا ہے مالا لحدہ قادری صاحب شمی کی تعریف کرتے ہوئے کفر کا ارتکاب کرتے ہوئے اسلام کی سخت توہین اور عقیدہ کفریہ رکھنے کے باوجود فقہ اہلسنت سے خارج اتحاد اہل کا فیصلہ اہل ہے یا اہل فیصلہ قارئین فرمائیں۔

علامہ اشرف سیالوی کا اسرار القادری پر فتویٰ کفر

قارئین کے سامنے ظاہر القادری کی بحیرہ دارتہ او کے حوالے سے ہندوستان کے کافی علماء کے فتاویٰ جات آچکے ہیں۔ اب مسٹر ظاہر القادری کے بارے میں سیالوی صاحب کا فتویٰ بدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

مفتی محمد فضل رسول سیالوی رقمطراز ہیں:

کون نہیں بات مسٹر ظاہر القادری کے آپ سے اتنے تعذبات تھے لیکن جب اس

نے یہود و نصاریٰ منکرین اسلام کے کفر کے انکار کیا اور کہا کہ یہود و نصاریٰ کا شمار کفار میں نہیں ہوتا اور اس کے رد و جواب میں اللہ تعالیٰ بل شائد نے اس ماجور کو توفیق عطا فرمائی۔ قرآن کی فریاد نامی ایک مختصر تحریر میں اس کا شرعی حکم بیان کیا تو قدس شیخ الحدیث رحمہ اللہ نے مختصر اور جامع تحریر میں اس پر کفر کا حکم صادر فرما کر واضح فرما دیا کہ میری کسی سے محبت اور عداوت ہے تو اپنے رب کریم کے لیے ہے۔ اگر کوئی شخص احکام قرآن کا منکر ہے تو میں اس کا منکر ہوں۔ مجھے ایسے تعذبات لگ رہے تھے سے باز نہیں رکھ سکے اس کے بعد فوت ہوئے تک اس کو منع نہیں لگایا۔  
(تجۃ الاسلام علامہ اشرف سیالوی نمبر جس ۱۰۲)

اسرار القادری کی توہین کرنے والا کافر اور یہودی ہے

محمد یونس عبور قادری بریلوی ایک بریلوی مولوی سید عبداللہ خان قادری نقل کرتے ہیں جس میں لکھا ہے:

ڈاکٹر ظاہر القادری صاحب مفتی مطیع الرحمن صاحب خواجہ مظہر صاحب عبدالرحیم ستوی صاحب اور حضرت مولانا الیاس عطار قادری اور تمام علماء حق میں سے کسی کی بھی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا صریح کفر ہے لہذا انجینئر مذکور کافر یہودی ہے۔ (دعوت اسلامی کے خلاف ہر دیکھنے سے کاجائز، جس ۱۹)

قارئین غور اور توجہ طلب بات یہ ہے کہ جس نے قادری صاحب کو کافر یا مرتد یا توہین آمیز لکھ دیا ہے تو وہ اس فتویٰ کی رو سے کافر اور یہودی ٹھہرے۔



# دست‌نویس‌های

## مسئله چهاردهم

(مسئله ایمان ابی طالب)

مؤلف: منیر احمدی مولانا ابوالفتح محمد قاسمی

## مسئلہ ایمان ابی طالب

نوٹ: اگرچہ یہ مسئلہ بچے گزر چکا ہے مگر یہاں بھی طرز سے ہے۔

یہ مسئلہ بھی دیگر مسائل کی طرح بریلوی حضرات میں ایسا اختلافی بنا کہ بریلوی حضرات کے اسول و شواہد سے ایک دوسرے کی تکفیر ہوتی ہے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایمان ابو طالب کے قائل لوگوں میں سہر فہرست مولوی سامع چشتی ہے۔ جس کو بڑے بڑے بریلوی حضرات عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

اس نے ایک کتاب "ایمان ابی طالب" بھی لکھی ہے اور اس پر تقریباً لکھنے والے بھی بریلوی ائمہ ہیں جنہوں نے سامع چشتی کی تعریف بڑے زوردار الفاظ میں لکھی ہے۔ مثلاً مولوی کوثر یازی صاحب لکھتے ہیں:

حضرت علامہ سامع چشتی کی کتاب "ایمان ابو طالب" یقیناً ان کے لیے ذریعہ نجات ثابت ہوگی۔ (ایمان ابی طالب ص ۴)

مولوی احمد سعید کاشمی لکھتے ہیں:

حضرت محترم مالی جناب سامع چشتی دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس۔ (ایمان ابو طالب ص ۷)

مولوی عطاء محمد بندہ یالوی جو بریلویہ کا استاد اعلیٰ سمجھا جاتا ہے یہ سامع چشتی کے متعلق لکھتے ہیں:

میرے ایک عرصہ حضرت مولانا علامہ جناب سامع چشتی فیصل آبادی۔ (ایمان ابی طالب ص ۳۶)

آگے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا سامع چشتی نے حضرت ابو طالب عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کے متعلق تحریر فرمائی اس کتاب کا مضمون اور موضوع ایک نہایت نازک مسئلہ ہے جس پر قلم اٹھانا بہر کسی کا کام نہیں بلکہ یہ ناموس و کلام کا کام ہے فاضل مصنف نے

اس مسئلہ کی تحقیق کا حق ادا کیا ہے اپنی وسعت علمی اور کثرت معلومات کا ثبوت مبہا

فرما کر اہل علم پر بڑا احسان کیا ہے۔ (ایمان ابی طالب ص ۳۷)

مولوی سید محمود شاہ المعروف محدث ہزاروی لکھتے ہیں:

اللہ نے عوید اللہ رحمہ اللہ ملت شیخ محمد ابراہیم سامع چشتی کو ہمت دی اور توفیق بخشی کہ انہوں نے ایمان ابی طالب و شہید ابن شبیبہ کتاب لکھ کر ملت اور اہل ملت پر

احسان کی عظمت پائی۔ (ایمان ابی طالب ص ۵۳)

آگے لکھتے ہیں:

بہر حال سامع چشتی کی یہ کاوش دین آموز ایمان افروز ہے اور غیب نہیں کہ یہی اس

کی نجات کا موجب ٹھہرے۔ (ایمان ابی طالب ص ۵۵)

خطیب بریلویہ مولوی فیض الحسن آکوہار فرماتے ہیں:

جناب سامع چشتی بھی اسی سعادت مند گروہ میں شامل ہیں جنہیں حضور صلی اللہ علیہ

وسلم اور ان کے اقارب و احباب کی مدد و دعا کے لیے خدا نے جن لیا ہے۔

اس اقدام پر جناب سامع چشتی صاحب تبریک کے متحق ہیں۔

(ایمان ابی طالب ص ۵۷)

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام کے معلم اور سنی بنوی مسجد کے امام مولوی علی احمد چکنی صاحب لکھتے ہیں:

فاضل مولف محترم سید الشعر مولانا الحاج محمد ابراہیم المعروف سامع چشتی نے بہترین

تحقیق فرمائی ہے اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور فاضل مولف کی عمر میں

برکت عطا فرمائے۔ (ایمان ابی طالب ص ۵۸)

سید بشیر احمد ہاشمی محدث ہزاروی کے نلیط صاحب لکھتے ہیں:

محترمی و محسن جناب سامع چشتی۔ (ایمان ابی طالب ص ۶۱)

ساجزادہ مولوی اقبال احمد فاروقی لکھتے ہیں:

مجی جناب سامع چشتی دامت برکاتہم آج تک دنیا کے ادب و شعر میں نامور تھے



حضور علیؓ ان عید و مسلم کی بارگاہ میں نعت گوئی اور نعت نویسی میں جو مقام پیشی صاحب کو حاصل ہے اس کا جواب پنجابی میں نہیں ملتا مگر تحصیل علوم دینیہ اور دستار فضیلت تقریر و حدیث حاصل کرنے کے بعد آپ کی مداد اوسلاستیں نظریاتی اور انتقادی مباحث پر قلم اٹھانے پر مرکوز ہو گئی ہیں۔ و ما اصل یہ کہ موضوع سخن بنا کر آپ نے تمام اختلافی موضوعات پر سیر حاصل کتاب لکھ کر دنیا کے علم میں ایک نیا مقام حاصل کیا ہے۔ اب آپ نے حضرت ابو طالب کے ایمان پر کتاب لکھ کر دلائل کا بے پناہ ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔

آپ کی نگاہ نے عربی کی مستند اور جامع تصانیف اور پھر پورا مادیت کے ذخیرہ سے ان روایات کو جمع کر دیا ہے جو مختلف مقامات پر پائی جاتی ہیں۔ آپ کی یہ کوشش نہ صرف تحقیق و تجسس کا عمدہ نمونہ ہے بلکہ حضور کے اہل بیت آباد ابداد اور لوگوں سے مشق و محبت کا بھی ایک نمایاں ثبوت ہے ان تعالیٰ آپ کی اس کتاب کو اہل علم اہل تاریخ اور پھر طلباء علم کے لیے مفید ثابت فرمائے۔

(ایمان ابی طالب ص ۶۳)

ساجزادہ مولوی افتخار الحسن صاحب لکھتے ہیں:

شیخ محمد ابراہیم المعروف دانشمند صاحب چشتی جہاں اردو و پنجابی ادب کے ایک بلند پایہ ادیب، صاحب طرز شاعر اور نامور لکھاری ہیں وہاں ایک شریف النفس انسان تسلیم الطبع آدمی اور مسلم الفطرت شخصیت بھی ہیں ولی میں مشق رسولؐ نگاہوں میں حسن یار کے جلوے سینہ میں دین کی عواصم اور آنکھوں میں دیارِ محبوب کی جھلک رکھنے کے ساتھ ساتھ دردِ ہوز اور جذب و مستی کی دولت سے بھی مالا مال ہیں۔

(ایمان ابی طالب ص ۶۵)

مولوی عبدالکیم ثناء جہاں پوری کی کتاب ”گمہ حق“ جو شریف الحق امجدی، مفتی عبدالقیوم ہزاروی، مولوی مشتاق شاہ صاحب قیسوری، عبدالکیم شرف قادری، مفتی غلام سرور قادری، محمد

احمد نعیمی، غلام نبی اوکاڑوی، محمد احسان الحق قادری، ریاست علی قادری، وجاہت رسول قادری، نور محمد قادری، بہار فیروز احمد مسعود، حکیم موی امرتسری، مفتی انجمن خیرہم کی مسودہ کتاب ہے اس میں صاحب چشتی صاحب کی تعریف یوں لکھی گئی ہے ”اہل سنت و جماعت کے نامور عالم دین صاحب تصانیف کثیرہ اور شہرت یافتہ حنفی خواہان رسول و نعت گو شاعر جناب صاحب چشتی فیصل آبادیہ مجدد“۔ (گمہ حق ص ۲۲۲)

ان سب حضرات نے صاحب چشتی کی بڑی تعظیم و بحریہ کی اور احترام سے اس کے نام اور اس کے مقام کو بیان کیا ہے۔ جبکہ بریلوی حضرات میں سے بعض افراد ایسے بھی ہیں جو یہ بھی کہتے ہیں مثلاً بریلویوں کے امام المصنفین مسوٰفی اند د صاحب لاہوری لکھتے ہیں:

مولات موصوف (صائم) کے نفس بہ ہم تین زبردست شاہد پیش کرتے ہیں۔

(کاشت کید اشعلب ص ۱۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

اگر مولت صاحب کے نفس پر کوئی اور دلیل دینی ہو تو صرف یہ ہی کافی ہے الخ۔

(کاشت کید اشعلب ص ۱۳)

آگے لکھتے ہیں:

مولت صاحب کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے عداوت۔

(کاشت کید اشعلب ص ۱۴)

آگے لکھتے ہیں:

رافضیوں کے بھی گرد ثابت ہوتے ہیں۔ (کاشت کید اشعلب ص ۱۵)

آگے لکھتے ہیں:

رافضی یہ بھی کہتا ہے الخ۔ (کاشت کید اشعلب ص ۱۶)

مسک بریلوی کے محقق محمد علی نقی دہلوی لکھتے ہیں:

نام نہاد سنی صاحب چشتی۔ (میزان الکتاب ص ۶۸)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

یاد رہے کہ سامعِ چشتی کی ایک اور تصنیف مشکل کشا ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سوانح پر لکھی گئی ہے اس کتاب میں سامعِ چشتی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق انہی عقائد و نظریات کا پرچار کیا ہے جو رافضیوں کے ہیں اور ان کے اصول دین میں سے شمار ہوتے ہیں اور عنوان ایسے باندھے گئے ہیں جن سے یقیناً شیعہ کی نفی ہے مثلاً طیفہ بلا فصل علی اسی نبی سے بڑھ سکتا ہے وغیرہ مطلب یہ تھا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تمام انبیاء کرام حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل ہیں الخ۔ (میزان الکتاب ص ۳۲-۳۳)

ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

سامعِ چشتی سنی بن کر شیعوں کے مسلک کی ترجمانی کر رہا ہے۔ (میزان الکتاب ص ۳۶) معلوم ہو گیا کہ سامعِ چشتی کا غمگین رافضی ہے اس کتاب میزان الکتاب پر مندرجہ ذیل بریلوی الاثر کی تصدیقات ہیں:

(۱) سید باقر علی شاہ صاحب کیلیا نوالہ شریف

(۲) مولوی عبد التواب صدیقی اچھروی

(۳) مولوی مقصود احمد خلیفہ دریا شریف

اب دیکھیے اسے سارے حضرات سامعِ چشتی کو طیفہ قرار دے رہے ہیں۔ اب شیعوں کے بارے میں فاضل بریلوی کا فتویٰ سنئے:

رافضیوں، ناجیوں اور غارتجوں کا کافر کہنا واجب ہے۔ (فہرست فتاویٰ رضویہ ص ۳۶) روافض زناد صرف تہرائی نہیں بلکہ ضروریات دین کے منکر ہیں۔ بہت سے عقائد کفریہ کے عقائد روافض زناد میں دوسرے کفر پرانے جاتے ہیں۔

(فہرست فتاویٰ رضویہ ص ۳۶)

اب دیکھیے بقول مولوی احمد رضا خان بریلوی یہ سامعِ چشتی صاحب رافضی اور پرے

درہنہ کے کافر ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے انہیں بزرگ و مقتدا و پیغمبر اور لائق احترام مانا ہے ان پر بھی دوجہ سے کفر لازم آتا ہے۔

فاضل بریلوی کہتے ہیں:

کافر کو کافر نہ ٹھہرنے والا اور اس کے کفر و مذہب میں شک کرنے والا خود کافر ہے۔

(فہرست فتاویٰ رضویہ ص ۳۶) تنقیض فتاویٰ رضویہ ص ۳۱۳

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بریلوی مسلک میں جس پر فتویٰ کفر لایا جاتا ہے اس کی تعظیم و تکریم کرنے والا بھی کافر ہو جاتا ہے اس کے ثبوت پر یہ دلیل دیکھیے:

سوال:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی امام یا خطیب کسی بد مذہب کو یہ صاحب کہے اور اس کی تعظیم کرے یا وہ امام یا خطیب بد مذہب کا ہے اور وہ بد مذہب سمجھے آکر ٹٹھ جائے اور وہ امام یا خطیب اس کو کہے کہ آپ یہ صاحب ہیں آپ آگے تشریف لائیں اور تعظیماً اس کو آگے بٹھائے تو قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کا کیا حکم ہے و نہایت فرمائیں۔ مگر یہ

مائل کاغذ اقبال مدنی

الجواب:

بشرط صحت صورت منقول منہا کافر بد مذہب فاسق ظالم ہیں ان کے ساتھ مقابلہ باغیگات واجب ہے۔ الخ

کتبہ فقیر ابوسالح محمد بخش قادری رضوی جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد

(پیر کرم شاہ کی کہ فرمائیاں ص ۵۶ تا ۵۹)

دیے تو یہ فتویٰ لیا ہی احمد سعید کاظمی صاحب کے متعلق عیا تھا وہ اس طرح کہ بریلوی حضرات لکھتے ہیں کہ:

آپ (احمد سعید کاظمی) کے درس حدیث میں سید قطار اللہ شاہ بخاری بھی آکر بیٹھتے



بعض اوقات درسِ بیاری ہوتا وہ اگر پیچھے طلباء کے ساتھ بیٹھ جاتے علماء کا قلمی صاحب نے بتایا کہ چونکہ پیچھے طلبائی جوتیاں ہوتی تھیں اس لیے مجھے مذمت ہوتی اور میں نے کہا کہ آپ یہ ہیں اور عالم بھی اس لیے آپ یہ یاد دہانی نہ کریں اور آگے تشریف لائیں۔ ان دونوں حضرات کی سیاسی سوچ بھی مختلف تھی اور مسلکی اختلاف بھی تھا یہ عطاء اللہ شاہ بخاری، امراری تھے اور پاکستان کے محالغوں میں شمار ہوتے تھے (یہ بات غل نظر ہے۔ از قادی) جبکہ علامہ قاضی مسلم لیگ کے سوبانی کونسلر تھے۔ (پیر کریم شاہ کی کرم فرمائیاں، ص ۵۳)

یہ فتویٰ ادھر سے بھی قاضی صاحب پر لگتا ہے اور ادھر سے بھی۔  
لکھے ہاتھوں ہم پیر قمر الدین سیالوی پر بھی جامعہ رضویہ فیصل آباد کا فتویٰ چہاں کرتے جاتیں کیونکہ ان کے حالات زندگی میں ہے:

ایک دفعہ ایک سید صاحب جو اعتقاداً اشعہ تھے اور دق کے مرض میں مبتلا تھے خود گمانے سے مکمل طور پر معذور تھے اور گھر میں دوسرا کوئی شخص بھی اس بوجہ کو اٹھانے کے قابل نہیں تھا ان کا ایک چھوٹا بچہ اور دو بیٹیاں بھی تھیں اپنے مسک کے لینڈ لاؤ سادات کے پاس جا کر اپنی حالت زار عرض کی اور اپنی نسبت اور ہم عقیدگی کا واسطہ بھی دیا مگر کسی نے ان کی حالت زار کو درخور اعتناء نہ سمجھا۔ ناچار سیال شریف حاضر ہوئے اور اپنی لاچارگی بھی بتائی اور ساتھ ہی اعتقادی تفاوت و محالیت بھی آپ نے شخص ان کی بہتی قربت کو مد نظر رکھتے ہوئے عرصہ دراز تک ان کی بیماری خوراک اور اہل خانہ کا بوجہ برداشت کیا اور نتیجہ ہا پردہ مکان مہیا کیا۔ بندہ نے ایک دفعہ دیکھا کہ ان کا چھوٹا بچہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ضروری اشیاء مہیا کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ نے فوراً سب چیزیں مہیا کر دیں اور اپنے دونوں ہاتھ اس بچے کے قدموں پر رکھ کر کہا شاہ جی مجھ سے راضی تو ہو جاؤں تو نہیں۔ (ضیائے حرم کاخ الاسلام، ماہنامہ ص ۷۳)

الغیر سائر مہنچی کے مصدقین و معترضین و سودین و غیرہ و قلمبر راضی کر کے خود کافر یا کفر سے۔  
اب دوسری طرف آئیے جو عدم ایمان کے قائل یا ایمان اپنی طالب کے منکر ہیں بریلویوں میں فاضل بریلوی کا یہ نظریہ ہے جو کہ فتاویٰ رضویہ میں یوں درج ہے:

فصل اول: آیات قرآنیہ میں سے ابو طالب کا مسلمان نہ ہونا ثابت

فصل دوم: احادیث صحیحہ میں سے ابو طالب کا عدم اسلام ثابت

فصل سوم: اقوال ائمہ کرام و علماء اسلام میں سے کفر اپنی طالب ثابت

فصل چہارم: علماء کی تصریحات کردہ بارہ ابو طالب قول تکفیری حق و صحیح ہے

فصل پنجم: علماء کی تصریحات کہ کفر اپنی طالب بہ اجماع اہل سنت ہے

فصل ششم: علماء کی تصریحیں کہ اسلام ابو طالب ماننا و انھیں کاملہ سب ہے

(فتاویٰ فتاویٰ رضویہ، ص ۸۶۳)

یعنی یہ بات ثابت ہو چکی کہ ابو طالب کو فاضل بریلوی کافر کہتے ہیں اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ ابو طالب ضروریات دین کے منکر تھے۔

جب نہ روایات دین کے منکر تھے تو فتویٰ بھی فاضل بریلوی سے خود ہی من لہجے کہ ضروریات دین کا منکر کیا ہے۔ سمجھتے ہیں:

اہل قہودہ ہے کہ تمام ضروریات دین بہ ایمان رکھتا ہو اور ان میں سے ایک بات

کا بھی منکر ہو تو قطعاً یقیناً اجماعاً کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے وہ خود کافر

ہے۔ (فتاویٰ افریقہ، ص ۱۱۹)

بقول فاضل بریلوی ابو طالب کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا پڑے گا مگر فاضل بریلوی نے ایمان اپنی طالب کے قائل کو کافر نہ کہا بلکہ اس کے پیچھے نماز بھی پڑھ لی۔

دیکھیے ملت ملات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۲۱۱ و فرماتے ہیں:

میں ایک جمعہ میں خطیب کے قریب تھا اس نے خطبہ میں پڑھا:

والسرخ عن اعدائہ نبیل الا طالب حمزہ العباس و ابی طالب

یہ بدعت تازہ ایجاد ہوئی تھی اور پہلی بار کی حاضری میں یہ تھی اور پھر یہ بدعت  
جانب حکومت سے تھی اسے سختی فوراً میری زبان سے بلند آواز میں نکال دیا  
منکر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن راہی منکم منکر امیہ (الحدیث) فقیر جو فیض  
رب کریم یہ احکم حکم پر وہ اوسط نکالا یا مولیٰ تعالیٰ کی رحمت کہ کسی کو تعرض کی جرأت نہ  
ہوئی۔ فرضوں کے بعد ایک اعرابی نے میری طرف متوجہ ہو کر ادایت اٹھ۔

(ایمان ابی طالب، ج ۱ ص ۹۳)

فاضل بریلوی نے اسے کافر بھی نہ کہا اور اس کے پیچھے نماز پڑھی اور پھر اپنی کتاب  
جو وہیں تیار کی حسام الحرمین اس میں ان علما کی تعریف بھی کر دی کہ:  
سلام ہماری طرف سے اور ان کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہمارے سرداروں میں  
والے شہر مکہ معظمہ کے مالکوں ہمارے چچاؤں سید الحرمین صلی اللہ علیہ وسلم کے  
شہر مدینہ طیبہ کے فاضلوں پر۔ (حسام الحرمین، ص ۹)

مالک نے خود ہی یہ فرماتے ہیں کہ کافر کو کافر نہ کہنے والا اور اس کے کفر و مذہب میں شک  
کرنے والا خود کافر ہے۔ (قیاس فتاویٰ رضویہ، ج ۱ ص ۳۶۱، تخلص فتاویٰ رضویہ، ۳۱۳)

تو اب فاضل بریلوی بہ قسمتی سے عیا۔  
مگر فاضل بریلوی صاحب کی یہ بھی بد قسمتی ہے کہ اکیلا نہیں جاسا سادی ذریت بریلویت کو  
ساتھ لے کر جاتا ہے وہ اس طرح کہ تین بڑی معتد کتاب بریلویہ میں لکھا ہے:

العوام الجہد یہ ص ۸۸

فتاویٰ صدر الافاضل، ج ۱ ص ۱۳۳

انوار شریعت، ج ۱ ص ۱۳۰

کہ جو احمد رضا کا حکم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔

تو اس طرح فاضل بریلوی خود کافر ٹھہرا تھا جو بریلوی اس کے ساتھ ہوا وہ بھی کافر اور جو  
اس کے مخالف ہو وہ بھی کافر۔

واو کیا مسلک ہے، وہ اوشمن کو بھی اس مسلک سے بچائے۔

لگے ہاتھوں ایک مسئلہ اور بھی عرض کرتے بائیں۔

بریلوی حضرات نے جس کو امام المناظرین غفر قرآن حضرت علامہ مولانا سونی محمد اللہ رحمہ  
اللہ کے القاب و آداب سے نوازا ہے وہ لکھتے ہیں:

آیت نقیض فی الساجدین سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ دادوں کے  
ایمان پر استدلال پکوتا یہ راہیوں کا نام ہے۔ (کاشف حید الشعل، ص ۱۰۱)  
مگر آپ کو یہ جان کر میرا خیال ہوگی کہ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

حضور کے آباء اجداد امہات حضرت عبد اللہ و آمنہ سے حضرت آدم و حوا تک  
مذہب ارتح میں سب اہل اسلام و توحید ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ الذی ہدانا للحدیث  
نقوم و نقبل فی الساجدین۔ (تخلص فتاویٰ رضویہ، ص ۲۷۲)

اب معلوم ہو گیا کہ واقعتاً فاضل بریلوی راہی و شیعی ہی ہے۔

منفی حنیف قریشی صاحب اپنی کتاب "آزاد کون تھا" جو کئی علما کی تصدیق بھی ہے میں یہ  
آیت دلیل نمبر ایک بنا کر پیش کرتے ہیں اور لکھتے ہیں:

اس آیت کریمہ میں سجدہ کرنے والوں میں "وہ" سے مراد صلی اللہ علیہ وسلم کا نسل در  
نسل مومنین کی پشتوں سے مومنات کے جنوں میں مشتمل ہوتا ہے۔ (آزاد کون تھا، ص ۱۵)

مولوی فیض احمد اویسی نے بھی اس آیت کو اپنی کتاب ابوین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
صفحہ ۲۲ پر دلیل بنایا ہے اور مولوی محمد علی نقشبندی نے بھی اسی آیت کو اپنی کتاب نور انصاف میں  
ایمان آبادی سید الگوین صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۱۹۱ پر دلیل بنایا ہے۔

تو معلوم ہو گیا کہ یہ مار سے راہی ہیں۔ مگر فاضل بریلوی کے اب جب یہ راہی ہیں اور  
ان کے متعقبن و متوسلین بھی انہیں کے ساتھ ہوں گے تو پھر راہیوں کے خلاف جو کفر کا فتویٰ ہے  
کیا ان پر نہیں آئے گا جو آپ بڑھ چکے ہیں اسی مضمون میں۔

اعادنا للہ واللسلمین من بدہ العرافات و لحداد امام العرافات اعنی بہ مولوی احمد رضا خان۔



# دست‌نویس‌های

## مسئله پانزدهم

(برای نوجوانان)

مؤلف: منظر ایلدیز

## بریلوی ٹولہ گوہر شای

بریلوی حضرات کا ایک طبقہ ہے جسے گوہر شای کہتے ہیں۔ انہوں نے تصوف کی آڑ میں لوگوں کو بدعات اور رسم و رواج کا پابند اور نوگر بنانے کی ٹھانی ہوئی ہے۔ یہ طبقہ شاید مال اکٹھا کرنے میں حد سے تجاوز کر گیا اب دیگر بریلویوں نے حد کی بنیاد پر ان پر کفر کے فتوے دینے شروع کر دیے۔ حالانکہ ان کا مساتط اعلان ہے کہ:

تو بہ نامہ میں گوہر شای نے لکھا ہے کہ اللہ میرے عقائد وہی ہیں جو اعلیٰ حضرت احمد رضا خان، شیخ محقق دہلوی اور امام ربانی (علیہم السلام) جیسے اکابرین کے ہیں۔ اور میرا مشن بھی انہی حضرات کے عقائد و نظریات اور اعمال کی ترویج و اشاعت ہے۔ (خطرہ کا لارم، ص ۷۷)

بریلوی پندرہ روزہ رسالہ خدائے اہلسنت لاہور کہتا ہے:

انجمن سرفروشان کا مذہب اہلسنت اور مسلک مسلک اعلیٰ حضرت قرار دیا گیا ہے۔ (خطرہ کا لارم، ص ۷۷)

ان سب اعلانات کو مولوی ابوداؤد رحمہ صادق یوں رد کرتے ہیں کہ:

چونکہ ازراہ تفتیش اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ علیہ سے بھی بڑی عقیدت و نسبت کا اظہار کرتا ہے۔ (خطرہ کا لارم، ص ۷۷)

مگر ہم سب سمجھتے ہیں کہ مولوی روڈ سے ابوداؤد رحمہ صادق صاحب ہر ایک کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہیں انہوں نے کسی کو بھی معاف نہیں کیا ہے ڈاکٹر طاہر القادری جو چاہے دعوت اسلامی ہو چاہے بھٹی حضرات ہوں یا شاہ کوئی کہے کہ جو آپ نے باتیں نقل کی ہیں کہ یہ لوگ بریلوی ہیں یہ مولوی روڈ سے کی بات نہیں بلکہ وہ تو کہتے ہیں۔

## فتاویٰ مبارکہ

جمعیت اشاعت اہلسنت نور محمد کلاہی ہزارہ کراچی نے بعنوان "سفیر ایک اور نئے

گمراہ ٹولہ سے جو تیار بڑے ساڑ کا ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں ملک بھر کے مدارس اہلسنت کے فتاویٰ مبارکہ کی روشنی میں اپنی فرقہ گوہر کے متعلق یہ حکم لکھا گیا ہے کہ سنی مسلمانوں کا ایک شخص (اور اس کے پیر و کاروں) سے میل جول رکھنا طاقت اور ایمان کی برپادی ہے جو نہ صرف ناجائز بلکہ بہت برا جرم ہے۔ مسلمانوں کو اس گمراہ ٹولہ کی صحبت فاسد و چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرنی چاہیے۔ سنی بریلوی مساجد کی انتظامیہ کو چاہیے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کرے انہیں اپنی مساجد سے دور رکھے اور ان کے قدم نہ جھنے دے۔ اس گمراہ ٹولہ کے خلاف علماء کرام نے جو فتاویٰ صادر کیے ہیں تمام کی اصل کاپیاں موجود ہیں اور جن مدارس اہلسنت کے علماء کرام و متقیان عقائد نے فتاویٰ لکھے ہیں ان مدارس کے اسما مندرجہ ذیل ہیں:

دارالعلوم امجدیہ کراچی، دارالعلوم جامعہ کراچی، دارالعلوم قادریہ سبحانیہ کراچی، دارالعلوم نعیمیہ کراچی، دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد، جامعہ نوشیہ سکھ، جامعہ نوشیہ مظہر الاسلام فتح پور گجرات، دارالعلوم غوثیہ رضوی اوگی ہزارہ، جامعہ رضویہ قرا لہد اس کو ہراوال، جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم کو ہراوال، مدرسہ عربیہ اسلامیہ نور المدارس بہاولپور، جامعہ غوثیہ اسلامیہ اویسیہ اویچ شریف، مدرسہ سردار العلوم نواب شاہ، مدرسہ عربیہ جامعہ یگانوال، مدرسہ انوار المصطفیٰ شجاع آباد، دارالعلوم تعلیم الاسلام جہلم، مدرسہ نظامیہ نول، جامعہ صدیقہ مہرہ سلطان شریف، جامعہ حنفیہ نظامیہ فیصل آباد، دارالعلوم اسلامیہ حنفیہ مانسہرہ، مرکزی جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ (خطرہ کا لارم، ص ۷۷، ۷۸)

تو معلوم ہوا کہ بریلویوں کے کئی حضرات کی رائے ہیں۔

تو ہم جو اب عرض کرتے ہیں سنیوں کو بھی تو کئی حضرات نے گمراہ مرتد تک لکھ دیا کیا وہ بریلوی نہیں ان کی پشت پر بریلویت کا ہاتھ ہے۔ بیہوا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ ہم مولوی



ابو اؤد محمد صادق صاحب سے پوچھتے ہیں ان کو برطویت سے نکالنے کی وجہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

دنیا باقی ہے کہ اعلیٰ حضرت نے بارگاہ رسالت میں ادنیٰ سی توہین کرنے والوں پر بھی شدید گرفت فرمائی اور فتویٰ صادر فرمایا لیکن اعلیٰ حضرت کے مشن کو اپنا مشن کہنے والے گوہر شای خود انبیاء کرام اور اولیاء نظام کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے۔

(خطرہ کا الارم جس ۷۷ ص ۳)

ہم اس مولوی صاحب کو عرض کرتے ہیں اگر یہی وجہ ہے تو یہ مولوی احمد رضا خان سے لے کر سب بریلویوں میں پائی جاتی ہے۔ مولوی احمد رضا خان نے جو انبیاء کرام کی توہین و کستا فی کی ہے وہ آپ حضرات نے ملاحظہ کرنی ہے جو ذیل میں کتب کی فہرست ہم لکھ دیتے ہیں ان کو ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)۔ مطالعہ بریلویت

(۲)۔ ہدیہ بریلویت

(۳)۔ دست و گریباں

(۴)۔ رضائاتی مذہب

(۵)۔ فرقہ بریلویت پاک و ہند کا حقیقی بائو

(۶)۔ رضائانیت پر چار حرف

ہم صرف دو عدد ذکر کرتے ہیں۔

مولوی احمد رضا خان صاحب نبی پاک علیہ السلام کی شان میں لکھتے لکھتے یوں کہتے ہیں:

عزت بعد ذلت یہ لاکھوں سلام

(مدائق بخشش جس ۶۲ حصہ اول)

یعنی وہ عزت جو آپ کو ذلت کے بعد ملی اس پر لاکھوں سلام ہوں۔

(تمام شروحات جو مدائق بخشش کی لکھی گئی ہیں وہ اس مطلب کی شاہد ہیں)

حالانکہ تمام عورتیں تو خدا تعالیٰ نے اپنے پیاروں کے لیے رکھی ہیں۔

دوسری مثال فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

روئے یوسف سے فزول تر حسن روئے شاہ ہے  
(مدائق بخشش جس ۶۳ حصہ سوم)

یعنی یوسف علیہ السلام سے حسین چہرہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کا ہے اور آگے ساتھ وہ بھی لکھی ہے کہ آئینہ کی پشت آئینہ کے اعلیٰ طرف یہی نہیں ہوتی۔ یعنی یوسف علیہ السلام آئینہ کی پشت میں اور شیخ عبدالقادر علیہ آئینہ کی یہی طرف ہیں۔

تو خیر، مولوی ابو اؤد صاحب براہم تو مشترک ہیں۔ ان براہم کی وجہ سے گوہر شایوں کو بریلویت سے خارج نہ کرو ورنہ بریلویت ہی ختم ہو جائے گی۔

جب وہ خود کہہ رہا ہے کہ میرا مسلک بریلوی ہے تو اس کے قول کو کیوں نہیں مانتے۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا شحنت قبلہ یعنی بات ہم بھی کہتے ہیں آپ اس کا دل چیر کے دیکھ لیتے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے یا نہیں۔

بہر حال یہ بات تو ائمہ ہدایت کے یہ لوگ بریلوی مسلک کا علمبردار ہے۔ ہمارے شہر میں بھی جیسے گوہر شایوں کے جوئے ہیں جن کے اطمینان ہم نے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ اس پر بریلوی مسلک کے بہت بڑے مناظر معید احمد صاحب تشریف لا کر بیان کرتے ہیں۔ تو پھر ہم کیسے مانیں کہ یہ بریلوی نہیں ہیں اور یہ بھی مزے کی بات ہے کہ جن میلاد شریف کے جلوس میں زیادہ تعداد انہی کی ہوتی ہے۔ اب سوچ لیں بریلوی کہ ان کو خارج کرنا ہے یا نہیں؟

اب آئیے کہ بریلویوں نے اپنے اس بریلوی نول کے عقائد و نظریات سے نقاب کشائی جو کی ہے وہ ملاحظہ فرمائیے۔

مولوی ابو اؤد محمد صادق المعروف مولوی رد ذالکھتے ہیں:

فرقہ گوہریہ کے سربراہ ریاض احمد گوہر شای ہیں جو انہیں سر فرشتان اسلام کے بانی و رہنما ہیں۔ ان کا دودا بعد یہ ہے کہ ان صاحب کو یہ تو علم کرام کی صحبت بہرہ آئی اور دی مشائخ طریقت کی تربیت نصیب ہوئی یعنی ریاض احمد گوہر شای دو

کسی سنی مدرسہ سے فارغ التحصیل عالم دین ہیں اور نہ ہی کسی سلسلہ بیعت میں شملک میں غیر مقلدین وہابیہ کی طرح ان کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ براہِ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں اس لیے ان کے سلسلہ گوہر یہ کا "باطن" پر مبارک دار و مدار ہے۔ یہ خود اور ان کے والد فضل حسین صاحب بغیر کسی دلیل و ثبوت کے جو چاہیں باطنی انکشافات فرماتے ہیں تاکہ کسی کے دلیل و ثبوت طلب کرنے کی بھی گنجائش نہ رہے اور بے علم و غالی عقیدت مندوں کی وابستگی میں کوئی فرق نہ آئے۔ فرقہ گوہر یہ ذکرسانی کے علاوہ بالخصوص باطنی ذکر و دل پر نقش "اللہ" جمانے کا دعوہ کر رہے لیکن قابلِ غور بات یہ ہے کہ جن کا دل ذکر الہی اور نقش اللہ سے منور ہو جائے تو ان کے عقائد و معمولات اور اقوال و نظریات پر بھی نورانی پرتو نظر آنا چاہیے اور گفتار و کردار شریعت الہی و سنت نبوی کا نمونہ ہونا چاہیے۔ شان الوہیت و شان رسالت و ولایت کا ادب بطور خاص ان کو ملحوظ ہونا چاہیے جبکہ یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے گوہر شاہی شریعت کا رنگ و شگ ہنسی کچھ اور ہے۔

### سنی بھائی خبیر دار ہوشیار احتیاط

شان الوہیت کے خلاف عقیدہ و باطلہ سے ناواقف عوام و ملّا اہلسنت کی آگاہی اور خود انہیں سرفروشان اسلام کے متعلقین کی خیر خواہی و اصلاح کے طور پر چند چیزیں قابلِ توجہ ہیں۔

انجمن سرفروشان اسلام کے ترجمان رسالہ مدائے سرفروش اگست ۱۹۹۱ء نے ریاض گوہر شاہی کے اباجی بابا فضل حسین صاحب نے نقل کیا ہے کہ تفسیر ہند کے موقع پر گوہر شاہی نے ایک رات اپنا تک مجھے سوتے سے اٹھایا اور کہا "ابا، ابا" اٹھو دیکھو یہ آواز میں آ رہی ہیں۔ میں نے غور کیا تو واقعی آواز میں آ رہی تھیں کوئی کہہ رہا تھا کہ میاں آباؤ ولی اللہ یہاں دعا کے لیے جمع ہیں آواز سن کر میں (فضل

حسین) فورا اٹھا اور شاہ صاحب کو ساتھ لے کر آواز کی سمت چل دیا۔ چنانچہ ہم محبوب الہی کے دربار پہنچ گئے وہاں بہت سے بزرگ اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کر رہے تھے خواہ بہت کم نظامی بھی ان بزرگوں کی دعا میں شامل تھے اتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور کہا دیکھو یہ سب بزرگ اللہ کے حضور دعا کر رہے ہیں کہ یا اللہ مسلمانوں پر رحم کر یا اللہ مسلمانوں پر رحم کر یہ قتل و غارت بند کر۔ لیکن یہی آواز ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو میں نے بہت ڈھیل دی بہت آرمایا ہے انہیں سزا بھی دی ہے لیکن یہ نہیں مانے اور کہتا ہوں میں جتنا رہے اللہ ہی کہہ رہا ہے کہ اب میں بھی مجبور ہوں بے قابو ہوں۔

(العاقبہ میں ۳۹، ۴۰ / اپریل ۲۰۱۱ء)

### نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

مولوی ابوداؤد صاحب گوہر شاہی کے متعلق کہتے ہیں اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لکھا ہے کہ معاذ اللہ شیطان بدس طریق آپ کی صورت میں آیا کہ سانولے رنگ کا آدمی سر سے ٹکامیر سے سامنے موجود ہے گلے میں ایک چٹنی پڑی ہوئی ہے جن پر بغیر زبردوزیر کے کھدکھا ہوا ہے۔ آواز آتی ہے یہی رسول اللہ ہیں۔ (رومانی سفر میں ۲۱ / العاقبہ میں ۵۳ / اپریل ۲۰۱۱ء)

### سیدنا آدم علیہ السلام کی توہین

آدم علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ

آپ نفس کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی بہشت سے نکال کر مالہ ناسوت میں پھینکے گئے اک دن عرش و کرسی کا کشت ہوا جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تھا کشت کا مطلب تھا کہ آدم علیہ السلام اس کو وسیلہ بنائیں تاکہ نفس کی اصلاح و معافی ہو۔ آپ نے جب اسم محمد اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ عبد کون ہیں؟ جواب آیا تمہاری اولاد میں ہوں گے نفس نے اس کا یا تیری اولاد سے



جو کہ تجھ سے بڑھ باتیں گے یہ بے انصافی ہے اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔ (کتاب روئاس جس ۹/میزانہ نور جس ۱۱)

اللہ کے معصوم پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کے لیے نفس کی شرارت، نفس کی اصلاح، چیلنے گھنے، یہ بے انصافی ہے اور آپ کو دوبارہ سزا دی گئی کہ انکار کیا شان نبوت کے شایان شان ہیں ہرگز نہیں لہذا ایسی گت خیول کا مکتب صحیح العقیدہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

### سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی گستاخی

موسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ

بیت المقدس سے دو میل دور موسیٰ علیہ السلام کا مزار ہے یہودی مرد اور عورتیں وہاں شراب نوشی کرتے ہیں مٹی کی دو مزار فحاشی کا ڈھونڈیا جس کی وجہ سے موسیٰ علیہ السلام کے لطافت و وجہ چھوڑ گئے اور مزار خالی بیت خاں رہ گیا۔ (میزانہ نور جس ۶۲)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور کوہر شامی اس کو فحاشی کا ڈھونڈ اور خالی بیت خاں قرار دیا۔ العیاذ باللہ

### سیدنا خضر علیہ السلام کی توہین

خضر علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ

وہ اور دیگر اولیاءِ ولایت کے باوجود کئی بدعتوں میں جتا تھے میرا کہ خضر علیہ السلام کے بچے کو قتل کرنا ولایت بدعت سے مبرا نہیں۔ (رومانی سفر جس ۳۶، ۳۵)

(العاقب جس ۵۵، ۵۴ راہ پر میل ۲۰۱۱ء)

### تفضیل ولی

نبی دیدار الہی کو ترستے آئے اور یہ (اولیاءِ امت محمدی) دیدار میں رہتے ہیں ولی نبی کا نعم البدل ہے۔ (میزانہ نور جس ۳۹، ۳۰ بحوالہ العاقب جس ۵۵)

### نٹ بازی سے خدا کی یاد آتی ہے

جنگ چرس پینے سے سب خیالات کا فور ہو جاتے ہیں اور سب اللہ ہی یاد رہتا ہے۔ (رومانی سفر جس ۳۳ بحوالہ العاقب)

### مسردانی مسلمان

کچھ مسلمان شیخ صنعان اور کچھ مرزا نظام احمد کو بھی ماسنتے ہیں۔

(روئاس جس ۱۰ بحوالہ العاقب)

### جہلی آیت

قرآن پاک میں بار بار آیا ہے: غفلت و غفلت (میزانہ نور جس ۲۹ بحوالہ العاقب) آخر میں مولوی ابوداؤد صاحب لکھتے ہیں:

اس (دل دانی) عادت والے سرخ سنگروں، بیچوں، اشتہارات اور جھڑوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں یہاں دل میں لفظ اللہ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اپنے ذہل و فریب پدہ دہانے کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ (العاقب لاہور جس ۵۶/۱۷ پر میل ۲۰۱۱ء)

اپنے بریلوی ناول پہ مولوی ابوداؤد صاوق نے کفر کے فتوے بھی دیے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں: جو ایسے کو کافرانہ جاتے یا اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اور گوہر شامی کے جن دیگر عقائد ہلالہ کی فحاشی کی گئی ہے ان سب سے بھی تو یہ اعلان کیا جاتے درندہ ان کے جھوٹ اور کفر و کراہی میں کیا شک ہے۔ (خطرہ کا لام جس ۳۱)

واقعی گوہر شامی لڑ بچہ تو ہیں وگستاخی کفر و منکارت اور مذہب اہلسنت کے خلاف پہ متحمل ہے۔ (خطرہ کا لام جس ۱۰)

اب ظاہر ہے رومی حضرات میں سے کسی ان کو لکھتے ہیں تو کیا یہ مسلمان نہیں سمجھیں گے؟

# دستِ گریبان

## مسئلہ شانزدہم

(دعوتِ اسلامی اور بریلویت)

مؤلف: منظرِ اجلاس مولانا ابوالحسن علی Nadwi



## دعوتِ اسلامی اور بریلویت

قارئین گرامی! قدر!

ہم اس داستان کو جتنا سمجھتے ہیں یہ طویل ہی ہوتی جا رہی ہے کیونکہ اس فرقہ بریلویت میں کئی فرقیاں بنی ہوئی ہیں۔ اور پھر بریلویت کا ہر طرف بازار گرم ہے اس لیے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اختصار سے آپ کو یہ افسوسناک داستان سنائیں۔

فرقہ دعوتِ اسلامی کی بنیاد محض اس لیے رکھی گئی کہ اہل سنت و جمہد والوں کی تبلیغی جماعت امتِ مسلمہ میں سنت کو رائج کر رہی ہے جبکہ عمارتِ بدعات کو رواج دینے کے لیے بھی تو کوئی جماعت آئی چاہیے انہوں نے مل جل کر ایک مہاری کو تلاش کیا جس کا نام محمد الیاس قادری ہے آپ اگر انٹرنیٹ پر یا مدنی پمپل پر اسے دیکھیں اور اس کی عادات کا جائزہ لیں تو آپ یقیناً ہم سے اتفاق کریں گے کہ واقعتاً مہاری ہی ہے۔

خیر یہ فرقہ الیاس قادری صاحب کے نام سے نکلا۔ یوں انہوں نے بدعات کو رواج دینے کے لیے اپنی کاوش و کوشش کو تیز کر دیا۔

مولوی خواجہ نورانی بریلوی لکھتے ہیں:

تبلیغی جماعت کی مذکورہ تحقیقاتوں کو علمِ اہل سنت کی جانب سے تحریری اور ذہنی طور پر عوام کے سامنے واضح و آشکار کرنے کے باوجود سچائی یہ ہے کہ اس تحریک کو روکا نہ جا سکا۔

اس جماعت کے اثرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے اور انہیں اپنے موردی عقائد و معمولات پر قائم رکھنے کے لیے آخر کار قائدِ اہل سنت حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے ذہن میں اسی طرز کی ایک دعوت و تبلیغی تحریک کی تشکیل کا خیال آیا ہے۔ (جاء فورم ۳۳ مئی ۲۰۱۰ء)

تو ارشد القادری صاحب نے جماعت کو بنوا دی مگر ان بے چاروں کا بریلویوں نے جو حال کیا اگر وہ زندہ ہوتا تو اس دکر سے مرہی جاتا۔

اس دعوتِ اسلامی کے خلاف بریلویوں نے خوب بیخاری کی ہم اس میں سے چند ایک اقتباسات آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

اٹلیا سے ایک کتاب بھیجی جس کا نام "ابلیس کا رقص" ہے اس کے متعلق بریلوی مسلک کا بہت بڑا عالم حسن علی رضوی لکھتا ہے:

دیارِ علم و فضل مرکزِ اہل سنت بریلی شریف سے بکثرت علماء اہل سنت کی تائید و تصدیق سے "ابلیس کا رقص" نامی طویل و ضخیم کتاب بھی چھپ چکی ہے۔

(ماہنامہ رسالہ "مستطی" ۲۳ اکتوبر ۲۰۰۹ء)

اسی کتاب پر مفتی سید کفیل احمد شاہ صاحب کی بھی تقریر ہے جو کہ مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی ہیں۔  
دیکھتے ہیں:

اس کتاب جو بنام "ابلیس کا رقص" ہے جو حصہ حصہ عدمِ افرات سے ہونے کے سبب دیکھا کہ وہ تعالیٰ اسلامی یہ طویلے شرارت نظر آئے قوی ملی رسائی طور پر انمول اور بیش قیمت معلوم ہوئی حق تو حق وی ہو ہمیشہ سرچندہ کرے اس میں کوئی کلام نہیں کہ حق کی ہی سر بلندی رہی اور انشاء اللہ الرحمن رہے گی۔

شہر بریلی شریف میں سوالات و جوابات کے پروگرام میں خیرہ الحقی حضرت جانشین مفتی اعظم ہند حضرت علامہ اشفاق احمد رضا خان صاحب از ہر مدظلہ انورانی سے سوال کیا گیا تو حضرت نے بر حصہ فرمایا کہ ناجائز و مکمل ہے جسے فقیر نے بھی خود سنا۔ لہذا اس کے جو از کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ وہیں ایک صاحب نے دعوتِ اسلامی تحریک کے تعلق سے پوچھا کہ وہ جماعت کیسی ہے اس کے پروگرام میں شرکت کرنا کیسا ہے تو فرمایا کہ اس جماعت کے بہت سے طریقہ کار ایسے ہیں جو اہل سنت کے خلاف ہیں۔ مسلمان ان سے بچیں تو ظاہر ہے کہ اس میں مفہدات موجود ہیں تب ہی تو بچنے کا حکم صادر فرما رہے ہیں۔ پھر دعوتِ اسلامی والوں کے نزدیک وہ بھی حلال و

جائز ہو گیا جس کے حرام و حلال پر دلائل سے متناہیں مالا مال ہیں۔ نیز اگر شاہدین نے بیان کیا کہ مساجد میں گیلوں، چوراہوں پر شل سینما ہال کے الیاس قادری کی ویڈیو سی ڈی دکھائے اور اسے جائز اور مذہب و ملت کی صحیح خدمت و تبلیغ جانتے ہیں۔ جسے قانون شریعت نے حرام و ناجائز قرار دیا وہ اسے جائز جان رہے ہیں۔

تو حکم فقہائے کرام و ضرور خارج از اسلام ہونے کے حلال اور حرام کو حلال جاننا ضرر ما کفر ہے۔ اس تحریک کا فریب رفتہ رفتہ عوام الناس کی عدالت میں آ رہا ہے مسلمان خود ان کی ان حرکات قبیحہ سے مطلع ہو کر متعجب ہو رہے ہیں۔ باری سب الحاج حسن معین صاحب نے اپنی تالیفات کے ذریعے ان کے نقاب پوش چہرے کو (جس میں میاں، مکاری، وفاق فریب کے علاوہ اور کچھ نہیں) انجمن تحکو ایمان کے پیر تلے بھیج دے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کو اس میدان میں خصوصی طور پر از حد زائد کامیابیاں ملیں۔ یہ اس کی حقانیت ہی تو ہے کہ اب دعوت اسلامی سسک رہی ہے اور زوال کے بہت قریب ہے اس کتاب میں جو چند معروضات ہیں اسے علماء کرام و مقتدیان عظام و اندھڑات اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے ہک محسوس نہ کریں بلکہ وہ اسے پڑھ کر اپنی اپنی ذمہ داریوں کو قبول کرتے ہوئے فرائض منصبی کو انجام تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

سید کبیر احمد غفرلہ

(ایٹیس کار قس ص ۱۶۱)

اسے علماء کی مصدق یعنی پاک و ہند کے علماء کی مصدق کتاب میں دعوت اسلامی کا تعارف یوں لکھا ہے کہ ایک لاکھ نے الیاس قادری کو لکھے ایک خط میں اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ ہمارے گھر کی دی نہیں تھا۔ اب جو دعوت اسلامی سے متاثر تھے۔ ذیادہ عمار کی سی ڈی آنے کے بعد اجوٹی دی خرید لائے اب ہم ذیادہ عمار کے علاوہ مکی اور مدینہ مکی نہیں بھی دیکھنے لگے۔ میری کنبلی نے ایک دن کہا فلاں پھیل

اگلا اس میں یکس اپیل کے مناظر کے حوسے لہنے کو نہیں کے ایک بار جب میں گھر میں اپنی قبیحہ و پھیل آن کر دیا۔ بنیات کے ختمات مناظر دیکھ کر جنسی خواہش بیدار ہو گئی اور میں آپ سے باہر ہو گئی بے تاب ہو کر گھر سے باہر لگی ایک نوجوان اپنی کار میں اکیلا جا رہا تھا میں نے اس سے گفت مانگی اس نے مجھے بٹھالیا یہاں تک کہ میں نے اس سے منہ کالا کر لیا میری دو چیز کی زائل ہو گئی یہ دل سوز واقعہ لکھنے کے بعد اس نے لکھا کہ بتائیے عمار صاحب مجرم کون؟ میں یابی دی لائے والے میرے (لو یا آپ خود؟) (ایٹیس کار قس ص ۲۳) یہ دعوت اسلامی کی مہربانیوں میں سے ایک مہربانی رہی ہو یوں کہ ہے اسی ایٹیس کار قس نامی کتاب میں ہے:

فتویٰ - با قسطنطنیہ السیاس قادری (تحریہ فیضان سنت)

۷۸۶/۹۲

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتدیان اس شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنے اک مضمون بعنوان "ہم عید کیوں نہ مناہیں" میں تحریر کیا: "لکھیے باب کوئی ملک کسی ظالم حکومت کے چنگل سے آزادی پاتا ہے تو ہر سال اسی ماہ کی اسی تاریخ کو اس کی یادگار کے طور پر جشن منایا جاتا ہے۔"

یہاں چند امور در یافت طلب ہیں۔

۱۔ زید نے ظالم حکومت کے چنگل کس لیے چھوئے؟

۲۔ رمضان المبارک جیسے با عظمت مہینہ کو ظالم حکومت کے چنگل سے تعبیر کرنا کیا ہے۔ جائز و درست ہے یا نہیں؟

۳۔ اگر جائز و درست نہیں تو اس تحریر کے باعث زید پر کیا حکم ہے؟

سائل

مہد الرزاق محمد سوہا بہ ایون



الجراب

بعون الملك الوهاب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بسم الله الرحمن الرحيم

عنوان مذکور پر تشکیلی مسطور انتہائی قبیح ہے بلکہ کفر صیغہ کہ اگر ہم کو ذات باری سبحانی کی طرف منسوب کا ارادہ ہو۔ اور ماہ رمضان کو چٹل سے تشبیہ اور روزہ کو مصیبت و عذاب کا تصور تو یہ کفر سرخ ان تقدیرات پر نہ ایمان سے خارج اور تو بہ و تہدید ایمان و نکاح اس پر لازم ٹھہرے گا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔  
قال ابو حفص من نسب لله تعالى الى الجور فبذ كفر كذا في الفصول المماثیه اسی میں ہے

ولو قال عند مجي شهر رمضان آمد گراں او قال جاء الضيف الثقيل ككفر البتہ اگر کلمات کو نفس پر گرائی کے باعث مذاب کہے تو کفر نہیں اسی میں ہے  
ولو قال هذا الصلوات جعلها الله عذابا علينا ان تاويله لا يكفر الخ  
اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ تشکیلی سے اگر نہ یہ کا ارادہ تشبیہ کا ہو تو ایمان سے خارج ہے دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہونا ضروری۔ اور اگر تشبیہ کا نہ ہو محض تعب نفس سے چھٹکارے کی تہذیب ہو تب بھی یہ تشکیلی انتہائی مجھوٹی کفر کا اندیشہ پیدا کرنے والی ہے ایسی تشکیلی کو سننے سنانے والا محنگر امام صاحب ہوں یا غیر سب پر تو بہ لازم ہے۔

والله سبحانه اعلم كتبه الفقير محمد ايوب النعيمي غفرله

دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مراۃ آباد

مورخہ ۵ جمادی الاول ۱۴۲۵ ہجری

الجراب نمبر ۱: سورت مسنولہ سے قی ظاہر ہے کہ زیہ نے رمضان مقدس کے لیے خط کشیدہ جملہ استعمال کیا ہے اور ماہ شوال کو ظالم حکومت کے چٹل سے آزادی کا نام دیا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

نمبر ۲: رمضان بیسے مقدس اور باوقار مہینہ کے لیے ظالم حکومت کے چٹل کی تشکیلی نہ صرف غلط و واقعی ہے بلکہ یہ سراسر اس ماہ کی توہین اور زور و ادبی ہے جو عند الشرع کفر ہے فتاویٰ عالمگیری میں ہے

ولو قال عند مجي شهر رمضان آمد گراں آمد او قال جاء الضيف الثقيل ككفر والله تعالى اعلم

نمبر ۳: سورت مسنولہ میں زیہ کفر تحریر کرنے کے سبب کافر ہے اس پر لازم ہے کہ با تاخیر تجدید ایمان تجدید نکاح تجدید بیعت مع توبہ صحیحہ کرے جب تک زیہ توبہ و استغفار اور تجدید ایمان و نکاح اور بیعت نہیں کر لیتا تمام مسلمان ان سے ترک تعلیق کر لیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

الجواب صحیح

کتبہ شمس الدین رضوی قادری

محمد سلطان عالم ازہ رضوی دارالافتاء جامعہ نعیمیہ مراۃ آباد

مدرسہ ہذا ۱۳ جمادی الاول ۱۴۲۵ ہجری

(۱۸۸۱/۱۱)

چونکہ امیر الیاس قادری رضوی نے فیضان سنت میں عمید المظفر کے بیان میں یہ تشکیلی بیان کی تھی اس پر بریلوی اکابر علمائے فتویٰ کفر لکھ دیا۔

اب تمام دعوت اسلامی والے چونکہ اس کو بڑھتے اور مانتے ہیں سب اسی فتوے کی زد میں ہیں۔

ایک اور فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

۱۔ کیا مسلک اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت و جماعت ہے؟

۲۔ دعوتِ اسلامی دینی دعوتِ اسلامی مسلک برحق مسلک اعلیٰ حضرت کی داعی و مبلغ ہے یا نہیں؟

۳۔ جو مسلک اعلیٰ حضرت کا داعی و مبلغ رہو ان کا دوران کی تنظیم کا بیانیہ کیا ہے؟

۴۔ اور ایسی تنظیم جو جملہ معراج الہی و عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اعراس بزرگان دین و روزِ مذہب باطلہ کو اپنے پیڑرستے کرنے کی اجازت دے اور بلا تفریقِ مذہب و ملت ہر ایک کی اقتدا میں نماز ادا کرے اور ان کی امامت بھی کرے تو ایسی تنظیم کو تنظیمِ اہل سنت کہنا کیا ہے؟

المستفتی سنی علم ہای جماعت گوئل کجرات

۷۶۶

الجواب

اللهم هداية الحق والصواب

۱۔ یقیناً مسلک اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت ہی ہے۔ (مفتی از ناقل)

۲۔ دعوتِ اسلامی دینی دعوتِ اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی داعی و مبلغ نہیں بلکہ شہزادہ اعلیٰ حضرت بائشیں حضورِ مفتی اعظم حجاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری دامادِ مولانا نے ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو بمبئی کے اجلاس عام میں ارشاد فرمایا کہ دعوتِ اسلامی دینی دعوتِ اسلامی مسلک اعلیٰ حضرت کی مبلغ نہیں۔

۳۔ جو مسلک اعلیٰ حضرت کا داعی و مبلغ نہ ہو اس سے دوری میں ہی ایمان کی حفاظت ہے اور اس کا بیانیہ کرنا ہی ایمان کی حفاظت کرنا ہے۔

۴۔ جو تنظیم بلا تفریقِ مذہب و ملت ہر ایک کی اقتدا میں نماز ادا کرے وہ اہل سنت کی تنظیم نہیں بلکہ سنی تنظیم ہے ایسی تنظیم دیوبندی، وہابی سے زیادہ ایمان

کے لیے ضر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد انصاف رضوی

مرکزی دارالافتاء ۸۲ سوڈا گران بریلی شریف

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۲ ہجری / ۲۶ مارچ ۲۰۱۱ء

اس دعوتِ اسلامی کے متعلق بریلوی مراکز سے ہتہ مل گیا کہ یہ لوگ مسلمان ہی نہیں۔ (باقی دیوبند پر برسرِ حال کو درج میں ملا ہوا ہے۔) اس فتویٰ کی نقل ہمارے پاس موجود ہے۔ اس انیس کا قس نامی کتاب میں اور بھی بہت سی اس قسم کی اٹھائیں جو دیکھنے سے تعلق نہ تھیں۔ تفصیل کے لیے اس کا مطالعہ مفید رہے گا۔

مولوی ابوداؤد محمد صادق صاحب نے بھی دعوتِ اسلامی کے خلاف ایک کتابچہ لکھا۔ دیے تو ایک کتابچہ مولوی حسن علی رضوی صاحب نے بھی لکھا ہے مگر ہم صرف مولوی صادق صاحب کے رسالہ سے ہتہ اقتباس نقل کر رہے ہیں۔

کیا مولانا محمد الیاس صاحب کا امیر دعوتِ اسلامی ہونے اور کہلانے سے بی نہیں بھرا کہ وہ امیر اہل سنت بھی بن گئے اتنی جاہل طبی تو ان کے شاہانِ شان نہیں۔

مولانا دارالامام اہل سنت اعلیٰ حضرت و شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے مسلک و فتویٰ سے انحراف کرنے والا اور حدیث شریف البرکت مع الکراہم کو خاطر میں نہ لانے والا امیر اہل سنت کیسے ہو سکتا ہے؟

(مکتوب مولانا ابوداؤد بنام امیر دعوتِ اسلامی مولانا ابوبلال میں ۷۱)

کاش امیر دعوتِ اسلامی اپنی ابتدائی روش پر استقامت اختیار کرتے ہوئے نہ تھے انداز اختیار کر کے خود بھی متنازعہ نہ تھے اور اہل سنت و جماعت میں بھی وہ بد اختیارات نہ تھے اگر وہ سیدنا مفتی حضرت فاضل بریلوی اور آپ کے اہل تلامذہ و خلفاء





اب ان کی بھی ان میں کدہ بھی اپنے ناقہ بن کی بکھر کر تے ہیں پاسے ناقہ دارالافتاء دینی شریف کاہو یا نکلیں اور گا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

مبلغین دعوت اسلامی کو گمراہ کہنا کفر ہے قائل پر توبہ و استغفار اور ان علماء سے معافی مانگنا لازم۔ (دعوت اسلامی کے خلاف پروپیگنڈہ سے کام لانا، ص ۱۸۲) آگے لکھتے ہیں:

مبلغین دعوت اسلامی کو گمراہ کہنا کفر ہے قائل پر توبہ و استغفار اور ان علماء سے معافی مانگنا لازم ہے اور مسلمانوں پر لازم ہے کہ جب تک توبہ نہ کرے ایسے لوگوں کا ساتھ نہ دیں بلکہ ان کا بائیکاٹ کریں کیونکہ جو لوگ دینی کام کرنے والوں کی عورت بگاڑنے کے واسطے جو جاتے ہیں وہ شیطان کے مددگار ظالم و جفاکار ہیں اربعہ میں گرفتار اور مستحق مذہب ناریں اور اگر بائیکاٹ نہ کیا تو وہ بھی عتقاد گاہوں کے۔ (ص ۱۸۶) ایک جگہ یوں ہے:

مبلغین دعوت اسلامی کو برا کہنا سخت عتقاد کفر ہے۔ (ص ۲۱۰) ایک جگہ یوں لکھا ہے:

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب، مفتی طبع الرحمن صاحب، خواجہ مقدر صاحب، میرا رحم بستوی اور مولانا الیاس عطار قادری اور تمام علماء حقہ میں سے کسی کی بھی شان میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرنا صریح کفر ہے لہذا انجینئر مذکور کا کفر، یہودی ہے جس نے صلاح کی توہین کی۔ (ص ۱۹۷)

اس قسم کے فتویٰ سے یہ کتاب بھری ہوئی ہے جو مولوی محمد یونس ظہور قادری باڑی نے لکھی ہے اور اس پر دعوت اسلامی اور دینی بکریں اکار کے دستخط اور تقریظات موجود ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ اکثریت بریلویوں کی دعوت اسلامی کے خلاف کفر کا فتویٰ دے چکی ہے اور دعوت اسلامی کے حضرات بھی اس مسئلہ میں چپے نہیں رہے انہوں نے بھی ان فتویٰ لگانے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اب سوال ہے بریلوی مسلک کے علماء، زعماء اور خواص سے کہ وہ کون کا ساتھ دیں گے۔ بدھ

جاتے ہیں کفر کا بازار گرم ہے اس لیے ہمارا مشورہ مانیں کہ بریلویت کو خیر یاد نہ کر اہل سنت والجماعت دیرینہ کا واسن چکھ لیں۔ جو افراد و تقریرات سے پاک ہے اور وہی لوگ ہیں جو ماننا وغیرہ اسماعیلی کا مذاق ہیں۔

کثر اللہ سوادہم واتباعہم الی یوم القیامہ

آمین بجاہ النبی الکریم وعلیٰ اللہ علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین





# دستخط گریبان

مسئلہ  
پہلیم

(حق نبی کو یا سنو اور چپ رہو؟؟؟)

مؤلف: منظر اجلاس مولانا ابوالحسن علی Nadwi

## حق نبی کھویا سنو اور چپ رہو؟؟؟

یہ بھی ایک مسئلہ ہے جس نے بریلویت کو ایک مرتبہ پھر گھوٹے گھوٹے کر دیا اور ایک دوسرے پر حسب رسالت کے دشمن اور بدعتی ہونے کے فتویٰ لگاتے گئے۔ ہم اس کی تفصیل صاحبزادہ ابو الخیر زبیر حمید آبادی کے پاس جو سوال آیا اور انہوں نے اس سے ہی کر دیتے ہیں۔

استغنا

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے اس علاقہ میں یہ سنیت کا شعار بن چکا ہے کہ پانچویں وقت اہل سنت والجماعت کی مساجد میں نماز کے بعد دعائیں امام صاحب جب آیہ مبارکہ ان ان وما خلقک یصلون علی النبی پڑھتے ہیں جب وہ علی النبی پڑھتے ہیں تو کچھ دیر کے لیے وقف کرتے ہیں جس کے دوران تمام مقتدی حق نبی کے الفاظ بلند آواز سے کہتے ہیں اس کے بعد امام صاحب آیہ کریمہ کا دوسرا حصہ یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما بخوات کرتے ہیں جس پر تمام مقتدی بلند آواز سے درود شریف پڑھتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ شریعت مسننہ کی روشنی میں اس وقفہ میں حق نبی کہنا جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو کہاں ہے مستحب ہے یا سنت ہے اور اگر ناجائز ہے تو خلاف اولیٰ ہے مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی ہے یا حرام ہے۔ بعض حضرات اس وقت حق نبی کہنے کو منع کرتے ہیں اور دلیل کے طور پر اس آیت مقدسہ کو پیش کرتے ہیں

واذا قرأ القرآن فاستمعوا له وانصتوا

وہ کہتے ہیں کہ اس آیت کریمہ کے بموجب تلاوت قرآن کے وقت اس کا احترام انصاف فرض ہے اور ہر قسم کا کلام منع ہے اور وہ وقفہ جو امام کرتا ہے وہ بھی قرأت ہی کے حکم میں ہے اس وقفہ اور سکوت کا کوئی اعتبار نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کو ہاتھ سے روکا اگر ہاتھ سے منع کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان

سے روکا اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو کم از کم دل سے برا بھلا یہ انصاف ایمان ہے۔

برائے مہربانی مدلل جواب عنایت فرمائیں اور عوام کو اختیار سے بچا کر عند اللزوم مہرجوں سے خبر دے

ریحان احمد معمری، آزاد میہ ان، حیدر آباد، حیدر آباد

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کو حق فرمایا ہے اور شاہد العزت ہے قد جہادکم الحق من رحمہ لہذا حضور کا کوئی امتی اسے نبی کا ذکر کرنا اسی قرآنی لقب سے آپ کو پکارتے ہوئے حق نبی کہتا ہے اور اس طرح آپ کی نبوت کے حق ہونے کا اعلان کر کے اپنے عقیدہ کا اظہار بھی کر دیتا ہے تو ایسا کرنا یقیناً جائز اور مہربان ہے بلکہ بعض فقہاء اور علما نے تو اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے کو مستحب اور مستحب تک فرمایا ہے۔ (حق نبی ص ۶، ۷، ۸)

بہت سے بریلوی حضرات نے اس سے روکا تو صاحبزادہ صاحب کلام کے بارے میں فیصلہ نہیں: غیروں کی طرف سے نہیں بلکہ انہوں کی طرف سے سنیت کے اس شعار کو حائلانہ اور محبت کے اس ترانے کو سنانے کا اعلان کیا گیا تو عطا علی مصطفیٰ اپنا کھجور تمام کے رو گئے۔

(حق نبی ص ۱)

آگے لکھتے ہیں:

چنانچہ رطل شرعی خاطر اپنے دینی فریضہ کو بھالائے ہوئے اس فحشے مسئلہ مذکور پر اپنے ناقص مقل میں آنے والے خیالات اور دلائل کو منقوفاً خاص پر متقل کیا۔

(حق نبی ص ۲)



یعنی مخالفین شرار میں۔ مفتی و محبت مصطفیٰ کو مٹانے والے ہیں۔

مجاہد و اہل خیالات کی تعداد مندرجہ ذیل اکابر پر یہ ہے:

علامہ شاہ احمد نورانی، مولوی عطاء محمد بند یالوی، مفتی مختار احمد بھرائی، مفتی محمد عرفان صاحب، علامہ عبدالرشید جھنگوی، مولوی ابوداؤد محمد صادق، پیر کرم شاہ بھیر دی، محمد اشرف سیالوی، قاضی محمد ایوب، مولوی غلام رسول رضوی، مفتی محمد اسلم رضوی، مولوی مختار احمد فیصل آباد، مفتی محمد حسین نعیمی، مفتی غلام سرور قادری، مولانا عبدالکبیر شرف قادری، محمد خان قادری، غلام مصطفیٰ رضوی، سلطان، مفتی قاضی احمد چشتی، مولوی محمد میاں صاحب، مفتی احمد مدنی، غلام محمد قنوی، مولوی فیض احمد اویسی، مولوی مختار احمد بہادر پوری، مولوی غلام علی اوکاڑوی، رشید احمد اشرفی، محمد حبیب الرحمن، محمد حسن حقانی، سید شجاعت علی قادری، غلام رسول سعیدی، جمیل احمد نعیمی، غلام محمد سیالوی، مفتی محمد رفیع، غلام نبی، غلام رحیم، رحیم الرحمن، محمد اظہر نعیمی، محمد اقبال حسینی نعیمی، مفتی سلیم الرحمن، محمد جان نعیمی، پیر کرم نورانی، سید افسر علی شاہ، محمد رمضان چشتی، ممتاز احمد عتیقی، عبدالمطیف، مولوی عبدالمطیف، مولوی محمد صالح نعیمی، مولوی غلام قادر کشمیری، مولوی عبدالمزاق، محمود احمد صدیقی، حبیب احمد نقشبندی، غلام محمد قادری، محمد قاسم، مولوی برکت علی، پیر محمد ابراہیم جان سرہندی، مفتی ظہیر احمد قادری۔

بلکہ کئی مولوی حضرات نے تو یوں بھی لکھ دیا ہے۔

حق نبی کا تلفظ جائز بلکہ مستحسن ہے اس میں اختلاف اور نزاع نامناسب ہے۔

(حق نبی میں ۲۳)

حجرات کے پاس موائے بغض کے کوئی دلیل واضح موجود نہیں۔ (حق نبی میں ۲۴)  
محسوس صحت کے لیے مجال انکار نہیں اور کسی سنی کا اس سے اختلاف و نزاع کسی طور پر مناسب نہیں۔ حق نبی کہنے کے جواز اور اس سے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت کے اظہار میں کوئی شرعی مانع نہیں۔ (حق نبی میں ۲۶)

حق نبی کہنا جائز ہے اس میں کراہت ہرگز نہیں بلکہ مستحسن ہے اور پیارے نبی نبی محبت کا اظہار اور اظہار حقیقت نبوت ہے۔ (حق نبی میں ۲۹)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کے صدقے کائنات وجود میں آئی ان کی نبوت کی حقانیت ثابت کرتے ہوئے حق نبی کہنا شرعاً جائز ہے۔ (حق نبی میں ۳۰)

مالمعین کا موقف غلط اور سنی برعناوہ ہے۔ (حق نبی میں ۳۲)

علی النبی کی تلم مبارک پر حق کہنا عام کیا جائے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وقعت شان زبان زد عام ہو جائے۔ (حق نبی میں ۳۵)

یہ ہم سب کا ایمان ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں مسلمان اس حقانیت کا اظہار کرنے کے لیے حق نبی کہتے ہیں۔ (حق نبی میں ۳۱)

دور ماضی میں حق و باطل کے امتیاز کی علامت ہے۔ (حق نبی میں ۳۸)

صدائے حق نبی کے مالمعین نہیں اس بیانیے سے کوئی بڑا مقصد مل کرنے کا ارادہ کر رہے ہوں؟ اگر وہ اس پوری آیت کے بعد درود شریف کی صدائے ود آفریں کے خلاف کوئی ارادہ رکھتے ہیں تو یہ ان کی حماقت ہوگی اس کے سوا کوئی اور بھی ان کی خواہش بد ہے تو یہ ان کا نصیب۔ (حق نبی میں ۵۳)

عشاق لوگوں کا اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر حق نبی یا حق حیات النبی کہنا بے جا نہیں بلکہ مستحسن اور افضل اور مستحب ہے۔ (حق نبی میں ۵۷)

معترض کا اعتراض و اختلاف صرف عنوان پر مبنی اور جنگ ففری و تعصب کا نتیجہ ہے مترشح ہے جہاں غبی یا تعریف نبی کن کر اعتراض کرنا تو ایسے تعصب گر کے لیے ہم دعا کر سکتے ہیں۔ (حق نبی میں ۶۲، ۶۳)

اس عاشقانہ ادراک کو ان سے جو تاپہ بند کجے۔ (حق نبی میں ۶۳)

یہ اور اس قسم کے دوسرے مجمل اعتراضات کر لے والا یا تو دہائی ہے یا دہائی کی محبت سے متاثر ہے۔ (حق نبی میں ۶۷)

ان ساری باتوں کا خلاصہ یہ نکال کر آیت کریمہ کے بڑے حصے میں وقفہ کر کے حق نبی کہنا:

۱۔ سرکارِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ترانہ ہے۔

۲۔ کہنے والے عشاقِ مصطفیٰ ہیں۔

۳۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار ہے۔

۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی حقیقت کو ثابت کرنا ہے۔

۵۔ رفعتِ شانِ نبوی کو عام کرنا ہے۔

۶۔ حق و باطل کا امتیاز ہے۔

۷۔ یہ عاشقانہ ادا ہے۔

اب مائنین کے خلاف لکھے والے فتویٰ یہ جالگے:

۱۔ بغض کے مرتضیٰ ہیں۔

۲۔ شریر لوگ ہیں۔

۳۔ انصاف پسند نہیں ہیں۔

۴۔ باطل کا ساتھ دینے والے ہیں۔

۵۔ احمق ہیں۔

۶۔ خواہش بدکارانہ کرنے والے ہیں۔

۷۔ عناد و جنگ نغری رکھنے والے ہیں۔

۸۔ دین سے تعصب ہے۔

۹۔ سرکارِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سن کر اعتراض کرنے والے متعصب ہیں۔

۱۰۔ وہابی ہیں۔

۱۱۔ ازواجِ بے متاثر ہیں۔

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے کہ وہابی گستاخ رسول کو کہتے ہیں۔ تو پھر یہ بریلوی رسول

بریلویوں کے لیے ہی ہے نہ کہ کسی اور کے لیے تو مظلوم ہوا کہ روکنے والے سب گستاخ رسول، آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف سن کر اعتراض کرنے والے اور احمق ترین انسان ہیں۔

اور وہ درج ذیل علمائیں جو ملکِ بریلوی کے اکابر سے شمار کیے جاتے ہیں:

مولوی اختر رضا خان ازہری، مولوی عبدالرشید نوری، مفتی یامین رضوی، سید علمت علی شاہ، مفتی نظام الدین مبارکپوری، علامہ نسیار اللہ مصطفیٰ، محمد شریف الحق امجدی، مفتی معراج قادری، مفتی زاہد سلاوی، علامہ بہار اللہ مصطفیٰ بریلی شریف، علامہ محمد رضا، مفتی محمد احمد جہانگیر، سید شاہ علی رضوی، محمد ادریس مبارکپوری، محمد نجیب اشرف، مفتی غلام محمد، مفتی محمد ایوب نعیمی، محمد ہاشم رضوی، مفتی عبدالرحیم بستوی، محمد صالح نوری، محمد توسیت رضا، مفتی احمد میاں برکاتی، سید محمد علی رضوی، محمد رضا، علامہ مصطفیٰ، عبدالرحیم سکندری، علامہ عبدالوہاب نان قادری، مفتی عبدالحمید قادری، مفتی عبدالقیوم خان، مفتی عبدالقیوم جزاروی، مفتی محمد نور عالم، مولوی محمد افضل، مولوی ریاض احمد سعیدی، سید ظفر اللہ شاہ، علامہ حسن علی قادری، مفتی محمد وادست قادری، سعید احمد قادری، مفتی محمد امین صاحب، غلام مصطفیٰ رضوی، عبدالرشید رضوی، مفتی غلام سرور قادری

ان میں سے مولوی اختر رضا خان ازہری نے کتاب لکھی منو، چپ رہا اور باقی اکابر بریلوی نے اس کی تصدیق کی اس کتاب میں کیا کچھ ہے ہم اس کا خلاصہ چند ان کے اقتباس میں پیش کرتے ہیں۔

ساجزادے نے اختلاف کے ساتھ قانونی، اخلاقی اور شرعی حدود کو بھی چھوڑ دیا اور اپنے قبیض لفظ میں پوری طرح یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ انہوں نے یہ اختلاف معاذ اللہ کسی دیوبندی، وہابی گستاخ رسول سے کیا ہے۔ (منو چپ، ریمو ۲۱)

مولوی صاحب بھی عجیب بات کر رہے ہیں۔ وہ لوگ تو آپ کو سمجھتے ہی گستاخ رسول ہیں۔ باقی رہی یہ بات کہ دیوبند کے خلاف آپ کی زبان خواہ مخواہ بولنا شروع ہو جاتی ہے آپ کو ان لوگوں سے نہ ہوا سٹے کا پیر ہے حالانکہ وہ لوگ تو صحیح اہل حق و ادرستی ہیں۔

اسی کتاب میں ہے:

ساجزادے نے اپنے رواجی ظاہری منہاجی دلیل و دیکھ سے کام لیتے ہوئے۔

(منو چپ، ریمو ۵۹)



ایک جگہ ہے:

### دعویٰ محبت باطل ہے

اسی جہہ یہ میں ہے۔ یعنی تلاوت قرآن اور دعا کے وقت آواز اونچی کرنا مکروہ ممنوع ہے اور جنہیں وہ دعوت کا دعویٰ ہے ان کا فعل شرما کوئی اصل نہیں رکھتا۔ اور سو فی احوال تلاوت کے وقت آواز بلند کرنے اور کپڑے پھیلائے سے منع کیا جائے۔

ان تمام عبارتوں کا ماحصل وہی ہے جو بار بار گزرا کہ تلاوت کے وقت سنا اور چپ رہنا فرض ہے اور آواز سے خواہ آہستہ کچھ کہنا بلکہ ہر عمل استماع کام حرام ہے اور اخیر عبارتیں تو مسئلہ ذمہ میں ہمارے مدعی بد نفس سر بیج ہیں جن سے اس تعامل مرسوم کاردار اور دعویٰ محبت کا بھی ثانی جواب آشکار ہے۔ (سنو چپ رہو جس ۹۱-۹۲)

ایک جگہ ہے:

قول مرجوح کے ساتھ فتویٰ دینا باطل ہے (میرا کہ ماہر اوسے نے کیا)۔

(سنو چپ رہو جس ۱۰۲)

### دیگر علماء کے اقوال

یصلون علی النبی پر خاموشی بلاشبہ اسی وقت کے باب سے ہے لہذا سامعین پر اس وقت کے زمانے میں بھی انصاف فرض ہو گا۔ (سنو چپ رہو جس ۱۰۵)

ایک جگہ ہے:

اس بہ مت سے بد نیز لازم ہے۔ (سنو چپ رہو جس ۱۱۱)

عرونی اپنی قسمت میں پسند کرنے والا خطبہ و تلاوت کے وقت انہرہ لگائے اور جمع قہار کی نافرمانی کر کے قبر میں گرفتار ہو کر خدا کا حق ادا نہ کرے۔

(سنو چپ رہو جس ۱۱۷)

آیت کریمہ ان الله وملائكته یصلون علی النبی کی تلاوت کے وقت

سامعین کا حق یہی کہنا آداب تلاوت کے خلاف اور بدعت منور ہے۔

(سنو چپ رہو جس ۱۱۷)

بے شک وجہ یہ روانہ جاننا نہیں قرآن و حدیث و فقہ عقل و عرف سب کی رو سے صاف لطو سرج نار و اواجب التزک ہے اس کی تجویز و ترویج و تائید و توثیق سے احتراز و رجوع لازم ہے۔ (سنو چپ رہو جس ۱۱۸، ۱۱۹)

ان بد اعتراض کرنا اور ان کی تحقیق کو نہ ماننا کلمی ہے۔ (سنو چپ رہو جس ۱۲۵)

اب ان سب باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ

۱۔ قائلین نے ظاہر التقادری کے دہل و مکر سے کام لیا ہے۔

۲۔ دعویٰ محبت میں جھوٹے ہیں۔

۳۔ یہ قیاسی کہنا حرام ہے اور قائلین حرام کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

۴۔ باطل ہیں۔

۵۔ بدعتی ہیں۔

۶۔ محروم القسمت لوگ ہیں۔

۷۔ خطاب الہی کے حقدار ہیں۔

۸۔ کم علم ہیں۔

اب دونوں طبقے بریلوی حضرات کے ہیں اور دونوں طرف ظالم ہیں۔

ایک طبقہ دوسرے کو گستاخ رسول کا فریاد کہتا ہے دوسرا پہلے کو بدعتی، جہنی، محروم القسمت، باطل اور کم علم تک کہتا ہے۔

اب اور خلاصہ یہ نکلا کہ

آدھے بریلوی کافر و گستاخ رسول ہیں اور آدھے بریلوی جہنی، حرام کے مرتکب بدعتی، باطل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام استسکھ کو اس فتنہ بریلویت سے محفوظ فرمائے۔





## مسئلہ افضلیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور

### حق پاریار

قدیم گرامی قدر یہ دو مسئلے بھی ایسے ہیں جو بریلوی حضرات میں اس حد تک اختلافی ہوئے کہ ایک طبقے نے دوسرے کو ناجی یعنی غاری کہا تو دوسرے طبقے نے پہلے کو رافضی اور شیعوں کہا۔ ہم تو فیصلہ نہیں کر سکتے ہیں کہ کون صحابہ اور کون جھوٹا ہے۔

اب ایک طبقے کی بنیے۔ جو یہ کہتا ہے کہ سیدنا صدیق اکبر کی تمام صحابہ کرام پر افضلیت بالخصوص سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پر یہ قطعی نہیں ہے اور اس طبقہ کے افراد کا ذوق یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا صدیق اکبر پر افضلیت حاصل ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نعرہ تحقیق کا جواب یا تو حق سب پار دو یا اس کو کاؤی نہیں۔

تفصیل سے اس طبقہ کا نظریہ مولوی عبدالرزاق بھراوی صاحب سے سرامت فرمائیے۔ وہ دہشتے ہیں:

رافضیوں کا نعرہ تحقیق کا جواب حق پاریار سے منع کرنا ایسا وجہ سے ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بافضل ثابت کرنا چاہتے ہیں جو اس نعرہ سے ان کے لیے مشکل ہے۔ اہل تشیع کی اختراعی صورت کی کوئی حقیقت نہیں وہ کہتے ہیں اگر حق پاریار سے خلافت مراد لیتے ہو تو حق پارچہ یا رکھو کیونکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی حق ہے۔

شیعوں حضرات کا دوسرا اختراعی قول یہ ہے کہ نعرہ تحقیق کے جواب میں سب پارکھو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب صحابہ کرام حق پر تھے باطل پر نہیں تھے۔ (نجوم تحقیق ج ۱ ص ۴۲)

اب اس طبقے کی سننے سے پہلے آپ اس طبقہ کے افراد کو ملاحظہ فرمائیے۔  
پیر صاحب حسین گیلانی دہشتے میں مشائخ عظام اور علم کرام کتاب کی تالیف کے دوران

مسئلہ اپنی قیمتی آراء سے نوازتے رہے۔ ہمد مشائخ گولڑہ شریف کی دعائیں بھی شامل مال دہیں بالخصوص آستانہ عالیہ گولڑہ شریف کے سجادہ نشین حضرت پیر سید عبدالحق شاہ صاحب گیلانی مدظلہ العالی کی خاص توجہ شامل مال رہی۔ زیب آستانہ حضرت پیر سید غلام نظام الدین شاہ گیلانی (ہمای صاحب) اپنی دعاؤں سے نوازتے رہے اور کتاب کی بلڈ از جلد اشاعت کی خواہش کا اظہار فرماتے رہے۔ علاوہ انہیں بن سادات عظام اور علم کرام نے تعاون فرمایا ان میں علامہ سید احمد حسین شاہ مہدی، علامہ سید انور حسین کاظمی، سید زہیر احمد شاہ، سید شیر حسین شاہ گیلانی، علامہ احمد شاربیک قادری، علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی گولڑہ وی، علامہ قاضی عبداللطیف قادری، علامہ حافظ فضل احمد قادری، سید مظہر حسین شاہ گیلانی، حضرت قاضی رئیس احمد قادری (ڈھوک قاضیاں شریف)، قادری عزیز حیدر قادری، راجہ انعام الحق قادری، مفتی مصطفیٰ رضا بیگ قادری، مولانا بکات احمد چشتی قادری محمد خان قادری، علامہ پیر عبد الغفار (واہ کینٹ) کے علاوہ بہت سے علماء و مشائخ اہل سنت شامل ہیں جو کتاب کی تصنیف کے دوران اپنے قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے۔ اس موقع پر سرمایہ اہل سنت کثرت عشق رسول و آل رسول علامہ پیر سید زاہد حسین شاہ بخاری رضوی مدظلہ العالی کا ذکر لازم ضروری ہے کہ جنہوں نے برطانیہ میں نایاب کتب کی فراہمی اور بشمار ملی سوالات و اعتراضات کے ذریعے کتاب کو تحقیق کی پھلتی سے گزار کر کتاب کی افادیت میں بے پناہ اضافہ فرمایا۔

قاضی نصیر الدین قادری، سیال احمد نواز قادری، حافظ اشتیاق علی قادری اور نعمان یوسف (کویت) کی کاوشیں بھی لائق تحسین ہیں۔

پاکستان میں فخر السادات علامہ سید عظمت حسین گیلانی کتابوں کی فراہمی میں مددگار مصروف رہے اور دورانِ تحریر متواتر حضور مگر اسلام (سید عبدالقادر جیلانی) کے ساتھ رابطے میں رہے اور بڑی بڑی نایاب کتب میا کرنے کے لیے پورے ملک

کے چپے چپے میں جموں کی بی لائبریریوں کے لیے سفر کرتے رہے۔

پیر سید منور حسین شاہ، جماعتی مدظلہ العالی، زہیب آستانہ مالیر ٹی پور شریف اور سید مرسل حسین شاہ، جماعتی کی نیک تمنائیں اور دعائیں شامل رہیں۔

(زبدۃ تحقیق میں ۱۴، ۱۵، ۱۶)

اس کتاب کا لکھنے والا پیر سید عبدالقادر جیلانی ہے۔

اور ایک اور کتاب بھی اس عنوان سے کہ افضلیت صدیق اکبر کا مسئلہ قطعی نہیں ہے، لکھی گئی جو کہ مصر سے شائع ہوئی اور اس کا ترجمہ یہاں پاکستان میں بریلوی حضرات نے کیا اور اس کا نام رکھا گیا مسئلہ افضلیت قطعی نہیں؟

یہ ترجمہ کیا مفتی سید شاہ حسین گروچی کے شاگرد مولوی محمد علی حسینی حیدر آبادی نے اور اس پر مقدمہ لکھا سید پیر زاہد حسین رضوی نے اور نظر ثانی کی لکھنؤ، اتر فنیسی چھپائی نے۔

تو ان سب کا نظریہ یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہونا قطعی مسئلہ نہیں قطعی ہے لہذا یہ قول کیا جاسکتا ہے کہ سیدنا علی افضل الامت ہیں۔

ان کا اپنے مخالفین جو بریلوی حضرات کا ہی طبقہ ہے کے بارے میں رائے یہ ہے کہ: وہ لوگ جو بغض علیؑ میں اپنا جانی نہیں رکھتے انہوں نے اس ماحول کو خیمت جانا اور سوچا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات پاک کی آڑ لے کر بغض علیؑ کی آگ کو مزید بھڑکایا جائے چنانچہ مسئلہ افضلیت پر اجماع امت کا ایسا پروردگار دعویٰ کر دیا کہ اشتقاقی رائے رکھنے والوں کو خارج از اہل سنت اور گمراہ قرار دیا۔ کاش ان لوگوں کو واقعاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے محبت ہوتی تو ان کا یہ انداز موازنہ نہ ہوتا کیونکہ عشق صدیق رضی اللہ عنہ رکھنے والا جمعی مولائے کائنات سے بغض نہیں رکھ سکتا۔

بہر حال حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی پاک ذات کو بغض علی رضی اللہ عنہ کے لیے آڑ کے طور پر استعمال کرنا مسمیوں کی پرانی ریت ہے سو دور حاضر کے

نامیوں نے بھی ایسی ہی کیا اور اس ماحول میں خوب باصمیمیت کاہنہ چار کیا اور اہل سنت کے احماد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔ (زبدۃ تحقیق میں ۱۲)

یہ شہرہ نہ گروہ مسئلہ افضلیت کی آڑ میں جن گھناؤنے اور خطرناک نتائج کی دعوت دے رہا تھا۔ امت کو ان بھیاں تک حالات سے بچانے اور امت کی دشگیری کے لیے حضرت دشگیر کے شہزادے کو قلم اٹھانا پڑا اور واضح کرنا پڑا کہ مسئلہ افضلیت قطعی ہے قطعی نہیں۔ جمہوری ہے اجماعی نہیں اور نہ ہی یہ ضروریات دین کا مسئلہ ہے انشاء اللہ کتاب میں یہ بات دلائل کے ذریعے باطل واضح ہو جائے گی اس پر فتن اور بھیاں تک دور میں نبیوں پر عقیدگی کے نئے نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ اور اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔ وہاں سنی ماننا ہی علما عالمائے لباس و وضع قیام میں اختلاف و افتراق کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ (زبدۃ تحقیق میں ۱۳)

سید عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ

ہمارے سنی علما کرام برطانیہ میں مساجد و مدارس میں دینی خدمات انجام دے رہے تھے کہ آج سے چند برس پہلے چند نظریاتی دہشت گردوں (بریلوی علما) کی ایک جماعت جو زمرہ علما سے تعلق رکھتی تھی اس مسلک میں آنکلی اور انہوں نے سنی علما و عوام میں ایک مہم چلا دی جو سنی دو باہلی اور شیعہ و سنی کے عنوان سے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت تحریک کاہنہ گرام تھا اور دراصل وہ ایک جماعت تو اصعب کے لوگ تھے جنہوں نے مختلف بہرہ پرپ بنائے اور کئی ایک کانفرنسوں میں زور ازوری کئے اور مانگ کر وقت لیے اور بغیر منتظرین مجالس کی اجازت کے انہوں نے مسلمانوں کے دوسرے فرقوں کو بواہل سنت کے سوا تھے کلمہ کھلا کافر کہنا شروع کر دیا۔

(زبدۃ تحقیق میں ۱۲)

آگے لکھتے ہیں:

باصمیمیت پر جو سنیات کا نول پڑھا ہوا اقتادہ زیادہ دیر تک قائم نہ ہو سکا۔ (زبدۃ تحقیق میں ۱۲)



آگے لکھتے ہیں:  
مولوی غفرہ (حق چار یار) میں بغض اہل بیت کی بوقی ہے یا بغض صحابہ کی (رضی اللہ عنہم)  
(زبدۃ تحقیق جس ۱۲۹)

اب ان بریلوی حضرات نے ان بریلویوں کو جو افضلیت صدیق اکبر کو قطعی کہتے ہیں اور منکرین کو گمراہ کہتے ہیں۔

نارنجی نظریاتی دہشت گرد، بغض علی میں مبتلا، فتنہ بر عقیدہ نامی وغیرہ بھی تھے دیکھیں آخر میں ہم ان کے نام بھی بیان کر لے والے ہیں جو یہ قسمت ان بریلوی تفسیروں کو وصول کر چکے ہیں۔

تصویر کا دوسرا رخ

مولوی سید عبدالقادر جیلانی صاحب کی کتاب زبدۃ تحقیق کا جواب مولوی خدا حسن رضوی نے نعرہ تحقیق حق چار یار کے نام سے لکھا ہے اس پر درج ذیل بریلوی اکابر کی تقریظات و تصدیقات ہیں:

- چیر عرفان شاہ مشہدی
- منشی محمد سلیمان رضوی صاحب
- منشی عبدالرزاق بھٹو الہوی
- سائیں غلام رسول قاسمی
- حافظ عبدالستار سعیدی
- منشی عبدالشکور باروی
- منشی محمد صدیق جہاوردی
- مولانا خادم حسین رضوی
- محمد منشا سائیں قصوری
- سید تہسم شاہ بخاری
- منشی غلام حسن قادری

یہ منابت الحق شاہ  
مولوی شہزاد احمد مجددی  
منشی محمد عابد جلالی

اس کتاب میں پہلے گروہ اور طبقے کے لیے مندرجہ ذیل فتوے ملاحظہ فرمائیں۔  
چونکہ پہلا گروہ نعرہ تحقیق سے روکتا ہے اس لیے اس دوسرے گروہ نے کہا:

نعرہ تحقیق سے حق چار یار سے روکتا افضیول کا شیوہ ہے۔ (نعرہ تحقیق جس ۱۰۳)

منکرین حق چار یار جن کی آنکھوں پر رافضیت کے پردے پڑے ہوئے ہیں اور بظاہر اہل سنت کے ٹھیکیدار بن کر یہ کہتے پھر سکتے ہیں کہ یہ منزل من السماء نہیں اس سے بغض اہل بیت صحابہ کی بوقی ہے۔ جو قادیانیوں کے پیسے پہ پتے ہوں اور صرف بھینٹے کی طرح رنگھٹھا جاسکتے ہوں ان کے منہ سے ایسی ہی سہائیت کا اظہار ہوتا ہے تو چونکہ ان کے سینوں میں حق چار یار کا بغض ہے۔ (نعرہ تحقیق جس ۱۳۰)

حق چار یار کا نعرہ لگانے والے ان کے دوست اور حق چار یار سے منع کرنے والے ان کے دشمن ہیں۔ (نعرہ تحقیق جس ۱۶۱)

رافضی سید

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائبل ہاتھ کا ٹھیل ہے آج ایک رڈسٹل سے رڈسٹل دوسرے شہر میں جا کر فرض اختیار کر کے گل میر صاحب کا تمغہ پاسے تو ظالم کافر سے کیا دور ہے کہ خود (سید) من شٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعا کی سیادت کیا۔ (نعرہ تحقیق جس ۱۹۳)

ایسے رافضی جو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے ہیں زیادہ نہیں تو گمراہی کا طوق تو ان کے گلے میں ہے ہی کیونکہ افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اجماع امت سے اور اجماع امت کا منکر گمراہ بدعتی ہے۔ (نعرہ تحقیق جس ۱۶-۲۱۵)

شیخ الاسلام مفکر اسلام خود ساختہ محقق مفتی کھلوانے والے اور سنت کا لہوہ اور حرک شیعیت کا پرچار کے امتیاز حاصل کرنے والے آپ کے سامنے گمراہی کی بین دلیل ہیں۔  
(نعرہ تحقیق ص ۲۷۳)

تو گویا ان سب بریلویوں نے پہلے نوکر افغانی، اند کے دشمن، مگر اہل شیعیت کا پرچار کرنے والے وغیرہ ایسی القاب دیے ہیں۔

ایک اور کتاب لکھی گئی پٹلی نوے کے خلاف جس کا نام عمدۃ تحقیق ہے۔ یہ سید عبدالقادر جیلانی کی کتاب تہذیبۃ تحقیق کا باضابطہ جواب ہے۔

اس میں پہلے نوکر یعنی عبدالقادر جیلانی اپنے کچھ تو بریلوی حضرات کے علم کشمیری مجلس علم اہل سنت سے لکھری لکھری سنائی ہیں۔ مثلاً

تہذیبۃ تحقیق سادہ لوح نیم خواندہ عوام اہل سنت کو گمراہ کرنے کی ایک تحریک ہے۔

(عمدۃ تحقیق ص ۱۰)

دنیا سے انسانیت میں انبیاء اور رسولوں کے بعد شیخین کا مقام اور مرتبہ سب سے بلند اور افضل ہے جس کا انکار جس بداعتراض اور جس سے اعتراض انصوص قطعیہ کے انکار کو سزا ہے۔

(عمدۃ تحقیق ص ۷۸)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

شیخین کی افضلیت دلیل قطعی سے ثابت ہے۔ (عمدۃ تحقیق ص ۳۰۳)

آگے لکھتے ہیں:

افضلیت ابو بکر کا ثبوت اول قطعیہ ہے۔ (عمدۃ تحقیق ص ۳۲۸)

اب آپ خود اعتراف کیا کہ میں نفس قطعی کا منکر کیا مسلمان رہتا ہے؟ کیونکہ وہ خود لکھتے ہیں اگر

اول قطعیہ کا انکار کریں گے تو بدعتی نہ ہوں گے بلکہ کافر ہوں گے۔ (عمدۃ تحقیق ص ۲۸۶)

فاضل بریلوی لکھتے ہیں:

غنیۃ الطالبین شریف میں مشہور بذات پاک حضرت نوٹ اعظم رضی اللہ عنہ عقیدہ رد افغان

میں مرقوم

ومن ذالک بفضلہ علی جمیع الصحابہ

ترجمہ: عقائد فرض میں ہے ان کا تفضیل دینا علی کرم اللہ وجہہ کو تمام صحابہ سے۔

قادیانی خاصہ میں ہے

فی السرافض من فضل علیا علی غیرہ فہو مستدع قطع القدیر

میں فرماتے ہیں

فی السرافض ان فضل علیا علی التلامذہ مستدع

(مطلع القمرین ص ۶۶)

فاضل بریلوی صاحب پہلے بریلوی نوے کو بدعتی کہہ رہے ہیں۔

دوسرا نوکر پہلے نوکر، رافضی، خدا کا دشمن، کافر، بدعتی وغیرہ بہت کچھ کہتا ہے اور پہلا نوکر

بریلویوں کا دوسرا نوکر، خوار، بی، میدان علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنے والا وغیرہ ایسی قادیانی

بات سے نوازتا ہے۔

تو ان قادیانی میں فاضل بریلوی بھی زد میں آتا ہے کیونکہ اس کا عقیدہ بھی دوسرے جگہ

دالا ہے۔

قریہ بریلوی حضرات کے مشائخ کی کہانی ہے کہ اس ایک مسکن کی بنیاد پر ایک دوسرے کو

کافر و بے ایمان مگر وہ جتنی تک کہتے چلے گئے۔

بہت دہنوں کو سچا سمجھتے ہیں۔

ایک بات اور سمجھ آئی کہ عار جیت کا وہ جو بھی اس وقت بریلویت میں پایا جاتا ہے۔ اور یہ

فتویٰ ہم نے نہیں بلکہ بریلویوں کے ادا رہنے خود ہی دے دیا ہے کہ ان کے گھر میں خارجی

حضرات پاسے جاتے ہیں۔ تو عار جیت کی بجوی ہوئی شکل جو آن کسی نے دیکھی تو تو بریلویت

میں ملاحظہ فرمائے۔ اور افضلیت کی شکل بھی انہیں میں ہے پہلے جگہ کے بارے میں قاضی محمد

عظیم نقشبندی لکھتے ہیں:



شیعہ مذہب کے علمائے ایک جماعت اہل سنت و جماعت کے مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں سے کسی ایک مذہب میں داخل ہو جاتی اور اپنے آپ کو اس مذہب میں اس قدر راسخ اور مضبوط بنالیتے ہیں کہ اس مذہب کے لوگ ظاہری اور باطنی امتحانات اور تجربات کے بعد ان شیعہ علماء کو اپنے مذہب کا بیٹا مان کر لے لیتے ہیں اور اپنے مدارس کلاسیکی بنادیتے ہیں اور جب مرنے کے قریب پہنچتے ہیں اور موت کے فرشتہ کی آمد آمد ہوتی جابری ہے تو یہ اظہار کرتے ہیں کہ ہمیں تو شیعہ مذہب ہی حق اور سچا معلوم ہوا ہے اور پھر یہ وصیت کرتے ہیں کہ ہمارے عمل، تجویز، تکلیفیں کلاسیکی یعنی شیعہ فرقہ کی ہو گا اور ہمیں اسی فرقہ کی دفن گا ہوں اور قبرستانوں میں دفن کیا جائے۔ (خطبہ اثنا عشریہ ص ۵۲)

کردوڑوں رحمتیں نازل ہوں شاہ صاحب کے مرقد انور پر جنہوں نے شیعہ علماء کے طریقہ واردات کی قطعی کھولی اور ان کے خفیہ مشن کی رونمائی فرمائی اور ان کی باطنی تحریک کو اجاگر فرمایا شیعہ علماء کا نظریہ اور عقیدہ مرتے دم تک نقیہ ہے ان کا اسلحہ روپ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب انہیں یقین ہو جائے کہ مادہ لوح اہل سنت و جماعت کے عوام ان کو دینی مذہب ہی چھو تسلیم کر چکے ہیں ان کی ارادت اور عقیدت کی جویں ان کے دل کی کھراہیوں میں پھیل اور مضبوط ہو چکی ہیں۔ شاہ صاحب کی مندرجہ بالا تحریر سید صاحب (عبد القادر جیلانی، پہلے طبقات) پر پوری طرح منطبق ہوتی ہے کیونکہ سید صاحب پہلے سنی بریلوی علمائے صفت میں گھسے سنت کے بیٹے قادم سے سنی عالم کی حیثیت سے اپنا تعارف کروایا۔

(عمدہ تحقیق ص ۹)

معلوم ہوا آجی بریلویت خارجیت پر مشتمل ہے اور آجی داخلیت پر اہل مسلمانوں کو ان سے بچا ہے۔

## دستِ گریبان

### مسئلہ نوزدہم

(مولانا سر دار احمد لاٹھی ری اور علامہ کاظمی شاہ صاحب کا  
ایک دوسرے کو کافر قرار دینا)

مؤلف: منظر اہل سنت مولانا ابوالفتح محمد تقی

شیعہ مذہب کے  
(مثنیٰ، ثانی، مثنیٰ)  
آپ کو اس مذہب  
لوگ ظاہری اور با  
خود اعلان کرتے  
قریب پہنچتے ہیں  
ہیں کہ ہمیں تو شیعہ  
ہمارے مثل تجرید  
کاہوں اور قبرستانوں  
کرداروں رحمتیں  
طریق واردات کی  
باطنی تحریک کو اجا  
اصل روپ اس وف  
سنت و جماعت  
اور عقیدت کی جو  
شاہ صاحب کی مندر  
طرح تطبیق ہوتی  
کے پلیٹ فارم سے  
معلوم ہوا آجی طرح  
کو ان سے بچاتے

دستور کے مطابق اسلام



دستور کے مطابق اسلام

دستور کے مطابق اسلام

اسرار احمد لائبریری اور اسلام کا غسی شاہ

ساحب کا ایک دوسرے کو کافر قرار دینا

مذکورہ بالا دونوں علماء میں مسئلہ فضیلت جبریل اور فضیلت سیدنا ابو بکر صدیق پر نزاع واقع ہو اس نزاع کی حقیقت کیا تھی وہ یہ قارئین کی جانی ہے۔

گو ہر زمانہ کے مشہور برائی عالم ابو داؤد محمد صادق بریلوی نے حضرت جبریل علیہ السلام سے ایک فتویٰ تحریر کیا اس فتویٰ کا سوال مع جواب یہ قارئین کیا جانتا ہے۔

یہ تو ایک مسجد کا امام اور خطیب ہے کہتا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سیدنا جبریل علیہ السلام سے افضل ہیں۔ زیادہ کا یہ عقیدہ کیا ہے اور اس کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۶۹)

اس کا جواب مولانا صاحب ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

ایت کریر اللہ یطقی من الملائکہ و ملا من الناسکے مطابق جیسے انسانوں میں ان کے رسول ہیں اسی طرح فرشتوں میں بھی ان کے رسول ہیں اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ باہر جلالت و بزرگی رسول و نبی نہیں ہیں۔ اس لیے وہ حضرت جبریل علیہ السلام سے افضل نہیں ہو سکتے اور جو ان کو جبریل علیہ السلام سے افضل قرار دے وہ اجماع و ضروریات دین کا منکر ہے۔ ضروریات دین ان مسائل کو کہا جاتا ہے جو دین اسلام میں ایسے واضح اور عہد ہوتے ہیں کہ ان کے ثبوت کے لیے کسی دلیل کی استیاج نہیں ہوتی اور ان کا منکر بلکہ اس میں ادنیٰ شک کرنے والا یا یقین کافر ہوتا ہے ایسا کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۷۰)

اس کا غسی صاحب کو کافر قرار دینے والے مستزید بریلوی علیہ السلام

قارئین آپ نے پچھلے اوراق میں زیادہ بانی شخص کے خلاف فتویٰ کفریہ دیا یہ فتویٰ افضل





حوالہ دیتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

زید کے عقیدہ کے تحفظ کے لیے علامہ کاٹھی ملتانی کا موقف اور کاوش  
قارئین آپ نے گذشتہ اوراق میں زید نامی شخص کا عقیدہ پڑھ لیا اور مستند بریلوی علماء  
کے فتاویٰ جات بھی پڑھ لیے کہ زید مذکورہ بالا عقیدہ کی بنیاد پر کافر اور جو اس کے کفر میں  
شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اب علامہ کاٹھی صاحب نے مذکورہ بالا بریلوی علماء کے رد میں ایک  
کتاب لکھی جس میں یہ ثابت کیا کہ مذکورہ فتویٰ دینے والے علماء ہیں بلکہ مسلمانوں کو کافر بنانے  
والے ہیں۔ اور ان پر تو یہ کفر نفاض ہے کیونکہ بلاوجہ کسی کو کافر کہنا درست نہیں۔ علامہ کاٹھی کی اس  
کتاب کا تعارف بریلوی علماء کی زبانی پڑھ کر یقین کیا جاتا ہے۔  
ناض بریلوی مذہب مولانا ابو داؤد صادق لکھتے ہیں:

بہر حال یہ معاملہ اس طرح ختم ہونے کے چند روز بعد اب مال سی میں ایک  
رسالہ احسن التحریر فی النجاشیہ من الحکفیر موصول ہوا جس میں مصنف کا نام اس طرح  
مذکور ہے: سید الفقیہین، اس المہد حقین، پاک و بند کے مستند وقت حاضر کے غرانی  
زمانہ مال کے رازی، مقدمہ علمائے ملت، امام الملت، مرشد طریقت، ہادی  
شریعت، شیخ الحدیث علامہ الدہر فقیہ العصر حضرت علامہ مولانا مفتی سید احمد کاٹھی  
جہتم مدد رسہ انوار العلوم ملتان۔ یاد رہے کہ یہ غرانی و رازی و بی بزرگ میں جن کی  
تصدیق کے ساتھ لاہوری مفتی کا فتویٰ پہلے شائع ہوا تھا، بہر حال اب مفتی صاحب  
اور دیگر مہتمم اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں اور ان بزرگوں کو آگے کر دیا ہے۔

(پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، ص ۱۷۲)

مولانا ابو داؤد صاحب مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسالہ مذکورہ مفتی نے اپنے زیر اہتمام چھپوایا ہے اور اس کا پیش لفظ بھی خود تحریر کیا  
ہے جس میں اس فقیر کے متعلق یہ گواہی افشائی فرمائی ہے۔ ایک غیر مستند شخص، جو  
علوم دینیہ سے تداول اور تعلیم و تدریس میں مہارت نہیں رکھتا..... دروغ گو۔

بہ نصیب، مکلف، آخرت کے خوب سے بے باک ہے۔ مکلف محمد صادق کو ہر انوار  
نے بجائے حق کی طرف رجوع کرنے کے بجائے اور غلط محبت کا وسیلہ اختیار کر  
کے تو یہ سے گریز کیا مکلف کے فتویٰ کی وجہیں، بحیرہ دی ہیں۔ اور اس کے تمام  
مزعموات بہانہ منظور کرنا اور ادا کرنا ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، ص ۱۷۲)

حضرت علامہ کاٹھی شاہ کا بریلوی علماء کو مکلف المسلمین قرار دینا اور توہ کا ملامت کرنا

مذکورہ بالا کتاب احسن التحریر علامہ کاٹھی صاحب کی تحریر فرمائی اس کتاب کا مزید تعارف  
اور موضوع بھی نفاض قوم مولانا ابو داؤد صادق کی زبانی سنئے۔  
مولانا ابو داؤد صادق بریلوی لکھتے ہیں:

خیر مفتی صاحب نے جو کچھ کہا وہ تو اپنی عادت اور طبیعت سے مجبور ہیں تعجب احسن التحریر  
کے مصنف ہر کہ انہوں نے بائیں ہر بزرگی کوئی اچھا رویہ اختیار نہیں کیا، کیونکہ انہوں نے اپنے  
مفتی کی طرح جا بجا طنز و تحقیر آمیز الفاظ سے فقیر کو یاد فرمایا ہے۔ اور بار بار مکلف مکلف اور مسلمانوں کی  
تحقیر کرنے والے مولوی صاحب بہت بڑے گنہگار مسائل اعتقاد کو کھینچنے سے نااہل حد سے  
ستجاوز، اپنے منہ سے کافر فتویٰ تحقیر باطل و مردود بہ نداد اس مخرقات، سخت نادانی اور بکروسی،  
خود ساختہ ضروریات دین، خوف خدا سے خالی دل، تحقیری فتویٰ سے توہ کا اعلان کر کے۔ (پیر  
کرم شاہ کی کرم فرمائیاں، ص ۱۷۳)

علامہ کاٹھی صاحب کا حضرت جبریل علیہ السلام کی شان پر حملے کر نے والوں کی تائید اور

حمایت کرنا

مولانا ابو داؤد صادق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

احسن التحریر کے مصنف نے محض شان رسالت کے حمایت کے جرم میں ہمیں اور  
ہماری حمایت فرمانے والے اکابر علماء کرام کے خلاف تو خوب بغض و غضب کا  
مظاہر کیا ہے مگر انہوں نے ان کے پیارے عزت والے دل ملا کر یہ دنا



جبریل علیہ السلام کی عظمت و شان و رسالت پہ مجھے اور ان کی توفیق اور تجھس کی اور  
صدقہ اکبر تو صدیق اکبر غیر صحابہ کرام علیہم الرضوان بلکہ عام انسانوں کو بھی حضرت  
رسل ملائکہ و میدان جبریل علیہ السلام سے افضل قرار دیا اور ان کے ان مقدس  
ردولوں پر حد سے زیادہ غرور و گھمنڈ چھپا کر ان کے متعلق مصنفین السعیدہ اور احسن  
التحریر میں ایک لفظ تک نہیں لکھا بلکہ احسن التحریر میں بطور حمایت و تائید بڑے  
بڑے انتقابات کے ساتھ ان کے نام مذکور ہیں۔

(چکر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں جس ۲۱۵)

### بریلوی علماء کے لیے لمحہ فکریہ

گذشتہ اوراق میں مسند افضلیت جبریل کے متعلق بریلوی علماء کے مابین ہونے والے  
اختلاف سے قارئین آگاہ ہو چکے ہوں گے۔ مولانا ابوداؤد صادق کے ہمنوا بریلوی اکابرین کی  
راے یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام سے افضل ہیں جبکہ دیگر بریلوی  
علماء کا عقیدہ یہ ہے کہ عام انسان بھی حضرت جبریل علیہ السلام سے افضل ہے۔ ان بریلوی علماء کو  
علامہ کاظمی شاہ صاحب کی تائید حاصل ہے۔ اب جو عقیدہ سوال میں مذکور فراموشی کا ظاہر نکالی  
گیا ہے پہلے گروہ کے بریلوی علماء زیادہ کو کافر بلکہ اس کے کفر میں شک کرنے والے کو کافر سمجھتے  
ہیں۔ اور علامہ کاظمی صاحب اور اس کے ہم عقیدہ علماء زیادہ کے عقیدہ کا تحفظ اور اس کو کافر کہنے  
والوں سے تو یہ کامطالبہ کرتے ہیں۔ اگر زیادہ مسلمان ہے جیسے کہ علامہ کاظمی کی رائے ہے تو وہ تمام  
بریلوی علماء جو زیادہ کو کافر کہتے ہیں ان خود کافر ہو جائیں گے اور اگر زیادہ کافر ہے تو علامہ کاظمی صاحب  
سرفہ اس کے کفر میں تو قوت بلکہ کافر کہنے والوں کو مسکراہٹ مسکین کے لفظ سے نوازتے ہیں علامہ  
کاظمی صاحب دیگر بریلوی علماء کے فتویٰ کی رو سے کافر ہو جائیں گے۔ الغرض مذکورہ دونوں  
گروہوں میں ایک گروہ بالضرور کافر ہے وہ کون سا گروہ ہے جس کی تعیین سے ہمیں غرض نہیں  
بریلوی علماء کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ اس بارے میں کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔

### علامہ سرور احمد دہلوی علامہ کاظمی ملت ان کے مابین غصہ و مشروط صلح

قارئین کرام بریلوی علماء اکابرین مسند حنفیہ میں بالکل غیر منجیدہ ہو چکے ہیں۔ علامہ  
کاظمی نے جہاں اپنے مخالفین کو مکفر اہل بدعت کا لقب دیا ہے اور ان کے خلاف  
ایک عدد کتاب لکھ کر ان کو فتویٰ کفر سے رجوع کرنے کی دعوت دی۔ تو یہ تو مولانا  
سرور احمد نے فتویٰ کفر سے رجوع کیا اور سی علامہ کاظمی صاحب نے ان مقتدیان  
کی تصدیق فرمائی بلکہ تردید فرماتے رہے ان صلح مذکورہ بالا بریلوی علماء کے  
دوران کیسے ہوئی ایک بریلوی عالم کی زبانی سنئے۔

علامہ شاہ حسین گردیزی لکھتے ہیں:

صلح اس انداز میں کرائی جس طرح علامہ میر احمد کاظمی علیہ الرحمہ والرضوان اور  
حضرت علامہ مولانا سرور احمد علیہ الرحمہ والرضوان ہوئی تھی، جس میں نہ کوئی فاج  
تھا اور نہ مفتوح، حضرت مفتی صاحب کی اس بات سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ فریق  
اپنی حقیت اور کمزوری کو چھپانے کے لیے صلح کی بات کر رہا ہے۔

(الذنب فی القرآن جس ۲۸)

### کیا انداز صلح ہے کیا دست و گریبان

شاہ حسین گردیزی نے جو انداز صلح پیش کیا ہے وہ درحقیقت صلح نہیں بلکہ صلح کی تردید ہے  
۔ کیونکہ شاہ حسین گردیزی اور علامہ غلام رسول سعیدی کے مابین شدید قسم کا اختلاف ہے۔ اب کچھ  
بریلوی مذہب سے خیر خواہی رکھنے والے حضرات ان کے مابین صلح کروانا چاہتے ہیں کہ ان  
کے مابین غیر مشروط صلح ہو جائے پس باہم دونوں بغیر ہر باتیں باقی اختلاف اپنی جگہ پر قائم  
رہے۔ چنانچہ اس کی کہانی خود گردیزی کی زبانی سماعت فرمائیں۔

محب الملت حضرت علامہ مفتی محمد رفیع حسنی دامت برکاتہم نے دوبار یہ کہہ کر بات  
کی کہ مولانا سعیدی اور دوسرے تمام لوگ صلح کے لیے تیار ہیں۔ آپ بھی تیار ہو  
جائیں۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کافر مان ہے صلح

خیر اس لیے مجھے اس سے انکار نہیں لیکن اس کے کچھ شرائط ہیں۔ ایک تو یہ کہ مولانا سعیدی اپنے پختہ فکری فتویٰ سے رجوع کریں اور یہ لکھ کر دیں کہ میں یہ لکھ کر دیتا ہوں یا غلطی سے ہوا ہے اور دوسری چیز یہ ہے کہ پھر غیر جانبدار علماء پر مشتمل ایک بورڈ بنایا جائے وہ ہم دونوں کے دلائل کا تجزیہ کرے اور دلیل سے دلیل کا مقابلہ کرے اس کی قوت اور ضعف کا فیصلہ کرے اور اس میں وجہ قوت اور ضعف کو بیان کرے اس صورت میں، میں بورڈ کا فیصلہ تسلیم کروں گا۔ مفتی صاحب نے فرمایا اگر ایران ہو تو پھر کیا ہو گا تو میں نے کہا کہ پھر ایسے بے کار اور فضول کام میں ہماری شرکت نہیں ہو سکتی۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ فریق مقابل کے ایک اہم رکن نے کہا ہے کہ صلح اس انداز میں کرائیں جس طرح حضرت علامہ احمد سعید کاظمی شاہ صاحب علیہ الرحمہ والرضوان اور حضرت مولانا سرور احمد علیہ الرحمہ والرضوان کے مابین ہوئی تھی جس میں نہ کوئی خارج تھا نہ کوئی مفتوح۔

(الذنب فی القرآن ص ۲۸)

بریلوی علماء اپنے مسلک کے کتنے خیر خواہ ہیں کہ ایک دوسرے کو کافر کہہ کر غیر مشروط صلح نہ صرف کر لیتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس طرح کی غیر مشروط صلح جس میں نہ کوئی خارج ہو نہ مفتوح نہ کوئی کافر نہ کوئی مسلمان کی دعوت دیتے ہیں۔ اب قارئین کیا یہ انداز صلح ہے یا اپنے مسلک و مذہب کے ساتھ مذاق۔ ان تعالیٰ اس فتنہ سے محفوظ فرمائے۔

استاذِ عالیہ بریلی شریف میں باہمی جنگ و جدال

کرل انور مدنی اور حسن علی رضوی دونوں کی باہمی ناراضگی اور اختلاف ہے۔ مدنی صاحب حسن علی رضوی کے بارے میں ایک اقتباس نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس جہان میں مٹی کا ایک ڈھیلہ یہ شخص بھی ہے رضویت کے وسیع و عریض گھر میں قائم ایک لیڈرین یہ بھی ہے باقی رسی خلافت کی حکایت تو حضور قبلہ المحدث اعظم کا مبارک منہاج یہ ہے کہ آپ تمام رسی طحاکی عبت کرتے تھے۔ مگر جو بد بخت حضور ہنیدہ دوران سے خلافت کا مدعی بھی ہو اور پھر عطائے اہلسنت کی اہانت کرے لاکھ لکھ سے عطائے حق کا گریبان پکڑے تو اس کی بیعت خود بخود قائم ہو جاتی ہے خلافت کہاں رسی حضور مرشد کریم نے اپنی حیات ظاہری میں ایسے ہی سانچوں کو دودھ پلایا۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص ۱۶۰)

اب حسن علی رضوی نے بریلوی حضرات کو جو دھمکی دی اور اس دھمکی دینے پر جو راز بریلوی کرل انور مدنی نے اٹھ دیا خود کرل صاحب کے الفاظ پر یہ قارئین ہیں:

مسلک رضا کے اصل دشمن قاضی حسین حسن علی رضوی جیسے بد بختان ہیں اب ایک دھمکی سنئے ارشاد ہے کہ اگر ہم نے مولانا نورانی کی صلح علی اتحادی کو اور بد و زور اہل علم و جامہ رضویہ مظہر الاسلام مرکز اہلسنت کا فتویٰ مبارک اور موجودہ سابقہ سجادہ نشین بریلوی شریف کے مکتبہ گرامی شائع کر دیے تو جمعیہ منسورہ تک ہائیں گی۔

کوئی کہے اس دشمن بریلی سے کہ بریلی شریف کو پاکستان کے معاملات میں علاوہ یہاں تم نے ہم سے جنگ چھیڑی ہے اس کو کہیں رہنے دو ورنہ اس کے جو بھی

الٹناک نتائج ہوں گے اس کے ذمہ دار تم ہو گے کے معلوم نہیں کہ آستانہ عالیہ

بریلی شریف میں بھی دیگر آستانوں کی طرح باہمی جنگ ہے۔ حضرت مولانا

رحمان رضا اور حضرت مولانا خٹہ رضا دونوں حقیقی بھائی ہیں ان کے درمیان جنگ

بجائے سائے کے پسروں تک پہنچ چکی ہے وہ تمام ریلوے ڈمیر سے پاس بھی ہے اس



میں جو کچھ اس کو دیکھ کر صرف کانوں پر ہاتھ رکھے جاسکتے ہیں۔

اگر اس نادان دوست درحقیقت دشمن بریٹی نے اگر یہ بے وقوفی کی تو وہ تمام ریکارڈ منظر عام پر آسکتا ہے مگر اس کی پہل ہم نہیں کریں گے۔ بریٹی اور کچھ چھ شریف میں جنگ بھی اس وقت اٹھایا سے کل کر بلانید اور مغربی ممالک تک پہنچ چکی ہے یہاں چند لوگ اس سے باخبر ہیں مگر یہ ظاہر بریٹی یہاں بھی آتش کدہ دہکانا پاجتا ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ۱۹۵)

### حسن علی رضوی اور کرنل انور مسدنی سے صاحبزادہ التماس

مذکورہ بالا دونوں حضرات کے بیانات آپ حضرات نے پڑھ لیے ہیں۔ دونوں شخصیات تاحال زندہ و سلامت ہیں۔ کرنل انور مسدنی پہلے بھی بریٹویت پر کافی احسانات کر چکے ہیں مثلاً کافی ملتان اور مولانا سر دار احمد کے باہمی اختلاف پر لکھی جانے والی کتاب کو منظر عام پر لا چکے ہیں جس کے حوالہ جات اس کتاب میں بھی دیے گئے ہیں۔ تاہم ہم کرنل مسدنی سے التماس کرتے ہیں کہ اگر آپ کے پاس مزید جو کچھ بھی مواد باہمی اختلاف کی صورت میں ہے اس کو ضرور شائع کر دیں اگر فی الواقع بریٹی شریف میں جنگ ہے تو ضرور شائع کریں ہمیں یقین ہے کہ اگر آپ نے پہل کی تو حسن علی رضوی ضرور مرکز اہلسنت کا فتویٰ جنورانی صاحب کے خلاف ہے ضرور شائع کروادیں گے راگردوں حضرات نعت کریں تو بریٹویت کی حقیقت سے پردہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

بریٹوی مذہب کے ماسنے والوں کے درمیان باہمی جنگ سے ایک دوسرے کو کافر قرار دینا ایک معمولی بات ہے جس کی وجہ ہر کوئی نہیں کہ اس مذہب و مسلک کے بانی مولانا احمد رضا خاں نے اپنے ماسواوینا کے تمام مسلمانوں کو صرف کافر و مرتد قرار دیا بلکہ ان کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر قرار دیا۔ اب مولانا کی روحانی اولاد اسی مقصد کو بے کفر ترقی کے سفر پر گامزن ہے۔ یہ معلوم رہتی دنیا تک ان لوگوں کا ہمایاں ہوگا۔

### دارالعلوم امجدیہ کا شاہ احمد نورانی کو کافر

#### قرار دینا

دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی میں واقع بریٹویوں کا مرکزی ادارہ اور بہت بڑا علمی مرکز ہے۔ یہاں سے جاری ہونے والا فتویٰ سند کی حیثیت رکھتا ہے۔ مالی میں کراچی کے ایک بریٹوی عالم بن کا تعارف کتاب میں ان الفاظ میں کر دیا گیا ہے "خلیفہ مفتی اعظم عالم اسلام حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری رضوی" مولانا نے اتمام حجت کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے جس میں بہت سے فتاویٰ جات و صرف لکھے ہیں بلکہ نقل بھی فرمائے ہیں۔

مولانا دارالعلوم امجدیہ کا وہ فتویٰ جو انہوں نے شاہ احمد نورانی کے خلاف دیا ہے نقل کرنے کے بعد قسط از میں:

اس فتویٰ پر مقتیان دارالعلوم امجدیہ کے دستخط اور ان کے ساتھ خراب الحق کی تصدیق موجود ہے یہ فتویٰ دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی سے ہر شعبان المعظم ۱۴۲۳ ہجری ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۲ کو جاری ہوا۔

عوین ان گرامی سیاسی جماعتوں میں "جمعیت علمائے پاکستان" جو ایک مدت میں اور عرصہ بعد سے پاکستان میں سیاسی پلیٹ فارم پر کام کر رہی ہے جس کے مرکزی صدر علامہ شاہ احمد نورانی ہیں اس دارالعلوم امجدیہ کے فتویٰ میں نام نہاد رہنماؤں کے بھاری بھر کم کلمات میں علامہ شاہ احمد نورانی پر وہی حکم لگایا ہے جو گستاخان رسالت بد لگایا ہے اس حکم کی زد میں وہ سارے لوگ جو علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان مانتے اور رہنما جانتے ہیں سب کی تکفیر کی گئی اور ان کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر کہا گیا۔ (اتمام حجت ص ۲۰)

مفتی عبدالقیوم ہزاروی کا مذکورہ بالا فتویٰ کی تصدیق فرمانا

قادری صاحب نے کراچی اور مدنی کی طرح بہت سے راز افشاکیے میں مثل مشہور ہے کہ گھر کا بھیدی لٹکاؤ حاسے۔ چنانچہ قادری صاحب رقمطراز ہیں:

یہ امر باعث حیرت ہے کہ دارالعلوم امجدیہ جن کی حمایت میں یہ سب لوگ سرگرم ہیں علامہ شاہ احمد نورانی پر بخیر کی فتویٰ علمائے دارالعلوم امجدیہ نے اکتوبر ۲۰۰۳ء کو جاری فرمایا۔ جس کو ۱۳ ماہ سے زیادہ ہو چکا ہے آپ لوگوں کے علم سے خارج رہو گا اس پر آپ لوگوں نے کیا حکم لگایا؟ اب اگر آپ لوگوں کے نزدیک یہ حق ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان نہیں سمجھتے اگر مسلمان سمجھتے تو ضرور فتویٰ کا تعاقب فرماتے اور ان لوگوں پر جنہوں نے بخیر کی کجی حکم شرعی جاری کرتے معلوم ہوا کہ ان علمائے دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ آپ کو تسلیم اور لائق تحسین ہے جس میں مفتی عبدالقیوم ہزاروی بھی شامل ہیں۔ ان کی امامت کامل اس پر کوئی رد و انکار نہیں مگر حیرت اس پر ہے کہ باوجود یہ کہ علامہ شاہ احمد نورانی پر فتویٰ سے مطمئن ہیں مگر مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ علامہ شاہ احمد نورانی نے پڑھائی اور کاشی حسین احمد علامہ پر و خیر طاہر القادری وغیرہ دیگر اہم شخصیات نے نماز میں شرکت کی۔

تفصیل روزنامہ جنگ کراچی، جمعرات ۲۹ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ، ۲۸ اگست ۲۰۰۳ء۔ (انعام حجت، ص ۱۶۷)

قادری صاحب کا ہزاروی کی وصیت پر دواویا

مولانا عبدالوہاب قادری بریلوی مفتی عبدالقیوم ہزاروی سے تالان ہیں کہ مفتی صاحب ایک طرف تو نورانی صاحب کی بخیر کرنے والوں میں شامل ہیں اور دوسری طرف نماز جنازہ پڑھانے کی وصیت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ مولانا قادری لکھتے ہیں:

مسلمانان اہلسنت کی جانب سے یہ سوال ہوتا ہے کہ ایک جانب تو آپ لوگ ان

حضرات مذکورہ کو مسلمان بھی تسلیم نہیں کرتے دوسری جانب ان کو اپنا مقتدا سمجھتے اور نماز جنازہ کی امامت کی وصیت فرماتے ہیں۔ کیا یہ کفر و اسلام کے احکام عوام اہلسنت کے لیے ہیں اور مفتی اور مولوی سب اس کے مستثنیٰ ہیں یعنی عوام کے لیے حکم شرع ہے اور مولوی اور مفتی صاحبان کی شریعت جدا ہے۔

علامہ شاہ احمد نورانی پر بخیر کی فتویٰ اور اس کے بالمقابل جنگ کراچی کا مکس دیکھنے کے لیے۔ (انعام حجت، ص ۱۶۸) کو ملاحظہ فرمائیں

دارالعلوم امجدیہ والوں کا شاہ تراب الحق قادری کو کافر قرار دینا

دارالعلوم امجدیہ کے مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی نے دارالافتادہ دارالعلوم امجدیہ سے تراب الحق قادری بریلوی کے خلاف فتویٰ کفر جاری فرمایا۔ شاہ تراب الحق کا مفتی صاحب موصوف نے اس لیے کافر قرار دیا کہ کراچی کے علمائے ایک ضابطہ اخلاق پر دستخط فرمائے اور ان دستخط کرنے والوں میں مولانا تراب الحق قادری بھی تھے۔ جس کو بنیاد بنا کر مولانا کو کافر قرار دیا گیا۔ چنانچہ اس راز کو افشا کرنے والے بریلوی مذہب کے ایک عظیم دینی رہبر و عالم مولانا عبدالوہاب قادری بریلوی امجدیہ والوں کو سخت نکالت ہیں۔ اس فتویٰ کو نکال کرنے کے بعد اس پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ ضابطہ اخلاق کی جن شقوں پر سوال ہے اس کا اعتراف تراب الحق صاحب نے اپنی تقریر دسمبر ۲۰۰۲ء میں کیا اب اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں مزید تصدیق درکار ہو تو علامہ محمد حسن صاحب حقانی کی جناب میں دست سوال دراز کرے۔

۲۔ دارالعلوم امجدیہ نے تراب الحق کو ان دعوہ مذکورہ پر کافر قرار دیا اور لکھ دیا جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

۳۔ کیا ان امجدیہ والوں کا فتویٰ بیوا، یتیموں کے لیے ہے یہ لوگ اس حکم فتویٰ سے مستثنیٰ ہیں۔



۳۔ اگر امجدیہ کے مفتی لافوی ہر مسلمان کے لیے ہے تو کیا امجدیہ والے مسلمان نہیں؟

۵۔ اگر مسلمان ہیں تو تراب الحق کو باوجود تکفیر فرمانے کے اپنے سر کا تاج بنایا اور دارالعلوم کا نام تعلیم فقہ رایا مسلمان بیان کر یا کافر سمجھ کر۔

۶۔ اگر مسلمان سمجھ کر نام تعلیم بنایا تو اپنے حکم فتویٰ سے از خود کافر فقہرے یا نہیں بنایا اقرار ہے؟

۷۔ اگر کافر سمجھ کر نام تعلیم فقہرایا ہے تو ایک کافر کی تعلیم کے باعث خود کافر ہوئے یا نہیں؟

(اتمامِ بحث ص ۳۲)

جناب قادری صاحب نے فوقی واضح کرتے ہوئے مد کردی ان دارالعلوم امجدیہ والے مسلمان ہیں یا نورانی صاحب اور تراب الحق اس کا فیصلہ بریلوی مل کر کریں گے۔ امید ہے کہ کسی بھی فریق کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی۔

مولانا ضیاء المصطفیٰ کا گستاخی رسول پر مشتمل گستاخاںِ فسقوی

مولانا عبد الوہاب قادری اور مولانا جناب ضیاء المصطفیٰ الازہری کے مابین ایک مسئلہ پر اختلاف ہے کہ آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آقا و عالم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا واسو کہنا جائز ہے یا نہیں۔ مولانا عبد الوہاب قادری بریلوی کی رائے یہ ہے کہ ایسا کہنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی ہے اور ضیاء المصطفیٰ کے نزدیک ایسا کہنا جائز ہے۔ چنانچہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کا فتویٰ بدیع قارئین بنایا جاتا ہے جس کو خود مولانا عبد الوہاب قادری بریلوی نے اپنی کتاب اتمامِ حجت میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ و رضی اللہ عنہ و حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے قربِ رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور نہ تحقیر۔ اس لیے بطور تعارف و تعریف اس اضافت سے داماد کا اصطلاح ہے کہ اہت جاتو ہے۔ ان حضرات کی تعریف و تعارف کے مقصد سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔ لغت و حرف میں یہ الفاظ بیان

رشتہ کے لیے آتے ہیں ہاں اہانت و دشنام کے لیے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔

(اتمامِ بحث ص ۹)

جبکہ جناب عبد الوہاب قادری بریلوی کے ہاں ایسا کہنا اہانت سرکار اور گستاخی ہے۔ اور دارالعلوم امجدیہ کے مقتیان کرام بھی جناب ضیاء المصطفیٰ کے فتویٰ کی تائید فرماتے ہیں۔ چنانچہ ایک بریلوی مسلک کے عالم مولانا عبد الوہاب قادری کو منانے کی غرض سے دارالعلوم امجدیہ کے مقتیان و علما پر مشکل ایک قافلہ قادری صاحب کے فقہر آہنچا۔ جنہوں نے اپنے آباء کرام کی روش پر چلتے ہوئے مولانا امجد علی رضوی علی بریلوی کی بہادر شریعت سے ایک عبارت قادری صاحب کو بڑھ کر سنائی۔ بقول عبد الوہاب قادری کے بہادر شریعت میں وہ عبارت جس کی نسبت مولانا امجد علی بریلوی کی طرف کی گئی تھی نام و نشان تک نہ تھا۔ اس پر قادری صاحب دارالعلوم امجدیہ کے مقتیوں سے سخت نالاں ہوئے، مفتی صاحب کے الفاظ بدیع قارئین کیے جاتے ہیں۔

بعد ازال جب اتفاق ہوا تو اپنے پاس موجود بہادر شریعت مطبوعہ شیخ غلام ایڈ سنر دیکھی اس میں عربی کے ساتھ اردو عبارت دہجی پھر بہادر شریعت مکتبہ اسلامیہ لاہور وغیرہم دیکھیں مگر کسی میں بھی عربی کے ساتھ اردو عبارت نہ پائی۔

بہادر شریعت نے ۱۳۲۵ ہجری میں وجود پایا۔ اسی حضرت غنی ان منہ نے ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۳۵ ہجری میں اس پر تقریباً لکھی اس سے ظاہر ہوا یہ ایک مسلمان کو فریب دے کر گمراہ کرنا مطلوب تھا عالم دین کی تو بڑی شان ہے ایسا کذب و افتراء اور دہل و فریب کرنا اور مسلمانوں پر گمراہی کا باب کھولنا کوئی مسلمان بھی ایسا نہ کر سکے گا سوائے شیطان کے رکناں افسوس ہے ایسے مقتیوں اور مولویوں پر جن کے نام بدھوئے کھائیں اور ان پر بدستان لگائیں۔

مولانا عبد الوہاب قادری کے لیے لمحہ فکریہ اور مولانا کی نا انصافی

مولانا قادری صاحب کا خود اقرار ہے کہ دارالعلوم امجدیہ کے علما و مقتیان کذاب اور دہال ہیں اور ساتھ ان حضرات کو شیاطین بھی قرار دیا۔ اور مولانا قادری صاحب نے دارالعلوم امجدیہ کے دو عدد فتویٰ جات نقل فرمائے ہیں کہ علامہ شاہ احمد نورانی اور علامہ تراب الحق

قاوری یہ دونوں دارالعلوم امجدیہ کے مفتیان کے نزدیک کافر و مرتد ہیں اور ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ اور مولانا موصوف نے دارالافتاء بریلی شریف والوں کو بھی خلاصہ کیا ہے مگر دارالافتاء والے قاوری صاحب کا ساتھ دینے کے لیے تیار نہیں۔ اب ابھی بھی اگر قاوری صاحب پر بریلوی مذہب کی حقیقت نہیں لکھی تو قاوری صاحب از خود لائق ملامت ہیں۔ اور ساتھ ہمیں قاوری صاحب سے ایک گلہ بھی ہے کہ ان کے نزدیک جناب ضیاء المصطفیٰ بریلوی کس طرح رسول ہیں اور اس کس طرح نبی کے فتویٰ کا مقابل مولانا گنگوہی رحمہ اللہ علیہ کے فتویٰ کے ساتھ کیا ہے اور یہ سوال اٹھایا ہے کہ ان میں کس طرح ترین کون ہے۔

مولانا گنگوہی کی عبارت قاوری صاحب نے از خود نقل فرمائی ہے:

حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ جو افتاء و ہم تختہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اگرچہ کہنے والے کی نیت حقارت کی نہ ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ (اتمام حجت، ص ۸)

جبکہ قاوری صاحب نے یہ عنوان باندھا ہے:

”دونوں میں کس طرح ترین کون“

قاوری صاحب پر افسوس ہے کہ مولانا گنگوہی کی مذکورہ بالا عبارت میں کون سی کسائی ہے۔

## دستور گریہاں



(مشائخ چودا شریف والوں کا  
امیر ملت جماعت علی شاہ انگریز کا ایجنٹ قرار دینا)

مظلت منظر اہل سنت مولانا ابوالحسن علی قادری



## مشائخ چوراشریف والوں کا امیر ملت جماعت علی شاہ انگریز کا ایجنٹ قرار دینا

آمانہ عالیہ چوراشریف وادی بونھار کے سنگا خ خط میں قدرت کی دلکشیوں، دل فریبیوں  
کے دل نواز مناظر کی حسین آماجگاہ ہے۔ چوراشریف کے بانی کی ولادت سرمد کے قبائلی علاقہ  
کی وادی تیراہ کے مقام اخوند خٹ میری شریف ۱۶۷۰ء میں ہوئی۔ پھر وہاں سے ہجرت فرما  
کر ضلع انک کے مقام برساتی نالہ کے قریب سکونت اختیار فرمائی۔

قارئین ہم آپ کے سامنے مشائخ چوراشریف والوں کا ایک طویل اقتباس نقل کرنے  
لگے ہیں لیکن چوراشریف کا ذاتی تعارف بھی ضرور ہے تاکہ قارئین کے دل میں یہ خیال نہ آئے  
کہ یہ کسی عام زبان سے نقل ہوئے کلمات ہیں۔ بلکہ مشائخ چوراشریف والوں کے ملفوظات ہیں  
جو ناقابل تردید ہیں۔ چوراشریف کے بارے میں تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

طور یک بار تجلی کہ سبحان گردید

ہست ہر لحظہ برین رونہ تجلی دگر

طور سنیا بہ ایک بار تجلی ان سجاد کی ہڈی اور یہاں ہے ہر لحظہ بار بار ویسی تجلی ہڈی ہے۔

(اجبات اسب ص ۲۳۷)

جہاں امیر ملت یہ جماعت علی شاہ کو انگریز کی ایجنٹ قرار دیا گیا ہے وہاں یہ تحریک  
پاکستان میں امیر ملت یہ جماعت علی شاہ کے قرار کو بھی مشکوک ثابت کیا گیا ہے۔ اور انہیں  
انگریزی افواج کو تعویذ فراہم یہ ناقابل تردید حجت فراہم کئے گئے ہیں۔ قارئین مشائخ  
چوراشریف والوں کا طویل اقتباس پیش خدمت ہے۔ توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

امیر ملت (نام نہاد) اور تحریک مسجد شہید منہج۔ (اجبات اسب ص ۱۵۶)

امیر ملت (نام نہاد) اور تحریک مسجد شہید منہج لاہور

۱۹۳۵ء میں لٹا بازار لاہور میں واقع جامع مسجد شہید منہج کو سکھوں نے گمراہی کے قیود  
میں ایک زبردست تحریک چلی۔ اس تحریک میں پھر جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ کو امیر ملت کا

خطاب ملا۔ اس کی پوری تھیل جناب آغا شورش کاشمیری نے اپنی کتاب "ہنس دیوار زندان" میں تحریر کی ہے۔ یہاں یہ کہنا ضروری ہے کہ اگر یہ بات سچی اور سچائی کی ہو تو کہا جاسکتا تھا کہ یہ تحریر پیر صاحب کے خلاف کسی ذاتی پر غاش کی بناء پر لکھی گئی ہے۔ لیکن اس کو لکھنے والی ایک ایسی شخصیت ہے جس کے افکار و عقائد سے اشتقاق تو کیا جاسکتا ہے لیکن آغا شورش کاشمیری کی دیانت پر شک کرنا کسی طور بھی مناسب نہیں ہوگا کیونکہ انہوں نے انگریز سامراج کا مقابلہ کرتے ہوئے جس جرات و بہادری کا مظاہرہ کیا ہے وہ جو بے لوثوں کی ہنس کی بات نہیں ہوتی۔ انہوں نے اپنے لڑکپن سے جوانی اور جوانی سے بڑھاپے تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے کرتے زندگی گزار دی۔ آپ خود اندازہ لگائیں کہ جو شخص مولد سال کی عمر سے انگریزوں کے خلاف جدوجہد شروع کرتا ہے اور پانچ سو سال رہتے ہوئے اس کے بال سفید ہو جاتے ہیں۔ جس کی تمام زندگی آزادی کی جنگ لڑتے ہوئے جیلوں کی پکیوں میں گزر رہا ہے۔ جس نے سچ بولنے کی پاداش میں عمر بھر کی سزا پائی ہو وہ کب جھوٹ بولے گا۔ آپ اگر اپنے موقف پر کھڑے رہتے اور ضمیر کا سودا کرتے تو ان کی بھی یہ آسائش زندگی میسر آسکتی تھی لیکن انہوں نے ہمیشہ سچائی کے لئے اپنے آپ پر ڈٹے ہوئے قلم کے پھاڑوں کو برداشت کیا لہذا ان پر جھوٹ بولنے کی کوئی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔

"پیر جماعت علی شاہ پنجاب کے نامور پیر تھے بعض اشعار میں ان کا اثر بھی تھا۔ بعض مصنفین نے لکھا ہو کہ راولپنڈی میں شہید گنج کاشمیری کی وہاں انہیں امیر ملت نامزد کیا گیا۔ پیر صاحب انتہائی سادہ، نیک دل اور اثری مدد تک غیر سیاسی آدمی تھے۔ ان کے گرد و پیش عموماً سرکاری لوگ رہتے جو انہیں ادھر ادھر نہانے دیتے۔

پیر صاحب نے راولپنڈی کے اجتماع عام میں اعلان فرمادیا کہ مسجد شہید گنج مسلمانوں کو دینی تو میں شامی مسجد (لاہور) کے مینار پر چڑھ کر جھانگ لگا دوں گا (خود بخشی بذات خود ایک عمامہ کبیرہ ہے جس کی معافی بھی نہیں مانگی جاسکتی)۔

اس اعلان سے خوش ہو کر لاہور کے مسلمانوں نے پیر صاحب کا سارے ہی ہوس نکالا لیکن یہ اعلان اعلان ہی رہا۔ چنانچہ یہ ایک المیہ ہے کہ شہید گنج کا یہ دورانی ڈی کے پرنٹنگ

میرزا معراج دین کے ہاتھ میں تھا۔ انہوں نے امیر ملت سے لے کر اتحاد ملت تک سب کو بالواسطہ اور بلاواسطہ اپنی جیب میں ڈال رکھا تھا۔

پیر صاحب کے گرد و پیش اس قسم کے لوگ جمع کر دیے جو انہیں سرکاری (انگریز) سودا کے تابع رکھتے۔ عام لوگ نہ صرف ان کے فرار سے بچ کر ہوتے تھے بلکہ مطالبہ کرنے لگے تھے کہ شہید گنج کی بازیابی کے مسئلہ میں پیر صاحب اپنا وعدہ پورا کریں لیکن ان کے کانوں تک کوئی لفظ نہ پہنچتا تھا نہ پانچ سو روپے ان کے زمرے میں تھے۔ میر مقبول محمود اور کریم الہی وکیل عموماً ان کے گرد و پیش رہتے یہ دونوں (انگریز) سرکاری طرف سے مامور تھے۔ ایک روز میں مامور ہوا تو یہ دونوں بزرگ دوسرے عمارتوں کے ساتھ وہاں موجود تھے حتیٰ کہ ڈاکٹر شیخ محمد عالم بھی دوا خانہ پہنچے تھے۔ ہر کوئی اپنے دواخانوں پر تھا میں نے پایا کہ پیر صاحب کو لوگوں کے جذبات سے مطلع کر دینا کریم الہی وکیل نے روک دیا۔ حضور کے سامنے کوئی ایسی بات نہ آکر جو ان کی طبیعت کے لئے بوجھ ہو۔ پیر صاحب فرما رہے تھے کہ جہاد فرض ہے میر مقبول زور دے رہے تھے کہ حضور رض پر تشریف لے جائیں۔ شہید گنج کا قیدی تو ہر حال میں طے ہو جائے گا جو رہے آج تک گنج کا نالہ نہیں کیا۔" (ہنس دیوار زندان ص ۵۰-۴۹)

اس عبارت کا ایک ایک لفظ پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی بے بصیرتی کا ثبوت کر رہا ہے۔ اس پر تبصرہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر بات واضح ہے کہ کون کس کے ہاتھوں میں کھیل کر مسلمانوں کے جذبات کا سودا کر رہا تھا۔ اس تحریر نے پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے تحریک پاکستان میں کردار کو بھی مشکوک بنا دیا ہے جس کا بہت بڑا پایا جاتا ہے اور تحریک پاکستان میں ان کے کردار کو نمایاں کیا جاتا ہے۔ آگے لکھتے ہیں۔

"اپنا تک سی حکومت نے یہ عیب اور میاں فیروز الدین احمد گورہا کر دیا وہ لاہور پہنچے تو معاملہ ڈانٹوں ڈول تھا۔ پیر صاحب کھٹک رہے تھے۔ یہ عیب نے پیر صاحب کو ڈھب پر لانے کی بھیڑی کوشش کی لیکن بے سود آخر سولہ سال کے تعذبات توڑ لئے۔ پیر صاحب یہ کہہ کر رخ کے لئے روانہ ہو گئے کہ جہاد ملتوی کیا جاسکتا ہے لیکن گنج ساتھ نہیں جوتا۔ جب ان سے کسی



نے کہا کہ اس طرح مسلمان انہیں امیر ملت تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے تو غصہ سے کانپنے لگے فرمایا مجھے ایسی قوم کا امیر بننا منظور نہیں یہ لوگ مائیں یا نہ مائیں مجھے خدا نے امیر ملت بنایا ہے۔ غرض پیر صاحب "مقیہ قندول کے" "نذرانے" لے کر حج کو چلے گئے۔

(پس دیوارِ عداوت ص ۵۱)

یہ مہارت بڑا حد کر مجھے شیعہ حیرت ہوئی کہ جس کو آج تک ہم محدث علی پوری کے نام سے سنتے آئے ہیں وہ قرآن و سنت سے اس قدر بے بہرہ نکلا کہ وہ فرض جہاد پر لفظی حج کو ترجیح دینے لگا کیونکہ ملت اسلامیہ کے مقصد کے لئے جہاد جہاد کا معنی ایک جہاد ہی ہے جو اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بے عملی تم اور بڑی زیادہ نظر آتی ہے اور مسلمانوں کے موقف سے راہ فرار اختیار کرنے کا جہاد بھی۔ کیا لوگ اب بھی پیر جماعت علی کو شہباز طریقت اور امیر ملت کا خطاب دیں گے؟ جو تحریک مسجد شہید گج کو انگریزی محاشوں کے ہاتھوں پر غلام بنا کر لفظی حج کرنے چلے گئے۔

جو مکتا ہے کہ کوئی آغا شورش کشمیری کے بیان کو تسلیم نہ کرتا لیکن "سیرت امیر ملت" میں اس واقعہ کو تفصیل سے لکھا گیا ہے جو آغا شورش کشمیری کے موقف کو تقویت دیتا ہے اور اس کو حج ماننے پر مجبور بھی کرتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اول مجلس مضامین کا جلسہ بند کمرے میں ہوا۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت نامناسب تھی اس لئے میں نے مداخلت کے فرائض سرانجام دیئے۔ صرف یہ امر زیر غور آیا کہ "حضرت کو مدینہ شریف سے طبیعت کا حکم آگیا ہے۔ اب آپ حضرات مشورہ دیں کہ حضور حسب الحکم حج اور زیارت کو جائیں یا سول نافرمانی کی جائے اور مدینہ منورہ کا قصد نہ فرمائیں۔ اکثر حضرات زور دے رہے کہ حضور قبلہ عالم کو بحالات موجودہ ملک سے باہر نہیں بھانا چاہئے۔ دوسرے حضرات کی رائے تھی کہ دربار نبوی کی حاضری مقدس ہے سول نافرمانی فی الحال ملتوی کی جاسکتی ہے۔"

(سیرت امیر ملت ص ۳۷۱)

اس سلسلہ میں آغا شورش کشمیری کا آخری اقتباس نہایت ہوشیارانہ ہے اور بہت دلکش بھی ہے۔

پیر صاحب کالج کو جانا مہم نہیں رہا تھا عوام ناخوش تھے۔ میں نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے نہ صرف احتجاج کیا بلکہ یہاں تک کہہ ڈالا کہ "جو لوگ ڈاٹر اور اوڈاٹر کو پامنا مردے بچے ہوں جنہوں نے پہلی جنگ عظیم میں انگریزی فوج کو تعویذ دیئے ہوں کہ ترکوں (مسلمانوں) کی گولیاں ان پر اثر انداز نہ ہوں گی ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ شہید گج کی بازیابی کے لئے اوڈاٹر کے کسی ہاتھ سے آٹھیں چار کریں گے ایک اتحاد خواب ہے۔ یہ گدیاں انگریزوں نے ہمارے لئے نہیں اپنے لئے قائم کی ہوئی ہیں۔" (پس دیوارِ عداوت ص ۵۲)

یاد رہے کہ خلافت عثمانیہ ترکوں کے پاس تھی۔ انگریزوں نے شاہ سہو سے مل کر ترکوں پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہو گیا اور پھر آج تک دنیا کے کسی بھی حصہ میں نظام خلافت قائم نہ ہو سکا۔ آغا شورش کشمیری نے اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ جس وقت انگریزی افواج مسلمانوں پر حملہ آور تھیں تو اس وقت پیر جماعت علی شاہ بھائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کرتے وہ انگریزی فوجوں کو مسلمانوں کی فوج کی گولیوں سے بچنے کے لئے تعویذ دے رہے تھے۔ کیا اب بھی لوگ پیر جماعت علی کو امیر ملت تسلیم کریں گے؟

ایک طرف انگریزوں کو تعویذ دے رہے ہاں ہی تھے اور دوسری طرف پیر صاحب کے حضرت پیر سید سید بادشاہ گیلانی المعروف پیر مستور اور حضرت پیر سید نادر شاہ گیلانی المعروف بانی گیلے پیر رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا تھا کہ انگریز کی فوج کی سلازمت دین کے ساتھ مذہبی ہے۔ اس فتویٰ کے نتیجہ میں حضرت پیر مستور رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی مرید اور بانی گیلے پیر عبد الرحیم کے برادر نسبتی فوج سے مستعفی ہو گئے تھے۔ اسی طرح کا ایک فتویٰ حضرت خواجہ شہداء الدین میاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی دیا تھا۔ حضرات نواز جو آپ کا مرید تھا حاضر خدمت ہو کر انگریزوں کے خلاف فتویٰ کی واپسی کی درخواست کی۔ آپ نے انکار کر دیا تو اس نے کہا کہ میں حضرات نواز عرض کر رہا ہوں تو آپ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام صفاتی نام دیکھے ہیں لیکن حضرات نواز نام مجھے نہیں نظر نہیں آیا۔ اس پر نواز اپنا سامنے کر رہا تھا۔ یہ ہے اہل ایمان و استقامت کا طرز عمل جس سے حریت و حمیت کی خوشبو آتی ہے۔



جبکہ سابقہ حوالوں کی روشنی میں پیران علی پور کی ان حرکات کے بعد ان کے کردار و عمل کی مزید وضاحت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ یہ قحی تیل، قحی اور پردارغ کی حقیقت جبکہ جو روشنی ہے وہ ملا گئے والے کی وجہ سے ہے ورنہ تو اندھیرا ہی اندھیرا تھا اور ہے۔

یہاں کہ پہلے بھی کہا جا چکا ہے کہ جناب آغا شورش کاشمیری کی ان عبارات کی روشنی میں پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تحریک پاکستان میں بھی کردار مشکوک ہو جاتا ہے۔ اس لئے تحریک پاکستان پر تحقیق کرنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پہلو پر بھی توجہ دیں اور اس دور کی سی آئی ڈی بالخصوص پیر غنڈہ، مرزا معراج الدین کی کبھی کبھی روپوش ہو کر ممکنہ طور پر انڈین آفس لائبریری لندن میں محفوظ ہوں گی کا مطالعہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ انگریز دور کی C.I.D نے پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو کس طرح اپنے مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کیا۔

یہاں میرزا معراج دین اور حضرت پیر صاحب کے تعلقات کا ایک اور حوالہ پیر صاحب کی زندگی پر قحی ہوئی کتاب "سیرت امیر ملت" میں یوں درج ہے۔

"حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں مری میں مقیم تھے۔ وہیں سے آپ جلسے کی شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ جلسے کے بعد آپ مری واپس چلے گئے۔ حکومت نے راتوں رات تمام ایسے لوگوں کو گرفتار کر کے ماحولہ مقامات پر پہنچا دیا۔ مگر ذہنی کمزور الہندی نے انگریز گورنر کو لکھا کہ "پیر صاحب کی گرفتاری کی مجھ میں ہمت نہیں" گورنر نے بالاختیار خود آپ کی گرفتاری کے احکام صادر کئے۔ یہ کام ایسے چپ چپاتے کیا گیا کہ کسی کو اس کا علم نہیں ہو سکا۔ لیکن مرزا معراج الدین صاحب خفیہ پولیس کے انسپکٹر جنرل تھے، ان کو کسی طرح معلوم ہو گیا۔ وہ فوراً گورنر کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ "آپ نے یہ اچھا نہیں کیا اس طرح بغاوت ہو جائے گا نہ یث ہے۔ یہ بغاوت فوج تک پھیل سکتی ہے اس لئے کہ فوج میں ہزاروں افراد حضرت صاحب کے مرید ہیں۔" گورنر نے کہا کوئی منافقت نہیں ہم اس کا بھی انتظام کر لیں گے۔

مرزا صاحب مرحوم نے جواب دیا کہ "سب سے پہلے تو میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کروں گا۔"

پھر کہتے ہیں۔

"گورنر کے پاس یہ کارروائی کر کے مرزا معراج الدین صاحب میرے ماسٹر کرم الہی صاحب مرحوم کے پاس میا لکوت آئے اور ان کو سارا قصہ سنایا۔ عرض بہت دیر تک مشورے کے بعد طے ہوا کہ مرزا معراج الدین صاحب و انسرارے سے ملیں اور حسب ذیل مطالبات ان کے سامنے پیش کریں۔"

اس کے بعد مرزا معراج الدین صاحب علی پور شریف آئے اور انہوں نے خود تمام تفصیلات حضرت کی خدمت میں عرض کیں حضور نے فرمایا "مرزا صاحب و انسرارے کو کہنا تھا کہ مسجد شہید گنج مسلمانوں کو دیے۔ (سیرت امیر ملت ص ۳۵۷-۳۵۸)

ان اقتباسات سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ مرزا معراج الدین جو کہ انگریز سرکار کا ملازم اور وفادار تھا اس کے اور پیر صاحب کے کتنے قریبی تعلقات تھے۔ یہ بات بھی باہم حیرانی ہے کہ انگریزی حکومت کے ایک خفیہ پولیس آفیسر کو مسلمانوں کے مطالبات پیش کرنے کے لئے ان کا نمائندہ منتخب کیا گیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں کوئی ایک بھی ایسا مسلم نہ تھا جو ان کے مطالبات ان کی نمائندگی کرتے ہوئے حکومت کے سامنے رکھتا۔ ایک نام آدمی بھی جان سکتا ہے کہ انگریزوں کا ایک سرکاری ملازم کس کی حمایت کرے گا؟ اپنے آقاؤں کی یا انگریز مخالف مسلمانوں کی۔ لیکن ان کا وفادار ہو گا جن کا وہ ملازم ہو گا اور ان کے ہی اشاروں پر چلے گا۔ اس سے جناب شورش کاشمیری کی باتوں کے کچھ ہونے یا نہیں بقویہ مائل کرتا ہے۔

یہاں ان کتابوں پر تبصرہ کیا جائے گا جن کا مائدہ و منبع تحریف شدہ انوار تیرابی یا اس کے عرفین ہیں۔ ان کتابوں میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

۱۔ برکات علی پور المعروف خزانہ تیراہ شریف، مؤلف مولوی محبوب احمد المعروف خیر شاہ عظیم مجاز علی پور نارووال۔

۲۔ انوار لاٹانی، مؤلف مولوی محمد رفیع کوٹلوی، عظیم مجاز علی پور۔

۳۔ جمال نقشبندیہ (تذکرہ حضرات نقشبندیہ)، مؤلف صلاح الدین نقشبندی بی۔ اے۔



# دستِ گریباں

## مسئلہ بست ویکم

(بریلویوں کی اپنے کلموں پر غارتگری)

مؤلف: مفتی محمد امجد علی صاحب مدظلہ العالی

## بریلویوں کی اپنے کلموں پر خسانہ جنگی

۱۔ میر میر علی شاہ گولڑوی سہارن پور میں گولڑ پشیرت تھے ہیں:

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (تحقیق الحق جس ۱۲)

۲۔ میر معین الدین چشتی نے اپنے مرید کو یہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیا:

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (فوائد فریدیہ جس ۸۳)

۳۔ یہی بات موانع حیات غریب نواز میں مرقوم ہے:

لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (موانع حیات غریب نواز جس ۲۰۷)

۴۔ میاں شرم محمد شرقپوری نے ایک شخص کو یہ کلمہ پڑھانے کی کوشش فرمائی کہ پڑھو:

لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ (غریب معرفت جس ۱۵۵)

۵۔ یہی بات منبع انوار میں بھی لکھی ہوئی ہے:

لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ (منبع انوار جس ۸۱)

۶۔ شیخ شبلی نے اپنے مرید کو یہ کلمہ پڑھانے پر آمادہ ہوئے اور کلمہ پڑھانے کی کوشش فرمائی:

لا الہ الا اللہ شبلی رسول اللہ (فوائد القوادس جس ۳۶۰)

۷۔ مفتی غلام جہانیاں تحریر فرماتے ہیں:

زبان پر یہی کلمہ ہو باری

یا محمد معین خواجہ

(ہفت اقطاب جس ۸)

میاں صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اب تو لا الہ الا اللہ انگریز رسول اللہ۔

پیسے رسول اللہ پڑھا جا رہا ہے (حقائق و معارف جس ۱۱۹)

اسی کتاب ہفت اقطاب میں یہ بات بھی درج ہے۔

طالب خدا کو اب کہ نازک پنچتر من

مین محمد است کہ عربی شنیہ

(ہفت اقطاب جس ۱۸۰)

ہفت اقطاب کے مصنف و مولف مولانا مفتی غلام جہانیاں معنی ہیں۔ بریلوی مذہب کی

بہت قدر شخصیت ہیں۔ جمعیت علمائے پاکستان جو بریلوی کی ایک سیاسی تحریک کے لیے

نائب صدر رہے ہیں۔ اس کتاب پر متعدد بریلوی علماء کی تنقیدیں اور تصدیقات بھی موجود ہیں۔

لہذا اس کا انکار ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔

مولانا موصوف ایک اور بگ پڑھتے ہیں:

طالب وہی انت وہی احمد وہی نازک۔ (ہفت اقطاب جس ۱۸۰)

تو ندانی و رسولی و تشرط طالب۔ (ہفت اقطاب جس ۱۸۰)

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں میں مولانا مفتی غلام جہانیاں بریلوی نے اپنے پیروں کو خدا بھی کہا

اور مصطفیٰ بھی کہا اور طالب خدا کو ادا پڑھ کر شرع میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ نازک نامی بزرگ مین محمد

ہیں بعینہ و حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ بریلوی علماء بتائیں کیا اس کی کوئی تلافی ہو سکتی ہے اگر

نہ ہو سکتی ہے ان حدیث کے بارے میں بتائیں جو یہ فرماتے ہیں کہ ان میں کوئی بعید از قیاس

تاویلات نہیں۔

سید محمود مدنی بیلائی کچھ چھ شریف داسے تحریر فرماتے ہیں:

امتحان لینے کا وہ طریقہ جو امتحان لینے والے اور امتحان دینے والے دونوں کو باخبر

بنادے نہ شرعاً صحیح ہو سکتا ہے اور نہ عقلاً معقول اس طرح کے فرضی واقعات کی

بعید از قیاس تاویلات کر کے اس کو درست قرار دینے کی کوشش کو بھی پانظر

امتحان نہیں دیکھنا چاہیے۔ (التصدیقات جس ۵۳)

تصدیقات میں تمام شخصیات مقتدرہ کار اور بریلوی مذہب کی علمی قدر کا وہ ان شخصیات

میں جس کا اثر اسی کتاب کے مقدمہ کے آخر میں ملاحظہ ہو یہ غیر معیہ کا لکھی گئی ہے۔



### مذکورہ چند خوابوں کا اور بریلوی علمائے چند سوالات

۱۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس کو غلطی سے اور وہاں پہنچ کر مہر قد مبارک کو اٹھا کر (العیاذ باللہ) پس اس پر بیٹھان گئے اور وحشت انگیز خواب کی اطلاع انہوں نے اپنے استاد کو دی اور اس زمانے میں حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ مکتب میں تعلیم حاصل کر رہے تھے ان کے استاد نے فرمایا۔

اگر واقعہ یہ خواب تمہارا ہے تو اس کے تعبیر یہ ہے کہ تم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی پیروی کرو گے اور شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے جس طرح استاد نے فرمایا تھا یہ تعبیر فوت محنت پوری ہوئی۔

(تعبیر البرہ پاجس ۱۰۸، البکر یک سکرز)

غور فرمائیں کس قدر وحشت ناک خواب ہے لیکن اس کی تعبیر کس قدر خوشنما ہے بریلوی علماء میں کیا حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رحمہ اللہ علیہ نے کفر کیا یا تعبیر بتلانے والے نے کفر کیا۔ رب ذوالجلال کی قسم اگر یہ خواب اہل سنت کے کسی عالم کو آتا تو مولانا امجد رضا خان اس پر ضرور اعتراض کرتے کیونکہ مولانا موسوی کا مقصد فقہ علمائے دیوبند کو بدنام کرنا ہی تھا۔

بریلوی مذہب کی معتد بہ شخصیت اور عظیم مذہبی رہنما شمس العارفین اعلیٰ حضرت خواب شمس الدین سیالوی بھی تعارف کے محتاج نہیں۔ بلا تعارف ان کے بیان کردہ ایک خواب کا ذکر اور اس کی تعبیر یہ قرار لگائی جاتی ہے۔

۲۔ بعد ازاں آپ نے حضرت خوابہ توسی کے خواب کی تعبیر کا ذکر فرمایا۔ ایک

رات خوابہ توسی نے خواب میں دیکھا کہ میرے سر پر پاؤں تلے اور دائیں

بائیں قرآن مجید کھرا ہے ایک عالم سے آپ نے اس کی تعبیر دریافت کی اس

نے کہا مبارک ہو اس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ خواب کی حالت میں بھی ہوں آپ کا عمل

قرآن شریف کے مطابق ہو گا۔ (مرآت العاشقین ص ۳۱)

حسن اتفاق کی بات ہوگی کہ یہ خواب خواجہ سلیمان توسی کو آیا اور تعبیر انہی کے کسی معتقد عالم صاحب نے بتلائی۔ رب کعبہ کی قسم بریلوی حضرات کو چونکہ مسمائے دیوبند سے مدد اوت ہے اگر یہ واقعہ حجت الاسلام مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ علیہ کا ہوتا اور تعبیر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی بتلاتے تو ان بزرگوں کا اللہ ہی مافخر تھا نہ ہائے بریلوی علمائے عموم اور مولانا امجد رضا خان کا بالخصوص بخیر یا کفر کیا کچھ لکھ چکا ہوتا۔

۳۔ بریلوی مذہب کے شیخ احمد علیٹ مولانا منظور احمد فیضی لکھتے ہیں:

حضرت ام المومنین محبوبہ المہدی صلی اللہ علیہ وسلم کا روح اقدس سید فوٹ اعظم رضی

اللہ عنہ کو وہ دھڑ پلاتا بعض مدائین حضور است واقعہ خواب بیان کرتے ہیں

کما مر است فی بعض صکتہ التصریح بذالک

اس واقعہ پر تو اصلاً جد استبعاد نہیں اب جو کچھ اس پر ایذا کیا عیاں ہے بے جا و

بے عمل ہے اور اگر یہ اریبی میں مانا جاتا تو بلا شہرہ ممکن اور شرعاً ناجائز۔

(سید عالمی حضرت ص ۳۳ حصہ سوم)

واقعہ مذکورہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فوٹ پاک سید عبد القادر جیلانی کو دھڑ پلانے میں مذکور ہے اگر اس واقعہ کا تعلق نہ نہ خواب سے ہوتا تو پھر بھی ہمارا استدلال اس لیے تام ہے کہ کیا کوئی بریلوی اس بات پر آمادہ ہے کہ حالت خواب میں اس کو بے ادبی نہ عمول نہ کرے حالانکہ عالم ہداری میں بھی اس واقعہ کو شرعاً ناجائز و حرام ہے۔ اگر کوئی یہ بات کہے کہ مولانا فیض احمد اویسی نے خواب کی حالت میں فاضل بریلوی کی بیوی کا دودھ پیا تو اس کی تعبیر بھی بریلوی علمائے یمن تاکہ دونوں واقعات کا مقابلہ کیا جاسکے۔

تاریخین فوٹ فرمائیں واقعات مذکورہ پر ہماری گرفت فقہ الزامی طور پر ہے نہ کہ تحقیقی اب بریلوی علماء سے چند سوالات پوچھتے ہیں و شرعاً اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

۱۔ اگر کوئی شخص خواب میں لکھ کر فرمے کہ تو شرعاً اس کا حکم بیان فرمائیں۔

۲۔ اگر کوئی شخص عالم خواب میں اپنی بیوی کو طلاق دے دے یا شرعاً اس کی طلاق

واقع ہوگی یا نہیں۔

۳۔ اگر کوئی بریلوی خواب میں دیکھے کہ تحقیقات نامی کتاب جو مولانا اشرف علی تھانوی نے لکھی ہے اس کی تصدیق آقا و عالم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے تو آیا اس کی کوئی تعبیر ہے یا یہ خواب بالکل صحیح ہے۔

الغرض اعتراض مذکور پر اجمالی طور پر جواب عرض کر دیا۔ تفصیلی جواب یہ ہے بریلویت میں مرقوم ہے۔ وہاں سے بڑھا جا سکتا ہے۔ نیز اعتراض مذکور پر بہت سے حوالہ جات ہمارے ہیکر ذمہ محفوظ ہیں۔ جو بھی بھی مناسب وقت پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی پر افترا کی حقیقت

الامداد و در سال میں مرقوم ایک واقعہ خواب یہ بریلوی حضرات آئے روز اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔ بریلوی مذہب کے بانی مولانا احمد رضا خان نے اس واقعہ پر باقر صاف کرتے رقمطراز ہیں۔

بلاشبہ اشرف علی اور اس کے مذکورہ مرید دونوں رب فیور کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں انہیں اللہ کی خواہشات نے فریب دیا اور شیطان دھوکا باز نے انہیں دھوکے میں ڈالا بلکہ اشرف علی کفر اور جہنم کے اعتبار سے اشد اور اعظم ہے کیونکہ مرید نے یہ خیال کیا کہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ واضح طور پر لٹا اور نہایت ہی قبیح اور ہر ہے لیکن یہ اشرف علی نے تو اس قول کو برا کہہ رہا ہے اور نہ ہی اس کا کلام کو جھڑک رہا ہے بلکہ اسے اچھا جان رہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۵ ص ۸۴)

انہوں نے مولانا احمد رضا خان پر جس نے آقا و الزام مجہد ملت اسلامیہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ پر لگا یا مالا لنگہ کلمہ شریف پڑھنے میں غلطی ہوئی اس کا تعلق صرف خواب کے ساتھ ہے نہ کہ حالت ہیدارنی کے ساتھ۔ مولانا احمد رضا خان کے ماننے والے بتائیں کہ خواب دیکھنے والے پر کوئی حکم شرعی ملتا ہے یا اس کی تعبیر بتائی جاتی ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب نے شخص مذکور کو خواب کی تعبیر بتائی ہے کہ جس شخص کے بارے میں

آپ خواب دیکھتے ہو وہ متبع سنت ہے فوراً کہیں اس میں کوئی ایراد نہ ہے جس سے کفر کی بات نہ ہو۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا اقرار کرنا برہم اور کفر ہے۔ اگر بریلوی حضرات واقعہ مذکورہ پر ضرور کسی کو اعتراض کرنا تھا تو زیادہ سے زیادہ یہی اعتراض ہو سکتا ہے کہ خواب کی تعبیر بتانے میں غلط واقع ہوئی بلکہ اس خواب کی تعبیر یہ نہیں جو حضرت تھانوی صاحب نے بتائی بلکہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے۔ مالا لنگہ اصول کی رو سے یہ تعبیر بنتی ہے جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمہ اللہ علیہ نے بتائی ہے۔

فائض بریلوی نے خود اسامہ بخاری رحمہ اللہ کا خواب ملفوظات میں نقل کیا ہے کہ آپ علیہ السلام سے سکھیاں اڑا رہے ہیں۔

اور دوسری طرف یہ بات بھی نظر میں رہے کہ بریلوی مسلک کے جید علماء مولوی من علی رضوی اور فاضل احمد اویسی کی کتب کہتی ہیں کہ اس قسم کے خواب دیکھنا بھی کثافی ہے۔ دیکھیے برقی آسمانی۔ جلی کے خواب میں چمچہ سے۔

تو کیا ہم ملت بریلویہ سے پوچھ سکتے ہیں کہ ان خوابوں کے دیکھنے، لکھنے چھاپنے والے حضرات کے متعلق بھی کیا یہی فتویٰ ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

اب ہم بھی بریلوی سے چند خواب ذکر کر سکتے ہیں کہ آیا ایسے خواب اچھے ہیں یا برے اور ان کی اچھی تعبیر بتانے والوں کا کیا حکم شرعی ملتا ہے۔



